إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

از تصنیف علامہ جلیل و فاضل نبیل جناب مولانا مولوی محمد امیر الدین احمد صاحب دہلوی

مشہور واعظ جامع مسجد دہلی

تفسیر ابر کرم

مطبع فیضی دہلی میں طبع ہوئے

صرف نمائش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین برحمتک یا ارحم الراحمین **اما بعد** فقیر حقیر سراپا تقصیر محمد امیر الدین احمد حنفی مشہور واعظ جامع مسجد دہلی بن منشی حسین علی صاحب مرحوم جعل الجنۃ مثواہ کہتا ہے کہ حسب اصرار و فرمائش احباب و بخواہش تمام سامعین۔ تفسیر ابر کریم المعروف مناقب والائی امرائی باخیر جو تفسیر آیت ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما کی کیگئی ہے۔ کہ جسمیں فضائل درود شریف و ذکر نماز و بیان مصائب امام حسین علیہ السلام اور دلچسپ دلچسپ حکایتیں اور قدمائے اسلام اور ائمہ کی دلفریب بلفریب روایتیں وہ آداد ذکر با اور مادہ معرفت افزا ہیں کہ خداوند تبارک تعالیٰ میرے دلخواہ ناظرین کو ان سے جزائے جزیل اور اجر جمیل عطا و مرحمت فرمائے۔ اور بتحت ذکر صالحین ابرار اخیار حالات امرائے صالحین جو فی زماننا دینداری میں سبقت لیگئے ہیں بطور یادداشت و بقائے نام ہینے اپنے نیک گمان کے بموجب انکا ذکر خیر لکھا ہے اور نیز ان حضرات کا ہینے شکریہ ادا کیا ہے کہ جنہوں نے مجھکو مدرسہ اسلامیہ فتحپوری میں کوشش کرکے پڑھایا۔ اور جو اسوقت مغتنمات دہلی ہیں انکا ذکر خیر بھی اپنی کتاب میں بقائے یادداشت لکھتا ہوں اور جن حضرات کا میں نے اپنی کتاب نیں حال لکھا ہے انکو دل سے دعا دیتا ہوں یارب انکو اس جہان میں خوش رکھیو اور خاتمہ بالخیر اور انکا حشر مع النبیین خصوصًا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ

تابعین و تبع تابعین و اولیاء کرام ہو۔ آمین۔ اللھم تقبل منا انک انت السمیع العلیم حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ہ

التماس فقیر

جو لوگ مذاق تالیف و تصنیف سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ اس قسم کی تصنیفات میں مصنف کو کیا کچھ صعوبتیں پیش آتی ہونگی۔ اس قسم کی تصنیفات کے لئے کسقدر سامان درکار ہونا چاہیئے۔ روسار کا حال دریافت کرنا اور صدہا کتاب کا دیکھنا اور پھر اسکے لئے فارغ البالی بھی چاہئے جو اس زمانہ میں عنقا ہے۔

کافہ اہل اسلام کو خوشنودی ہو

ہم بہت خوشی سے اپنے حیثیت مند معزز مولانا مولوی محمد امیر الدین احمد صاحب۔ واعظ جامع مسجد دہلی کے سوانح عمری لکھتے ہیں۔ معزز مقتدر مصنف افصح الفصحاء ابلغ البلغاء حامی دین متین عالیجناب حضرت مولانا مولوی امیر الدین احمد صاحب مشہور واعظ جامع مسجد دہلی مد فیضہ۔ میں بہت فخر کے ساتھ اس بات کو ظاہر کرتا ہوں کہ ہمارے مولانا نے بعد انفراغ تحصیل علم حدیث شریف سنہ ۱۳۲۲ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے دہلی میں قیام اختیار کیا اور جب سے وعظ جامع مسجد دہلی میں شروع کیا اللہ کے فضل و کرم سے عرصہ سوا چھ سال میں آپکی ذات سے بہت فیض ہوا دو ہزار نو سو آدمیوں کو مشرف باسلام کیا یعنی مسلمان کیا جن کے بلحاظ اختصار انکے نام نہیں لکھے گئے اور جس جگہ مولانا موصوف تشریف لیجاتے ہیں دو چار دس پانچ کو کلمہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا دیتے ہیں اور دن رات مولانا ممدوح کو ترقی اسلام کا خیال رہتا ہے مولانا بڑے عالی حوصلہ عالم اور قاطع بدعت اور اظہار امر حق میں ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں احیاء سنت میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں اور بڑے مداح رسول اکرم اور اہلبیت اور صالحین ہیں آپ بڑے مشہور واعظ مصنف اور لیاقت علمی میں اپنا مقابل نہیں رکھتے۔ آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ اسکے خاندان میں کوئی ایسا نہیں ہوا۔ آپکا بیان نہایت دردناک ہے۔ یہ حضرت بڑے نیکنام نیکی

پسند - نیک راہ - نیک مزاج - عدیم المثل ہیں - آپ بڑے منکسر المزاج - فروتن - مشہور متقی
دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - حکام وقت آپکی بہت عزت کرتے ہیں - حکام یورپین
میں بھی آپکو بہت توقیر حاصل ہے - مگر آپ انسے کم ملتے ہیں - ہر جمعہ کو آپ جامع مسجد میں وعظ فرماتے
ہیں ہزارہا مسلمان بعد ادائے نماز جمعہ آپکی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں - لوگ بڑے شوق سے آپکا وعظ
سنتے ہیں بہرحال آپکی بود و باش دہلی میں آیہ رحمت الٰہی ہے اور اسلام کے لئے زینت اور ترقی
لاتناہی ہے - آپکی خدمت گذاری دیندار لوگوں پر دو رہے قدمے سخنے ہر طرح واجب ہے -

ایک خیرخواہ اسلام سید حسن الحق عفی عنہ

صاحب عالم جناب مرزا محمد سلیمان شاہ صاحب بہادر

مصداق قول علیہ السلام من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ خداوند کریم نے مجھے دلی جوش دیا
ہے اپنے محسنوں کا علے قدر مراتب شکریہ ادا کروں - جیسا کہ اللہ تعالے نے انکے مونہوں کو سفید
لیا ہے آخرت میں بھی انکے مونہونکو سفید کرے امین یا رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین -
اطلبوا من الرحماء ومن حسان الوجوہ کا پورا مصداق دار الخلافہ شاہجہان آباد میں ہم
اپنے معزز حامی اسلام صاحب عالم مرزا محمد سلیمان شاہ صاحب بہادر گورگانی تیموری
کو پاتے ہیں احسن الخالقین نے جس حسن ترکیب سے آپکے جسم لطیف کو عمدہ سانچے میں ڈالا تھا اسکے
سوا خوبیاں آپکو روحانی طور پر عنایت کیں حافظ قران آپ ہیں حاجی حرمین شریفین آپ ہیں
علوم کا وہ حال کہ عربی فارسی انگلش سب میں طاق اور صفات نیک میں شہرہ آفاق ہیں
حضرت بڑے باخیر شخص بابرکت ہیں - فیاض - باذل - سخی - سیر چشم - منکسر المزاج - خلیق بے رتبہ
عنایت ہیں فقیر حقیر نے جو کچھ پڑھا سب آپ ہی کا فیض تربیت ہے میں جناب کا شکر
بجز نہ زبان قلم سے بجا لا سکتا ہوں نہ قلم زبان سے شعر از دست و زبان کہ بر آید * کز عہدہ
شکرش بدر آید * فی زمانہ ذات بابرکات جناب کی دہلی میں ایک یادگار خاندان تیموری ہے
یا الٰہی آپکی عمر طویل اور آپکے دشمن ذلیل ہوں - آمین -

حافظ

حافظ وکیل عزیز الدین صاحب

حضرت عالیجناب بدر العلماء حاجی حرمین شریفین مولانا مولوی حافظ وکیل عزیز الدین صاحب دام فیضہ حضرت کی خوبیاں بیان نہیں ہوسکتی ہیں۔ خدائے تعالے نے آپ کو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ جسکے وجود باجود سے باعتبار دین و دنیا ادہر تو مجمع اتقیا کو رونق ہے ادہر بزم وکلا کو زیب و زینت ہے حضرت میرے دوسرے محسن ہیں۔ آج دہلی بہر میں ماشاء اللہ جو بات انکو حاصل ہے شاید کسی کو نصیب ہو میری درس تدریس میں اس صاحب دل نے بہی کوئی حصہ کم نہیں لیا بلکہ میری تحصیل علمی سب ہی پارسا کے دامن الفت سے وابستہ ہے۔ یہ صاحب بڑے نیکنام نیکی پسند مخیر باخیر آدمی ہیں۔ آپ اعلیٰ درجہ کے مشہور متقی اور نماز پنجگانہ اور تلاوت قرآن میں ناغہ نہیں ہوتے آپ ہر صبح اپنی مسجد میں۔ قرآن کا ترجمہ فرماتے ہیں اور صدہا مسلمان فیض پاتے ہیں۔ یہ جناب بڑے ذی علم۔ آپکی محاورات نازک سے جو کہ دلبران خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعاں منفعل معنی تازہ سے قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معانی پژمردہ کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے۔ اخلاق میں ہمہ تن خلق کہوں تو بجا ہے۔ مروت میں مروت مجسم لکھوں تو زیبا ہے ہمارے مسلم زمانی حوصلہ حامی اسلام ہیں اور آپکی ذات سے اسلام کو رونق ہے علماء کو آپکی ذات سے بڑا فخر ہے علماء کی بڑی عزت کرتے ہیں اور تعظیم سے پیش آتے ہیں۔ نہایت خوش عقیدہ ہیں کلمہ خیر کے کہنے اور لکھنے سے کچھ عذر نہیں ہے اس حدیث پر آپکو بہت خیال رہتا ہے

حدیث فرمایا علیہ السلام نے من ستر مسلماً ستره الله فی الدنیا والاخرة ومن یسر علی معسر یسر الله علیه فی الدنیا والاخرة والله فی عون العبد ما كان العبد فی عون اخیه۔ جو صفتیں کہ مومن میں چاہئیں ذات والا میں موجود ہیں ذلك فضل الله یوتیه من یشاء آپکا دم دہلی میں مغتنمات سے ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے اب فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے یا الٰہی انکو دارین میں سرخرو رکھ اور حشر انکا مع النبین خصوصاً محمد رسول اللہ صلعم والصحابہ والتابعین والتبع التابعین واولیاء اللہ رضوان اللہ علیہم

اجمعین

اجمعین کے ساتھ کرے آمین ۔ ثم آمین ۔

مولانا محمد شاہ صاحب

یادش بخیر صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت ہادی شریعت زبدہ فقہائے زماں **محدث دہلی** اعنی جناب مولانا **محمد شاہ صاحب** مرحوم جعل الجنۃ مثواہ ۔ عالیجناب مولانا ممدوح کی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا ہوں ۔ جو جو خوبیاں ذات بابرکات میں اللہ تعالےٰ نے دی ہیں ۔ علم حدیث و تفاسیر و فقہ میں آپ نے ایسا پایہ کمال بہم پہنچایا تھا کہ آج تک سلف سے ایسا مفسر دیکھا نہ سنا ۔ زہد و تقوے بدرجہ غایت تھا اور خلق بدرجہ نہایت تھا ۔ اس عاصی کے علم حدیث میں اُستاد شفیق تھے یا الٰہی انکو جنت میں خوش و خرم رکھ ۔ آمین ۔

جناب میر بادشاہ صاحب مرحوم

یادش بخیر حضرت عوالی مرتبت معلے القاب افتخار الامرا بدر الصلحا **میر بادشاہ** صاحب مرحوم و مغفور جعل الجنۃ مثواہ ۔ آپ بڑے دیندار مشہور متقی آدمی تھے ادائے نماز پنجگانہ و تلاوت قرآن میں ناغہ نکرتے تھے ۔ یہ صاحب اعلے درجہ کے فیاض ۔ باذل ۔ باخیر شخص بابرکت تھے **حکایت** آپکی نسبت ۲۷ ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۶ھ کو میرے معزز مہربان حضرت عالیجناب شہزادہ محمد فرخ صاحب درانی نے بیان فرمایا کہ میں آج بعد سحری کے عالم رویا میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میر بادشاہ صاحب مرحوم ایک نہایت عمدہ سفید پوشاک پہنے ہوئے اپنی قبر میں ٹہل رہے ہیں اور اس آیت شریفہ کی تلاوت کر رہے ہیں قَالُوْا الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوء من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العاملین ۔ شہزادہ صاحب فرماتے ہیں میں نے حضرت مغفور سے دریافت کیا کہ آپ نے دنیا میں کیا عمل کیا تھا کہ جسکے عیوض میں آپکو خدا نے یہاں یہ مرتبہ بلا فرمایا اللہ کی حمد و ثنا اس منہ سے بیان کروں میں نے اپنے پیارے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے

بموجب ایک مقدمہ فیصل کیا تھا اسکے عیوض میں مجکو خدا نے یہ مرتبہ دیا - فرمایا جبکہ مجکو قبر میں لیجا
تو غیب سے حکم ہوا کہ میر بادشاہ نے ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح خوش کی ہے
ہم بہی انکی خطائیں معاف کر کے جنت میں انکو جگہہ دیتے ہیں میں نے یہ امر حق جانکر اپنی کتاب میں درج کیا ہے
کہ اسکے دیکھنے اور سننے کی رغبت ہو کہ ہم بہی رسول خدا سے ایسی محبت کریں جیسی کہ اس مرحوم و مغفور نے
کی اور اپنی مراد کو پہنچے اور دوسرے میں نے اس مرحوم کا نام نامی اسیواسطے لکہا کہ ان نام نامی کو دیر تک
بقا ہے کہ ایسے لوگوں کا ذکر خیر باعث برکت ہے - اس مرحوم کی قبر احاطہ خواجہ باقی باللہ میں ہے
یہ مرحوم طالبعلمی کی حالت میں میرے حال پر نہایت کرم فرمایا کرتے تھے اور ہر طرح کی امداد دیتے رہتے
تھے یا الہی انکو جنت میں ہمیشہ خوش رکھہ - آمین اور اپکے صاحبزادونکو بہی دو جہان میں سرسبز کر اسوقت
مجکو خدا نے دلی خوشی دلایا کہ میں حضرت کے دونوں لائق فرزندوں کا اپنی کتاب میں مقتنمات دہلی
میں ذکر کروں -

محمد میر و محمد نصیر صاحبان

حضرت عالیجناب **محمد میر محمد نصیر** صاحبان دام اقبالہم - آپ صاحبان کی خوبیاں میں بیان نہیں
کر سکتا دونوں صاحب نیکنام - نیک طینت - نیک راہ - نیک مزاج رنگین و خوش طبیعت - یہ حضرات منکسر المزاج
فروتن - مودب - متواضع - فیاض - مہمان نواز - شریف - شریف پرور - خوش عقیدہ - اعلے درجہ
کے خلیق ہیں - علمی لیاقت ماشاء اللہ صاحبان عالیشان کی بہت اچھی ہے - ایک سے ایک لائق
اور اعلے ہیں - محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں - حضرت محمد نصیر صاحب گہر پر تشریف رکہتے ہیں اور حضرت
محمد میر صاحب میرٹھہ میں درجہ اول کے وکیل ہیں - آج میرٹھہ شہر میں جو بات ماشاء اللہ آپکو حاصل ہے
شاید کسیکو نصیب ہو - یہ کچہہ تہوڑی عزت نہیں ہے - آپ سند یافتہ ولایت ہیں - بہر حال دونوں صاحبوں کا
دم بسا غنیمت ہے - **فقیر** دونوں صاحبان ذیشان کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے
طہر اللہ قلبکما فی قلوب الابرار و زکی عملکما فی عمل الاخیار -
ہر چند کہ شہر دہلی قبل از غدر ۱۸۵۷ء زمین پر نمونہ بہشت کہلاتا تھا - باوجودیکہ وہ حضرات صاحب کمال

جو باعث رونق اور سبب زینت اس شہر کے تھے بگڑ گئے عالم تہ و بالا ہوئے۔ عمارات نامی گرامی معرض
انہدام میں آگئیں مگر پھر بھی جو غور کیا جاتا ہے تو نسبت اور شہروں کے یہ شہر بہشت نہیں تو اعراف
ضرور ہے اب بھی بعض صاحب کمال اور اہل ہنر بحال تباہ بطور یادگار زمانہ سابق موجود اور مغتنمات سے
ہیں چنانچہ انکا حال مختصراً چند سطور میں درج کیا جاتا ہے۔

مغتنمات رؤسائے دہلی

جناب نواب محمد امیر الدین احمد خانصاحب بہادر فخر الدولہ رئیس لوہارو

عالیجناب معلے القاب ممدوح الخطاب۔ فرشتہ رو ملک خو عاصف عہد حاتم مہد منتہائے روزگار آیہ
رحمت پروردگار زیب افزائے مسند دولت و اقبال جلوہ آرائے وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان
صاحب عز و شان حامی دین متین نواب محمد **امیر الدین احمد خاں** صاحب بہادر خلف اکبر نواب
جہانیاں مآب فخر الدولہ محمد علاء الدین احمد خانصاحب بہادر علائی مرحوم طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ
دام اقبالہ۔ دار الخلافہ شاہجہان آباد بلکہ تمام ہندوستان میں رئیس المسلمین اور بدر الصلحا اور
سالار الابرار اور مشہور متقی۔ نیک نام نیکی پسند۔ نیک راہ نواب موصوف کو کہنا چاہیئے۔ عمدہ صفات
پابند صوم و صلوۃ اور ورع تقوے اور لیاقت علمی میں آپ ہندوستان کے رئیسوں پر سبقت لیگئے ہیں
شہرہ دادگستری اور آوازہ رعایا پروری آپکا چار دانگ عالم میں بلند ہے عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی
کو پسند ہے ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت
آپ پر ختم ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں بہر حال آپکا دم فی زماننا غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے
کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے اللہ انکو دو جہان میں خوش رکھے آمین علاوہ اسکے آپکا ذکر خیر صفحہ
۹ میں بیان کیا گیا ہے۔

جناب نواب علاء الدین احمد خانصاحب بہادر فخر الدولہ رئیس لوہارو مرحوم

پادشہ بخیر طوطی ہندوستان وعندلیب ہزار داستان زنگ زدائے آئینہ سخندانی مصقل مرات نکتہ
دانی بلبل خوش لہجہ سخنوری رشک افزائے کلام ظہوری و حسرت افزائے مضامین انوری وحید العصر

فہ سامرہ دہر امیر الہند والا جاہ اعنی فخر الدولہ نواب معلے القاب بدر العلماء حضرت مولانا

مخدومنا نواب محمد علاء الدین احمد خانصاحب بہادر مرحوم و مغفور مبرور طال اللہ ثراہ

و جعل الجنۃ مثواہ زبان فارسی میں عاصی کے اُستاد شفیق تھے۔ حضرت کا تبحر دریائے عمان سے کم نتھا

جناب کی روانی قلم و تیزی زبان پر دشمنوں تک نے درود بھیجا۔ حضور کی بذلہ سنجیاں اور عالیجناب

کی پیشگوئیاں الحمد للہ جیسی خوش آیندہ تہیں کہ انہیں پر تمام ہوگئیں۔ اس ننگ جہان کو

جتنا فخر ہو بجا ہے کہ جسکا اُستاد فخر الدولہ علائی ہے۔ سچ پوچھئے تو ایک یہی بات اپنے ہاتہ

آئی ہے فقیر یہی حضرت نواب صاحب مرحوم کو دل سے دعا دیتا ہے کہ نواب صاحب مبرور کو جنت میں

خوش رکہیو یا رب جب تک دریا میں صدف اور صدف میں در اور در میں آب اور آب میں موج باقی

ہے نواب صاحب کی اولاد کو سرسبز او خوش و خورم رکہہ۔ آمین۔ نواب صاحب مرحوم کی اولاد حضرت

نواب فخر الدولہ امیر الدین احمد خان صاحب بہادر اور نواب بشیر الدین احمد خان صاحب بہادر اور عزیز الدین

احمد خانصاحب بہادر و ضمیر الدین احمد خانصاحب بہادر و رضی الدین احمد خانصاحب بہادر دام

اقبالہم کو گرداب فتنہ و فساد سے محفوظ رکہہ اور اقبال روز افزوں سے محظوظ بحرمۃ النبی و آلہ و

اصحابہ۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

جناب نواب مرزا محمد حسین صاحب

حضرت معلے القاب بدر العلماء نواب مرزا محمد حسین صاحب عرف میاں خضر دام اقبالہ

قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکہے زبان کو یارا نہیں کہ انکے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ

کہے۔ یہ حضرت مشہور متقی۔ دیندار نیکنام۔ نیکی پسند۔ نرم طبیعت۔ رحمدل۔ پابند صوم و صلوۃ۔

بڑے خوش عقیدہ۔ دریادل۔ صادق الوعدہ منکسر المزاج۔ فروتن۔ حامی دین متین۔ از عشاق

رسول خدا۔ شب خیز تہجد گذار۔ اور اد سفر و حضر میں نہیں چہوٹتے۔ برتاو عمدہ۔ یہ رئیس درویش

طبیعت ہیں۔ آپکا انصاف منصف حقیقی کو پسند ہے۔ جس مقام کو نواب موصوف نے چہوڑا وہاں

کی رعایا چشم پر آب ہی۔ گو میں آپکا حال کتاب ہذا کے ۱۸ صفحہ میں درج کر چکا ہوں مگر آپکا دم

بہی

بہی دہلی میں غنیمت ہے اسلئے مغتنمات دہلی ہیں پہر لکہنا مجکو ضرور ہوا - آپ بڑے عالی خاندان میں حضرت کے اجداد والا تبار عالی خاندان والا دودمان معزز و ممتاز تہے اور ہمیشہ شاہان عصر کی عضو میں بمناصب جلیلہ سرفراز رہے - حضرت نواب قاسم جان نصیب بہادر مغفور آپکے جد امجد ہیں انکو شاہ عالم بادشاہ سے بصلہ نمک حلالی خطاب سہراب جنگ کا عطا ہوا تہا - بہر حال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے - راقم کو آپ سے نہایت تعلق دلی ہے - بار الٰہا انکو دارین میں خوش رکہہ اسوقت آپ تحصیلدار جگادہری ہیں -

جناب نواب محمد سعید الدین احمد خان صاحب

حضرت عالیجناب افتخار الامرا وقار الروسا زین الحکام زینت العظام اوصح الفصحا ابلغ البلغا نواب معلے القاب **محمد سعید الدین احمد خان صاحب** بہادر خلف الرشید حضرت بدر الصلحار نواب ضیاء الدین احمد خان صاحب مرحوم مغفور دام اقبالہ - انکی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ سے ماپنا ہے آپکے کمالات کا حوالہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے رئیس بہی آپ اس درجہ کے ہیں کہ رفعت شان کے آگے بلندی اسمان کی پست اور دولت و حشمت کے سامنے قارون تنگدست ہے فیاضی اور حمدلی حد سے زیادہ - اور شاعری میں آپ استاد وقت ہیں - یہ وہ شاعر ہے جسکے کلام کی چار دانگ عالم میں دہوم مچی ہوئی ہے - اردو زبان کے سمجہنے والے اور اہل تذکرہ اور شعرا انکی زبان دانی کو سند لاتے ہیں - یہ صاحب خوش فکر نازک خیال فصیح اللسان - نغز گو - بذلہ سنج - عدیم النظیر - متقن نقیل - مودب - خوشرو - وجیہہ - احسن الخالقین نے انکو ایسا خوشرو پیدا کیا ہے کہ دہلی میں انکا نظیر نہیں ہے - آپ طالب تخلص کرتے ہیں - آپکی فصاحت و بلاغت طرز و ادا جو خوبیاں روسا میں چاہئیں وہ آپکی ذات میں موجود ہیں بہر حال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے - یا الٰہی انکو دو جہاں میں سرخرو رکہہ -

مولوی فضل حکیم صاحب

حضرت عالیجناب افتخار الامرا زین الصلحار مولانا مولوی **فضل حکیم صاحب** دام اقبالہ - خلف الرشید بدر الصلحار مولانا مولوی **فضل رحمن صاحب** مرحوم انار اللہ برہانہ وجعل الجنۃ مثواہ - قلم کو طاقت نہیں کہ انکے حالات پسندیدہ سے ایک حرف لکہے زبان کو قوت نہیں کہ آپکے افعال برگزیدہ سے ایک لفظ

تھی - اللہ تعالے نے آنکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہی حضرت بڑے مشہور متقی ہیں - آپکا تقوے اہل دہلی و ریاست پٹیالہ
میں مشہور ہے - نماز پنجگانہ اور تلاوت قران کبھی قضا نہیں ہوتی ہے اور باوجود اس جاہ و حشمت کے نخوت و غرور کا نام نہیں
کبھی کسی کو نے نوکر اور غلام تک کو گالی نہیں دی ہے - آپ میراں امیر ہیں - مولانا موصوف عالی خاندان
ہیں - آپکا خاندان ہمیشہ بادشاہوں کی حضور میں باعز و توقیر رہا اور عالیجناب کے بزرگونکو مہاراجہ پٹیالہ
بڑی عزت سے دہلی سے خود جا کر لائے اور بڑی عزت سے عہدہ ہائے معزز پر سرفراز فرمایا -
حضرت بھی ماشاء اللہ بڑے معزز عہدے پر ممتاز ہیں - آپنے عہدہ معاون دیوانی کو اس ریاست سے سرانجام
دیا کہ کل ریاست اور خاصکر مہاراجہ صاحب بہادر دام حشمتہم اسقدر خوش اور راضی ہیں کہ آپکو دوسرے
عہدے پر نہیں بدلتے چنانچہ اتبک نیکنامی کے ساتھ آپ ہی مسند اعانت پر متمکن ہیں - آپ بڑے نیکنام
نیک راہ متشرع - دیندار شخص بابرکت ہیں - جب آپ دہلی میں تشریف لاتے ہیں اور جبتک رہتے
ہیں تو راقم آپکو ہر جمعہ مسجد جامع دہلی میں پاتا ہے - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے
طبیعت ہمیشہ تواضع و تکریم آمادہ ہے انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے - ہر ادنے و اعلے
کیطرف نظر فلاح ہے - ہر لہ و مرلہ کیلیے لطف و کرم کا مداح ہے - ارکان مروت آپ پر ختم ہیں - سچ
یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں - آپکا دم دہلی اور پٹیالہ میں مغتنمات سے ہے -

جناب میر وزیر علیخانصاحب بہادر میر منشی ریاست نابہ

عندلیب دولت اقبال بلبل بوستان حشمت و جلال نوباوہ گلشن مروت نخلبند حدیقہ ثروت حاتم کرم
سکندر دوراں رستم صفت نوشیروان زماں حضرت عالیجناب رئیس اعظم **میر وزیر علی خانصاحب**
بہادر میر منشی ریاست نابہ دام اقبالہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی
ہیں ان میں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے جس خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک
سے ایک کو برتر پایا - آپکی شان کے سامنے بلندی آسمان کی کمتر اور حشمت و جلال کے آگے جاہ سکندری
و دستگاہ دارا ادنے تر ہے - انکی دولت عمیق کو دیکھکر قارون اپنی تہی دستی پر حیران ہے اللہ تعالے نے
انکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے - نماز پنجگانہ اور تلاوت قران قضا نہیں ہوتے اور باوجود اس جاہ و حشمت کی نخوت

دعرور کا نام نہیں کبھی کسی دنے ملازم کو بھی گالی دیتے نہیں سُنا - آپ بڑے فیاض - باذل
سخی - مخیر - بامروت آدمی ہیں - آپ شہو متقی - پابند صوم وصلوۃ - نیکنام نیکی پسند - نیکمزاج - دیندار
شخص بابرکت ہیں - یہ صاحب بڑے امین - دیانتدار - سیرچشم - نیک طینت متقی - مدبر - ماشاء اللہ
چشم بد دور عہدہ میر منشی گری کو - اس دیانت محنت لیاقت اور ارادت سے انجام دے رہے ہیں کہ
مہاراجہ صاحب بہادر بھی انسے بہت خوش ہیں - حضرت سید سندی - عالی نسب آبا و اجداد والاتبار عالی
خاندان والا دودمان معزز و ممتاز تھے - اور ہمیشہ شاہان عصر کے حضور میں بمناصب جلیلہ سرفراز رہے
و نیز سرکار گورنمنٹ نے آپکے بزرگوں کی بڑی عزت و توقیر کی ہے - میر منشی صاحب بڑے عادل
آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے - اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے
ہر کہ ومہ پر آپکا لطف و کرم یکساں ہے - جسکو سنو آپکا ثناخواں ہے - اسوقت معاصرین میں ممتاز ہیں
ریاست نامہ میں بعہدہ میر منشی سرافراز ہیں - **فقیر** بھی ان بامروت کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ
یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار -

جناب نواب لطیف الرحمن خانصاحب

حضرت فرشتہ رو ملک خو - عالی خاندان صاحب عز و شان **نواب لطیف الرحمن خانصاحب**
دام اقبالہ - خلف الرشید حضرت افتخار الامرا نواب امین الرحمن خانصاحب بہادر جعل الجنۃ مثواہ
متواہ - اوصاف حمیدہ آپکے بیرون از تحریر اور اخلاق پسندیدہ حضرت کی خارج از تقریر ہیں
آپ بڑے عقیل فہیم متین شخص بابرکت ہیں - اللہ اللہ یہ رئیس نیکمزاج درویش طینت ہیں - یہ
بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق رئیس ابن رئیس ہیں - نامدار خلق - ہمت میں انتخاب - حلم و مروت
میں لاجواب - بڑے حمیت مند - دیندار مقید فرائض - و نوافل - خوش عقیدہ - آنکھ میں حیاء
شرم بہت ہے - مشیر آپ اعلے درجہ کے ہیں - انجمن حمایت اسلام لاہور کے آپ ممبر ہیں - حضرت
بامروت آدمی ہیں - سائل کو خالی نہیں پھیرتے ہیں علما کو بہت دوست رکھتے ہیں - محبت سے
ملتے ہیں - نیکنامی اور خیر خواہی اسلام کا آپکو ہروقت خیال رہتا ہے - پہلے درجہ کے متقن میر

آپ اس حدیث نبوی کے مصداق ہیں واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ - یعنی اللہ بندہ کی مدد میں ہے جب تک بندہ بیچ مدد اپنے بھائی کے ہے - سبحان اللہ مجدہٗ ایسے لوگوں کا ہونا دہلی میں مغتنمات میں سے ہے - راقم کو اس بدہ اراکین روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجہ غایت حاصل ہے انکی بھی نظر عنایت و چشم شفقت خاکسار پر بمرتبہ نہایت ہے فقیر بھی اب صاحب ممدوح کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی نواب صاحب کو دو جہان میں خوش رکھ - اور حشر انکا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر - آمین -

جناب نواب سید سلطان مرزا صاحب - آنریری مجسٹریٹ دہلی

عالیجناب معلے القاب سکندر رتبت فرشتہ رو ملک خو آصف عہد حاتم روزگار آیہ رحمت پروردگار **نواب سید سلطان مرزا صاحب** دام اقبالہ - اللہ تعالےٰ نے آپکو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا ہے نواب حسن صاحب بڑے منکسار نیکی پسند مہمان نواز - خادم علما و مساکین - آپ قدیم نواب رئیس ابن رئیس نامدار - عالی نسب - سید سندی - مخیر - پابند صوم و صلوٰۃ - عادل منصف - منکسر المزاج محب آل عبا شریف پرور مسکین نواز - آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے - علما کی بڑی عزت کرتے ہیں - صاحب علم و حلم - امین متدین صادق الوعد - رحمدل متقن - خلیق بدرجہ غایت ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع و کشادہ ہے - طبیعت ہمیشہ سے متواضع و تکریم آباد و آپکے اجداد والا تبار عالی خاندان والا دودمان معزز و ممتاز تھے ہمیشہ شاہان عصر کی حضور میں بمناصب جلیلہ سرفراز رہے اس حدیث پر آپکا خیال رہتا ہے **حدیث** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس ۵ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء دہلی میں سرکار سے عہدہ آنریری مجسٹریٹی حاصل ہے - فی زمانا دہلی میں حضرت کا دم بسا غنیمت ہے - نیاز مند کو بھی اس بدہ اراکین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے - آپکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت خاکسار پر بدرجہ غایت ہے **فقیر** بھی عالیجناب کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل

الاخیار۔ آپکا ذکر خیر تحت آل عبا صفحہ ۲۰ کتاب ہذا میں بیان ہو چکا ہے یہاں پر چونکہ دہلی کے مغتنمات کا بیان تہا اسلیے مکرر ذکر خیر کیا گیا۔

جناب شاہزادہ فرخ محمد صاحب

حضرت عالی جناب معلے القاب مرزا شاہزادہ **فرخ محمد صاحب** دام اقبالہ۔ اوصاف حمیدہ آپکے بیرون از تحریر اور اخلاق پسندہ آپکے خارج از تقریر ہیں۔ آپکی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان کمتر ہے اور حشمت و اقبال کے آگے جاہ سکندر و دستگاہ دارا ادنے تر۔ احسن الخالقین نے آپکو ایک عجیب شخص بابرکت پیدا کیا ہے۔ حضرت بڑے رحمدل متواضع خلیق۔ نیک راہ نیکی پسند پابند صوم و صلوٰۃ۔ خداترس عقیل و فہیم متدین آدمی ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ آپ اس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے مصداق ہیں **حدیث** خیر الناس من ینفع الناس کلمۃ الخیر کے کہدینے اور لکہدینے سے درگذر نہیں کرتے ہیں۔ نہایت صاف گو مشہور متقی۔ متین اشراق و تہجد گذار۔ تفاسیر و احادیث کا اکثر مطالعہ رکہتے ہیں۔ بڑے بہادر عالی حوصلہ ہیں۔ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ راقم کو اس زبدہ اراکین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر بدرجہ غایت ہے فی زمانا ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان ورانی ہے بہرحال دہلی میں آپکا دم مغتنمات سے ہے **فقیر** ہی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وذکی عملک فی عمل الاخیار۔

نیک نامان دہلی

جناب مرزا محمد اسمعیل بیگ خاں صاحب اجنٹ مدراس

حضرت فرشتہ رو ملک خو جناب مرزا **محمد اسمعیل بیگ خاں** صاحب اجنٹ مدراس خلف الرشید مرزا محمد یعقوب بیگ صاحب مرحوم دام اقبالہم۔ آپ بڑے مشہور متقی۔ نیکنام۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ متواضع۔ خلیق مہمان نواز۔ خادم علما و مساکین۔ نیکی پسند۔ صادق الوعد

ہیں۔ اس عالی ہمت کا اکثر اس آیت پر عمل رہتا ہے کما قال اللہ تعالی والموفون بعهدهم
اذا عاهدوا۔ یہ حضرت بڑے مخیر با خبر آدمی ہیں جنکا فی زمانا دم دہلی اور مدراس میں بسا غنیمت ہے
آپ کی ذات بابرکات سے بہت سے شرفا و غربا دہلی فیض پا رہے ہیں۔ اس عالی ہمت کی ہاں سے
تین سو روپیہ ماہواری شاہزادگان دہلی کا مقرر ہے اور سو روپیہ ماہواری متفرق غربا کے لئے دیا
جاتا ہے فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے۔ یا الہی انکو دو جہان میں خوش رکھہ۔ یہ چار سو روپیہ ماہوار
کے کار خیر جاری کنندہ آپ کے ماموں جناب عالی القاب مدر الصلحار جناب فیروز حسین صاحب
منصبدار مدراس ہیں۔ جنکا ابھی دو ڈیڑہ برس ہوا انتقال ہوا خدا جنت نصیب کرے
اسوقت میں نے اپنے اخلاص اور جوش خیر خواہی اسلام سے خالصاً باللہ اس مرحوم کی یاد بخیر
بطور یاد داشت نام نامی اپنی کتاب میں لکھتا ہوں کہ نام نامی کو دیر تک بقا رہے۔ آمین

جناب مرزا فیروز حسین صاحب مرحوم

یاد بخیر عالی جناب فرشتہ سیرت ملک خصلت مدر الصلحار مرزا **فیروز حسین**
صاحب منصبدار مدراس مرحوم و مغفور جعل الجنۃ مثواہ۔ یہ بزرگ بڑے مشہور دیندار
رحمدل خداترس پابند صوم صلوۃ با مروت آدمی تھے اس بلند ہمت مغفور دیندار نیک بخت
جوانمرد کو ہر وقت حمایت اسلام اور ہمدردی قوم کا خیال رہتا تھا۔ اور اس آیت کے مضمون
پر عمل کرتے تھے۔ کما قال اللہ تعالے واتی المال علے حبہ ذوالقربی والیتمی والمساکین
وابن السبیل والسائلین فی الرقاب واقام الصلوۃ والزکوۃ۔ اللہ تعالے نے
اس مغفور کو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا تھا اور کیا کیا خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں
عطا فرمائی تھیں کہ بیان نہیں ہو سکتیں فقیر بھی اس مغفور کے لئے دعاء خیر کرتا ہے کہ یا الہی
اس حامی دین کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھہ۔ آمین۔

جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب یوسٹماسٹر ڈاکخانہ حوض قاضی

وحید عصر جناب مرزا محمد **ایوب بیگ خان** صاحب دام اقبالہ یہ عالی ہمت برادر حقیقی محمد

اسمٰعیل بیگ خاں صاحب اجنٹ مدراس کے ہیں۔ آپ بڑے لائق فائق متشرع۔ دیندار۔ دین متین۔ متدین۔ خلیق بامروت شخص بابرکت ہیں خادم علماء و ساکین ہیں۔ یہ صاحب محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اکثر غرباء و مساکین و علماء سے سلوک ہوتے رہتے ہیں کلمۃ الخیر کے کہنے اور لکھنے سے انکار نہیں آنکھہ میں حیا و شرم بہت ہے جنکا دم دہلی کے ملازمان ڈاکخانہ میں بسا غنیمت ہے فقیر بھی آپکو دل سے دعا دیتا ہے۔ یا الہی انکو دو جہان میں خوش رکہہ۔

راست پسندان بیرونجات

جناب گجو خاں صاحب مرحوم

یادش بخیر ہم مخبر سے خانصاحب گجو خاں مرحوم و مغفور کا ذکر حیات و ممات اپنی کتاب میں درج کرتے ہیں۔ یہ نامی گرامی دل عزیز رئیس اعظم جسکے غم میں آجتک ہندو مسلمان مبتلا ہیں۔ مغفور رئیس آزاد مزاج اعلی درجہ کے مشہور دیانتدار ہوا خواہان سرکار پٹیالہ سے ہے کہ جنکو مہاراجہ صاحب کرم سنگہ بہادر کے وقت میں خدمت دارو غلی اصطبل تہی۔ خانصاحب مرحوم امورات متعلقہ میں نہایت ستودہ ریاست تہے۔ کہیر اگجو آباد کیا ہوا آپکا ہے بلکہ اس بزرگ مغفور نے اپنے صرف سے اسکو جہت کیا۔ یہ بات ہر ایک کو نصیب نہیں یعنی خواص عالی ہمت مغفور کو خدا نے خدا نے عزت عطا کی تہی ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہ بزرگ مغفور بڑے فیاض۔ باذل۔ نیکنام۔ عالی نسب۔ راستی پسند مشہور دیندار تہے۔ آپکی یہ مشہور حکایت ہے کہ آپ نے اپنے خدمتگار کو ایکہزار روپیہ دیکر گہر کو بہیجا تہا۔ راستہ میں اُسنے کسی گانو میں جلسہ شادی دیکہا کہ وہاں ایک طوائف کا ناچ ہو رہا ہے اسکو حاضرین جلسہ دیرہے ہیں آپکے خدمتگار نے بہی ایکہزار روپیہ اُس طوائف کو دیکر خانصاحب مرحوم کے پاس واپس آگیا۔ آپ نے دریافت کیا کہ روپیہ گہر دیا اسنے سچ سچ بیان کر دیا کہ میرا ایک جگہہ پر گذر ہو گیا تہا وہاں لوگوں نے کہا کہ خانصاحب کا آدمی بہی آگیا ہے میں نے وہ سب روپیہ اسکو دیدیا۔ گہر پہنچانا مناسب جانا کہ اسمیں آپکی بدنامی ہے خانصاحب عالی ہمت نے یہ حال سنکر اسکو آزاد کیا۔ اللہ اللہ کیا راست

پسند لوگ تھے کہ ایک راست بیان پر اپنے خدمتگار کو آزاد کر دیا۔ اسکو کچھہ نہیں کہا۔ کما قال اللہ
تعالے والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین ٥ فقیر بھی ان مرحوم
عالی ہمت کو دل سے دعا دیتا ہے کہ یا الٰہی انکو ہمیشہ جنت مین خوش رکھہ۔

یہ بزرگ راستی پسند عالیجناب حکیم بخش خانصاحب و حکیم خیر الدین خانصاحب رئیسان و پسوہ و ارکان
گھیرہ گجو دام اقبالہم کے جد امجد حقیقی تھے جنکا ذکر خیر میں اپنی کتاب کے صفحہ ۵ میں کر چکا ہوں
ماشاء اللہ تعالے یہہ مین صحیح بات کہ ان دونوں رؤسا کو آج حاصل ہے کسیکو نصیب نہیں۔
دونوں صاحبونکا دم لبا غنیمت ہے فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے کہ یا الٰہی ان دونوں بھائیوں
کو دو جہان میں سرخرو رکھہ۔ آمین۔

حکمایان دہلی

جناب حکیم محمود خان صاحب

دار الخلافہ شاہجہان آباد بلکہ تمام ہندوستان میں بو علی وقت یا بقراط عہد کہا جاتا ہے
وہ کون مسیحا دم حضرت حکیم محمود خان صاحب اور اسکا نور نظر اسکا لخت جگر حضرت مولانا
حکیم عبد المجید خان صاحب ثانی الذکر وہی بزرگ ہے جسکے دل و دماغ نے مدرسہ طبیہ کی راہ
نکالی جسکا وجود باجود ہے۔ حکمت و طبابت کا مستند ماخذ ہے۔ دہلی میں آفتاب و ماہتاب
فن حکمت میں کون ہیں۔ یہی دونوں حضرات ہیں۔ اسوقت حکماے ہند کی ناک کون ہیں
وہ یہی دونوں عالیجناب ہیں۔ یونانی طب قریبا مرگ ہو جاتے پر مشیت ایزدی نے چاہا کہ اسے پھر
سر نو زندہ کرے۔ اور اس گوہر غلطاں کو جو حکماء فرنگ و نیم حکیموں کی لکد کوب سے
مانند سنگریزے کے ریزہ ریزہ ہونے کو ہے سلامت نکالے۔ بہر حال فی زماننا دہلی میں دونوں
حضرات کا دم غنیمت ہے۔

جناب حکیم بدر الدین خانصاحب

عالیجناب حکیم بدر الدین خانصاحب دام اقبالہ۔ اوصاف حمیدہ اور اخلاق برگزیدہ آپکی

جو لوگ غصہ کے
...تھا کرتے ہیں اور
...ول کے اللہ
...جنت رکھتا ہے
...ان کرتے ہیں انکو

علاج از تقریر اور بیروں از تحریر ہیں علم اخلاق اور فن طبابت میں لاثانی و بے نظیر ہیں شافی مطلق نے وہ دست شفا عطا کیا کہ ہر مریض کے علاج سے مسیحا ہاتھ اٹھائے وہ حضرت کے ایک نسخہ میں بھلا چنگا ہو جائے۔ ارسطو اور فلاطون انکے زمانہ میں ہوتے تو مجربات جناب کو سرمایہ اپنے کمال کا ٹھیراتے۔ علاوہ اسکے آپ بڑے خلیق۔ عابد۔ مرتاض۔ مشہور متقی۔ پابند صوم و صلوۃ۔ جمعہ جماعت قضا نہیں کرتے ہیں۔ اکثر آپ نماز جمعہ مسجد فتحپوری پڑھتے ہیں۔ حکیم صاحب کس عمدگی کے ساتھ نیت نماز باندھتے ہیں۔ وقت نیت نماز اول اس آیت کی تلاوت فرماتے ہیں اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ بعد اسکے اس آیت شریفہ کو پڑھتے ہیں۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اسکے بعد کہتے ہیں اللہ اکبر۔ سبحان اللہ نماز کس خشوع و خضوع سے ادا کرتے ہیں جیسیکہ خیر القرون کے لوگوں کی نماز تھی۔ برتاؤ عمدہ صادق الوعدہ۔ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ منکسر المزاج۔ فروتن۔ خوش عقیدہ۔ باایں ہمہ اوصاف خلق و مروت میں شہرۂ آفاق۔ جو آج دہلی بھر میں ماشاء اللہ بات آپکو حاصل ہے وہ شاید کسیکو نصیب ہو۔ دہلی میں جنکا دم غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی حکیم صاحب موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے۔ یا الٰہی حکیم صاحب کو دنیا میں خوش رکھیو اور حشر انکا و توفنا مع الابرار کر۔ آمین۔

حکیم میر اشرف علی خان صاحب

جناب افتخار الحکماء عمدۃ الاطباء حاذق الزمان مسیحا نفس لقمان سیرت فلاطون حکمت بقراط طبیعت سقراط طینت ارسطو خبرت جناب **حکیم میر اشرف علی خان صاحب** دام فیضہ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے۔ زبانکو یارا نہیں کہ انکی محامد سے ایک لفظ کہے۔ جالینوس اگر حکیم صاحب کے عہد میں ہوتا تو بمقتضائے رشک و غیرت اپنی زندگی سے ہاتھ دھوتا ہر ایک شاگرد جناب کا اپنے زعم میں مسیحا سے بہتر ہے ادنی نسخہ نویس حضرت کے مطب کا ارسطو و افلاطون کے نسخہ پر نام دھرتا ہے حضرت کے دست شفا میں بعنایت الٰہی وہ تاثیر ہے

کہ خاک کی چٹکی میں خاصیت اکسیر ہے، مریضوں سے باخلاق تمام پیش آتے ہیں - ادنی نر لبعز ہمہ تن ملتفت ہو جاتے ہیں - فن طبابت میں حضرت حکمار ہند کی ناک ہیں - جو آج دہلی بھر میں ماشاء اللہ آپکو عزت حاصل ہے شاذ کسیکو نصیب ہوئی - علاوہ اسکے سید صاحب بڑے دیندار مومنین متقی ہیں - آپ بڑے پابند صوم و صلوٰۃ - شخص بابرکت ہیں بڑی خوشی سے میں نے آپکا ذکر خیر مغتنمات دہلی میں بطور یادگار لکھا دہلی کی تقدیر اچھی ہے کہ ایسے ایسے نیکنام حکمار موجود ہیں یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش خلاق نوابوں اور رئیسوں میں باعزو توقیر ہیں - حضرت عالی نسب سید سند ہی - شریف - شریف پرور - علمار کے بڑے قدردان - متواضع - سائل کو جواب دینا نہیں جانتے - فی زمانا ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان علویخاں ہے - بہرحال آپکا دم فی زمانہ دہلی میں غنیمت ہے فقیر بھی حکیم صاحب موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے - یا الٰہی حکیم صاحب کو دو جہان میں سرسبز کر اور حشر انکا آل عبا کے ساتھ کر - آمین -

حکیم ابراہیم علی خاں صاحب

رشک افزائے سخن سنجان متقدمین خجلت دہ سخن پروران متاخرین یکتائے جہاں جناب حکیم **محمد ابراہیم علیخاں صاحب** دام اقبالہ آپکو فن حکمت میں دستگاہ کامل ہے بعنایت شافی مطلق دست شفا حاصل ہے - جو مریض لا علاج حضرت سے رجوع لاتا ہے وہ ایک ہی نسخہ میں شفائے کلی پاتا ہے - باوصف ان کمالات کے خلق بدرجہ غایت ہے اور مروت بمرتبہ نہایت - علاوہ اسکے آپ پابند فریضہ اور باخیر آدمی ہیں - آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے - بہرحال حکیم صاحب موصوف کا دم دہلی میں غنیمت ہے - کوچہ بنڈت میں آپکا مطب ہے - ذات بابرکات سے صدہا بندگان خدا فیض پاتے ہیں - راقم کو اس زبدہ اراکین کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت بدرجہ غایت ہے **فقیر** بھی حکیم صاحب کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی تا در دارین میں خوش و خرم رکھیو اور حشر انکا اخیار و ابرار کے ساتھ کر - اور آپ کے دست شفا میز اسی طرح برکت دیجیو - آپ یادگار خاندان بقائی ذکائی ہیں -

جناب حکیم قیام الدین صاحب

سر آمد حکما سر حلقہ اطبا علامہ زمان عالی خاندان جناب حکیم قیام الدین خانصاحب دام اقبالہ خلف الرشید حضرت بدر الصلحا حضرت افتخار الحکما حکیم حسام الدین خانصاحب مرحوم عرف حکیم منجھلے صاحب جعل الجنتہ مثواہ یہ صاحب نبض شناسی میں یگانہ اور مرض دانی میں مشہور زمانہ ہیں بیشتر علاج آنکھوں کا کرتے ہیں۔ نابینا کو چشم زدن میں بینا کر دیتے ہیں چشم بر کسر انسے چارہ یرقان چاہے تو بجا ہے اور صنوبر علاج خفقان کے واسطے انسے رجوع لائے تو زیبا ہے علاوہ اسکے ہمارے معزز معتقد حکیم صاحب اعلے درجہ کے دیندار۔ نیکنام۔ خلیق۔ ادائے نماز پانچوں وقت میں کمر بستہ ہیں۔ حضرت باخیر شخص بابرکت ہیں آپکی ذات بابرکات سے ہزارہا بندگان خدا فیض پاتے ہیں۔ آپ علمار کی بڑی قدر و منزلت کرتے ہیں۔ فی زمانا ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان بقائی ہے۔ اللہ اکبر آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں۔ آپکے والد مغفور کی یادش بخیر تھا سے یاد دو افقیر اپنی کتاب ہذا صفحہ ۲۰ میں درج کر چکا ہے۔ ناظرین کیخدمت میں عرض ہے کہ حکیم صاحب کے والد مرحوم کی یادش بخیر ملاحظہ فرما کر دعائے خیر سے یاد کریں کہ حکیم منجھلے صاحب کیا نیکنام تھے بزرگوں کو یادش بخیر لکھنا اور یاد دلانا ہم لوگوں کو ضروریات سے ہے کہ یاد انکی قیامت تک ہے۔ بہرحال حکیم قیام الدین خانصاحب کا دم دہلی میں غنیمت ہے فقیر بھی انکو دل سے دعا دیتا ہے۔ یا الٰہی حکیم صاحب کو دو جہاں میں سرسبز کر۔ آمین

جناب حکیم نور الحسن صاحب

حکیم حذاقت منش طبیب عیسی روش حکیم الحکما راکمل الکملا زبدہ اطبائے جہاں حکیم سید نور الحسن صاحب دام فیضہ۔ انکی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ حیز تحریر او حیطہ تقریر سے باہر ہیں۔ ادنے و اعلے حضرت کی مروت جبلی اور خلق طبعی سے ماہر ہیں شافی مطلق نے وہ دست شفا بخشا ہے کہ آجتک نہ دیکھا سنا جو مریض لا دوا ہوا انکے علاج سے ایکدم میں چنگا ہوا علاوہ اسکے ہمارے معزز حکیم صاحب مشہور متقی۔ پابند صوم و صلوۃ پرہیزگار

پرہیزگار - صادق الوعدہ فروتن - متقی بزرگ آدمی ہیں - علما کے ساتہ بڑی خوش خلقی سے پیش آتے ہیں اور مسلمان آدمی ہیں - فی زمانہ بریلی میں مطب کرتے ہیں - ذات بابرکات سے ہزارہا بندگان خدا فیض پاتے ہیں آپکا دم دہلی اور بریلی میں بسا غنیمت ہے - راقم کو اس نیک اراکین روزگار کیخدمت میں نیاز حاصل ہے اور انکی بہی نظر عنایت اور چشم شفقت خاکسار بر بدرجہ غایت ہے فقیر بہی حکیم موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے دعا یہ ہے - الٰہی ما شاء اللہ فلیک فی قلوب الابرار وذکی عملک فی عمل الاخیار -

جناب حکیم خواجہ بادشاہ صاحب

حکمت مآب کمالات اکتساب عیسیٰ دم مسیحا قدم قدوہ کملاے زمان زبدہ حکماے جہان حضرت **حکیم خواجہ بادشاہ صاحب** دام اقبالہ - ان صاحب کمال کی صفت نہ زبان قلم سے ادا ہوسکے اور نہ حیطہ خیال میں سما سکے یہ صاحب فن طب میں یکتاے جہان اور استعداد حکمت میں علامۂ زمان ہیں انکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے - حضرت بڑے نیک طینت نیک نیت - خداترس - رحمدل - نمازی پرہیزگار آدمی ہیں - آنکہہ میں حیا و شرم بہت ہے خوش عقیدہ بزرگ آدمی ہیں فی زمانہ ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان ذکائی ہے بہرحال آپکا دم بہی دہلی میں غنیمت ہے - راقم کو اس بزرگ کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی نظر عنایت اور چشم شفقت خاکسار پر بدرجہ غایت ہے یا الٰہی حکیم صاحب کو ہمیشہ خوش رکہہ اور حشر انکا وتوفنا مع الابرار کر آمین -

علماے دہلی

جناب مولانا محمد نذیر حسین صاحب

حضرت عالیجناب مولانا **محمد نذیر حسین** صاحب محدث دہلی مدفیضہ - یہ حضرت عامل اکمل فاضل اجل جامع صفات پسندیدہ منبع اوصاف حمیدہ بہمہ صفت موصوف ہیں خصوص علم فقہ و حدیث میں مشہور و معروف ہیں محدث دہلی بہی آپکو کہنا چاہیے سلسلہ درس تدریس

حضرت کی ذات سے جاری ہے باوجود ان کمالات کے مزاج میں انکے نہایت عجز و انکساری ہے یہی مقتضائے دینداری ہے عمر انکی ۹۶ برس کی ہے چراغ سحری ہیں خدا نگہبان ہے

عالیجناب مولانا حافظ مرزا عبد اللہ بیگ صاحب

فضائل پناہ کمالات دستگاہ رنگ چہرہ فضیلت آبروے شریعت جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول زبدہ اہل کمال خلاصہ ارباب فضل و افضال سرگروہ علمائے جہان مولانا مولوی حافظ مرزا **عبد اللہ بیگ** صاحب فیضہ۔ آپکی ذات بابرکات سے ہزاروں آدمیوں کو فیض حاصل ہے اونکے ادنے شاگرد آپکا علم فقہ وحدیث میں کامل ہے۔ اخلاق آپکا مشہور عام ہے اور آپ کی ذات فیض آیات سے رونق دین اسلام ہے ہمارے مولانا مرزا صاحب ہمارے استاد شفیق مولانا محمد شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے شاگرد ارشد ہیں۔ اور ہمارے معزز مہربان مند حمیت مفتخر حامی اسلام مولانا حافظ وکیل عزیز الدین صاحب دام اقبالہ ومد فیضہ کے دوست خاص ہیں بہرحال مرزا صاحب کا دم دہلی میں ایسا غنیمت ہے فقیر بھی مولانا ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طیب اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار۔

عالیجناب مولانا مخدومنا خواجہ ضیاء الدین صاحب

عالم العلماء افضل الفضلاء حدیقہ فضل و افضال مظہر جاہ و جلال شمس العلماء مولانا حضرت خواجہ **ضیاء الدین** صاحب دام اقبالہ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ حضرت مولانا کے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے۔ منصب اکسٹرا اسسٹنٹی سرکار انگریزی سے حاصل ہے طبیعت داد دہی اور عدل گستری کیطرف مائل ہے۔ مولانا بڑے دریادل۔ بادل سخی۔ باخبر شخص ہیں۔ اعلے درجہ کے دیندار مشہور متقی ہیں ہزار کام چھوڑ کر جمعہ کی نماز جامع مسجد میں صف اول میں ادا کرتے ہیں۔ خدا ترس۔ رحمدل۔ رئیس درویش سیرت ہیں بڑے مہذب۔ لائق۔ خلیق امین متین۔ سیر چشم۔ منکسر المزاج۔ نیک طینت۔ سرکار سے خطاب

شمس العلما کا حاصل ہے۔ مقدمہ میں حد تحقیق کرتے ہیں۔ سفارش نسلی نہیں مانتے ہیں کم گو اور صادق الوعد ہیں۔ شریف پرور مسکین نواز۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ کلمۃ الخیر کے کہنے لکھ دینے سے درگذر نہیں کرتے ہیں۔ بہرحال دہلی میں عالیجناب کا دم غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی مولانا موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الاطہار و زکی عملك فی عمل الاخیار

عالیجناب مولانا علی احمد صاحب۔

کاشف دقائق معقول و منقول واقف حقائق فروع و اصول مولانا علی احمد صاحب دام فیضہ۔ اوصاف آپکے بیان نہیں ہو سکتے ہیں حضرت مولانا نہایت عقیل و فہیم و متین ہیں اور آپ اعلیٰ درجہ کے مقنن مدبر اور منتظم ہیں۔ خلق و مروت بدرجہ اتم ہے۔ فصاحت و بلاغت انپر ختم ہے۔ حضرت بڑے ملنسار ہیں فی زمانہ حضرت نواب صاحب بہادر ریاست جاجانہ کے مصاحب خاص ہیں اور آپکے صاحبزادہ جناب مولانا نظام الدین صاحب ماشاء اللہ بڑے عقیل اور لائق اور شخص بابرکت اور خوش اخلاق ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ آنکھ میں حیاء و شرم زیادہ ہے۔ حضرت مصاحب خاص سید محمد باقر علیخاں صاحب بہادر سی آئی ای۔ آئی سپڈر اول کے ہیں۔ بہرحال حضرت کا دم دہلی میں غنیمت ہے۔ فقیر بھی صاحبان عالی شان کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبکما فی قلوب الابرار و زکی عملکما فی عمل الاخیار۔

عالیجناب مولوی مسعود صاحب۔

حضرت مولانا محمد و منا کا ذکر خیر فضیلت علماء صفحہ ۱۲۰ کتاب ہذا میں تحریر کر چکا ہوں مختصر مفصلات میں بھی لکھتا ہوں حضرت عالیجناب مولانا ابا الفضل اولانا مولوی رحیم بخش صاحب عرف مولوی مسعود صاحب دام فیضہ۔ آپ مفتی وقت ہیں۔ حضرت کی ذات فیض آیات سے رونق دین اسلام ہے یہ بزرگ شخص بابرکت صاحب سنت ہیں اور مسجد فتحپوری کے

امام ہیں بہر حال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے۔

جناب مولوی عنایت احمد صاحب وکیل

جامع فضائل ظاہری و باطنی مجمع کمالات صوری و معنوی بادشاہ کشور فضیلت فرمانروائے اقلیم طریقت حقیقت آگاہ حضرت مولانا بالفضل اولانا مولوی عنایت احمد صاحب وکیل حیدرآبادی عم فیضہ۔ مولانا کی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آپ یا کو پیمانہ سے ماپنا ہے آپکے کمالات کا بیان حوالہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے۔ مولانا بڑے واعظ سحر البیان۔ آپکا بیان نہایت پر اثر سفینہ عرفان کو چیر چلا جاتا ہے اثر بے حد رکھتا ہے۔ روح دلکو کھینچا ہے جو سنتا ہے کھڑا ہو کر سر کو دھنتا ہے۔ آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ اللہ اللہ حضرت کی بذلہ سنجیاں عالم کو پسند ہیں۔ دل یہی چاہتا ہے کہ آپکی باتیں سنے جائیں۔ یہ حضرت اعلے درجہ کے مداح رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ آپکا کلام بہادرانہ ہے۔ اظہار امر حق میں کسی لامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں۔ کما قال اللہ تعالے لایخافون لومۃ لائم مولانا اعلے درجہ کے مشہور متقی۔ دیندار۔ حمیت مند۔ حامی اسلام ہیں۔ مولانا امیر ابن امیر ابن امیر ہیں غربا و مساکین کے لئے اکسیر ہیں۔ آپکے اجداد و الا تبار عالی خاندان والا دودمان معزز تھے ہمیشہ شاہان عصر کی حضور میں بمناصب جلیلہ سرفراز رہے ونیز سرکار گورنمنٹ میں آپکے بزرگوں نے بڑی بڑی عزت پائی سب جانتے ہیں حضرت مولانا۔ مولوی ابن مولوی ابن مولوی ہیں۔ آپکے اجداد و الا تبار ایک سے ایک اعلے درجہ کا فاضل جلیل گذرا ہے چنانچہ حضرت عالی جناب مخدومنا مرشدنا مولوی فضل امام صاحب علیہ الرحمہ آپکے نانا بڑے عالم متبحر گذرے ہیں آپ کی حکایت ہے کہ مولانا مرحوم نے انگریزی پڑھنی شروع کی تھی انہی راتکو خواب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مع صحابہ کبار کے زیارت ہوئی۔ حضرت نے فرمایا مولانا تم میرے مداح ہو کر انگریزی پڑھتے ہو۔ لکھا ہے صبح کو جو انگریزی پڑھی تھی وہ سب بھول گئے۔ یہ حضرت مغفور مولانا از عشاق رسول خدا تھے۔ اللہ انکو جنت میں خوش کرے۔ اور مولانا عبد الحق صاحب

حیدرآبادی بڑے عالم منطقی ہیں جو زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتے ہیں - بہر حال ہندوستان میں آپکا دم بھی غنیمت ہے - غرض آپ کے خاندان کے علماء فضلا ہوتے چلے آئے ہیں - ہمارے پیارے مولانا بڑے خلیق - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - طبیعت ہمیشہ سے تواضع و تکریم آمادہ ہے - فیاض - خوش فکر - جسوقت آپ حاکم سے مقدمہ میں بحث کرتے ہیں گویا باغ میں بلبل چہکتا ہے - حاکم بھی چاہتا ہے کہ مولانا کی باتیں سنے جاوں ذلك فضل الله یوتیه من یشاء - مولوی صاحب رحمدل شخص بابرکت ہیں - غریبوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں - راقم کو بھی سن مدہ اراکین روزگار کیخدمت میں نیاز حاصل ہے - انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر مرتبہ نہایت ہے - بہر حال آپکی ذات بابرکات فی زمانا دہلی میں مغتنمات سے ہے - **فقیر** بھی مولانا موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر الله قلبك فی قلوب الابرار و زکی عملك فی عمل الاخیار -

واعظین دہلی

جناب مولانا حفیظ اللہ خان صاحب

جناب فیضمآب مولانا **حفیظ اللہ خاں** صاحب دام فیضہ - یہ حضرت مشہور واعظ علم و فضل میں علماء جہاں ہیں اور خلق میں یکتائے زماں انکے وعظ کا شہرہ چار دانگ گیتی میں بلند ہے - اور علم انکا سب کو پسند ہے - جو جو تعریفیں واعظ میں ہونی چاہئیں سب آپ میں موجود ہیں - اللہ تعالےٰ ذات بابرکات کو دیرگاہ سلامت اور دارین میں سرخرو رکھے -

جناب حافظ محمد ادریس صاحب

فاضل اجل عالم باعمل تونگر صورت درویش سیرت انسان پیکر فرشتہ صفت واعظ دہلی حضرت مولانا حافظ **محمد ادریس** صاحب دام فیضہ - یہ حضرت بعد ادائے نماز جمعہ جامع مسجد سے مسجد محلی والاں میں تشریف لیجا کر آپکے والد مرحوم و مغفور وعظ فرماتے ہیں - صدہا مسلمان

ایکے وعظ سے فیض پاتے ہیں آپکا بیان ہوبہو مولانا مغفور کا ہے حضرت کی سحر بیانی
پر ایک عالم فریفتہ ہے اللہ اکبر آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں۔ اسوقت دل نے چاہا
کہ حضرت کے والد مغفور کی یادش بخیر لکھوں۔

جناب مولوی عبدالرب صاحب

یادش بخیر۔ بدر الصلحا مولانا و مخدومنا مولوی عبد الرب صاحب فخر ہند
علیہ الرحمۃ۔ یہ بزرگ نیکنام جامع کمالات صوری و معنوی و نکتہ سنج حدیث نبوی تھے آپکے
اوصاف میں زبان کو طاقت تقریر ہے۔ اور نہ قلم کو یارا ے تحریر۔ دلائل عقلیہ و رفنون
جلکو آپکی طبع وقاد سے اعتبار تہا علوم ادبیہ کو آپکی زباندانی سے افتخار تہا خلق و علم و حلم
کا کچھہ حساب نہ تہا۔ سحر البیانی میں روئے زمین پر انکا جواب تہا۔ حضرت مرحوم راقم کے وعظ میں
استاد شفیق تھے۔ وعظ جو کچھہ فقیر نے حاصل کیا وہ حضرت ہی کا فیض ہے۔ یا الہی اس
مرحوم علیہ الرحمہ کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھہ۔ آمین۔

جناب مولوی محمد حسین صاحب

زبدہ فقہائے جہاں صلح صلحا ے زمان اعرف العرفا افضل الفضلا حضرت مولانا محمد حسین
صاحب دام فیضہ۔ آپکی علم و فضل کا بیان حیطہ تقریر سے افزوں اور حیز تحریر سے بیروں ہے
ہر جمعہ کو مدرسہ حسین بخش میں وعظ فرماتے ہیں۔ صدہا مسلمان بعد اداے نماز جمعہ یہاں آتے
ہیں۔ یہ حضرت بڑے واعظ۔ قاطع بدعت۔ نیکی پسند نیک ارادہ۔ اعلے درجے کے دیندار۔ مشہور متقی
شاعر بے بدل۔ مفتی بے مثل۔ مداح رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خلق و مروت میں اتم ہیں
فصاحت و بلاغت انپر ختم تخلص آپکا فقیر ہے۔ قطع نظر علم و فضل کے خط نسخ میں استاد
یگانہ ہیں بہرحال آپکی ذات فی زماننا بہت غنیمت ہے فقیر بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا شکریہ
یہ ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار و ذکی عملك فی عمل الاخیار
جناب مولوی وزیر الدین صاحب واعظ جامع مسجد کا حال فضیلت علما کے بیان میں لکھا گیا ہے

کتاب ہذا کے ۱۰۴ صفحہ میں ہے۔

جناب حافظ محمد اکبر صاحب

مقرر بے بدل لسان بے مثل جناب حافظ **محمد اکبر صاحب** واعظ مترجم قرآن دام فیضہ جناب حافظ جی صاحب بیان قرآن میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں اظہار امر حق میں کسی سے خوف نہیں کرتے ہیں یہی بہادر دیندارونکا کام ہے۔ جمعہ کے دن جامع مسجد کے ممبر پر بیان فرماتے ہیں اور ہر روز چاندنی چوک میں۔ بیشک یہ شخص اپنا ثانی نہیں رکھتا ہے دہلی میں انکا دم غنیمت ہے۔ میں نے واقعی حال لکھا ہے جامع مسجد میں جو آجکل واعظوں کی شکل نظر آتی ہے وہ انہیں کے دم کا صدقہ ہے۔ پہلے امراے فساق وعظ جامع مسجد میں نہیں کہنے دیتے تھے یہ اس عالی ہمت نے انکا حکم سرکار سے منسوخ کرا کر اجازت عام حاصل کی **اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ وجعلنا من اولٰھم۔**

جناب حافظ احمد صاحب نابینا

جناب حافظ **احمد** صاحب نابینا واعظ ردسند و۔ چاندنی چوک دام فیضہ۔ یہ مولانا رد ہنود میں کمال رکھتے ہیں اور اس دلیری اور بہادری سے بیان کرتے ہیں کہ انہیں کا حصہ ہے بہرکیف انکا دم بھی دہلی میں غنیمت ہے۔ خدا انکی نصرت میں رہے۔

جناب مولانا امان الحق صاحب

جناب مولانا **امان الحق** صاحب دام فیضہ۔ یہ حضرت جمعہ کے دن جامع مسجد میں نہایت عمدگی سے قرآن اور حدیث کا وعظ فرماتے ہیں علاوہ اسکے ایک حکیم بھی ہیں کوچہ میر عاشق میں رہتے ہیں۔ نہایت خلیق اور بامروت آدمی ہیں بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے ان سب حضرات سے اسلام کو بہت رونق ہے۔ اللہ تعالے انکو ہمیشہ خوش وخورم اور کامیاب رکھے۔

شعرا دہلی

جناب مولانا الطاف حسین صاحب حالی

عندلیب شاخسار فصاحت بلبل بوستان بلاغت سر آمد سخنگویان جہان سرتاج فصیحان زمان حضرت مولانا الطاف حسین صاحب المتخلص حالی دام اقبالہ - یہ صاحب فن شاعری میں یکہ روزگار ہیں - فن شاعری میں ایسا اُستاد کامل روئے زمین پر دیکھا نہیں شعراے سلف میں ایسا صاحب کمال سنا نہیں اس فن میں یہ صاحب بے بدل ہیں اپنا نظیر نہیں رکھتے بے مثل ہیں انکے کلام کی ایک عالم میں دہوم ہے ہر ادنےٰ و اعلےٰ کو مرغوب ہے خاصکر وہ کلام جو دنیا کی حالت پر بطور نصیحت حضرت نے فرمایا ہے انکے فقرات یا اشعار آب زر ہی سے لکھنے کے قابل نہیں بلکہ دل پر نقش کرنیکے لائق ہے - آپکی تصنیفات سے ماشاء اللہ بہت کتابیں ہیں مگر سب میں حیات سعدی اور مسدس زیادہ ممتاز اور مقبول جہاں ہے کہ سرکار گورنمنٹ میں بہی احاطہ ممالک مغربی میں مدارس کی تعلیم میں ہے - بہر حال فی زمانا آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے

جناب مولانا حافظ عبد القدوس صاحب

عندلیب بہارستان سخن گستری طوطی شکرستان معنی پروری سرمست نشۂ سخندانی نظر دانی شاہد نکتہ دانی غواص محیط تدقیق آشناے بحر تحقیق افصح الفصحا ابلغ البلغا بادشاہ کشور فصاحت فرمانرواے قلمروے بلاغت خلاق مضامین لطیف موجد قافیہ و ردیف ناظم بے بدل ناثر بے مثل زبدۂ شعراے جہاں حضرت جناب مولانا حافظ عبد القدوس صاحب دام اقبالہ - آپکے کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے بیروں اور حیطۂ شمار سے افزوں ہے معنی تازہ قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معانی پژمردہ کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے آپکے محاورات نازک سے خوبی دلبران خجل - سودا کو آپکے رشک سخن سے جنون اور میر انکے کلام بلاغت نظام سے سرنگوں ملاحت کلام سعدی آپکے خوان فیض کی نمکخوار اور شیرینی زبان حافظ شیراز آپکے مقال سے روزینہ دار جو جو خوبیاں شعراے سلف میں کسیلے ساتہ مختص نہیں

وہ بالتمام حضرت کی ذات بابرکات میں موجود ہیں۔ قسام ازل نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے اور تخلص آپکا قدسی ہے۔ علاوہ اسکے خلیق۔ مداح رسول خدا۔ عالی نسب۔ مہمان نواز۔ مشہور متقی۔ فیاض۔ کلمۃ الخیر سے درگذر نہیں کرتے۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑے فراخ دلی سے پیش آتے ہیں۔ راقم کے بڑے مہربان ہیں۔ بہرحال فی زمانہ آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے یا الٰہی انکو دو جہان میں خوش رکھہ۔ آمین۔

مدرسین

مولوی محمد نعیم صاحب

حضرت عالیجناب مولوی محمد نعیم صاحب خلف الرشید مولانا محمد عظیم صاحب دام فیضہ۔ آپکی خوبیاں بیان سے باہر ہیں۔ آپ فن مدرسی سے خوب ماہر ہیں۔ نہایت دیندار مشہور متقی اور نماز پنجگانہ اور تلاوت قرآن میں ناغہ نہیں کرتے۔ نہایت صالح خلیق مسلمان شخص بابرکت ہیں کسیکی برائی سے کام نہیں ہے۔ مشن سکول کے ملازموں میں سے اہل اسلام پابند تقوے آپ ہی ہیں۔ بہرحال آپکا دم غنیمت ہے۔ یا الٰہی انکو دو جہان میں خوش رکھہ۔ آمین

حامی اسلام

جناب عبد الغنی صاحب

حضرت عالیجناب حاجی عبد الغنی صاحب خلف الرشید حاجی قطب الدین صاحب سوداگر مرحوم جعل الجنۃ مثواہ۔ آپکی خوبیاں بیان نہیں کرسکتا ہوں۔ قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے۔ خدائے تعالے نے انکو نہایت نیکنام اور نیک نیت پیدا کیا ہے۔ آپکو غربا کا بہت خیال رہتا ہے۔ مسکین پرور مہمان نواز نیک نیت عالم کی عزت و تواضع۔ طالبعلم کی توقیر۔ فقیر کا ادب بہت کرتے ہیں۔ آپکی ذات سے بہت فیض ہے۔ لاوارث مسجدوں کی ماہوار امداد طلبا کا وظیفہ۔ غربا مسکین اور بیوہ عورتوں کی دستگیری علما و فضلا و صلحا کی قدر دانی۔ فقرا و مساکین کی دلجوئی شرفا کی خفیہ طور پر مدد کرتے ہیں وہ

قسم کا آپکا بھی کہاتا ہے ایک تو مساکین پروری کے لئے اور دوسرے امام مساجد و تعمیر مساجد
پس یہی تو حمایت اسلام ہے ایسے لوگوں کی نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ہے
اللهم انصر من نصر دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم یا اللہ مدد کر تو اُسکی جو مدد کرے
دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو مسجدوں کو آباد کرتا ہے اُنکی نسبت اللہ تعالے یہ فرماتا ہے انما یعمر
مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر واقام الصلوٰۃ واتی الزکوٰۃ - سوا اسکے
نہیں کہ آباد کرتے ہیں مسجدیں اللہ کی وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھ روز قیامت کی اور قائم
کرتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ - آپ سوداگر امین ہیں - عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء روایت
ہے ابی سعید سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تاجر سچا امانتدار نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں
کے ساتھ ہے - آپ حاجی حرمین شریفین ہیں اور ادائے نماز اور تلاوت قرآن میں ناغہ نہیں کرتے نیز
یہ صفتیں اللہ نے ہمارے معزز حاجی عبدالغنی صاحب کی ذات میں عنایت فرمائی ہیں ذلک فضل اللہ
یوتیہ من یشاء یہ فضل اللہ کا ہے جسکو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے - فقیر کو تو حاجی
صاحب سے یہ نیک گمان ہے اپنے گمان کے بموجب اللہ کیجانب میں دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ
حاجی صاحب کو اس جہان میں تو خوش رکھہ اور نیک کاروں کی توفیق اس سے زیادہ عنایت کر
اور آخرت میں مغفرت کر اور حشر انکا حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحابہ وتابعین
تبع تابعین و ابرار واخیار کے ساتھ کر آمین - میں آپکا حال اور حاجی قطب الدین کی یادش بخیر کتاب ہذا
کے ۲۰ صفحہ میں لکھہ چکا تھا یہاں پر چونکہ دہلی کے مغتنمات کا ذکر خیر لکھا گیا اسلئے آپکا ذکر
خیر بھی مغتنمات میں مکرر لکھا جاتا ہے ناظرین یہاں حاجی صاحب کا حال ملاحظہ فرما کر ۲۰ صفحہ میں آپکے
والد جناب حاجی قطب الدین صاحب مرحوم کا حال بھی ملاحظہ کریں اور اُنکو دعائے خیر سے یاد کریں کہ وہ کیسے
ہمدرد اسلام اور حامی اسلام تھے اللہ انکو جنت میں ہمیشہ خوش رکھے اور اُنکی اولاد کو بھی فتنہ و فساد
سے محفوظ رکھے آمین یارب العالمین - ہم لوگ جسمیں جو صفت دیکھینگے اپنے قلم و زبان دونوں سے

اظہار کر سکتے جبکہ ہمارے حضرت سید المرسلین نے حامیان اسلام کو اس دعا سے یاد فرمایا اللھم انصر
من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم ہر حق لکھنے اور بیان کرنے اور دعا کرنے سے
درگذر کر سکتے ہیں امید کہ خدا کو قبول کرے ۔ اور میں بھی سایہ عاطفت میں ہمیشہ رہوں ۔

خوشنویسان دہلی

عالی جناب مولوی رضی الدین صاحب دام اقبالہ

یہ حضرت خط نستعلیق میں استاد یگانہ اور مشہور زمانہ ہیں جو حرف آپکی قلم اعجاز رقم سے
نکلتا ہے وہ خوبی میں مثل گل چمن ہے الف کی راستی قامت محبوبان جہاں پر طعنہ زن ہے
ہر نقطہ مثل خال رخ خوباں نثار اور ہر دائرہ سے دائرہ آفتاب شرمسار سطر مسلسل مثل
زلف مہوشاں پیچاں اور کشش مانند ابروے محبوبان جہاں کشاں ۔ حروف نوک پلک
سے باریک قواعد و اصول میں ٹھیک ٹھیک ۔ گویا صفحہ پر عقد ثریا پدید ہے یا چاندی
کی تقطیع پر سلک مروارید ہے ۔ آغا عبد الرشید اگر آپکا کتبہ ملاحظہ فرماتے تو مثل آئینہ
ششدر و حیران رہجاتے ۔ میر عماد کا اپنے قواعد پر ضرور اعتماد ہوتا ۔ میر پنجہ کش اپنے اس
شاگرد کا خط دیکھتے تو اسکی قطعہ دیکھکر دل شاد ہوتا ۔ آپکی فیضان اصلاح سے پچاس ساٹھ
طلبا ہر سال خوش نویس ہو جاتے ہیں جکو بتاتے ہیں وہ لسے بتاتے ہیں بہر حال حضرت کا دم
فی زماننا دہلی میں غنیمت ہے فقیر بھی آپکو دل سے دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبک فی
قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار ۔

جناب منشی انشاء اللہ خانصاحب

یہ صاحب خط نستعلیق میں مشہور قریب و بعید ہیں ہر فرد بشر کو آپکے قطعات کے دیکھنے کا
از حد شوق ہے ۔ علاوہ اسکے آپ دیندار خلیق بامروت آدمی ہیں فی زماننا ریاست
دوجانہ میں نوابصاحب کے مصاحب خاص ہیں اور بعہدہ معزز ممتاز ہیں ۔ فقیر بھی آپکا دل
دعاگو ہے یا الٰہی انکو خوش رکھ ۔

روشنائی ساز ان دہلی

جناب خانصاحب الف خاں زاد اللہ کماله

یہ حضرت اس فن میں استاد لاثانی ہیں اپنے وقت کے گویا بہزار دور مانی ہیں۔ علاوہ اسکے آپ بڑے دیندار مشہور متقی متدین صاحب تقوے۔ مومن پابند صوم و صلوۃ۔ پارسا نیک گمان۔ رحمدل۔ خداترس۔ خلیق۔ نیک نیت۔ صادق الوعدہ۔ چاشنی چشیدہ۔ بابرکت آدمی ہیں۔ آپ متواضعین میں سے ہیں خادم علما و مساکین ہیں آپکو ہمدردی قوم اور خیرخواہی اسلام کا خیال ہروقت دامنگیر رہتا ہے اچھے کاموں میں سب سے پہلے سبقت کرتے ہیں۔ جنکا دم دہلی میں ازبس غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زیب و زینت ہے ہمیشہ کتب نفیسہ علوم دینیہ مطالعہ میں رہتی ہیں۔ اکثر کتب طب بھی دیکھتے رہتے ہیں اور باخیر شخص ہیں فقیر بھی خانصاحب کا دل سے دعاگو ہے۔ طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار۔ اور حشر آپکا مع الابرار ہو۔

مصوران دہلی

جناب محمد نذیر حسین صاحب

میں بڑی خوشی سے اس عالی ہمت کا نام اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ اس نامی کو لقار ہے حضرت عالیجناب محمد نذیر حسین صاحب خلف الرشید محمد حسین صاحب دام اقبالہ۔ یہ عالی ہمت نیکنام بڑے سفرزا آدمی ہیں اس عالی ظرف نے لندن میں بر سر دربار کہ جسمیں ملکہ معظمہ اور دو ہزار انگریز بڑے بڑے زباندان علما و فضلا موجود تھے اس نیکی پسند نے مدحیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی عمدہ لہجہ سے پڑھیں کہ اسکے اثر جانگداز سے حاضران جلسہ شمع کی طرح روتے تھے وہ مدحیں نبی عربی کی روح کی کیکپا دینے والی وہ نئی نئی باتیں۔ اس مداح نبی عربی نے اہل جلسہ کے دلونکو کھینچ لیا۔ اس اثر بے حد سے ان یورپین غیر زبان کا حال دگرگوں کر دیا۔

جو سنتا تھا کھڑے ہو کر سر دھنتا تھا ایک اژدہام مجمع خاص و عام تھا چاروں طرف سے صدا آتے

آفرین آفرین آنے لگی - پہر اس عالی ہمت نے انگریزی زبان میں بڑے بڑے انگریز زباندانوں سے گفتگو کی سب آپکی لیاقت سے حیران رہگئے اور معترف ہوئے کہ اسوقت بہی دہلی میں ایسے لئیق ہیں اسوقت انکو ایک سند سرد ربار ملکہ سے عنایت ہوئی - یہ صاحب مصوری اور نقشہ نویسی دونوں میں استاد لاثانی ہیں اپنے وقت کے بہزاد و مانی ہیں - غرض یکتا روزگار ہیں صورتگران جہاں انکی طرحداری کے چہرہ نگار ہیں - آپ دیندار پابند صوم وصلواۃ محب اہلِ اللہ اور بامروت آدمی ہیں - آنکہہ میں حیا و شرم بہت ہے - آپکا دم دہلی میں فی زماننا غنیمت ہے فقیر بہی آپکو دل سے دعا دیتا ہے - یا الٰہی انکو دو جہان میں شاد و بامراد اور سرخرو رکہہ - آمین -

جناب محمد فضل خاں صاحب

آپکا ذکر خیر بہی میں بہت خوشی سے لکہتا ہوں - حضرت عالیجناب محمد فضل خاں صاحب دام اقبالہ یہ صاحب اپنے فن میں طاق اور نقشہ نویسی میں شہرہ آفاق ہیں نقاش فرنگ آپکا نقشہ دیکہکر دنگ ہیں اپنے ہمسروں میں دانش و فرہنگ ہیں آپ مشہور دیندار - پابند فرایض - فیاض - رحمدل خادم علما و مساکین شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں حضرت کا دم دہلی میں مغتنمات سے ہے فقیر بہی آپکو دعا سے یاد کرتا ہے طہّر اللہ قلبک فی قلوب الاخیار وزکی عملک فی عمل الابرار -

نقشہ نویسان دہلی

جناب ذوالفقار خاں و قطب الدین خاں صاحبان

یہ صاحبان اس فن میں بے بدل اور بے مثل ہیں - مثرہ چشم حور اگر حضرات کا موئے قلم ہے تو بجا ہے اور بیاض گردن پری اگر ان حضرات کا صفحہ ہو تو زیبا ہے اور علاوہ اسکے دونوں صاحب جناب اعلےٰ درجہ کے دیندار پرہیزگار بزرگ متقی ہیں - اور نمازمیں کمربستہ ہیں علما کے ساتہ بڑی خوشدلی سے پیش آتے ہیں - بہرحال آپ دونوں صاحبونکا دم دہلی میں مغتنمات سے ہے

راقم کو بھی ان حضرات سے نیاز حاصل ہے دینی کتب اکثر مطالعہ میں رہتی ہیں۔ فقیر بھی شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار

جناب حکیم عبدالرحیم صاحب خلف الرشید حسین علی صاحب مرحوم مغفور

یہ صاحب نقشہ کشی میں یگانہ آفاق ہیں بمبئی میں بعہدہ نقشہ کشی عنایت الٰہی سے صاحب عز و وقار ہیں علاوہ اسکے آپ بڑے عابد۔ مرتاض تہجد گذار۔ پارسا متدین۔ دیندار۔ پابند صوم و صلوٰۃ متقی شخص بابرکت ہیں۔ یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق مسلمان آدمی ہیں۔ اور ادحضر نے سفر میں جاری ہیں۔ ہر وقت سبحان اللہ اور درود شریف زبان پر جاری ہے بڑے محب رسول خدا ہیں۔ خیر آدمی ہیں۔ نیک کاروں کی سعی میں کچھہ دریغ نہیں۔ اس حدیث نبوی کے آپ مصداق ہیں حدیث من ستر مسلم سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ و من یسر علی معسر یسرہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ۔ آپ صبح کو لوگوں کو بہ عبرت ولاکر الصلوٰۃ خیر من النوم بیدار کر کے مسجد میں جمع کرتے ہیں۔ ایسے بزرگوں کا ہونا فی زمانتا عجائبات سے ہے۔ وزرا اکلے علما کی آپ بڑی قدر و منزلت کرتے ہیں راقم کو بھی اس زبدہ اراکین روزگار کیخدمت میں نیاز حاصل ہے اور انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت بدرجہ غایت ہے۔ فقیر بھی دل سے دعا دیتا ہے۔ یا خدا انکو دنیا میں خوش رکھہ اور آخرت میں مغفرت کر اور حشر آپکا مع النبیین حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کے ساتھ کر۔ آمین۔

دندان سازان دہلی

جناب عبدالغفور صاحب

آپکا ذکر خیر نعمات دہلی میں میں بہت ہی خوشی سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں۔ حضرت عالیجناب عبدالغفور صاحب دام اقبالہ۔ یہ حضرت فن دندان سازی میں ایسے استاد کامل ہیں کہ روئے زمین پر نہ دیکھا نہ سنا۔ استادان سلف میں ایسا صاحب کمال اس فن کا کوئی سنے

میں نہیں آیا - اس فن میں یہ حضرت نے بدل میں نظیر اپنا نہیں رکھتے بیمثل ہیں باوجودیکہ ولایت
انگلستان میں بڑے بڑے صناع اور ہمہ داں ہیں مگر انکے آگے وہ محض ہیچمداں ہیں واقعی خداوند
کریم نے دانت ہی عجیب نعمت عطا کی ہے جب دانت ٹوٹ جاتے ہیں تو دنیا کی تمام عیش و عشرت ایام
خاک میں مل جاتا ہے - پس جن صاحبوں کے کسیوجہ سے دانت ٹوٹ گئے ہوں تو اس عالی ہمت کے
پاس کوچہ بیچہ بنداں میں تشریف لائیں اور اس از دست رفتہ نعمت سے بہرہ یاب ہوں - اور
اس کارخانہ میں صرف دانت ہی نہیں بنتے بلکہ ربڑ کی مہرا اور پتھر کی آنکھہ بھی بنتی ہیں - مگر اس شخص
کی آنکھہ بنائی جاتی ہے کہ جسکی آنکھہ کسی وجہ سے کانی ہو گئی ہو یا جسکی آنکھہ پر جالا وغیرہ آگیا ہو -
یہ آنکھہ پتھر کی بنائی جاتی ہے مگر واضح رہے کہ اس بنی ہوئی آنکھہ سے کچھہ دکھائی نہیں دیتا مگر دوسرا
شخص یہ نہیں جان سکتا کہ دونوں آنکھوں میں اصلی کونسی ہے اور بنی ہوئی کون سی ہے اور جب
چاہو اس آنکھہ کو اتار لو اور جب چاہو پھر چڑہا لو یہ صفت اس عالی ہمت کی ذات سے جاری ہوئی
آنکی حکایت ہے کہ جب دہلی میں غدر محرم ہوا تو جو ڈپٹی کمشنر صاحب باہر کے کمیشن پر مقرر تھے وہ
انکے پاس تشریف لائے اور کہا کہ میرا دانت نصف ٹوٹا ہوا ہے اسکو درست کر دو اس عالی ہمت
نے اس دانت کو ایسا درست کیا کہ معلوم نہیں ہوتا تھا بلکہ بالکل قدرتی معلوم ہوتا تھا - صاحب
موصوف نے بہت خوش ہو کر بہت سا انعام اور ایک چٹھی اس مضمون کی کہ ایسا کاریگر نہ دیکھا نہ سنا
عطا فرمائی - یہ حضرت شہر دہلی میں ہمہ صفت موصوف ہیں - نیکنام ایسے ہی کاریگر ایسے ہی انکے
بیٹی حیا و شرم ایسی ہی فیاض ایسے ہی ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہ اللہ کا فضل ہے
جسے چاہے عنایت کرے - ہمکو بھی فخر ہے کہ ایسے ایسے لوگ دہلی میں ہیں ایسوں کا ہونا فی زماننا
از بس غنیمت ہے - فقیر بھی اس عالی حوصلہ - باذل - مخیر - دیندار - معتقد فرقہ مسکین پرور متعلق
محب رسول خدا - قدردان علماء کو دل سے دعا دیتا ہے کہ یا الہی آپکو دو جہان میں خوش رکھہ
اور حشر آپکا اخیار و ابرار کے ساتھ کر - خصوصًا تابعین اور تبع تابعین اور اولیاء کرام
اور مشایخ عظام کے ساتھ - آمین

مہر کنان دہلی

جناب سید منور علی صاحب

یہ صاحب بہی اس فن میں یگانہ روزگار ہیں۔ اور مشہور بدیار و امصار ہیں خط نستعلیق میں یہ دیندار نیکنام شاگرد سید محمد امیر صاحب مرحوم اور نسخ میں سید محمد امیرالدین نساخ مرحوم بے نظیر کے ہیں۔ آپکا دم دہلی میں بسا غنیمت ہے۔ یارب انکو دین و دنیا میں خوش رکہیہ۔ آمین

جناب سعداللہ خانصاحب

یہ حضرت بہی اس فن میں یکتاے جہاں اور علامۂ زماں ہیں۔ علاوہ اسکے آپ دیندار۔ عالی حوصلہ نیکی پسند۔ اداے نماز پنجگانہ میں کمربستہ ہیں اور صاحب املاک ہیں۔ اللہ اکبر یہ صاحب حوصلہ بڑے باپکے فرزند ہیں اسوقت مجکو خداوند کریم نے دلی جوش دلایا کہ میں انکے والد مرحوم و مغفور کا ذکر خیر ایک بڑی خوشی سے لکہوں کہ مغفور کے نام نامی کو بقا رہے۔

جناب بدرالدین صاحب مرحوم

یادش بخیر حضرت عالیجناب بدرالدین علی خاں صاحب مرحوم جعل الجنۃ مثواہ یہ مرحوم نیک متقی مہرکنی میں ایسا اُستاد کامل تہا کہ ایسا استاد کامل نہ روے زمین پر دیکہا نہ سنا استادان سلف میں ایسا صاحب کمال آجتک نہیں سُنا اس فن میں یہ صاحب مرحوم بے بدل تہے اصل تو یہ ہے کہ اپنا مثل نہیں رکہتے تہے ولایت انگلستان میں بڑے بڑے صناع اور ہمہ داں تہی مگر انکے آگے وہ محض ہیچمداں تہے ایکمرتبہ نگینہ ہیرے پر نام ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا کندہ کیا تہا اسکے صلہ میں خلعت و انعام ملا تہا فقیر بہی اس مرحوم کو دعاے خیر سے یاد کرتا ہے کہ یا الہی انکو جنت میں خوش رکہہ۔

گہڑی سازان دہلی

جناب نور محمد صاحب موتی بازار

یہ صاحب اس فن میں یگانہ روزگار ہیں اور بہت ہی نیکنام ہیں علمار کے آپ بڑے قدر دان ہیں آپ بڑے دیندار اور مشہور متقی ہیں ہر جمعہ کو نماز جامع مسجد میں پڑھتے ہیں ۔ مزاج میں حمایت اسلام بہت ہے ۔ فی زمانا ایسوں کا ہونا بسا غنیمت ہے فقیر بھی دعا دیتا ہے کہ یا الٰہی انکو دوجہان میں خوش و خرم رکھہ ۔ آمین

جناب عبد العزیز صاحب

یہ صاحب اس فن میں استاد لاثانی ہیں اور بڑے خلیق ہیں اور جوان صالح اور نمازی آدمی ہیں ۔ جیسے خوش رو ہیں ویسے ہی خوش اعمال ہیں خدا انکو دو جہان میں خوش رکھے آمین

جناب محمد یعقوب صاحب

یہ صاحب بھی اس فن میں مشہور نزدیک و دور ہیں اور نہایت عقیل و فہیم و ذی شعور ہیں علاوہ اسکے آپ متشرع اور دیندار ہیں ۔ ادائے نماز و روزہ میں کمر بستہ ہیں ۔ فیاض ۔ نرم طبیعت خداترس شخص بابرکت ہیں مولوی عبد الرب صاحب کے صحبت یافتہ ہیں ۔ انکی جو تعریف کیجاے بحیثیت انکی ہنرمندی کے بہت کم ہے ۔ فقیر بھی انکو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی ان کو دنیا و آخرت میں خوش رکھہ آمین

عطاران دہلی

جناب شیخ جمال الدین صاحب

یہ صاحب معزز اس فن میں بڑے نیکنام اور نیک نیت ہیں وہ وہ عمدہ دوائیں مفرد و مرکب اور ہر قسم کی معجونات وغیرہ آپکی دوکان میں موجود ہیں اس فن کے لوگوں کی آپ ناک ہیں اور صاحب ملاک ہیں مشہور قریب و بعید ہیں علاوہ اسکے آپ متدین اور نمازی آدمی ہیں اور علمار کے بہت قدر دان ہیں ۔ بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے ۔ یا الٰہ العالمین انکو دو جہان میں خوش و خرم شاد و بامراد اور اسیطرح ہمیشہ نیکنام رکھہ ۔ آمین ۔

جناب سید فیض الحسن صاحب

یہ دیندار مشہور متقی بہی اس فن میں شہ سے لائق ہیں - آپکی ہی عمدہ عمدہ اور چیدہ چیدہ دوائیں مفرد و مرکب اور ہر قسم کی معجون عنبرہ تیار رہتی ہیں - علاوہ اسکے آپ بڑے دیندار متقی ہیں سید صاحب محب رسول خدا علمار کے بڑے قدردان ہیں - یا الٰہی انکو دوجہان میں سرخرو کیجہ

جناب محمود بخش صاحب و حاجی نظام الدین صاحب

آپ دونوں صاحبوں کی یہ کوٹھی واقعہ پہاٹک حبش خان جس میں ہر ایک قسم کی ادویات اور میوہ جات اور ہر قسم کا مال موجود رہتا ہے اسلامیہ کوٹھی کے نام سے مشہور ہے اسکے مہتمان جناب حاجی لطیف بخش صاحب حضرت مولانا حافظ حاجی احمد حسین صاحب ہیں یہ چاروں صاحب بڑے نیکنام - متدین امین متین شخص بابرکت ہیں بہرحال آپ صاحبان کا دم دہلی میں مغتنمات میں سے ہے یا الٰہی ان حضرات کو دارین میں خوش کہہ - آمین -

خیاطان دہلی

میاں مولا بخش صاحب

یہ صاحب اس فن میں یگانہ روزگار ہیں اور مشہور امصار و دیار ہیں - علاوہ اسکے بڑے دیندار پابند صوم و صلوۃ اور نہایت خوش عقیدہ خادم علما و مساکین ہیں اور آپ باخیر آدمی ہیں فقیر بہی انکے لئے دعا کرتا ہے - یا الٰہی انکو دوجہان میں خوش کہہ - اور حشر انکا مع الابرار کر - آمین -

میاں محمد ابراہیم خیاط صاحب

یہ صاحب بہی اس فن میں اُستاد لاثانی ہیں - اس کار میں اپنا نظیر نہیں رکھتے ہیں بے مثل ہیں اور علاوہ اسکے بڑے نمازی پابند فرائض - پرہیزگار - خلیق بامروت آدمی ہیں انکے لئے بہی فقیر دعا کرتا ہے - یا الٰہی انکو بہی دارین میں سرسبز کر - اور حشر انکا مع الابرار کر - آمین -

نیچہ بندان دہلی

میاں چودہری فیض بخش صاحب

نیچہ بندی میں بڑے استاد ہیں ایسا کامل روئے زمین پر دیکھا نہیں۔ استادان سلف میں ایسا صاحب کمال آجتک سُنا نہیں۔ اس فن میں یہ صاحب بے بدل ہیں۔ ہندوستان میں بے نظیر نہیں کہتے ہیں۔ چنانچہ اسوقت میں جو ایک حقہ بادشاہ فرانس نے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کو بطور تحفہ بہیجا اور ملکہ موصوفہ نے اس حقہ کو بطور تحفہ نواب بہاولپور صاحب بہادر کو عنایت کیا۔ اُسکے لیے نواب صاحب ممدوح نے ایک نیچہ پیچوان بلاگت کثیر انسے تیار کرایا ہے جسکو راقم نے بھی بچشم خود دیکھا۔ واہ واہ واہ کیا کیا عمدہ باریکیاں اور ہزار کت اور خوبیاں صرف کی ہیں جنکی تعریف کرنی ممکن نہیں۔ اس فن میں یکا دم دہلی میں از بس غنیمت ہے۔ علاوہ اسکے بڑے دیندار۔ پابند صوم و صلوۃ صحبت یافتہ علمار حیا شی حشیدہ شخص ہیں۔ فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے یا الہی انکو دو جہان میں خوش رکہہ۔ آمین آپکے دو صاحبزادہ ہیں جنکا نام عبد الرزاق و عبد القادر ہے۔ دونوں نیکنام اور سعادتمند۔ نمازی جنکی آنکہہ میں حیا و شرم بہت ہے۔ ماشاء اللہ دونوں لائق اور اپنے کام میں طاق ہیں فقیر انکو بھی دعا خیر سے یاد کرتا ہے۔ یا الہی ان دونوں کو بھی دو جہان میں سرسبز کر۔ آمین

شکریہ انجمن حمایت اسلام لاہور

میں اپنے اخلاص و جوش خیر خواہی سے اس انجمن کا تہ دل سے شکریہ اپنے کتاب میں درج کرکے اپنا نامہ اعمال حسنات سے پر کرتا ہوں مرحبا ہے اس انجمن کے ممبروں اور معاونوں کو کہ جنکے علو ہمت اور دانشمندی سے ہمدردی قوم کے لیے کیا کیا عمدہ تجاویز

ہو رہی ہیں اور ہمہ تن معروف اماتت بدعت و احیار سنت میں سرگرم ہیں اور بواسطہ اور بلا واسطہ تحریرًا تقریرًا نفسًا یدًا مالًا صراحتہً اشارةً حمایت اسلام ہو رہی ہے - الحق اس زمانہ میں کہ غربت اسلام ہو رہا ہے انجمن کا ہونا ازبس غنیمت ہے - اسوقت اس انجمن سے کیا کیا عمدہ کارروائیاں ظہور پذیر ہو رہی ہیں کہ جسکا شکریہ میں کیا بلکہ اہل اسلام ہندوستان بھی ادا نہیں کر سکتے میں اس عمدہ کارروائی کو اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ شہزادہ واعق رئیس لدھیانہ کی دو لڑکیاں المشہور شہزادیان کابل جو عرصہ چھہ سال سے مشنری لیڈیوں کی ترغیب سے معہ اپنی بوڑھی والدہ کے عیسائی ہو گئیں تھیں اور کچھہ عرصہ سے لاہور میں سکونت پذیر ہیں - ہادی مطلق خدائے برحق کی توفیق اور انجمن کی سعی سے پھر مشرف باسلام ہو گئیں - چونکہ اُس قلیل پنشن پر جو گورنمنٹ سے اُنکو ملتی تھی اُنکا گذارا بالکل مشکل تھا - اسلئے اس انجمن نے بعد تحقیقات اور غور دس روپیہ ماہوار ایک سال کے لئے صیغہ تیامے سے از ابتدائے یکم ستمبر ۱۸۹۹ء شرائط ذیل پر عطا کرنے منظور فرمائے - نماز کی پابندی کریں - مذہبی تعلیم حاصل کریں کوئی مشنری لیڈی یا مرد انکے مکان پر نہ آوے اور نہ وہ انکے مکان پر جاویں - شاباش - آفریں - مرحبا - رحمت خدا ایمانداری اسیکا نام ہے حمایت اسلام اس ہی کو کہتے ہیں - اللہم زد فزد -

خداوند اکبر ہماری اس اسلامی انجمن کو اسلامی کاموں میں روز افزوں ترقی نصیب کرے انجمن اور انکے معاونوں اور منتظموں خصوصًا ہمارے معزز سکریٹری جناب مولانا شمس الدین صاحب کو دو جہان میں سرخرو رکھ - آمین -

مقتسمات لکھنو

جناب منشی نظیر علی صاحب نقشہ نویس محکمہ نہر گنگ کانپور دام اقبالہ

قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ آپکے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے یہ حضرت بڑے حامی اسلام - و نیدار مشہور متقی ہیں - بواسطہ

بلا واسطہ تحریراً تقریراً یداً الفتنا مالامر احتہً اشارةً حمایت اسلام مد نظر ہے اور اماتت بدعت اور احیار سنت میں سرگرم ہیں۔ اس عالی ہمت کو ہر وقت ہمدردی قوم اور ترقی اسلام کا خیال رہتا ہے۔ اور ترقی اسلام کیلئے عمدہ عمدہ تجاویز نکالتے ہیں ہیں اس زمانہ غربت اسلام میں آپکا دم از بس غنیمت ہے یہ حضرت خادم واعظین ہیں اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم فقیر بھی حضرت کو دعا دیتا ہے یا الہی انکو دو جہاں میں سرخرو رکھہ۔ آمین۔

مطبع رضوی دہلی

جناب محمد میر حسن صاحب

غواص بحر سخنوری اشناے دریاے معنی پروری بلبل چمنستان لفظ و معانی رشک افزاے کلام فردوسی و خاقانی زبدہ زمن جناب سید محمد میر حسن صاحب دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات والا میں عنایت کی ہیں نہ زبان قلم سے ادا ہو سکتی ہیں اور نہ حیطہ خیال میں سما سکتی ہیں آپ بڑے متقی بیدار پابند صوم و صلوة دوست نواز شریف پرور عالی نسب سید سندی۔ حامی اسلام۔ محب رسولخدا۔ صادق الوعدہ۔ بر وعدہ۔ امین متین۔ منکسر المزاج۔ خادم علماء و سالکین خلیق بابرکت شخص ہیں۔ فی زمانا دہلی میں تمام معززین میر صاحب کا دم ازبس غنیمت ہے علاوہ اسکے آپ کا مطبع رضوی واقعہ بھوجلا پہاڑی دہلی میں ایک مغتنمات سے ہے۔ آپ کے مطبع کی چھپائی مشہور ہے۔ فقیر بھی تہ دل سے میر صاحب ممدوح کو دعا دیتا ہے یا الہی میر صاحب موصوف کو دوجہان خوش رکھہ۔

دعاے مصنف

یا الہی جنکا ذکر میں نے اپنی کتاب میں کیا ہے انکا و نیز جملہ اہل اسلام کا خاتمہ بالخیر کر۔ اور حشر انکا مع النبیین خصوصاً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ و تابعین و تبع تابعین واخیار کے ساتھہ کر آمین۔ ثم امین۔

وعظ اوّل اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

تَسْلِیْمًا ۝ **تمہید قرآن** سبحان اللہ اللہ نے قرآن میں کیا لذت ایمان کہی ہے اسکی کیفیت صحابہ کرام سے دریافت کرنی چاہیئے تھی کہ اس قرآن کی خاطر اُن لوگوں نے کیا کیا تکلیفیں اُٹھائی ہیں مگر اس قرآن کو نہ چھوڑا۔ لکھا ہے کہ سلطنت مکہ میں حبشی کوں کے ہاتھ سے اہل اسلام پر نہایت سختی پہونچی شروع ہوئی کہ کوئی دھوپ میں الٹکر کوڑوں سے پیٹوایا جاتا ہے کسی کو قتل کیا جاتا ہے کسیکو زخم لگائے جاتے ہیں گوشت کاٹا جاتا ہے یہانتک کہ عمار بن یاسر اور اُنکے والدین کو عذاب دیا جا رہا تھا کہ ابن العجہل لعین بھی آنکلا اس بدبخت نے سمیہ والدہ عمار کی پیشاب گاہ میں نیزہ چلایا وہ شہید ہو گئیں۔ اسی حالت میں ۸۲ ایماندار کہ جنمیں تیرہ عورتیں و باقی مرد حضرت عمر بن الخطاب جعفر بن ابیطالب وغیرہ تھے دریائے قلزم پار اُتر کر ملک حبش میں ہجرت کر گئے اِس ملک کا بادشاہ **اصحمہ** نام **نجاشی** لقب عیسائی مذہب کلیسیا افریقہ کے عقائد کا آدمی تھا یہ شخص ایک بڑا عالم توریت انجیل کا تھا **صحائف** کی وجہ سے وہ ایک مدت پیشتر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونیکا منتظر اور **مجملاً** یہ جانتا تھا کہ یہ اخیر نبی عرب کے قبائل سے مبعوث ہوگا اس بات کیطرف اسکے کان لگے ہوئے تھے اور اپنی مناجات میں جناب باری میں دعا کیا کرتا تھا کہ وہ نبی عربی میرے زمانہ میں مبعوث ہو۔ کاش جمال با کمال مصطفوی سے میں بھی مشرف ہوں اور ایمان لاؤں **صحابہ کی جماعت** اسکے ملک میں اور اسکے خاص شہر میں تاجروں کی ہوائی کشتیوں پر سوار ہو کر پہونچی اور انکے بعد کفار قریش نے نجاشی کے لئے ہدیہ اور خط دیکر عبداللہ ابن ابی ربیعا و عمرو بن العاص کو بھیجا کہ یہ جماعت نئے مذہب کی پیدا ہوئی ہے یہ لوگ مسیح کو خدا نہیں بلکہ خدا کا بندہ کہتے ہیں انکو مقید کر کے ہمارے پاس واپس بھیجدیجئے تاکہ یہ آپکے ملک میں شورش برپا نکریں اس مراسلہ کے وصول کے بعد نجاشی نے اپنے امرا ارکین سلطنت اور اپنے علماء و فضلا و صلحا کی ایک مجلس قائم کی اور اس جماعت صحابہ کرام کو بھی اُن دونوں ایلچیوں کے روبرو طلب کر کے مسلمانوں سے پوچھا کہ تم میں سے نبی محمد صاحب کا زیادہ قرابت دار کون ہے حضرت علی کے بھائی جعفر طیار نے فرمایا کہ میں اُنکا بھائی ہوں نجاشی نے آنحضرت کا تمام حال استفسار فرمایا اور ارشاد کیا کہ مشتاق ہوں کچھ انکا وصف بیان کرو **اشعار** اشراف کا بنا اور رئیسوں کی شان ہے ٭ شاہوں کی آبرو ہے سپاہی کی جان ہے ٭ باتوں میں لطف و طبع میں

جمال لیکے ❊ ہیرے کی چوٹ پڑتی ہے ٹکروں پہ لال کے ❊ دید اسکی فرض عین ہے خوش اعتقاد پر قربان ہے صبح و شام بیاض و سواد پر ❊ ندیکھا کوئی پھول اس سا ندیکھا ❊ بہت چھان ڈالے گلستان عالم ❊ یہ سنکر تمام حاضرین مجلس حیران و ششدرہ گئے اور نجاشی نے مہاجروں پر ظلم و ستم کا برپا ہونا معلوم کیا اسکے بعد پوچھا کہ محمد صاحب پر کوئی آسمان سے کتاب نازل ہوتی ہے اُنہوں نے عرض کیا کہ ہاں کہا کچھ پڑھکر سناؤ چونکہ عرب و حبش میں چنداں فاصلہ نہتا و نیز نجاشی عربی جانتا تھا اسلیے باہم عربی زبان میں تکلم ہوا کرتا تھا حضرت جعفر طیار نے سورۂ مریم پڑھنی شروع کی یہ پڑھتے جاتے تھے نجاشی و حاضران مجلس از کلام الٰہی سنکر رقت سے روتے جاتے تھے اور یہ باتیں منہ سے کہتے تھے کہ جنکو خدا تعالے نے ان آیات میں نقل فرمایا سبحان اللہ صحابہ کا پڑھنا وہ وقت کیا کیفیت کا ہوگا پس نجاشی مسلمان ہوگیا اور حضرت کے پاس ہدیہ بھیجے اور صحابہ کی بڑی عزت و توقیر کرتا رہا اُسکے بعد آنحضرت کا **نامۂ مبارک** بھی اُسکے پاس پہنچ گیا **فقیر** کہتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے کس خوبصورتی کے ساتھ مضامین قرآن کو بیان فرمایا ہے کہ جس سے طبیعت سامع کو ایک فرحت ہوتی ہے جبکہ سامع ایک بیان سے دوسرے بیان کیطرف متوجہ ہوتا ہے گویا ایک باغ کی سیر کر کے دوسرے باغ کی سیر کرتا ہے قرآن کی آیتوں کا آپس میں ایک عجیب ربط و ضبط ہے کہ ہر ایک جملہ دوسرے زنجیر کے حلقوں کیطرح مربوط و مسلسل ہے گویا ایک دوسرے کی دلیل ہے کہ مخاطب کے دل پر ذرا بھی ملال اور تکان نہیں معلوم ہوتا دل یہی چاہتا ہے کہ پڑھتے چلے جائیں اور سناتے چلے جائیں اور سنتے چلے جائیں خدا نے قرآن بھیجا ہے گویا جہان کیلئے باران رحمت ہے اللہ تعالے نے کیا عظمت و برکت قرآن میں رکھی ہے کہ ایک ایک لفظ اسکا ہمارا تمہارا رہنما ہو رہا ہے جو جو معاملات کہ آخرت میں پیش آوینگے وہ خدا آپ پتلا رہا ہے کس عمدگی اور خوبی سے اللہ تعالے نے مضامین کو بیان فرمایا ہے کہ ما اعظم شانہ و جل جلالہ اپنے بندوں کو اب عالم آخرت کی سرگذشت سنا رہا ہے ایک حسرتناک گفتگو اہل جنت اور اہل دوزخ کی نقل کرتا ہے کہ جس سے ایک حسرت ٹپکتی ہے جسکے سننے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اور کلیجہ باہر آتا ہے زبان کو اُسکے بیان کی طاقت نہیں اس حسرتناک گفتگو کے نقل کرنے سے کہ جس سے سراسر حسرت ٹپکتی ہے یہاں پر یعنی دنیا میں عالم آخرت کا اظہار کر دینے میں مقصود عالم بالا کے **منشی** یعنی پروردگار کا یہ تھا کہ اچھے لوگوں کو عبرت ہو جاوے **وہ گفتگو باہمی**

کہ جس سے حسرت ٹپکتی ہے وہ یہ ہے **وَنَادٰی اَصْحَابُ النَّارِ اَصْحَابَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَاءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ** **ترجمہ** یعنی دوزخی لوگ اہل جنت سے کہینگے کہ ہم پر کچھہ پانی ڈالو یا جو کچھہ تمکو اللہ نے دیا ہے اسمیں سے ہمیں کچھہ دو **جواب دینا اہل جنت کا** **قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَہُمَا عَلَی الْکَافِرِیْنَ** **ترجمہ** اہل جنت جواب دینگے ان دونوں چیزونکو خدانے تمپر حرام کردیا ہے **تفسیر** دوزخی جنتیوں سے نہایت عاجزی سے سوال کرینگے کہ جہنم کی گرمی اور اسکے شعلوں نے ہمارے دل بہون ڈالے پہر کچھہ پانی تو ڈالو اور جو کچھہ خدا نے تمکو دیا ہے اوسمیں سے وہ بہی پہینکدو اہل جنت انکے جواب میں کہینگے اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَہُمَا عَلَی الْکَافِرِیْنَ خدا نے یہ چیزیں کافروں پر حرام کردی ہیں اِس خوف کے مراتب میں کبہی اپنی تقصیر عبادت کا کہیں اسکی بے نیازی کا ع یار بے پرواہ فریادِ دلِ ما کی سنے بے اثر * گر ز دل فریاد میدارم گہے فریادرس * **فقیر کہتا ہے** ان چیزو اعمالِ بد کے چھوڑنے سے دار الخلد ملتا ہے یعنی **جنت ہمیشگی** کا گہر جہاں موت کا کہٹکا بہی نہیں ہے کچھہ ایسے بہاری مشکل کام بہی نہیں - وہ چیزیں جو روحانی تاریکیوں کے اصول ہیں کہ جو قرب خدا سے مانع ہیں اور یہ قرب سے محروم ہونا آخرت میں دوزخ اور طوق زنجیر وغیرہ چیزوں کی صورت میں ظاہر ہوکر جہنم ہو جاویگا اور طرح طرح کی سختیاں دکہاویگا وہ یہ ہیں کہ انسان اپنی زبان سے وہ باتیں بولے اور پاؤں سے وہ کام کرے کہ جو نور فطرت کے خلاف ہوں جنکو عرف شرع میں حرام و مکروہ کہتے ہیں جیسا کہ کلمات کفر بکنا گالی دینا غیبت کرنا جہوٹ بولنا فحش باتیں منہ سے نکالنا ناحق قتل کرنا چوری کرنا شراب پینا لوٹ مار کرنا وغیرہ وغیرہ - وہ افعال و اقوال جنکی تاریکی روح پر اثر کرتی ہے اور بہیمیت کو زور دیتی ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تشریح فرمادی ہے کہ جب انسان گناہ کرتا ہے تو اسکے دل پر ایک سیاہ نقطہ ہو جاتا ہے پہر وہ پہیل کر تمام دل کو گہیر لیتا ہے **رواہ البغوی** یہ سات چیزیں تمام گمراہی کی باتوں کے اصول ہیں کہ جنکے مٹانیکے لئے سلسلۂ انبیاء علیہم السلام دنیا میں آیا اور تمام کتب آسمانی بلکہ جمیع کتب حکمت و اخلاق انہیں سات چیزوں کی شرح ہیں اسی کے مٹانے کیواسطے ہمارے نبی عربی آئے اور قرآن مجید میں بہی مختلف عنوان سے اسکو بیان کیا ہے چنانچہ ایک ہی جملہ میں اسکو ختم کردیا - **قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰہَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰہَا** **ترجمہ** یعنی جسنے اپنے کو پاک اور ستہرا کیا اسنے مراد پائی اور جسنے آلودہ

کیا تو خسارت اٹھائی اور ایک جگہہ اس نجات ابدی حیات کو اور لطف سے بیان فرمایا۔ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ مَاٰبًا ۝ ترجمہ جو چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنالے اور ایک جگہہ اور ہی خوبصورتی سے اسکو ادا کر دیا۔ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ۝ ترجمہ اے انسان تو اپنے رب کیطرف کہٹ کہٹ کر کے چلا آتا ہے آخر اسکے پاس پہنچیگا۔ **شعر** رخصت دے باغباں کہ ذرا دیکھ لیں چمن ۔ جاتے ہیں ہاں جہاں سے پہر آیا نہ جائیگا۔ جبکہ انسان نے عادات کو چھوڑا تو اسکے لئے سچی سیڑہی خدا اور رسول کے ملنے کی طالبان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فقیر بتلاتا ہے۔ **س** یہ اسکے بام کا زینہ ہے کہ جسکا جی چاہے ۔ وہ یہ ہے کہ ہمہ تن اتباع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قایم کرکے مصداق اس حدیث کے ہو جاؤ حدیث یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ یَا بُنَیَّ وَ ذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ كَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ (رواہ الترمذی) ترجمہ اے میرے چھوٹے سے بیٹے اگر تجھ سے ہو سکے اس حالت میں صبح شام کرنا کہ تیری دل میں کسی کیطرف سے کچھہ کہوٹ نہو تو یہ کر اے لڑکے یہ میری سنت ہے جسنے میری سنت کو دوست رکھا اسنے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ **شعر** چاہیے تجکو اگر وصل صنم ۔ دلکو خالی غیر سے کر یکقلم۔ اس حدیث میں حضرت نے بہت ہی کچھہ فرمایا **اول** تو حضرت کی ایک بات نے کسقدر جنمی اندہوں کو بینا اور مرض مہلک کے بیماروں کو تندرست کردیا اور کسقدر مردہ دلونکو زندہ کردیا جناب سید المرسلین کی اس حدیث میں تمام نعماء جنت اور حیات ابدی اور صحت روحانی ٹہیک ہی ہے جو شخص ہمارے حضرت کی **معیت** چاہے کہ میں حضرت کے ساتھہ جنت میں جاؤں تو وہ اس حدیث رسول اللہ کو اپنا پیشوا سمجھکر اسپر عمل کرے پہر تو ضرور حضرت اس سے وعدہ کا ایفا فرماوینگے۔ **س** کیا اک بات سے عالم کو زندہ ۔ یہ اک دمنے ہے فیضان محمد ۔ لبوں میں آپکے کیا اثر ہے ۔ مسیحا بھی ہے قربان محمد صلعم حضرت سرور عالم ترے در پہ ساجد ہیں شاہان عالم ۔ تو سلطان عالم ہے اے جان عالم یہ پیاری ادائیں یہ نیچی نگاہیں ۔ فدا جان عالم ہوا سے جان عالم ۔ کسی اور کو بھی یہ دولت ملی ہے ۔ گدا کسکے در کے ہیں شاہان عالم ۔ میں در در پہروں چہوڑ کر کیوں ترا در ۔ اٹہا کے بلا میری احسان عالم ۔ میرے کار عالی کے قربان جاؤں کہ ۔ پہکارے میں اس در کے شاہان عالم ۔ ہرے دبدبہ والے میں تیرے قربان

ترے در کے کتے ہیں شیران عالم ٭ تمہاری طرف ہاتھ پھیلے ہیں سب کے ٭ تمہیں ہو سکے کرنیوالے ہو امان عالم
مجھے زندہ کردے مجھے زندہ کردے ٭ مری جان عالم میری جان عالم ٭ مسلمان مسلماں ہیں تیرے سبب سے
مری جان تو ہی ہے ایمان عالم ٭ مری آن والے مری شان والے ٭ گدائی ترے در کی ہے شان عالم
تو بحر حقیقت تو دریائے عرفاں ٭ ترا ایک قطرہ ہے عرفان عالم ٭ کوئی جلوہ میرے بھی روز سیہ پر ٭ خدا کے قمر مہر
تابان عالم ٭ بس اب کچھ عنایت ہو اب ملا کچھ ٭ انہیں تکتے رہنا فقیران عالم ٭ تو دولہا ہے سارے خدائی
براتی ٭ ترے ہی لئے ہے یہ سامان عالم ٭ نہ دیکھا کوئی پھول تجھ سا نہ دیکھا ٭ بہت چھان ڈالے
گلستان عالم ٭ ترے کوچہ کی خاک ٹھہری ازل سے ٭ مری جاں علاج مریضان عالم ٭ کوئی جان عیسیٰ کو
جا کر خبر دے ٭ مرے جاتے ہیں دردمندان عالم ٭ ابھی سارے بیمار ہوتے ہیں اچھے ٭
اگر لب ہلا دے وہ درمان عالم ٭ ہمیشہ خدا را حسن کی بھی سن لے ٭ بلا میں ہے یہ لوٹ دامان عالم **اب فقیر**
اس بات کو اہل اسلام پر ظاہر کرتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہمارے رسول اکی
معیت جنت اسکو ہوگی جو شخص اسپر نظر رکھے گا نفس کو ادہر ادہر جانے نہ دیگا اور دلکو کھوٹ سے
محفوظ رکھیگا **اب میں** اس مقام پر کچھ عاشقانہ مضمون بیان کرتا ہوں میرے اس عاشقانہ مضمون سے حضرات
فقرا لذت اٹھائینگے اور فقیر کو دعاء خیر سے یاد فرمائینگے **(وہ یہ ہے) قلب** کہ جسکی سلامتی خدا
تعالےٰ کی ایک بڑی نعمت عظمےٰ ہے کہ جسکی نسبت یہ ارشاد ہے **یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ترجمہ**
جسدن نہ فائدہ دیگا مال اور نہ اولاد **اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ترجمہ** مگر جو کوئی لاوے اللہ کے پاس
دل کو سلامت کھوٹ سے **فقیر** کہتا ہے اس قلب کا کام شوق و محبت ہے پس جسکا دل محبت الٰہی سے معمور ہوگیا وہ اپنی
مراد کو پہنچا اسلئے ہمارے خدا مہربان نے اس آیت میں صاف صاف محبت پیدا کرنیکا طریقہ ہمارے سمجھانے کے لئے ارشاد
فرمایا کہ جس سے محبان خدا اور خاصان کبریا سے ملنے کا شوق محبت بحد پیدا **ہوے** نالہ من برسانند برنان
حسین ٭ کہ ہم آوازہ شمادر قفس تنا دست ہا اور نہایت اشتیاق میں **اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ** کہا
مومن کا دل محبت الٰہی سے ایسا بھر گیا کہ کوئی جگہ بھی خالی نہ رہی مومن کے شوق میں بیساختہ یوں اٹھا **شعر** بیحجابانہ درآ از در کاشانۂ ما
کہ کسی نیست بجز درد تو در خانۂ ما ۔ یہ لوگ محبان خدا اور خاصان کبریا ہیں انکا نام مسلمان تھا ہمارا اتہار اس قافلہ برگزیدہ کے سا تھ جانا بہت مشکل ہے

کیونکہ یہ لوگ بڑے عالی حوصلہ تھے اور محبت الٰہی میں اپنا نام و نشان و لقب حسب و نسب سب مٹا دیا
مگر ہم تم انکا حال یاد کرکے اپنے نفسوں پر ملامت ہی کیا کریں اس فقیر کے پاس ایک شخص فقیر کے ملنے والا
ہو کہ بادشاہی چھوڑ کر اللہ کی محبت میں فقیر ہوگئے ہیں وہ حضرت عالیجناب زبدۃ المحمد قایم الملک صاحب خلف الصدق جناب
صاحب عالم مرزا بلاقی صاحب مرحوم و مغفور ہیں ۔ رہتے ہیں جن حضرت کا نام سید حسن الحق ہے ۔ سجدا اُس صحبت
کی **برکت** سے میرے دل کا یہ حال ہوگیا ہے کہ ایسے مضمون **عاشقانہ** صادر ہوتے ہیں جو فقرا
کی سراسر غذاے روح ہیں اللہ اللہ وہ کیا اہل اللہ لوگ ہونگے کہ جنکی صحبت کی برکت سے فیض
پاکر منور ہوگئے یہاں پر کچھہ حال اُن بزرگوں کا **تبرکاً** مشتے نمونہ از خروارہ بیان کرتا ہوں اسلئے کہ تمکو
عبرت ہو حضرت عالیجناب مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ کا حال اسطرح پر لکھا ہے کہ کسی نے مرزا رحمۃ اللہ
کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت کے کیسے مزاج ہیں اسکے جواب میں مرزا صاحب نے فرمایا کہ بھائی پچیس سال
سے اپنے دل کی **تصحیح** کرتا ہوں و خیال کرتا ہوں کہ ایک سال میرے دل میں تکبر تہا اُسکو خوب مٹایا اور دوسرے
سال خیال کیا کہ دل میں حسد ہے اُسکو خوب کھویا ۔ پہر خیال کیا کہ اس سال میں دل میں بغض و کدورت تہا اُسکو
نکالا اب یہ حال ہے کہ ہنوز دل کی تصحیح پوری نہیں ہوئی ۔ اور حال مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ کا بہی
ملاحظہ کرو آپکا حال بہی عجائبات میں سے ہے **نقل ہے** کہ ایران کے بادشاہ نے کہ مذہب شیعہ تہا دہلی کے
بادشاہ کو مراسلہ بہیجا کہ علماء میرے مذہب کے یہ کہتے ہیں کہ علماء سنت والجماعت سے گفتگو مذہبی کریں
جو مذہب کہ حق ثابت ہو اُسی پر سب قایم ہوجائیں سو آپ اپنے علماء کو میرے پاس بہیجیں مگر اسمیں شرط
یہ ہے کہ جو شخص آوے پہلے وہ اپنے علم کی حقیقت و کیفیت لکھکر بہیجدے کہ کون کون علم میں وہ مہارت
رکھتا ہے بعد اُسکے وہی عالم طلب کیا جاویگا شاہ دہلی نے جو علماء کہ موجود تھے سبکو طلب کیا اور
کیفیت مراسلہ سنائی سب نے جانے ایران سے انکار کیا اُس وقت شاہ دہلی کو بڑا فکر ہوا تا چار
وزیر سے فرمایا کہ اسکا بند و بست کیونکر ہو وزیر نے عرض کیا کہ حضور مولوی شاہ عبد العزیز صاحب
کی مکان پر تشریف لیچلیں میں یقین کرتا ہوں کہ وہ جانا ایران کا منظور کرینگے بادشاہ مع وزیر
شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کل کیفیت مراسلہ عرض کی مولانا نے فرمایا کہ میں حاضر

 (ہوں)

ہوں مجکو جانے ایران سے کوئی عذر نہیں لیکن میرے پاس اسقدر زادراہ نہیں ہے کہ اپنے طور پر ایران پہنچوں بادشاہ نے عرض کیا کہ مولانا یہ کیا ارشاد ہے آپ پر میری ساری سلطنت قربان **شعر** جو بندہ نوازی کرے جان اسپہ فدا ہے + بے فیض اگر یوسف ثانی ہے تو کیا ہے پھر بادشاہ نے عرض کیا کہ آپ اپنی کیفیت علم تحریر فرما کر مجکو عنایت کریں فرمایا بہت اچھا شاہ صاحب نے اپنی کیفیت علم کی اسطرح تحریر کی کہ میں اپنے علم کی کچھ کیفیت نہیں تحریر کر سکتا لیکن اسقدر اپنی کیفیت لکھتا ہوں کہ میں نے اپنے دل کی تصحیح کرکے حضرت کے صحابہؓ جیسی نماز تصحیح کرلی ہے **مولانا شاہ صاحب** نے یہ تحریر کرکے بادشاہ دہلی کے حوالہ کردی اور فرمایا کہ بھیجدو جسوقت یہ مراسلہ بادشاہ دہلی بادشاہ ایران کو پہونچا تو بادشاہ ایران نے اُن عالموں کو طلب کرکے فرمایا کہ دیکھو یہ کیفیت ایک عالم شاہ عبدالعزیز صاحب نامی لکھتے ہیں اب تم مذہبی گفتگو میں کیا کہتے ہو لکھا ہے کہ بوقت پڑھنے کیفیت شاہ صاحب اُن علماء حاضرین جلسہ پر لرزہ ہو گیا تھا اُنہوں نے عرض کیا کہ ہماری مجال نہیں کہ ایسے صاحب سے مذہبی گفتگو کریں **سبحان اللہ** یہ وہ نماز اور دل کی تصحیح ہے حدیث میں آچکا ہے کہ جن لوگوں نے ایسی نماز حاصل کرلی ہے اُنسے قبر میں فرشتے جو سوال کرتے ہیں تو اُنکے جواب میں ایسے مومن کہتے ہیں کہ ذرا تم ہمکو مہلت دو ہم نماز پڑھ لیں۔ اب فرشتے بھی حیران ہیں **عجب شان** ایزدی ہے کہ اپنے بندوں کو اپنی رحمت سے وہاں بھی نواز رہا ہے فرشتوں پر یہ ظاہر کر رہا ہے کہ یہ ہمارے محبان خاص ہیں دنیا میں انہوں نے اپنے دلوں میں ہماری محبت کو خوب بھر لیا تھا۔ ما اعظم شانہ۔ اُنکو یہ آیت جتلا رہی ہے **إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ** **ترجمہ** مگر جو کوئی لاوے اللہ کے پاس دل سلامت اور نزدیک کیجاویگی بہشت واسطے پرہیزگاروں کے۔ یہ متقی لوگ ہیں انکو مثل دُلھن کے سلادو **فقیر کہتا ہے** کہ اے بھائیو دل کی تصحیح ایسی ہوتی ہے اس زمانہ میں سوا بحث تقلید اور غیر تقلید کے کوئی بات نہیں اسکے دریافت کے سب درپے ہو رہے ہیں کہ سولو بھتا یہ بات کیونکر ہے اسکا فکر کسی کو نہیں ہے کہ ہمارے دل پلید ہو گئے۔ اجی تم کس جھگڑے میں پڑے ہو قرآن میں ان دو باتوں کا انتظام ہو رہا ہے اول تو یہ۔ **يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ**

الامر بالمعروف والنہی عن المنکر باخبر

إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۵ اور دوسری جگہ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا ۵ **ترجمہ** اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول کی پس وہ لوگ ساتھ ان لوگوں کے ہیں کہ نعمت کی ہے اللہ نے اوپر انکے پیغمبروں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور صالحوں سے اور اچھے ہیں یہ لوگ رفیق۔ **تفسیر** خدا عز اسمہ نے اس مقام کو کس خوبی اور کس لطف کے ساتھ اس مقام پر اپنے بندوں کو رغبت دلائی ہے کہ جسکے تسلیم کرنے میں کسی منصف مزاج کو انکار نہیں مجال نہیں ہے اس خوبصورتی کے ساتھ ارواح کو عالم غرور سے عالم سرور کیطرف اور خلق سے حق کیطرف کھینچتا ہے کہ جسکا کچھ بیان نہیں ہوسکتا اور اس عمدہ مضمون کو کس خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے کہ تھوڑے سے کلام میں کیا مقاصد ضروریہ بیان کرتا ہے اور **کس عمدہ** پیرایہ میں بیان انبیاء و ابرار و شہداء و صالحین اتقیا کا دستور العمل بیان فرمایا ہے کہ جسکے سنتے ہی یا سناتے ہی **قلب سلیم** انمیں جا ملنے کو اسطرح تڑپے کہ جسطرح مرغ چمن قفس میں طائران خوش الحان کی آواز سنکر تڑپا کرتا ہے اور پھر جو کچھ اس آیت کے الفاظ میں اسرار ہیں وہ بیشمار ہیں کہ ایک جملہ کو دوسرے جملے سے زنجیر کے حلقوں کی طرح سے مربوط او مسلسل کیا ہے گویا ایک دوسرے کی دلیل ہے **سبحان اللہ** کیا عجیب بیان ہے جسطرح چاہو کیفیت حاصل کرو جس پہلو سے چاہو مطلب لیلو ہدایت برابر متصور ہوگی **فائدہ** اول تو اس آیت میں اللہ جل جلالہ نے عالم آخرت کے لیے ایک سیدھی راہ کیطرف اشارہ فرمایا کہ ہوشیار ادہر اُدہر مائل نہونا یہ جو رستہ عالم آخرت کا ہم بتلاتے ہیں منزل مقصود عالم قدس تک تمکو پہونچا دیگا جہاں پر ہمارے **انبیاء** اور ابرار اور صدیقین اور شہدا اور صالحین رہتے ہیں جہاں نکچھ غم ہے نہ رنج بلکہ سرور ابدی اور حیات جاودانی ہے انکے ساتھ ہونے سے یہ بات نہیں پائی جاتی کہ تمہارے درجات میں کچھ تفاوت ہو جیسے کہ امیر وزیر عام رعایا ایک شہر میں ہوتی ہے اور ہر ایک کے صحبت اور مقامات جدا گانہ ہوتے ہیں چنانچہ یہ تفاوت خیال کرکے **حضرت ثوبانؓ** غلام آنحضرت نے جو آپ پر عاشق زار تھے آنحضرت سے عالم آخرت

نہیں جدا رہنے سے رنج ظاہر کیا کہ آپ اُن اعلےٰ مقامات میں ہونگے جہاں ہمارا گذر نہوگا پھر یہ جمال باکمال کیونکر دیکھینگے - اسپر یہ آیت نازل ہوئی کہ وہاں جدائی نہوگی اور اسمیں سر لطیف یہ ہے کہ ہر چیز اپنی اصل کیطرف رجوع ہوتی ہے معلوم ہوا جنکو یہاں پر جس سے محبت ہے آخرت میں اُسی کیطرف رجوع ہو جائیگی جن لوگوں نے یہاں پر صحبت انبیاء و صدیقین اور شہداء اور صالحین سے پائی ہے عالم قدس میں یہ لوگ خود بخود اُن لوگوں کیطرف رجوع ہو جائینگے کیونکہ اللہ اور رسول کا کہنا وہی مانتے ہیں جو اُنکے زمرہ کے لوگ ہیں - دوم اس آیت میں خدا تعالےٰ نے چار قسم کے لوگ بیان فرمائے ہیں اوّل انبیاء دوم صدیقین سوم شہید چہارم صالحین ان چاروں کی نسبت یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ کیا اچھے رفیق ہیں اور نعمت کا خزانہ ہمنے انہیں کو عطا کیا ہے پس اب جو کوئی ہماری نعمت میں شریک ہونا چاہے اور بہشت کی نشین کا مستحق ہونا چاہے ہمارے اور ہمارے ان چار گروہوں کی اختیار کرے اب ہمارے دل بگڑے ہوئے کیونکر درست ہوں اور اس نعمت عظمےٰ میں کیونکر شامل ہوں سوائے اسکے کوئی صورت نہیں پس چاہیئے کہ عالم سلمین رفاقت صالحین کی طلب کریں اور صالحین رفاقت شہیدوں کی ڈھونڈیں اور صدیق رفاقت انبیاء کی اختیار کریں اور کوئی عوام میں سے چاہے کہ میں انبیاء کا رفیق ہوں تو اسکو چاہیئے کہ **اول وہ** ان تینوں گروہوں سے درجہ بدرجہ رفاقت پیدا کرے اُسوقت اُسکو رفاقت انبیاء کی حاصل ہوگی اس وقت **فقیر** یہ بھی ظاہر کرتا ہے عالی دماغ لوگ اسکو خوب سمجھینگے اگر کوئی رفاقت بادشاہ کی چاہے تو پہلے رفاقت جمعدار کی اُسکے سبب رفاقت رسالدار کی حاصل ہوگی رسالدار کے سبب رفاقت وزیر کی پائیگا وزیر کے سبب رفاقت بادشاہ کی ممکن ہے اسواسطے داخل ہونا سلسلہ اولیاء اللہ میں اور وسیلہ ڈھونڈنا بسبب اُنکے نزدیک اہل اسلام کے مستحسن ہوا اسلئے کہ اصل راہ بارگاہ الٰہی انبیاء علیہم السلام کو **تعلیم ہوا** اور انسے صدیقوں کو حاصل ہوا - انکے واسطے سے شہیدوں کو ملا اور ان حضرات سے صالحین کو پہونچا - اب جو کوئی ہمارے **رسول خدا** سے ملنا چاہے تو صالحین کی صحبت اختیار کرے **فقیر کہتا ہے** کہ جو کوئی اس حکم کو بجالایا اور اس نوکری کو ادا کیا وہ جنت میں ہمیشہ کے رہنے کا مستحق ہوگیا یہ سپاہی

بھی اُس سال اسکی فوج میں داخل کر دیا جاویگا جہاں پر حیات ابدی اور جنان الفردوس کی دائم پنشن ملتی ہے اور بیویاں بھی وہاں پر اسقدر روشن ہیں کہ جنکے ساق کی سفیدی ستر تتے کپڑے کو پھوڑ نکلے گی اور ساق استخواں کا مغز نظر آتا ہوگا۔ حدیث میں آیا ہے کہ حوریں جنت میں پکارتی پھرتی ہیں کہ

نَحْنُ الْخَالِدَاتُ نَحْنُ النَّاعِمَاتُ نَحْنُ الْمُقِيْمَاتُ نَحْنُ الرَّضِيَاتُ طُوْبٰى لِمَنْ كُنَّا لَهٗ

ترجمہ یعنی ہم سب ہیں ہمیشہ رہنے والیں ہم سب ہیں بہشت کی نعمتیں ہم سب ہیں قایم کرنیوالیاں ہم سب ہیں پسندیدگان مبارکی ہے اُسکو جسکے لیے ہم مہیا ہیں۔ الغرض سب کچھ ہے مگر یہ سب طاعت رسول اللہ اور صحبت صالحین سے حاصل ہوتی ہے۔ صحبت صالحین گویا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ آ وقت وہ حال ظاہر کیا جاتا ہے **نقل** ہے کہ ایک وقت حضرت عالیجناب پیر معین الدین چشتی ہند الولی رحمۃ اللہ وعظ فرما رہے تھے۔ خاتمہ وعظ کا اسپر تھا آپ نے سامعین کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ خداوند تعالےٰ نے ایک وقت ایسا ارشاد فرمایا کہ جسکا مضمون اس شعر میں ادا کیا جاتا ہے

شعر دونوں عالم کی سعادت ہم دیویں اسکے ساتھ + ایسے یوسف کا خریدار کوئی ہے بولو + جانتا فضل و عنایت جو یہ اپنا محبوب + کوئی دن کے لیے دیتے ہیں امانت لیلو + مراد اس سے اللہ جل جلالہ کی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ کوئی ہے کہ اس امانت ہماری کو لیوے۔ اس سے سب نے انکار کیا۔ مگر آدم نے اسکو لے لیا۔ لکھا ہے کہ اُسوقت آپکے وعظ میں ایک سقہ جو آپ کی صحبت سے ہروقت فیضیاب رہتا تھا اُسنے کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کی کہ یا شیخ المشائخ میں جناب سید المرسلین کی محبت چاہتا ہوں **سبحان اللہ** کیا صحبت اولیاء اللہ کی ہے کہ سقہ داعی بس اس بات کا ہو کہ میں حضرت کی محبت چاہتا ہوں حضرت شیخ المشائخ نے فرمایا کہ میاں سقہ تم ہمارے حضرت کی محبت کا احتمال کر سکو گے یہ تو بڑا بھاری کام ہے اسکا احتمال تو سادات عظام بھی مشکل کر سکتے ہیں جو جائے کر تو۔ اُسنے عرض کیا میں کیا عرض کروں یہ آپ کی صحبت کی برکت ہے ورنہ میں جو ہوں سو ہوں آپکو خدا نے اس لایق کیا ہے **مصرعہ** از فیض تو عالم سیراب + اسکے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں بھی جناب باری میں عرض کرونگا اگر منظور الٰہی ہوا۔ تجکو اس نعمت

عطیے سے حصہ ملیگا۔ راوی کہتا ہے کہ آپ نے اسکو یہ درود شریف بتلایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ کہ تم اسکو پڑھو۔ خدا نے چاہا تو تمکو حضرت کی زیارت ہوگی تو اسوقت تم حضرت سے عرض معروض کرلینا۔ آپکا اخلاق بڑا وسیع ہے یقین ہے کہ حضور تمکو محروم نہ رکھینگے بلکہ محبت عطا کرینگے اُسنے بموجب ارشاد شیخ پڑھا اُسی حالت میں وہ سو گیا تو عالم رویا میں بوقت نیم شب کیا دیکھتا ہے کہ حضور سید المرسلین مع صحابہ کبار تشریف رکھتے ہیں حضور نے صحابہ رضی کیطرف مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ تمکو معلوم ہے کہ یہ کون ہے عرض کیا اللہ اور اُسکا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا یہ سقہ شیخ معین الدین چشتی کا ہے یہ اُنکی صحبت سے مدعی میری محبت کا ہوا ہے (واہ کیا **صحبت** صالحین ہے کہ فقرا کے سقوں کا یہ حال ہے) حضور نے سقہ کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تو ہماری محبت چاہتا ہے اُسنے نہایت عجز و نیاز سے عرض کیا حضور کے **اخلاق** کریمانہ کا بڑا شہرہ ہے خداوند تعالے نے آپ کے اخلاق کی قرآن مجید میں جابجا مدح فرمائی ہے اسلیے میں بھی امید محبت کا رکھتا ہوں آپنے فرمایا تو ہماری محبت اُٹھا سکیگا اس بار کا اُٹھانا سادات عظام کا کام ہے تو میری محبت نہ اُٹھا سکیگا اُسنے عرض کیا کہ ارشاد حضور بجا اور درست لیکن میں کیا کروں کہ خدا نے آپکی **محبت** میرے دل میں ڈالدی میں مجبور ہوں حضور نے فرمایا۔ یا **علی** رضی تم اسکو میری طرف سے شہادتین پڑھاؤ حضرت علی رضی نے اُسکو شہادتین پڑھائی جسوقت آپکا نام شہادتین میں آیا۔ اشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ تو سقہ کا جسم پارہ پارہ مثل پھوٹ کے کھل گیا حضرت علی رضی نے عرض کیا کہ حضرت اسکا یہ حال ہوگیا فرمایا محبت میں محب کا یہی حال ہوجاتا ہے۔ فرمایا آپ نے تیرے خاتمہ کا میں ذمہ دار ہوں تیرا حشر میرے ساتھ ہوگا تو تجھپر **بالغیب** ایمان لاکر تھوڑی سی بات پر طالب میری محبت کا ہوا۔ اسطرف حضرت خواجہ صاحب کو بھی زیارت ہوئی فرمایا آپ نے کہ آپکی سقہ کی منظور ہوئی اسی حالت میں بیدار ہوگئے حسب عادت وضو کیو اسطے تشریف لیگئے تو سقہ کا یہ حال دیکھا کہ جابجا سے اُسکا جسم پارہ پارہ ہوگیا چونکہ آپ بہت رحمدل اور خلیق تھے یہ حال دیکھکر آب دیدہ ہوئے اور فرمایا میاں سقہ یہ کیا حالت ہے تو سقہ نے آپ کے جواب میں یہ آیت پڑہی۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ

اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ترجمہ تحقیق روبرو کیا تہا مینے امانت کو اوپر آسمان کے اور زمین کے اور پہاڑوں کے پس انکار کیا سبنے یہ کہ اٹھاویں اور ڈر گئے اوس سے اُٹھا لیا اُسکو انسان نے تحقیق تہا انسان بیباک نادان - اور یہ عرض کیا کہ حضرت یہ وہی امانت ہے جسکے اٹھانے سے تمام نے انکار کیا تہا اٹھا لیا اس امانت کو انسان نے - اصل تو یہ ہے کہ جسنے اس امانت کو نہیں اٹھایا وہ انسان ہی نہیں یہ سنکر حضرت شیخ المشائخ نیم بسمل ہوگئے سقہ کی روح پرواز کر گئی - کیا اچھی موت پائی کیا خوب خاتمہ ہوا - آپ صاحب بہی تو ماشاء اللہ ذی فہم ہیں - ذرا فکر تو کیجے اس نیک خاتمہ کا ہونا یہ صحبت صالحین کا اثر نہیں تو اور کیا ہے صحبت اہل اللہ ایسی ہی ہے کہ جناب نواب عالی القاب حامی اسلام حضرت محمد ابراہیم علیخاں صاحب بہادر رئیس اسرولی جو اکثر شہر دہلی کمرہ حافظ داؤد میں تشریف رکھتے ہیں ایک دفعہ حضرت نے ایک مستری کے پاس ایک نقشہ مکان کا ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ مکان جسکا یہ نقشہ ہے نحس ہے بعد تیاری گر جائیگا سو بعد تیاری ایسا ہی ظہور میں آیا کہ اسکی چھت گر گئی اور ایک دفعہ کا یہ ذکر ہے کہ جب دہلی میدان تیس ہزاری میں جنگ مصنوعی کیواسطے ولیسرائے نے اُس میدان کو دربار کیلئے آراستہ کیا اُس موقع پر بہی نواب صاحب نے فرمایا کہ جسوقت ولیسرائے یہاں آوینگے کرسی پر بیٹھنے بہی نہ پاوینگے کہ خوب اولے برسینگے اُسوقت مطلع بہی صاف تہا کوئی علامت آسمان پر بظاہر بارش کی نہ تھی مگر جسوقت ولیسرائے کی آمد آمد ہوئی یک لخت آسمان پر ابر آگیا سامان بارش ہوگیا ولیسرائے کرسی پر نہ بیٹھنے پائے تہی کہ وہ زور و شور سے اولے پڑے اور بارش بہی ہوئی کہ جسکا مشاہدہ صدہا لوگوں کو ہوا اب لوگ حیران ہیں کہ نواب موصوف کیا صاحب دل ہیں انکو کیا صفائی دل حاصل ہے - واقعی نواب صاحب کی خوبیاں بیان نہیں ہوسکتیں یہ شخص نہایت دیندار مسلمان آدمی ہے اوقات شریف کا یہ حال ہے کہ ہر دم تلاوت قرآن صوم و صلوٰۃ میں مشغول رہتے ہیں نہایت خدا ترس اور رحم دل ہیں آپکی ذات سے غربا کو بہت فیض ہے -

عالیجناب نواب محمد ابراہیم علیخان صاحب رئیس اسرولی

صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت جامع صفات پسندیدہ مجمع اوصاف حمیدہ یگانۂ عمائد روزگار۔ نواب محمد ابراہیم علیخاں صاحب جو جو خوبیاں آپکی ذات بابرکت میں اللہ تعالےٰ نے عطا فرمائی ہیں تو نہیں ہے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا آپکی دولت و حشمت کے آگے قارون تنگدست ہے اخلاق میں ہمہ تن خُلق کہوں تو بجا ہے صالحین سے بہت اچھی طرح سے ملتے ہیں آپ صاحب کمال زہد و تقوے میں یکتا ہے جہاں ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسے رئیسوں کا فی زمانہ ہونا غنیمت ہے یہ حضرت ۔ بادر اُس دیندار مسلمان کے ہیں جو اس زمانہ میں مغتنمات سے ہیں۔

حضرت عالیجناب معلے القاب نواب فیض محمد علیخاں صاحب بہادر رئیس بہاسو

جناب نواب معلی القاب مہر سپہر جاہ و جلال خورشید آسمان دولت و اقبال گوہر درج سخاوت نیر برج شرافت شمع شبستان مروت چراغ بزم محبت فخر خاندان شرف دودمان فیض بخش فیض رسان نواب فیض محمد علیخاں صاحب بہادر رئیس آپکی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا۔ اللہ نے انکو کیا دینداری عطا کی ہے اسمیں سے ایک نے بات ظاہر کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپنے ایک **دستور العمل** ایسا تجویز کیا ہے کہ میری برادری اور عزیزوں میں شادی و غمی میں کوئی بات خلاف **جناب رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم نکرینگے اسمیں ایک نمونہ یہ بھی ہے ۔ عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی اور رسول مقبول کو بھی پسند ہے ہر ادنے و اعلی کی طرف نظر فلاح ہے ۔ ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں ۔ سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں ۔ آپکو بھی صالحین سے بہت محبت ہے اور ہر دم تلاوت قرآن اور صوم و صلوٰۃ میں مشغول رہتے ہیں ۔ اور سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم کا جہان کے دلوں سے بھلا دیا ۔ ابر نیساں آپکی گہر باری سے عرق آلود انفعال ہے اور دنیا آپکے جود و کرم سے مالامال ۔ اوصاف حمیدہ آپکے بیرون از تحریر ہیں نیک کاموں پر آپکی طبیعت بہت رجوع کرتی ہے مساجد کی تعمیر وغیرہ وغیرہ کا آپکو بہت خیال رہتا ہے ۔ اکثر حاجیوں کو حج کیواسطے امداد دیتے رہتے ہیں سچ یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا فی

زمانہ زینت اسلام ہے۔ منصب بہی اُنکو خدا نے دیندار عطا فرمائے جیسے **مولانا** محمد سلیم صاحب اتالیق نبیرہ
نواب صاحب۔ یہ خوبی ہے تو کیوں ہے فقط صحبت صالحین کی برکت سے یہ دونوں بہائی چونکہ دیندار ہیں
اسلیے انکو صحبت صالحین بہت رہتی ہے اکثر فقرا صلحا علما انکے مکان پر رہتے ہیں یہ انکی صحبت کی
برکت ہے۔ بہرکیف صحبت صالحین اکسیر کا حکم رکہتی ہے۔ ہم تم بہی اگر دلونکو صاف کرکے صحبت صالحین
اختیار کریں تو یہی حال ہوجاوے۔ اگر اپنا عیب دیکہیں تو دوسروں کے عیب نظر نہ پڑے۔ الغرض بات
متفق علیہ ہے کہ جبتک روح کو صفائی نہیں۔ اُس تک رسائی نہیں **بہلا فقیر** تم سے یہ بات دریافت
کرتا ہے ماشاء اللہ تم تو اہل قرآن اور اہل فہم ہو ذرا اس بات کا تو جواب عنایت کرو یہ کیا بات ہے
کہ بچہ بچہ اور ہر ایک کی زبان پر حضرت **محبوب** الٰہی سلطان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ جاری ہے
اسکا کیا سبب ہے کیا کوئی اُنہوں نے اشتہار جاری کیا ہے۔ یا خدا سے حکم آگیا ہے کہ اُنکو یہ کہا کرو۔ آخر
کوئی تو سبب ہے۔ وہ یہی کہ ان لوگوں نے اپنا نام و نشان لقب حسب و نسب للہ کے راستہ میں بالکل مٹا دیا تہا
اور ایسا دل کو صاف کیا کہ دل میں فقط اللہ و رسول کی محبت باقی رہگئی تہی اُنکا حال مصداق اس حدیث کا
ہوگیا۔ **مُوتُوا قَبلَ اَن تَمُوتُوا** ترجمہ مرجاؤ تم پہلے مرنے سے **سبحان اللہ** ہمارے رسول خدا کا
کا کیا کلام معجز نظام ہے اللہ اللہ حضرت کا ایک عجیب بیان ہے کہ ایک چہوٹی سی حدیث میں حضرت نے
رضا و تسلیم کو کس لطف و خوبی کے ساتہ ادا کیا ہے کہ جسکا بیان نہیں ہوسکتا حضور کی اس ارشاد سے
مراد کیا ہے۔ مراد یہ ہے کہ تم اللہ کی ایسی اطاعت کرو کہ اپنی ہستی کو بالکل مٹا دو یعنی حکم شرع شریف
سب چیزوں پر مقدم رکہو اُسکے ماننے میں کوئی عذر نہو ہمہ تن **شرع شریف** کے ایسے تابعدار ہوجاؤ
جیسے کہ غسال کے ہاتہ میں مردہ ہوتا ہے اب غسال کو اختیار ہے کہ جسطرح چاہے اُسکو لٹائے بٹہائے
اُس میت کو کوئی عذر نہیں ہوتا پس انسان کو شرع شریف کے احکام بجا آوری میں ایسا ہونا چاہیے
جیسے غسال کے ہاتہ میں مردہ ہوتا ہے **مصرعہ** جائینگے ہم اُدہر کہ جدہر یار لیجائے **فقیر کہتا ہے**
اسلام کیا ہے۔ اسلام عشق الٰہی کا نام ہے۔ اور عاشق تمام مقاصد دینا کا نام ہے عشق حقیقی کا
جب کوئی نام لے تو پہلے اپنے ارزوؤں کے درخت کو جڑ سے کاٹ دے **شعر** جڑہا منصور

سولی پر پکارا عشق بازونکو ÷ یہ اُسکے بام کا زینہ ہے آئے جسکا جی چاہے ÷ پس جو ان مصائب کی
کسوٹی پر کھرا نکلے تو وہ صابر ہے اور صابروں پر اُسکی طرف سے صد رحمت اور مہربانی ہے جن لوگوں نے
اس مقام **رضا و تسلیم** کو اختیار کیا وہ اپنے مقاصد ضروریہ کو پہنچے **قطعہ** گر گزندت رسد تحمل کن ÷ کہ بہ
عفو از گناہ پاک شوی ÷ اے برادر چو عاقبت خاکست ÷ خاک شو پیش ازانکہ خاک شوی **شعر** در بہار آں
کے شود سرسبز سنگ ÷ خاک شو تا گُل بروید رنگ رنگ ÷ چنانچہ یہ مصائب صحابہ بلکہ خود حضرت
رسالت پناہ **علیہ السلام** پر پڑے بھوک کے مارے پیٹ پر پتھر بندھا رہا کرتا تھا جنگ احزاب تک
دشمنوں کے خوف سے راتوں کو نیند نہ آتی تھی تجارت اور زندگی عیش بلکہ مہاجرین نے تو گھر بار بھی راہ مولا میں چھوڑ
دئے تھے - اور سینکڑوں آدمی شہید ہوگئے بھائی نے بھائی کو بیٹے نے باپ کو اپنے ہاتھ سے بادل زار
کفن پہنایا مگر کبھی شکوہ زبان پر نہ آیا کہو تو یہ **مقام رضا و تسلیم** نہیں تو اور کیا ہے یہ اُسی حدیث
پر تو عمل ہو رہا ہے مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا - ایسے ہی **اولیاء اللہ** نے جسوقت یہ حالات رسول خدا اور
صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین کے دیکھے ان حضرات کے دل اُنکے برتاؤ پر جھکتے چلے گئے انکو بھی یہ مراتب رضا و تسلیم
حاصل ہوتا چلا گیا چونکہ فقراء کو اس حدیث سے ابھی بہت محبت ہے **فقیر** کا بیان یہ تھا کہ بچہ بچہ سے حضرت
محبوب الٰہی سلطان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ کہلا دیا - یہی تو وجہ تھی کہ اُنہوں نے حالات رسول خدا
اور صحابہ کا سا اپنا برتاؤ کر لیا اور اپنے لقب حسب نسب جان و مال عزت آبرو ہر ایک قسم عیش و راحت کو
اُس محبوب حقیقی کی نذر کر چکے خدا نے بھی اُنکے نام کو ایسا روشن کیا کہ بچہ بچہ سے محبوب الٰہی کہلا دیا -
اور **محبوبیت** کا خطاب ہندوستان میں پا گئے اسکا ثبوت قرآن و حدیث سے سوائے اسکے اور
کیا ہے **چنانچہ** ایکبار آنحضرت علیہ السلام کے سامنے سے ایک جنازہ گیا **لوگوں** نے اُسکی مذمت
کی تو آپ نے فرمایا وَجَبَتْ وَجَبَتْ پھر دوسرا جنازہ آیا لوگوں نے اُسکی **مدح** کی تو آپ نے فرمایا
وَجَبَتْ وَجَبَتْ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے دونوں کیلئے ایک ہی کلمہ فرمایا آپ نے جواب دیا جسکی
تم نے مذمت کی اُسکے لئے آتش دوزخ واجب ہوئی اور جسکی تم نے مدح کی اُسکے لئے جنت واجب ہوئی
شعر وہ جنت جسکی شہرت ہے وہ نقشہ ہے ترے گھر کا ÷ وہ طوبیٰ ہے جسکا چرچا ہے ستون ہے تیری

مسجد کا ✤ فرمایا تم خدا کے دنیا میں گواہ ہو جسکو تم اچھا کہو وہ اچھا ہے جسکو تم برا کہو وہ برا ہے **شعر** سچا کہے جسے عالم اُسے سچا سمجھو ✤ زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو ✤ خلاصہ یہ کہ امت مرحومہ بحیثیت اجتماعیہ نبی علیہ السلام کے کمالات کا آئینہ ہے اسی لئے حضرت نے فرمایا لَن تَجتَمِعَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ عَلَی الضَّلَالَةِ **ترجمہ** ہرگز جمع نہو گی اُمت محمدیہ اوپر گمراہی کے یعنی امت محمدیہ گمراہی پر مجتمع نہو گی یہاں سے اجماع ہونا اُمت کا برحق پایا گیا اسلئے جو مسلمانوں سے علیحدہ راہ اختیار کریگا جہنم میں جائیگا

اب فقیر پھر اپنا اصلی مطلب بیان کرتا ہے کہ بچہ بچہ سے حضرت محبوب الٰہی سلطان نظام الدین اولیا کہلا دیا من جانب للہ ہے **سبحان اللہ** آپکو کیا اللہ و رسول سے محبت تھی کہ اُسکے سبب سے آپ ہندوستان میں محبوب کا خطاب پا گئے ملفوظات میں جو فقیر نے آپکے حالات کو دیکھا تو ظاہر ہوا کہ کسی نے آپکے روبرو اس رکوع کی تلاوت کی مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ ط وَالَّذِینَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ۔ آخر تک تو آپکو ایک بیہوشی طاری ہو گئی جب ہوش آیا تو آپ نے فرمایا اس امانت کو اسی پیارے نام کے سہارے تو آدم علیہ السلام نے اُٹھا لیا تھا کہ جس امانت کے اُٹھانے سے سب نے جواب دیدیا تھا خدام میں سے ایک نے عرض کیا کہ حضرت وہ کیا امانت تھی جسکو آدم علیہ السلام نے اُٹھا لیا آپ نے اسی حالت شوق و ذوق میں فرمایا وہ یہ امانت ہے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا اس آیت پاک میں فرمایا اسیطرف اشارہ ہے سو یہ بوجہ بھاری بغیر کسی سہارے کے اُٹھ نہیں سکتا پس اس تکان اور رد ماندگی کے دفع کرنیکے لئے ہمیشہ شربت حضوری کا پیالہ پلایا کہ اُسکے نشہ اور سرور میں چور ہو کر دنیا و ما فیہا سے غافل ہو کر ہمہ تن عبادت میں مستغرق ہو جاوے اور اسیر تکان و درماندگی نہ آوے **شعر** ہر چند پیر خستہ دل و ناتواں شدم ✤ ہر گہ کہ یاد روئے تو کردم جواں شدم ✤ فرمایا آپ نے دیکھئے جب کوئی کسی پر عاشق زار ہوتا ہے تو جب اُسکے محبوب کا نام لیکر کوئی اُس سے کیسے ہی بھاری کام کو کہو تو وہ اُسکے نام کے نشہ میں خوشی سے اُٹھا لیتا ہے جب کہ اُسکے سامنے کھڑا ہو کر یوں کہے کہ تیرے قربان۔ کیونکہ عبادت در اصل قربان ہونا ہے محبوب کا تو نام

ہی سننے سے دل بیقرار ہوجاتا ہے جیہ جاے کہ وصال اور مشاہدہ ۰ یہ حال ہو شعر جو میرے منہ تیر اکسی نے نام لیا ؛ دل تمنوہ کو میں نے تہام تہام لیا ۰ یعنی بانی جب محمد مصطفے کا نام لیتے ہیں تو پہلی دونوں ہاتھ سے کلیجہ تہام لیتے ہیں ۰ لا و شک نا فہم نہیں لیتے نہیں لیتے ۰ محمد کی تشنیم لف عنبر نام لیتے میں ۰ غلام نے آپکی خدمت میں عرض کیا اَتٰی اِنَّا اَعْطَیْنَا اَلاَمَانَۃَ میں و ریکے ارشاد میں خدا کی محبت ثابت ہوتی ہے آپنے فرمایا رسولخدا سے محبت کرنا اللہ ہی سے محبت کرنا ہے اور اس آیت کو تلاوت فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ ترجمہ کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میرا کہنا مانو۔ کیونکہ اطاعت رسول اللہ علیہ اطاعت آلہی ہے اسلئے محبت کا نتیجہ اصل تو پوری اطاعت ہے سو فرمانبرداری جان نثاری جسقدر امت محمدیہ کو رسولخدا سے پائی جاتی ہے اسکا بیسواں حصہ بہی کسی امت میں نہیں سبحان اللہ اولیا اللہ کو کیا خدا و رسول سے محبت ہے آپکو اس شاہد سے کیا محبت ہو سکتی ہے اسلئے تو کہا ہے صالحین کی صحبت سے مردہ دل زندہ ہوجاتے ہیں — فی زمانہ بہی ایسے حضرات بہت موجود ہیں کہ صالحین کی صحبت سے اُنکے دل منور ہوگئے ہیں لیکن کل کا حال میں درج نہیں کرسکتا کیونکہ میرا مطلب اصلی ہاتہ سے جاتا ہے۔ بقایاے یادداشت کی مشتے نمونہ از خروارے ایک بزرگ صاحبونکا حال بیان کرتا ہوں کہ اس صحبت کی برکت سے اُنکے نفس کو تربیت اور روح کو تازگی حاصل ہے۔ خشوع و خضوع اُنکی عبادت کا اس درجہ کو پہنچ گیا ہے جیسا کہ حالات تبع تابعین کے دیکہنے والونکا تہا چنانچہ نواب مرزا محمد حسن صاحب عرف خضر ہمشیرہ زادہ جناب نواب ضیاء الدین احمد خانصاحب بہادر مغفور کا۔ انکا ذکر میں نے اسلئے یہاں پر کیا ہے کہ اوپر سے بیان صالحین خصوصاً حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء کا تہا — قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ترجمہ فرمایا حضرت نے آدمی ساتہ اُسکے ہے جسکو دوست رکھتا ہے یعنی جو کوئی کسیکو دوست رکھتا ہے اُسکا ذکر اُسکے صحبت میں آجاتا ہے اسلئے کہ محبت محبوب تک پہنچا دیتی ہے۔ آپکی کیفیت عبادت کا یہ حال ہے کہ جسقدر ہے محبت سے ہے ایک وقت میں جو خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز میں مشغول تہے میں نے جو خیال کیا تو نماز کا خضوع خشوع قریب قریب ابرار لوگوں کے پایا یہ اثر فقط صحبت صالحین کا ہے جو اس کیفیت سے انکو نماز حاصل ہے یہانتک بیان [illegible]

[illegible] (کیا) [illegible]

کیا جاتا ہے •

نواب مرزا محمد حسن خان صاحب عرف خضر میاں

عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و جلال حاتم کرم سکندر دوران رستم صفت نوشیروان زماں محمد حسن خانصاحب خلف الرشید حضرت حافظ صوفی نواب مرزا حیدر حسن خانصاحب مرحوم ومغفور خلف الصدق جناب نواب مرزا غلام حسین خان صاحب بہادر مغفور خلف الصدق جناب نواب فیض اللہ خاں صاحب بہادر مغفور خلف الصدق حضرت جناب نواب قاسم جان خان صاحب بہادر مرحوم - انکو شاہ عالم بادشاہ سے بصلہ نوکری خطاب سہراب جنگ کا عطا ہوا تھا یہ آپکے جد امجد ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے تونگر صورت درویش سیرت انسان پیکر فرشتہ صفت پابند صوم وصلوٰۃ - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت حضرت کی ہمیشہ بتواضع وتکریم آمادہ ہے تلاوت قرآن سے بہت محبت ہے فی زمانا حضرت بعہدہ تحصیلداری سرفراز ہیں - آپ بھی امیر ابن امیر ابن امیر ابن امیر ہیں آپ کے بھائی نواب محمد حسین خانصاحب عرف بڑے میاں بعہدہ معزز دہلی میں سرفراز ہیں وہ بھی نہایت دیندار پابند صوم وصلوٰۃ ہیں آپ مغل بخاری ہیں - اصل تو یہ ہے کہ ایسے حضرات سے بہت فیض ہے اور ان کا ہونا باغنیمت ہے فقیر بھی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوْبَكُمْ فِیْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكُمْ فِیْ عَمَلِ الْاَخْیَارِ ترجمہ پاک کرے خدا تمہارے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تمہارے کاموںکو نیکوں کے کام میں •

جناب نواب معلی القاب محمود علیخاں صاحب بہادر رئیس چھتاری

جناب مستطاب معلےٰ القاب گردوں رکاب فلک انتساب مسند آرائے عز وجلال جلوہ افزائے جاہ بالشان مکنت واقبال فخر خاندان شرف دودمان نواب محمود علیخانصاحب - آپکی عدل گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیروانکا مٹا دیا اور سخاوت و بلند حوصلگی نے قصہ حاتم کا جہان کے دل سے

بہلا دیا - ابر نیساں آپکی گہرباری سے عرق آلودہ انفعال ہے اور دریا آپ کا جود و کرم دیکھ کر شرم سے آب آب ہے اوصاف حمیدہ آپ کے بیرون از تحریر ہیں آپکو علماء و فقرا سے کمال محبت ہے جو آپکا کار ہے وہ سب مطابق سنت ہے آپ بہت بڑے متقی ہیں آپکے اوقات شریف کا یہ حال ہے کہ ہر وقت عبادت اور تلاوت قرآن میں مشغول رہتے ہیں اسکی برکت سے آپکے چہرہ پر نور برستا ہے جی چاہتا ہے کہ چہرہ کو دیکھتے رہیں یہ بات خداداد ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - ادنے غریب بھی اخلاق میں آتے ہیں ہمہ تن اُس سے ملتفت ہو جاتے ہیں آپکی ذات بابرکات سے ہزارہا اللہ کے بندونکو فیض ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسے ہی لوگوں سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوْبَكَ فِيْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِيْ اَعْمَالِ الْاَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں +

عالیجناب نواب امیر الدین احمد خانصاحب بہادر رئیس لوہارو

جناب مستطاب معلے القاب گردوں رکاب فلک انتساب جاتم زمان سکندر دوراں زیب افزائے مسند و ملت و اقبال جلوہ آرائے وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان رئیس المسلمین جناب نواب محمد امیر الدین احمد خانصاحب بہادر خلف الرشید جناب نواب علاء الدین احمد خانصاحب بہادر مرحوم و مغفور خلف الصدق نواب معلے القاب جناب امین الدین خانصاحب بہادر مرحوم خلف اکبر نواب جہانیاں مآب فخر الدولہ نواب احمد بخش خانصاحب مرحوم - آپکے اوقات شریف کا حال میں نہیں بیان کر سکتا یہ صاحب نہایت دیندار و متشرع پابند صوم و صلوٰۃ و تلاوت قرآن میں اکثر مشغول رہتے ہیں - آپکے کمالات کے لکھنیکی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے کلام معجز نظام آپکا تمام فصاحت و بلاغت ہے شہرہ دادگستری و آوازہ عایا پروری آپکا چار دانگ عالم میں بلند ہے عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پسند ہر ادنی و اعلی کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں قطع نظر اسکے آپ عالم بھی ہیں آپ امیر ابن امیر

ابن امیر ابن امیر ہیں غربا و مساکین اور مستحقوں کے لئے اکسیر ہیں کیوں نہو یہ استاد کی صحبت کی برکت ہے **اعنی جناب مولانا سید ولی خان صاحب** اکرمہ اللہ تعالے **زبدۂ فقہاے** جہان صلحاے زمان اعرف العرفار افضل الفضلار تونگر صورت درویش سیرت انسان بیکر نفقیہ مثیل افتخار علمار حضرت مولانا سید ولی خانصاحب ۔ آپکے علم و فضل کا بیان حاطہ تقریر و تحریر سے باہر ہے بہرحال آپکی ذات فی زمانا بہت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع و کشادہ ہے طبیعت آپکی متواضع و تکریم آمادہ ہے اَللّٰھُمَّ ضَاعِفْ فِی حَالِہٖ وَ قَالِہٖ ۔

عالیجناب محمد یحییٰ خانصاحب بہادر

یہ صاحب موضع تاوڑی ضلع میرٹھ کے رئیس ہیں نہایت دیندار اور متقی پابند صوم و صلوۃ اور تلاوت قرآن میں ہروقت مشغول رہتے ہیں آپ اپنے نواح و اطراف میں گویا چراغ ہیں عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی اور رسول مقبول کو بہی پسند ہے ہر ادنے و اعلی کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکی لطف و کرم کا مداح ہے اخلاق آپکا بہت وسیع اور کشادہ ہے آپکی ذات سے غربا کو بہت فیض ہے آپکا دم غنیمت ہے فقیر بہی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور دعا کرتا ہے طَھَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَکّٰی اَعْمَالَکَ فِی اَعْمَالِ الْاَخْیَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں +

جناب حاجی قطب الدین صاحب مرحوم

دہلی میں آپ ایک بڑے ارکین اسلام ہوئے گذرے ہیں آپ کے کیا کیا حالات لکہے جاویں قلم میں کہاں طاقت ہے کہ وہ بیان کرسکے مختصر اکچھہ حال آپکا فقیر اپنی تفسیر میں بطور یادداشت لکھتا ہے انکا نام نامی ہے اول تو اس بلند ہمت دینپناہ خلیقت جو امرد کو یہی خیال ہر وقت دامنگیر رہتا تہا کہ حمایت اسلام اور ہمدردی قوم پائی جائے اسی خیال سے اس عالی ہمت نے ایک انجمن اسلام قایم کی تہی جسمیں آپکا شورہ ہروقت یہی رہتا تہا کہ فلاں مسجد کی تعمیر ہونی چاہیے اور فلاں فلاں جگہ

کی مرمت ہونی چاہیئے چنانچہ مسجد فتحپوری اور جامع مسجد کی آپ نے اس صدق نیتی اور عمدگی سے
مرمت کرائی جو صدہا سال کو کافی ہوگی علاوہ اسکے لاوارث مسجدوں کی ماہواری امداد۔ اور طلباء
کا وظیفہ اور بیوہ عورتوں کی دستگیری۔ علماء فضلاء صلحاء کی قدردانی فقراء کی تواضع مساکین کی دلجوئی
مہمان نوازی بزرگوں کا ادب آداب شرفاء کی خفیہ طور پر مدد وغیرہ وغیرہ اللہ تعالے نے آپکی ذات فیض آیات میں
کیا کیا خوبیاں عطا فرمائی تہیں یہ اللہ کی توفیق ہے جسکو چاہے کام ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ اللہ تعالے نے کیا کیا اوصاف حمیدہ آپمیں رکھے تہے امین بہی آپ اعلے درجہ کے
تہے مخیر بہی آپ ایسے تہے سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بہلا دیا تہا دامن
اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ تہا ہر اعلے و ادنے کیطرف نظر فلاح تہی ہر کہ و مہ آپکے لطف و
کرم کا مداح تہا دنیامین کون آپ سے ناواقف تہا آپ کی خوبیاں سب پر اظہر من الشمس تہیں
حاجی صاحب مرحوم کو خدا جنت عطا فرماے آمین۔ الحمد للہ کہ آپنے اپنے قایم مقام بقاء نام کیواسطے
اپنے چار صاحبزادونکو چہوڑا جنکے اسماء عالی یہ ہیں۔ حافظ فضل الرحمن صاحب۔ حاجی عبدالغنی صاحب۔ محمد شفیع
صاحب عبدالرزاق ماشاء اللہ اپنی اپنی عادت میں اچہے اور صالح ہیں۔ لیکن ان میں سے عالیجناب
حاجی عبدالغنی صاحب نہایت دیندار صالح پابند صوم وصلوٰۃ خدا ترس رحمدل غرض جو جو خوبیاں
اللہ تعالے نے حاجی صاحب مرحوم میں عطا کی تہیں وہ تمام ہو بہو اس چہوٹی سی عمر میں آپکو عطا فرمائیں
وہی حمایت اسلام اسیطرح مہمان نوازی غرباء پروری مسکین نوازی ماہواری امداد مساجد لاوارث و وظیفہ
طلباء بیوہ عورتوں کی دستگیری علماء فضلاء کی قدردانی اور صلحاء سے محبت فقراء کی تواضع شرفاء کی
خفیہ طور پر امداد آپکی ذات بابرکات سے صدہا کو فیض ہے اور دامن اخلاق آپکا بہی بڑا وسیع و
کشادہ ہے طبیعت آپکی ہمیشہ تواضع و تکریم آمادہ ہے آپ ہی امیر ابن امیر ہیں آپکا دم غنیمت ہے
سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بہی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور
وہ شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوبَكُمْ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى عَمَلَكُمْ فِي أَعْمَالِ الْأَخْيَارِ ترجمہ
پاک کرے اللہ تمہارے دلونکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تمہارے کاموںکو نیکوں کے

کام میں اب **فقیر** اپنا اصلی مطلب یاد دلاتا ہے کہ اس قلب کی حفاظت پر تمام انبیا اور صدیق تاکید کرتے چلے آئے اور اسی دل کی صلاحیت کیواسطے آخر کو ہمارے رسول اللہ بھی تشریف لائے اور اول آپکی تعلیم بھی یہی تھی جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ یَا بُنَیَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ **فائدہ** اس حدیث پر آپنے اپنی معیت اور جنت کا دارمدار فرمایا کہ جو میری معیت سے جنت میں آنا چاہے تو وہ اپنی صفائی قلوب آپس کی محبت پیدا کرے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جبتک ہم تم یہ اوصاف نہ پیدا کرینگے مستحق اُس جنت کے نہونگے کہ جسکی رب العالمین کیطرف سے آیت بشارت دے رہے ہیں وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِیْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ **ترجمہ** اور خوشخبری سنا اُن لوگونکو جو کہ ایمان لائے اور اچھے کام کیے یہ انکے لیے باغ ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہیں جب انکو وہاں سے کوئی پھل کھانیکو ملیگا تو کہینگے یہ تو وہی ہے جو کہ ہمکو پہلے ملا تھا اور اُنکو وہ پھل (باہم رنگ وصورتیں ملے ہوئے) دیے جائینگے اور اُنکے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہیں اور وہ وہاں ہمیشہ رہینگے **تفسیر** کہ اے نبی صلی اللہ علیک وسلم جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے اچھے کام عبادت وسخاوت وغیرہا کیے ہیں اُنکو یہ مژدہ سنادے کہ اُنکو مرنیکے بعد اُس عالم میں ایسے باغ عنایت ہونگے کہ جنمیں نہریں بہتی ہونگی اور باغوں کے میووں میں عجب لطف ہوگا کہ شکل وصورت رنگ وبو یکساں اور مزے الگ الگ ہونگے یہانتک کہ جب کوئی میوہ اُنکو ملیگا تو اس مشابہت سے یہ سمجھینگے کہ یہ تو ہم ابھی کھا چکے ہیں مگر جب کھاوینگے تو نیا لطف پاوینگے اور اُنکو جسطرح مکانات اور کھانے عمدہ عنایت ہونگے اسیطرح اُنس وصحبت کیلئے پاکیزہ بیویاں ملینگی کہ جو نفرت کی باتیں ہوتی ہیں وہ اُنمیں نہونگی نہ صورت میں نہ سیرت میں اور نہ اُنکو بڑھاپے اور موت یا افلاس کا غم نہوگا بلکہ وہ اسی عیش وآرام کے ساتھ ہمیشہ رہینگے۔ **اب فقیر** کہتا ہے کہ یہ بات عام پر **واضح** ہو کہ انسان کی رغبت

تین چیزوں سے زیادہ ہوتی ہے اور انہیں کیطرف زیادہ احتیاج پڑتی ہے (۱) **مکان عمدہ**
(۲) اچھے سامان عمدہ کھانا پینا (۳) عورت حسین پس اول کو تو لہم جنات میں اور دوسرے کو
کلما رزقوا میں اور تیسرے کو جملہ لہم فیہا ازواج میں بیان کردیا اور اسپر ایک کھٹکا ان چیزوں
کے فنا ہوجانے یا اپنے مرجانیکا بھی ہوتا ہے کہ جو تمام لذت کو خاک میں ملا دیتا ہے **ع** مراد
منزل جاناں چہ امن عیش چوں ہردم ﴿ جرس فریاد میدارد کہ بربندید محملہا ﴾ اس کھٹکے کو ہم فیہا
خالدون سے مٹادیا اس سے زیادہ کیا نعمتیں چاہئیں۔ خدا کیا مہربان ہے اپنے بندوں پر اپنی بے حد وقت
رحمت اور عنایت کا امیدوار بناکے مفتون کردیا ان آیات اور ان جملوں سے دلوں پر نقش کردیا
اور ہر ایک قسم کی محبت سے ہمارے دلوں کو بھردیا آخرت کی انواع باقیہ اور عنایات غیر متناہیہ کا نقش دل
پر جماکر اپنا دلوادہ اور مجنوں بنالیا **فقیر** کہتا ہے کہ یہ سب کچھ ہے مگر تمام دنیا اور آخرت کی مصلحتیں
اسی پر موقوف رکھی گئی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہو پھر اس یقینی امر کے لیے کچھ توشہ
آخرت کا بندوبست نکرنا کس درجہ کی حماقت ہے کیا ایسے لوگوں کو اس حیات مستعار پر ایسا خیال ہے کہ
ہم اس دنیا میں ہمیشہ زندہ رہینگے افسوس انکے لئے **عبرت** ہونی چاہیئے ہم تو ہر روز اپنی آنکھوں
سے دیکھتے ہیں کہ کیسے کیسے نوجوان حسین اور کیسے کیسے با اقبال اور ذی اقتدار اور کیسے کیسے بادشاہ
ہفت کشور اور کیسے کیسے عیش و آرام اٹھانیوالے ہزاروں من مٹی کے نیچے آتے جاتے ہیں
شعر مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم ﴿ تو نے وہ گنجہائے گرانمایہ کیا کئے ﴾ اب
انکے وہ سامان عیش ہیں نہ وہ ارباب جلسہ ہیں نہ وہ مال و زر انکے پاس ہے۔ پھر جب آخر کار
ایک روز یہ تمام عیش و آرام ہاتھ سے جانا ہے۔ غایت الامر دس بیس برس کے بعد تو اس چند روزہ
حظ دنیا پر دل لگانا عبث ہے **شعر** قابو میں ہوں میں تیرے گر اب جیا تو پھر کیا ﴿ خنجر
تلے کسو نے ٹک دم لیا تو پھر کیا ﴾ **اشعار** عالم میں جو تھے فیض کے دریا وہ کہاں ہیں ﴿ جو نور خدا سے
ہوئے پیدا وہ کہاں ہیں ﴾ ہم سب سے جو تھے افضل و اعلیٰ وہ کہاں ہیں ﴿ پیدا ہوئی جنکے لئے
دنیا وہ کہاں ہیں ﴾ جو زندہ ہے وہ موت کی تکلیف سہیگا ﴿ جب **احمد** مرسل نہ رہے کون رہیگا ﴾

پس جبکہ یہی حالت ہے یہ اس دنیائے فانی پر دل لگانا عبث ہے مگر ہمارا تمہارا حال مثل اُن بچوں کے ہے کہ جسطرح وہ نادان بچے ذرا سی مٹھائی میں بہل جاتے ہیں اور عمدہ چیز ہاتھ سے دیدیتے ہیں اس تھوڑی سی لذت فانی کیواسطے ایسے خدا اور رسول کو ہاتھ سے دیدینا اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنا ہے اسکی ایسی مثال ہوئی جیسے کوئی مریض حکیم کے حکم کو نہ مانے اور بدپرہیزی کرے تو حکیم کا کیا نقصان کرتا ہے اپنی ہی جان پر ستم ڈھاتا ہے وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ +

فضائل قرآن مجید

حدیث فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ تین آدمیونکو دوزخ نہ جلائیگا (۱) ایک تو وہ شخص جو قرآن کی محبت سے تلاوت کرتا ہے (۲) دوسرا وہ شخص جو مہمان کو دوست رکھتا ہے (۳) تیسرا وہ شخص کہ اُسکے پاس مال نہ ہو اور بھوکا ہو مگر اللہ کے خوف سے وہ زنا نہیں کرتا **حکایت** شفیق بلخی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے پانچ چیزونکو جو تلاش کیا تو اُنکو پانچ چیزوں میں پایا جواب منکر نکیر کو جو تلاش کیا تو تلاوت قرآن میں پایا روشنی قبر کو ڈھونڈھا تو اسکو رات کی نماز میں پایا (فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دو رکعت تہجد کی پیاری ہیں مجکو دنیا و مافیہا سے بارہ رکعت نفل تہجد میں ہیں ترکیب اُسکی علیحدہ ہے بعضوں نے لکھا ہے کہ اول رکعت میں سورۂ اخلاص بارہ بار سے شروع کرے اور آخر بار میں ایک بار پڑھے اور سورۂ یٰس بہی عمدہ ترکیب ہے کہ بارہ رکعت میں اس سورہ کو ختم کرے کیونکہ سورۂ یٰس دل ہے قرآن شریف کا اور ایک دل وقت تہجد کا اور ایک دل مومن کا تینوں دل جمع ہو کر دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے روشنی قبر کیلئے یہ نہایت عمدہ نسخہ ہے طالبان خدا کو واضح رہے کہ سوائے تہجد کے قبر کی روشنی نہوگی) تیسرے عبور پل صراط کو جو ڈھونڈھا تو صدقہ میں چوتھے عرش کا سایہ جو ڈھونڈھا تو خلوت میں پایا پانچویں قوت برکت کو ڈھونڈھا تو صلوۃ ضحیٰ میں پایا غرض جو کار ہوتا ہے محبت سے ہوتا ہے تلاوت قرآن ہو تو وہ بھی محبت سے ہو یعنی باعمل ہو پہر تو قرآن اکسیر کا عمل رکھتا ہے مثلاً اس کی تلاوت میں یہ آیت گذری وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ

[illegible] ہے تیں غصہ کو [illegible]

فضائل قرآن مجید

کرنے ہیں لوگوں سے خدا کو بہاتے ہیں احسان کرنیوالے صاحب تلاوت کو معلوم ہوا کہ
خدا کو ایسے لوگ بہاتے ہیں تو اسنے اپنی عادت خونخواری سے توبہ کرکے عادت اُن لوگوں کی اختیار کی تو
خدا کو یہ بھی بھا گیا اور خدا کے دوستوں میں شمار کیا گیا۔ پس تلاوت قرآن اسکے حق میں کیسی مفید ہوئی
اگر اسکو یہ خیال ہے کہ تلاوت قرآن بھی دنیا کے کاموں میں سے ایک کام ہے (جیسے اور کاروبار دنیا کے
ہیں منجملہ انکے تلاوت قرآن بھی ہے) اور عظمت قرآن کی اُسکے دل میں نہیں ہے تو ایسے قاری پر قرآن
لعنت کرتا ہے ایسے قاری کا حال میں قریب بیاس **نقل** کے پاتا ہوں کہ ایک مولوی صاحب نے ایک
بھنگڑ کو بہت **ہدایت** کی کہ میاں بھنگڑ صاحب تم اس فعل بد کو رمضان میں تو جانے دو
اور تم رمضان شریف کے روزے رکھو ورنہ تمہارے حق میں اچھا نہ ہوگا اُسنے عرض کیا کہ مولوی صاحب
آپکا یہ ارشاد میرے سر آنکھوں پر میری سعادت دارین ہے انشاء اللہ کل سے میں ضرور روزہ رکھونگا۔ خیر اُسنے
مولوی صاحب کی ہدایت کی موجب روزہ رکھا جب دن قریب غروب کے ہوا تو اُسنے کچھ بھنگ نکالکر گھوٹنی شروع کی
تو اُسکے یاروں نے اُس سے کہا کہ اللہ کے بندے اگر تو نے **احکام** شریعت کو دل سے قبول کیا ہے
اور یہ روزہ بھی اللہ کیواسطے رکھا ہے تو اس فعل بد کو بھی اللہ کیواسطے چھوڑ دے اُسنے کہا کہ یہ تمہارا
کہنا بہت صحیح ہے میرا بھی اسمیں بہت فائدہ ہے لیکن میرے خیال میں کچھ اور ہی بات سما گئی ہے انہوں
نے کہا وہ کیا بات ہے۔ کہا میں تو اسی بھنگ سے روزہ **افطار** کرونگا اسلئے کہ روزہ کا ثواب
اور بھنگ کا عذاب دونوں آپسمیں لڑتے ہوئے آسمان کو جاوینگے اور میں تماشا دیکھونگا۔ پس یہی خیال تو
ہمارے تمہارے دلوں میں سما گیا ہے۔ افسوس تلاوت تو یہ ہو رہی ہے يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ
ترجمہ خدا سود کو مٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے۔ اور صریح آجکل اسکا برعکس ہو رہا ہے۔ کہو تو یہ کلام
اسلام سے تمسخر نہیں تو اور کیا ہے ایسے لوگونکو بھی تو خیال ہے کہ نماز کا ثواب اور سود کا عذاب لڑتا ہوا
آسمان کو جاوے اور ہم تماشا دیکھیں۔ پس اب جو کوئی ملحد منش تیرہویں صدی میں خواہ مخواہ یا بخیال
سوار بنکر اس آیت کی تخصیص کرے کہ صرف غریبوں سے **سود** لینا حرام ہے اور دولتمندوں سے
درست ہے اور گورنمنٹ پرامیسری نوٹ کی آمدنی بھی درست ہے اور رفاہ عام کے سرمایہ کا سود

لینا

لینا بھی سنت ہے جیسا کہ علیگڈہ کا مدرسہ سود لیتا ہے اور ریل وغیرہ اور امور تمدن میں بھی سود کیلئے روپیہ دینا درست ہے پھر اسپر دہلی کے علماء پر بہتان باندھنا کہ انہوں نے ایسا فتوے دیا تھا صریح غلط ہے اور یہ کہنا کہ مسئلہ تجارت اور ترقی ملک کے حقمیں سد راہ ہے سخت بیوقوفی اور ابلہ فریبی ہے حق یہ ہے کہ سود کی تمام قسمیں حرام ہیں اور اسپر چار وعید نازل ہیں اول یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ اور اسکے بعد حَرَّمَ الرِّبٰوا - دوم وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ سوم یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰو - چہارم فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اسیطرح احادیث صحیحہ میں سود کے لینے والے اور دینے والے اور کاتب شاہد سب پر لعنت آئی ہے سب جانتے ہیں سب تلاوت کرتے ہیں پس اس فعل بد کو کیوں اختیار کر رکھا ہے - فقیر کہتا ہے عقلمندوں کا یہ کام نہیں ہے کہ بری چیز کو اچھا جانکر اسپر نقد عمر عزیز کو صرف کرنا بڑے خسارہ کی بات ہے اور اسی لئے اس جہل مرکب کو حکما نے مرض لا دوا مانا ہے مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی ﴿ و نیز خدائے تعالے نے بھی اپنے کلام میں اسکو سب سے بڑا مرض گردانا ہے قُلْ هَلْ نُنَبِّئُکُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ۵ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۵ ترجمہ تو کہہ کہ آؤ ہم تمکو بتلاویں کہ سب سے زیادہ کون خسارہ میں پڑے ہوئے ہیں وہ جنکی دنیا اکارت گئی اور وہ یہ سمجھے ہیں کہ ہم اچھا کر رہے ہیں نقل ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کسی جنگل میں تشریف لیجاتے تھے جماعت خدام ہمراہ تھی ایکا ایک آدمی کی کھوپری پر گذر ہوا اسکی پیشانی پر لکھا ہوا تھا خسر الدنیا والاخرہ - آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے تلاوت قرآن کی اسپر عمل نکیا آخر اسکا یہ بد انجام ہوا کہ دونو جہان سے محروم رہا سبحان اللہ یہ کیسے عاملان قرآن تھے لکھا ہے کہ جب حضور پر یہ آیت نازل ہوئی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۵ ترجمہ تمکو ہرگز نیکی نملیگی جب تک کہ تم کچھہ اپنی دل پسند چیز میں سے خرچ نکروگے تفسیر یہاں اللہ کی راہ میں صرف کرنیکا ذکر ہے یعنی ابرار لوگوں کا مرتبہ تمکو جب ملیگا جب تم اپنی دل پسند چیز کو اللہ کیواسطے صرف کروگے - یہ

ایسے پاکیزہ الفاظ میں ادا نے مطلب ادا کیا ہے کہ جسمیں ہزاروں اسرار کیطرف اشارہ ہے مختصر اسکا یہ ہے
اول تو انسان کو اپنی جان ایسی محبوب ہے اُسکا صرف کرنا یہ کہ روح کو اُسکے مشاہدہ جمال میں ہمہ تن محو و
فنا کردے پہر اُسکے وصال حقیقی کا طالب ہے اُسکے بعد مال ہے اُسکو اللہ کے راستہ میں دے جب مجلس ابرار میں
پہونچیگا جب یہ آیت نازل ہوئی فقام طلحة وقال یا رسول الله ان الله تعالی یقول لن
تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ترجمہ کہڑے ہوئے طلحہ اور عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق اللہ یہ
فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون میرے پاس مرغوب مال صرف ایک باغ بیرحا ہے۔ قبول
فرمائے اور راہ خدا میں صرف کیجے۔ یا اللہ یہ کیا لوگ قرآن کے قدردان تہے آیت نازل ہوئے نہیں پائی
عمل کر دکہایا یا اللہ اور رسول بہی ایسے قدردان ہوئے کہ خدا نے انکی نسبت اپنے حبیب محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ کہلا دیا طلحة فی الجنة۔ طلحہ کیلئے خدا کیطرف سے بشارت جنت ہے
یہ بہی کیا عالی ظرف لوگ تہے کچہہ خیال نہیں کہ ہماری نسبت ایسی بشارت ہوچکی اُسیطرح عبادت
میں مشغول ہیں نقل ہے کہ ایک بزرگ دیندار نے دنبہ پال رکھا تہا اتفاق سے وہ بیمار ہوگیا اُنکی
اولاد نے عرض کیا کہ حضرت دنبہ قریب المرگ ہے ارشاد ہو تو اُسکو ذبح کرکے راہ خدا میں صرف کریں اُس
بزرگ نے کہا کہ اسکا گوشت تم بہی کہاؤگے۔ کہا نہیں۔ کہا کیوں نہیں کہاؤگے۔ اُنہوں نے کہا نقصان
کریگا۔ اُس بزرگ نے کہا کہ خدا کی راہ میں ایسی چیز دینی کہ جسپر یہ تاکید لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔
اور تمہارا یہ خیال کرنا گویا قرآن پر ایمان نہیں لانا ہے اُسی رات عالم رویا میں اُس بزرگ کو زیارت
رسول خدا کی ہوئی فرمایا کہ تیرے اس خیال پر صد ہزار آفریں ہے تیرے لئے جنت کا میں ضامن ہوں۔ یہ
کسکی صحبت کی برکت تہی فقط تلاوت قرآن کا سبب تہا اسی لئے حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ
والنازعات بعد نماز عصر کے ہمیشہ پڑہیگا وہ قبر میں اتنی دیر رہیگا کہ جتنے عرصہ میں نماز عصر پڑہی جاتی ہے
پہر جنت میں چلا جاویگا سبحان اللہ قرآن کیا عجب نعمت ہے الحمد للہ اس زمانہ میں بہی ایسے ایسے دیندار
عاملان قرآن اور انصار اسلام موجود ہیں کہ انکی عالی ہمتی پر ہزار آفریں ہے کہ باوجود ایسے عہدوں جلیل القدر
پر سرفراز ہونیکے پہر انکی دینداری کا یہ حال ہے کہ پابند صوم وصلوٰۃ ہر وقت تلاوت قرآن میں مشغول ہیں

اللہ ورسول کی رضا جوئی میں جان ومال کا کچہہ خیال نہیں جیسے کہ **افتخار الامرا عالیجناب مستطاب معلے القاب گردوں رکاب فلک** انتساب حاتم زمان سکندر دوران زیب افزاے مسند **دولت** واقبال جلوہ آرای وسادہ مکنت وجلال عالی خاندان صاحب عزو شان جناب **منور علیخان صاحب** بہادر ممبر کونسل ریاست **نابہ** آپکی کمالات لکہنے کی زبان قلم میں کہاں طاقت ہی کلام سحر نظام آپکا تمام فصاحت وبلاغت سے شہرہ دادگستری آوازہ رعایا پروری آپکا چار طرف گیتی میں بلند ہی عدل وانصاف آپکا **منصف حقیقی** کو پسند ہے مرادنی واعلی الکیطرح نظر فلاح ہی ہر کو مہ آپکی لطف وکرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ ختم ہیں سچ تو یہ ہی کہ ایسے لوگ ہی اسلام کی رونق ہے آپ امیرزن امیر غریب باستغنیون کی لیے اکسیر ہیں فقیر ہی انکا شکریہ تہِ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ ترجمہ پاک کری اللہ تیری دلکو نیک لوگونکی دلوں میں پاک کری تیرے کام کو نیکوں کاموں میں **الغرض** جو شخص انکی محبت سے اور اللہ کیواسطے تلاوت کرتا ہی بقول پیغمبر علیہ السلام دوزخ میں نجاویگا دوم حضرت نے اُس حدیث میں فرمایا مہمان نواز دوزخ میں نجاویگا اگر اُسکی مہمان نوازی اللہ ہی کیواسطے ہی **حکایت** ایکروز امیر طلحہ شکار کہیلنے ہوی لشکر سے علحدہ ہوگئی آپکو رات قبیلہ قیس میں ہوی مالک ابن عوف اس قوم کا سردار تہا انہنے آپکی مہمانی کچہہ نکی امیر صاحب صبح کو چلے آئے پیچہے سے مالک ابن عوف کو معلوم ہوا کہ امیر طلحہ تہے اُسنے ایک عرضی اپنی عدم شناخت کی لکہی امیر نے جواب لکہا کہ مجکو اپنی تکلیف کا کچہہ خیال نہیں صرف یہ افسوس ہے کہ آپ کی ذات میں مہمان نوازی کا وصف نہیں معلوم ہوتا ہے اگر تمنے پہچانکر مہمان نوازی کی تو کیا کی میں نے رسولخدا سے سُنا ہے کہ **مہمان** نوازی وہ ہے کہ میزبان امیر وفقیر کو یکساں جانے **شعر** تفاوت جب ہو درویش وغنی میں ✤ بہلا پہر شرط مہمانی کہاں ہے ✤ کہ وہ سبکو یکساں جانتا ہے ✤ جو بامہر ومحبت میزبان ہے ✤ اگر ایسی مہمان نوازی ہے تو بیشک بقول **علیہ السلام** وہ میزبان دوزخ میں نجایگا اور تیسرا شخص دوسری حدیث میں یہ بیان ہوا تہا کہ جسکے پاس تمام سامان زنا موجود ہوا اور وہ خوف خدا سے زنا نکرے **حکایت** ایک بادشاہ اپنے ملک کا دورہ کرتا ہوا ایک جنگل میں فوج سے علیحدہ ہوگیا تو اُسکو پیاس کا غلبہ جو ہوا ایک آبادی کیطرف گہوڑا اُڑا کر پہنچا جب گانوں میں پہونچا تو ایک عورت حسین کو دیکہا کہ اپنے دروازہ پر کھڑی ہے اُسپر بادشاہ مفتون ہوگیا بے ساختہ اُس مکان کے اندر جا گہسا - چونکہ وہ عورت نہایت دانا تہی **شعر** نہ ہر زن زن است

نہ ہر مرد و مرد + خدا پنج انگشت یکساں نکرد + معلوم کرکے کہ یہ شخص کوئی بڑا صاحب اقبال ہے عرض کیا میں حاضر ہوں لیکن آپ سے ایک بات دریافت کرنا چاہتی ہوں بادشاہ نے کہا وہ کیا ہے بیان کر اس عورت نے کلام مجید لاکر سامنے رکھدیا اور عرض کیا کہ اس آیت کے معنی بتلاؤ - وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا ۝ ترجمہ مت نزدیک جاؤ زنا کے تحقیق وہ ہے بیحیائی اور بری ہے راہ - لکھا ہے کہ اسوقت بادشاہ کی حالت خوف خدا سے دگرگوں ہوگئی اسی عالم بیہوشی میں جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی فرمایا بیٹا میں دنیا میں تیرا نبی ہوں اور قبر میں تیرا غمخوار ہوں اور حشر میں تیرا شفیع ہوں جیسے کہ تو نے بالغیب قرآن کی تصدیق کی ہے میں تیرے ایمان کی تصدیق کرتا ہوں واہ کیا شفقت رسول اللہ صلعم ہے شعر نبی تجھسا نہیں پیدا نہ مجھسا پُرگنہ پیدا + میرے شاہا عنایت ہو شفاعت کی دعا مجکو +

فقیر کہتا ہے اے دینی بھائیو یہ مقام غور ہے کہ بادشاہ کو ایک آیت پر ایمان لانے سے زیارت رسول اللہ ہوا و جنت کی بشارت ہو کاش اگر ہم تم بھی قرآن کی تصدیق دل و جان سے کریں تو اسی انعام ہمیشگی کے مستحق سمجھے جاویں سبحان اللہ خدا سے ڈرنا بھی ایک عمدہ توشہ آخرت کے لئے ہے حکایت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی بنی اسرائیل میں سے ایک مسجد کیطرف گئے ایک مسجد کے اندر چلا گیا دوسرا مسجد کے باہر بیٹھ گیا اور کہنے لگا مجھسا آدمی اللہ تعالے کے گھر میں جاوے میں نے تو اللہ تعالے کی نافرمانی کی ہے اتنے خوف کے سبب سے وہ صدیق لکھا گیا ایک اور آدمی سے بنی اسرائیل میں گناہ ہوگیا اُسکو اس گناہ کا رنج ہوا بیقرار ہوکر کبھی باہر باہر سے اندر جانے لگا اور یہ کہتا جاتا تھا کہ کس چیز کے ساتھ میں اپنے رب کو راضی کروں کونسی بات سے میں اپنے رب کو خوش کروں وہ اس ڈر کیوجہ سے صدیق لکھا گیا الحمد للہ کیا اچھے وقت پر خبر ہوئی کہ جسکا بندوبست اب ہو سکتا ہے بھائیو یہ عادتیں پیدا کرو جیسے کہ اللہ و رسول نے ہمارے تمہارے وصف قرآن اور حدیث میں فرمائے ہیں وہ وصف تو ہم تمکو ضرور پیدا کرنے چاہئیں اب وہ وصف بطور مختصر بیان کرتا ہوں فضائل امت محمدیہ قَالَ اللّٰہُ تعالے كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۝ ترجمہ تم اچھی جماعت ہو پیدا کیے گئے ہو لوگوں کے لئے کہ انکو اچھی باتیں بتایا کرو اور بری باتوں سے

منع کیا کرو اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر **تفسیر** اجماع امت کے برحق ہونیکے لئے یہ ضرور ہے کہ امت میں
کوئی خوبی اور عصمت ہو اسلئے فرمایا کہ تم امت **محمدیہ** اچھی امت ہو علاوہ اپنی تکمیل کے تم اوروں کے
بھی ہادی اور معلم خیر ہو **سبحان اللہ** کیا عمدہ کلام ہے کہ ہر پہلو پر ایک عمدہ معنی حاصل ہوتے ہیں تامرون
بالمعروف وتنہون عن المنکر میں قوت عملیہ کی تکمیل کیطرف اشارہ ہے وتومنون باللہ میں قوت نظری
کی تکمیل کیطرف اشارہ ہے اسی لیے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور یہ کہ
میری امت کبھی گمراہ نہوگی **سبحان اللہ** کیا شفقت ایزدی ہے اس امت پر اللہ تعالے ایک وقت
کا حال ہے حبیب محمد رسول اللہ پر نقل کر رہا ہے کہ ہمنے تیری امت کو روز ازل سے لقب مرحومہ
دیکر اپنے خامۂ قدرت کو حکم دیا کہ اُکۡتُبۡ یَا قَلَمُ یعنی لکھہ تو اے قلم عرض کیا یا الٰہی میں کیا لکھوں
ہمنے حکم دیا کہ امت محمدیہ کا حال لکھو اُسوقت قلم نے چاہا کہ اس امت مرحومہ کو بھی مثل امتوں
انبیاء سابقین کے لکھے کہ سنگین گنہگار دوزخ میں اور بے گناہ جنت میں پھر تو ہمنے قلم کو یکبار گی
آواز ہیبت اور جلال سے روکا تَادَّبۡ یَا قَلَمُ تَادَّبۡ یَا قَلَمُ یعنی ادب کر اے قلم ادب کر اے
قلم بھائیو مقام غور ہے کہ قلم کو اللہ نے لفظ تادب فرمایا اور توقف اور تامل نہیں فرمایا۔ **سبحان اللہ**
امت محمدیہ کے ساتھہ خدا کا کیا ادب و ادا ہے۔ لکھا ہے کہ اس ہیبت ایزدی سے قلم شق ہوا پھر بعد چار
ہزار سال صانع قدرت نے قلم کو پیدا کیا پھر لکھنے کا حکم دیا لکھا ہے کہ قلم اُس مقام پر آکر ٹھہر گیا
اور عرض کیا کہ یا اللہ میں اس امت مرحومہ کی نسبت کیا لکھوں حکم ہوا اُکۡتُبۡ یَا قَلَمُ اُمَّةٌ مُّذۡنِبَةٌ
وَّرَبٌّ غَفُوۡرٌ۔ یعنی اے قلم لکھہ امت گنہگار اور خدا بخشنے والا ہے **فقیر کہتا ہے** کہ اے بھائیو
یہ کیا کچھہ تھوڑی فضیلت ہے دولت کی خواہش چھوڑو اور خصائل حمیدہ کا اکتساب کرو کہ خدا
غفار الذنوب اور ستار العیوب ہے اگر تم طلب مغفرت چاہو تو اُسکے خزانے میں کمی نہیں واقع ہوتی
شعر خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری ہوجائے **فضائل**
امت محمدیہ از احادیث صحیحہ چنانچہ مسند احمد ابن حنبل وغیرہ کتب حدیث میں منقول ہے
کہ ایکروز **حارث** بن قیس نے جماعت صحابہ میں بیان کیا کہ اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو

نہایت حسرت و افسوس ہے کہ ہم آنحضرت صلعم کے دیدار سے مشرف نہوئے اور اس دولت سے محروم رہگئے
عبداللہ ابن مسعود نے فرمایا یہ صحیح مگر ایک نعمت سے ہم محروم رہگئے وہ تمکو نصیب ہے وہ یہ ہے کہ تم بے دیکھے
آنحضرت صلعم پر ایمان لائے خدا تعالے کی قسم جسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آنکھہ سے دیکھہ لیا اُسکے نزدیک آپکی نبوت
آفتاب سے زیادہ روشن ہوگئی ایمان تمہارا ہے کہ بغیر دیکھے ایمان لائے - طبرانی نے ابن عباس سے روایت
کیا ہے کہ سفر میں صبح کیوقت ایکبار قافلہ میں وضو کو پانی نہ تہا آنحضرت صلعم نے ڈہونڈوایا تو ایک
آدمی کے پاس صرف ایک آبخورہ پانی کا نکلا آپنے اُسمیں اپنی انگلیاں ڈالدیں - وہ آبخورہ فوارہ کی
طرح جوش مارنے لگا بلال رضی کو حکم دیا کہ پکار دو سب آکر وضو کرلیں سینکڑوں صحابہ نے وضو کیا
اور خوب پیٹ بہر کر پانی پیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپنے لوگوں سے پوچھا اَیُّ الْخَلْقِ
اَعْجَبُ اِلَیْکُمْ اِیمَاناً یعنی تمام مخلوقات میں سے کسکا ایمان عجب ہے لوگوں نے کہا ملائکہ کا
قَالَ وَمَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ فرمایا اُنکے ایمان میں کیا تعجب ہے وہ بارگاہ
الٰہی میں حاضر ہیں اُسکے احکام کی تعمیل کرتے ہیں وہ کیونکر ایمان نہ لاتے لوگوں نے پہر عرض کیا انبیاء
علیہم السلام کا آپنے فرمایا کیا تعجب ہے ایمان انبیاء کا کہ اُنپر وحی آتی ہے پہر عرض کیا آپکی صحابہ
کا آپنے جواب دیا کہ میرے صحابہ صدہا معجزات دیکھتے ہیں انکے ایمان میں کیا تعجب ہے البتہ عجب اُنکا ایمان ہوگا
جو میرے بعد پیدا ہونگے اور قرآن و حدیث کو دیکھکر مجھپر صدق دل سے ایمان لاوینگے وہ میرے بہائی ہیں اور
تم اصحاب (یہ حضور کا ارشاد فرمانا ہماری نسبت بطور شفقت کے ہے ورنہ کجا ہم گنہگار اور
کجا صحابہ کا مرتبہ مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک + ابوداؤد طیالسی نے روایت کی ہے کہ ایک
شخص عبداللہ بن عمر کے پاس آیا اور کہا اے ابو عبدالرحمن تم نے ان آنکھوں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا ہے عبداللہ نے کہا ہاں پہر اُسنے کہا تم نے اپنی زبان سے آنحضرت صلعم سے کلام
کیا ہے اُنہوں نے کہا ہاں پہر اُسنے کہا تم نے اپنے ہاتہوں کو حضرت کے ہاتہوں میں دیکر بیعت
کی ہے اُنہوں نے کہا ہاں یہ سُنکر وہ شخص حضرت کے شوق میں زار زار رونے لگا ایک حالت وجد
اُسکو پیدا ہوگئی عبداللہ ابن عمر نے کہا میں تجکو ایک خوشخبری سُناتا ہوں کہ جو میں نے حضرت سے

سنی تھی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبیٰ لمن رآنی وطوبیٰ سبع مرات لمن لم یرانی وآمن بی ترجمہ آپنے فرمایا خوشحالی ہے اسکو کہ جسنے مجکو دیکہا اور مجہپر ایمان لایا اور اس سے بہی زیادہ خوشحالی ہے اسکو جو بغیر دیکہے مجہپر ایمان لایا شعر کیا خوب جماعت ہے یہ ارباب یقین کی + افلاک کی زینت ہی تو رونق ہے زمین کی فقیر کہتا ہے کہ عشاق رسول اللہ کو بشارت ہو کہ یہی روحانی جذبہ ہے جو ابتک چلا آتا ہے یہی حضرت کا معجزہ ہے کہ جو کوئی ہمارے روبرو حضرت کا حال بیان کرے تو دل چاہتا ہے کہ سنتے ہی چلے جائیں اور اپنا جان و مال اللہ کیواسطے فدا کرتے ہی چلے جائیں الحمد للہ اس زمانہ میں بہی ایسے لوگ موجود ہیں جو حمایت اسلام میں سعدر سرگرم ہیں چنانچہ خان بہادر فقیر سید جمال الدین صاحب خنث اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور فقیر صاحب بہادر ممدوح الاوصاف نے اثاث البیت اور زیورات کے سوا منقولہ و غیر منقولہ جائداد مخلصا لوجہ اللہ اہل اسلام کیلئے وقف کر دی کہ جس سے مسلمان طلبا کو وظیفہ دیا جاوے حقیقت میں یہ فیاضانہ کام بہت بڑا کام ہے اللہ تعالے جزائے خیر دے حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں تولا گیا ایک کو ایک سے برتر پایا جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے انکی ذات میں عطا کی ہیں میری زبان میں کہاں اتنی طاقت ہے اور قلم میں کب اتنی قدرت ہے کہ بیان کروں یا لکہہ سکوں آپ نہایت دیندار تہجد گذار پابند صوم و صلوٰۃ خدا ترس خلق مجسم ہیں اصل تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا زینت اسلام ہے فقیر بہی انکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہی اور وہ شکریہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگونکی دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں اور ایسے ہی محبان خدا اور رسول میں سے حضرت عالیجناب میر محمد حسین صاحب تحصیلدار گوہانہ ضلع رہتک ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے سید صاحب کی ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں انکا کچہہ حال نہیں عرض کر سکتا ایک شمہ اسمیں سے لکہتا ہوں آپ نہایت دیندار پابند صوم و صلوٰۃ تابع شریعت محمدی نوجوان صالح خوش رو متواضع نیکبخت درویش سیرت شریف نواز بامروت آدمی ہیں غریبوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی اور تواضع سے مسلوک ہوتے ہیں آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے جس مقام کو میر صاحب موصوف نے چہوڑا وہاں کی رعایا چشم پرآب ہی قطع نظر اسکے آپ اپنی عملہ کو احکام اسلام یاد دلاتے رہتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا رونق اسلام ہے فقیر بہی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار

ترجمہ پاک کری اللہ تیرے دلکو نیک لوگونکی دلونمیں اور پاک کرے تیری کام کو نیکوں کے کام میں
میں نے انکا حال بطور یادداشت اپنی کتاب میں درج کیا کہ دیر تک باقی ہے کہو تو یہ ایمان بالغیب نہیں تو اور کیا ہے
نقل ہے کہ نورجہاں بیگم مرحومہ ایک وقت پینس میں بیٹھی ہوئی چلی جاتی تہی راہ میں ایک فقیر پر گذر
ہوا دیکہا فقیر صاحب اپنے پاؤں پر مٹی سے گہر بنا رہے ہیں بیگم صاحبہ نے یہ حال دیکہکر عرض کیا کہ شاہ
صاحب یہ گہر بیچتے ہو۔ کہا کہ ہاں بیگم صاحبہ کیا تم لوگی عرض کیا کہ ہاں۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ اس
گہر کی قیمت سوا لاکھ روپیہ ہوگا۔ اگر آپکا دل چاہے تو خرید لیں۔ لکہا ہے کہ بیگم صاحبہ نے اسیوقت
سوا لاکھ روپیہ توشیخانہ سے منگوا کر شاہ صاحب کے حوالہ کیا شاہ صاحب نے اسیوقت وہ روپیہ غربا
و مساکین کو اللہ کے واسطے تقسیم کر دیا اور بیگم صاحبہ سے فرمایا کہ تم جاؤ اللہ تمکو ایک نہایت عمدہ گہر عنایت
کریگا لکہا ہے کہ جب بیگم صاحبہ حویلی میں ہوئیں تو بادشاہ کو یہ خبر ملی کہ بیگم صاحبہ نے آج یہ سخاوت کی ہے
جہانگیر بادشاہ نے فرمایا کہ اے نادان بیگم ایسے ایسے فقیروں کے کہنے پر ایک رقم کثیر کا ضایع کرنا عقل
سے بعید ہے غرض اسی گفتگو میں رات بہت گذر گئی اسی حالت میں سو گئے۔ لکہا ہے کہ بادشاہ عالم رویا میں کیا
دیکہتا ہے کہ میں جہان پر ہوں وہاں پر ایک عمدہ و نفیس مکان تیار ہے آپنے دریافت کیا کہ یہ مکان کسکا ہے
اسکا مکین کون ہے جواب ملا کہ ایک عورت نورجہاں بیگم نے سوا لاکہہ روپیہ کو خرید ا ہے اسی حالت میں بادشاہ بیدار
ہوگیا تو اسوقت آپکو اس خواب کے خیال سے ملال تہا بیگم صاحبہ جان گئیں۔ عرض کیا کہ یہ کیا حال ہے
کہا کچہہ نہیں جب صبح ہوئی تو بادشاہ فقیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شاہ صاحب نے دیکہتے ہی بادشاہ
سے کہا کہ میاں وہ کہیں کہائی جنت نہیں ملتی ہے اللہ اور رسول پر بالغیب ایمان لاؤ جب یہ نعمت تمہیں ملیگی
اسوقت فقیر بہی اپنے بہائیوں کی خدمت میں یہی التماس کرتا ہے اگر تمہارے آخرت چاہتے ہو تو بالغیب
اللہ اور رسول کو خوش کرو۔ بہائیو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے جسنے ہمارے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو بالغیب ایمان سے خوش کیا وہ دو جہان میں سرسبز ہے اسوقت
دل چاہتا ہے کہ کچہہ فضائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کروں تاکہ ناظرین معلوم کریں کہ ہمارے
پیغمبر علیہ السلام کی کتنی بڑی توقیر ہے +

فضائل جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عجب شان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جنکی مدح میں کروبیان عالم بالا اور ملائکہ ملاءِ اعلےٰ قاصر البیان ہیں پہر ہمارے حضرت کا مرتبہ وہم انسان میں کب آسکتا ہے اور کاغذ پر کیونکر سما سکتا ہے ؎ ہم خوش ہونے کو مدح کے دریا بہا دے + کیا بڑھ گیا جو بحر میں قطرہ ملا دے + میں کیا ہوں میری مدح کیا ہے تشنہ ہاں + حسان فرزدق ہیں یہاں مضطر حیران + شرمندہ زمانہ سے گئے وائل و سحبان + قاصر ہیں یہاں نحو و فہم سخن سنج و سخنداں + کیا مدح کف خاک سے ہو نور خدا کی + لکنت یہیں کرتی ہیں زبانیں فصحا کی + سبحان اللہ کیا شان رسول اللہ ہے ؎ اُو وہ سر اللہ سے واصل وہ ہر مخلوق سے شامل + خواص اس برزخ کبرا میں تہا حرف مشدد کا + شعر آدم کو کیا فوج ملایک نے جو سجدہ + یہ نور محمد کا فقط پاس ادب تہا + ہے یوسف و یعقوب کے جو حسن کا شہرہ + تہا وہاں بھی فقط نور محمدی کا جلوہ + اک ساعقہ گرتے ہوئے جو دور سے دیکہا + موسیٰ نے اسی نور کو تہا طور سے دیکہا + ؎ جز ذات خدا سب پہ محمد کے ہیں احسان + اس شاہ کے ہیں خوان کرم پر سبہی مہمان + پہر ہمارے نبی عربی کی کیا کوئی مدح کر سکے جنپر ایمان لاکر ہم تم نے خطاب اُولٰئِکَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ پایا شعر مسلمان مسلماں ہیں تیرے سبب سے + سری جان تو ہی ہے ایمان عالم + جسکی شان میں اللہ تبارک وتعالے وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ فرماوے جسکے طفیل سے تمام کائنات ظہور میں آوے پہر اسکی مدح اور ہماری زبان سے ہماری بے ادبی نہیں تو اور کیا ہے شعر ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست + بزرگان دین نے حضور سید عالم کے سینۂ اطہر و اقدس کا حال اسطرح پر لکہا ہے کہ ایک میدان لق و دق ہے اسمیں ایک بڑی عمارت عظیم الشان بنی ہوئی ہے اسمیں تا ۱۴ مجلسیں ہیں انمیں سے اول مجلس یہ ہے کہ اسمیں ایک محبوب نازنیں چاند کا سا ٹکرا بیٹھا ہوا ہے اور اللہ جل جلالہ کے جمال کی تجلی نے اس گلبدن کو اپنا گہر پاک ٹہیر الیا ہے اور طوبیٰ کی طرح ایک شکل حسن ازلی کے انواروں نے اسکو روشن کرکے خدا کی محبوبیت کی شان اسمیں جلوہ گر کر رکہی ہے اور وہ محبوب نازنین اپنی محبت کی کشش سے جہان کے دلونکو اللہ کیطرف کہینچتا ہے

اور لاکھوں اُس ازلی نور کے عاشق زار بڑی بڑی دور سے بغیر اسباب منفعت اور بدون کسی خواہش کے حاصل کرنیکو فقط دیدار کے بھوکے دیوانوں کیطرح ملک ملک سے دوڑے ہوئے چلے آتے ہیں اور عشاق لوگ اپنے دلوں کے جوش نکال رہے ہیں ﴿ یہ لب لب کوثر ہے لب نہر لبن ہے ✦ یہاں لب دہن نطق گویا آسمن ہے ✦ وانتو نکو کہوں گر کہ ہار کی تعدن ہے ✦ کہتی ہے طبیعت کہ یہ مضمون کہن ہے ﴾ اور کوئی یہ کہ رہا ہے **شعر** تو دولہا ہے ساری خدائی براتی ✦ ترے ہی لئے ہے یہ سامان عالم ✦ نہ دیکھا کوئی پھول تجھسا نہ دیکھا ✦ بہت چھان مارے گلستان عالم ✦ یہ پیاری ادائیں یہ نیچی نگاہیں ✦ فدا جان عالم ہوا ایمان عالم ✦ کوئی یہ کہ رہا ہے ﴿ عشاق کیا سامان کریں کیا ہدیہ سلطان کریں ✦ کیا دعوت مہمان کریں کیا تحفہ شاہان کریں پیش ہاں نذر نقد جان کریں جان فدیۂ جانان کریں ✦ اس ماہ پر قربان کریں فرزند و زن ﴾ **الغرض** ایک روئے زمین کے عشاق اُس محبوب نازنین کے در دولت پر اپنی پیشانیاں گھسا رہے ہیں اور اسکے جمال کی ایک جھلک کے مشتاق ہیں جیسے پروانے شمع پر گرتے ہیں۔ لوگو یہ کون محبوب نازنین ہے کہ جسپر تمام کا جان و مال قربان ہے یہ شان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے واہ کیا جمال محمدی ہے جسنے آنحضرت کو ایمان کی نظر سے ایکبار بھی دیکھ لیا دوزخ اُسپر حرام ہو گیا **کاش** جمال مصطفوی ہم بھی دیکھتے تو اس نعمت سے مشرف ہوتے مگر اُسوقت کہاں تھے جو دیکھتے اور کیوں نہیں دیکھ سکتے ہیں ابھی تزکیۂ نفس ضرور ہے جسکا ذکر پہلے کیا گیا **شعر** دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار ✦ جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی ✦ اَللّٰهُمَّ احْشُرْنَا مَعَهٗ وَاَقِدْ مْنَا تَحْتَ لِوَائِهٖ **ترجمہ** اے خدا میرا حشر کر رسول اپنے کے ساتھ اور قایم رکھ لواے حمد کے نیچے۔ **اللہ اللہ** کیا جمال مصطفوی ہوگا دل چاہتا ہے کہ مختصر طور پر کچھ حضور کے حسن کا یہاں بیان کروں تا کہ عشاق مصطفوی اُسے پڑھیں اور فقیر کو دعائے خیر سے یاد کریں

بیان حسن محمدی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ بیہقی نے ابو اسحاق سے نقل کیا ہے کہ ایک عورت ہمدانی نے مجھ سے کہا کہ ایک حج کیا ہم نے ہمراہ رسول خدا کے میں نے کہا اے عورت میں نہایت مشتاق ہوں کہ تو مجھ سے اوصاف رسول خدا بیان کرے کہ حضور کا کیسا حسن و جمال تھا

قالتْ کالبدْرِ لیلۃَ القدْرِ ترجمہ کہا اُسنے جیسے چودہویں رات کا چاند واللہ میں نے نہیں دیکھا مثل اُنکے نہ قبل اُنکے نہ بعد اُنکے ﷺ آتی ہے صدا اُمتنا قلم سے دم ترقیم + ہے جوہر فرد اسکی نہوگی کبھی تقسیم ہی ہے الف زلف ہی لام اور دہن میم + جو حرف ہے قرآں کا وہ ہے لائق تعظیم + وصف دہن تنگ بوقت تجھے کیا ہے + کافی ہے بس اتنا ہی کہ اسرار خدا ہے + آتی ہے ثنائے دُرِ دنداں جو زباں پر + تقریر کے رشتہ میں پروتا ہوں میں گو ہر + پیسے کے نگیں لسے ہوں کسطرح برابر + یہ بحر شرافت کے ہیں موتی تو وہ پتھر + ہنسنے میں حضور جا بجا عکس انکا پڑ کر فلک سے بجلی سی چمک جاتی ہے دانتونکی چمک پر + دل کسکا نہ گردن کی صفائی یہ ہو قرباں + مہتاب کو ہے جس سے گلے ملنے کا ارماں + گویا کہ ہلال شب اول ہے گریباں + شانوں کی نشان اسد حق سے کیا شاں + اللہ کا نام ہاتھ سے حضرت کے عیاں ہے + قرباں میں شان کے کیا شوکت وشاں ہے + ﷺ کوئی پیدا ہوا ایسا نہوگا + عدیم المثل ہے خوسے محمد + واہ سبحان اللہ کیا جمال با کمال مصطفوی تہا جسے دیکھا یہی تمنا کی کہ اگر حکم ہو تو سجدہ کروں تو ہمارے حضور اسکے جواب میں یہی ارشاد فرماتے تہے کہ سجدہ سوائے خدا کے نہیں اگر سوائے خدا کے سجدہ ہوتا تو میں عورتوں کو ضرور حکم کرتا کہ تم اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کرو اس وقت عورتیں بہی فقیر کی وعظ میں معلوم ہوتی ہیں یہ ہمارے حضرت کا حکم ہے جو میں اپنی دینی بہنوں کو سناتا ہوں واہ کیا رحمۃ للعالمین کا بیان ہے کہ کوئی محروم نہ رہے یہ حدیث تو بڑی طول طویل ہے لیکن مختصر طور پر اُس کا خلاصہ یہ ہے + حدیث

ایک وقت حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہؓ نے جناب سید عالم کی خدمت میں عرض کیا کہ ابا جان عورتوں میں سب سے اول جنت میں کونسی عورت جاویگی فرمایا آپ نے اے بیٹی فاطمہؓ یہ عورت شتربانی جو تمہارے ہمسایہ میں رہتی ہے یہ ارشاد کرنا حضورؐ کا حضرت فاطمہ کو تعجب میں لایا کہ میں کل جاکر اُس عورت کو دیکھونگی کہ یہ کیا عمل نیک کرتی ہے کہ جو مجھ سے پہلے جنت میں جاویگی

غرض کہ حضرت فاطمہؑ دوسرے روز اسکے گہر پر تشریف لیگئیں اور جا کر اُسکو آواز دی اور وہ عورت دروازہ پر آئی اور کہا تو خاتون جنت ہے بیٹی رسول اللہ کی ہے آپنے فرمایا ہاں اُس عورت نے انسے عرض کیا کہ اے بیٹی رسولخدا کی میری گستاخی معاف کرنا میں خاک بر سر لخدا سے سُنا ہے کہ بدون اجازت خاوند اپنے کے کسی کو گہر میں نہیں آنے دیتی ہوں یہ حضور کا ارشاد ہے ورنہ آپ ہمارے دین ایمان ہیں آج شام کو میرا خاوند آئیگا میں اُس سے آپکے لیے اجازت لونگی اگر اُس نے اجازت دی تو میں اطلاع دونگی آپ بسم اللہ تشریف لائیں یہ میں خوب جانتی ہوں کہ جبتک تمہاری محبت ہمارے دل میں نہو کوئی مومن نہیں لیکن مجبور ہوں یہ حکم رسولخدا کا ہے کہ بدون اجازت اپنے خاوند کے کسیکو گہر میں مت آنے دو - لکہا ہے خاتون جنت واپس آئیں اُن کو اُس عورت شتربانی کا خاوند اونٹوں کو لیکر آیا اُسنے عرض کیا کہ آج ہمارے گہر حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہ تشریف لائی تہیں لیکن تیری اجازت کسیکی لیئے نہ تہی میں نے یہ کہدیا کہ میں اپنے خاوند سے اجازت لیلونگی کل آنا - اُسنے کہا زہے ہمارے نصیب جو حضرت کے لخت جگر ہمارے ہاں آئے اجازت ہے غیر صبح کو وہ تو اپنی شتربانی کے لیے چلا گیا اور حضرت آئیں اور آواز دی اُسنے اُسیوقت کواڑ کہولدے کہ جلدی تشریف لائیے اے آمدنت باعث آبادی ما - مگر دیکہا کہ حسنینؑ آپکے ہمراہ ہیں عرض کیا صرف آپکی اجازت ہی بچوں کی اجازت نہیں آپنے حسنینؑ کو حکم دیا کہ تم دروازہ پر اسکے ٹھہرو تمہاری اجازت نہیں - واہ کیا عامل حدیث تہیں حضرت بی بی خاتون کو یہ خیال تہا کہ میں دیکہوں اسکا عمل کیا ہے حضرت فاطمہ نے دیکہا کہ ایکطرف مصلا بچہا ہوا ہے وہ مصلا کچہہ تو دہوپ میں ہے اور کچہہ سایہ میں ہے اور وہ عورت دو رکعت نفل پڑہتی ہے اور قرآنکی تلاوت میں مشغول ہو جاتی ہے اور سر برہنہ ہو کر جناب باری میں دعا کرتی ہے یا اللہ تیری عبادت مجہہ سے کیا ادا ہوگی یا اللہ تو اپنی لونڈی کو محبت اپنی اور رسولخدا کی اور اُسکی آل کی عنایت کردے حضرت فاطمہؑ اُسکی عبادت دیکہکر حیران ہوگئیں اور کیا دیکہا کہ کچہہ گرم پانی موجود ہے اور کچہہ ٹھنڈا پانی موجود ہے حضرت فاطمہؑ نے کہا کہ میں تجہہ سے کچہہ دریافت کرنا چاہتی ہوں اُسنے دست بستہ ہو کر عرض کیا جو حکم حضرت فاطمہؑ نے فرمایا کہ یہ کیا بات ہے کہ نصف مصلا تو تیرا دہوپ میں ہے اور نصف سایہ میں ہے اسکا کیا سبب ہے عرض کیا کہ بیٹی رسول اللہ کی میرا خاوند شتربانی کرتا ہے کبہی تو وہ سایہ میں ہوتا ہے

اور کبھی دھوپ میں ہوتا ہے میں نے اسلئے یہ کہا کہ میرے سر پر ہی سایہ اور دھوپ ہے سبحان اللہ
کیا نیکبخت صالحہ عورتیں تہیں ایک ہماری عورتیں سرکش اور نافرمان ہیں کہ اپنے خاوند کی کچھ بھی
عزت نہیں کرتی ہیں۔ غیر حضرت فاطمہؓ نے فرمایا یہ تو معلوم ہو گیا کہ اسمیں یہ سبب ہے۔ اور یہ پانی گرم
بھی ہو جو ہے اور ٹھنڈا بھی تیار ہے اسکا کیا سبب ہے عرض کیا انسان کو حاجت دامنگیر ہے اگر میرا خاوند
اسیوقت آجاوے اور صحبت داری چاہے تو میں جلد غسل کر کے اپنی عبادت میں مشغول تو ہو جاؤں۔ افسوس
ہماری بہنوں کو اسکا خیال نہیں ہے۔ غرض کہ حضرت فاطمہؓ نے گھر میں آنکر حضرت علیؓ کو خوش کیا
حضرت علیؓ نے حضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت فاطمہؓ نے آج مجکو بہت ہی خوش کیا حضورؐ نے آپکو
طلب فرمایا کہ بیٹی کیا بات ہے عرض کیا کہ میں آج اس شتربانی کے گئی تھی اسکا جو حال دیکھا میں نے بھی کیا
اسوقت فاطمہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اول کلام معتبر ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ اول جنت میں
یہی شتربانی جاویگی اور اب آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ اول جنت میں میری بیٹی فاطمہؓ جاویگی آپ نے
فرمایا کہ اول تو ہی جنت میں جاویگی عرض کیا کیونکر فرمایا بیٹی تو ناقہ پر سوار ہو گی اور اس شتربانی کے ہاتھ
میں اسکی نکیل ہو گی اول پیدل تو جنت میں وہ قدم رکھیگی اور سواری میں اول تو جاویگی۔ واہ کیا
کلام رسول اللہ ہے کیا عورتوں کی خوش نصیبی ہے کہ خدا نے اس حدیث کو وعظ میں یاد دلادیا۔

حکایت ہے کہ ایک مرد سفر کو گیا تہا اور اپنی عورت کو کوٹھے کے مکان میں چھوڑ گیا تھا
اور فہمایش کر گیا تہا کہ کوٹھے کے اوپر سے نیچے مت آنا لکھا ہے ان ہی ایام میں اس عورت کا
باپ بیمار ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسنے عرض کیا کہ باپ میرا بیمار ہے اور میرے خاوند کا
میری نسبت یہ حکم ہے حضورؐ میری نسبت کیا حکم کرتے ہیں میں باپ کی عیادت کو جاؤں یا
نہیں فرمایا تجھپر تیرے خاوند کی اطاعت لازم ہے میں نہیں کچھ اجازت دیسکتا ہوں لکھا ہے
اسکا باپ مر گیا۔ اسنے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب میری نسبت کیا حکم ہے میں کوٹھے سے
اتر کر جاؤں آج میرا باپ مر گیا ہے فرمایا میں نہیں اجازت دے سکتا ہوں خیر وہ دفن کیا گیا حضرت
نے اسکی تجہیز و تکفین کی بعد دفن کے سو لحدا خود اس عورت کے پاس تشریف لائے فرمایا اے عورت

خدا نے تیرے باپ کو بسبب اطاعت عشق خاوند کے بخشدیا اور فرمایا ہے کہ یہ تابعداری تو نے خاوند کی
نہیں کی بلکہ یہ حکم بجا آوری میرے رسول کی ہے۔ واہ کیا محبت تھی ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے **فقیر کہتا ہے** محبت وہ چیز ہے کہ جہاں انسان عقل کے ذریعہ سے برسوں میں
پہنچتا ہے اس محبت کی بدولت ایک لمحہ میں وصال ہوتا ہے محبت ایسی چیز ہے کہ محبوب کو اپنے مکان پر
لاتی ہے کمالات عزیزی میں لکھا ہے کہ جب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب نے اول سال کلام مجید حفظ
کرکے سنایا تھا نماز تراویح کی ہو چکی تھی اس عرصہ میں ایک سوار زرہ بکتر وغیرہ لگائے ہوئے برچھا ہاتھ
میں لیے آیا اور کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف رکھتے ہیں جو وہاں بیٹھے
سب نے دوڑ کر انکو گھیر لیا اور پوچھا کہ حضرت یہ کیا تقریر ہے اور آپ کا کیا نام ہے انہوں نے فرمایا
کہ میرا نام ابو ہریرہ ہے جناب سید عالم نے فرمایا تھا کہ ہم عبد العزیز کا کلام مجید سننے چلینگے۔ پھر مجھکو ایک
کام کیواسطے بھیجدیا اس سبب سے دیر میں آیا۔ یہ بات کہکر غائب ہوگئے **سبحان اللہ** اللہ نے اپنے
عاشقوں کیلئے دنیا میں اپنے حبیب محمد رسول اللہ کو بھیجکر اپنی محبت کا ایک نشان قایم کردیا اور انکو
اپنے دیدار فیض آثار کی کھڑکی قرار دیدیا اور اپنے جمال کا آئینہ بنا دیا اور اہل ایمان کیلئے یہ حکم
بھی بھیجدیا مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ؕ **ترجمہ** جس نے اطاعت رسول کی کی بیشک
اُسنے اطاعت اللہ کی کی **تفسیر** محبت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا اللہ کو راضی
کرنا ہے محبت کرنیوالوں نے حضرت سے محبت کیسی کچھ کی کہ جنہوں نے اپنی جان و مال کو رضائے الٰہی کیلئے
بالکل فروخت کردیا الحمد للہ اس زمانہ ناقص میں بھی ایسے ایسے محب رسول اللہ اور ایسے انصار اسلام
دیندار عاملان قرآن موجود ہیں کہ جنکی عالی ہمتی پر ہزار ہزار آفرین ہے کہ باوجود اس جاہ و جلال
اور حشم و خدم کے آنحضرت کی فیض کی برکت نے انپر ایسا اثر کیا ہے کہ انہوں نے احکام اللہ اور
رسول کو اپنے سب کاروبار دنیوی پر مقدم رکھا ہے اور اپنی خواہشوں کو بمقابلہ احکام اسلام بالکل
مٹا دیا کہو تو بدون محبت رسول اللہ یہ بات کب حاصل ہو سکتی ہے **جیسا کہ ہز ہائنس رئیس
المسلمین بدر الصلحا** حبیب رحلقا خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام

ملک سیرت فرشتہ صورت جناب معلے القاب **نواب حافظ محمد ابراہیم علیخاں صاحب** والی **ٹونک** جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھہ سکوں تو کیا امکان جس خوبی کو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا آپ صوم و صلوۃ کے نہایت پابند جمعہ کو بلا ناغہ جامع مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں اور یہ صفت آپ میں خاص ہے کہ جب کوئی جنازہ سامنے سے آجاتا ہے خواہ امیر کا ہو یا غریب کا اسکی نماز جنازہ ضرور پڑہتے ہیں بنفس نفیس چند قدم تک اُسکو کندھا بھی دیتے ہیں رمضان شریف میں آپ دو کلام مجید ختم کرتے ہیں ماشاء اللہ قرآن اچھا پڑہتے ہیں فقیر بھی نواب جناب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ شکریہ یہ ہے طَیَّبَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَکّٰی عَمَلَکَ فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دل کو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں

جناب رفیع الزمانی بیگم صاحبہ مرحومہ خاتون علیحضرت نواب حافظ محمد ابراہیم علیخاں صاحب بہادر بالقابہ والی ٹونک جب فوت ہوگئیں تو جناب نواب صاحب بہادر نے اُنکی ایصال ثواب کیلیے ایک مدرسہ اسلامیہ موتی باغ میں ہمیشہ کیلیے جاری کردیا ہے فقیر بھی یہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالے اُن مرحومہ کی قبر کو نور سے بھردے اور جنت اعلے نصیب کرے ہمارے معزز و معتقد دوست جناب حافظ **محمد عبد القدوس صاحب قدسی** نے بیگم صاحبہ مرحومہ کی جو تاریخ رحلت فرمائی ہے میں بطور یادداشت اپنی کتاب میں بھی درج کرتا ہوں ~

چل بسیں خاتون نواب آج کیا ✿ حشر اک قدسی ہوا ہے ٹونک میں ✿ چار تاریخیں

۱۳۰۹ھ ۱۳۰۹ھ

کہیں کل دردناک ✿ غم ہجر درد آہ و بکا ہے ٹونک میں ✿ نواب صاحب کے میں کہاں تک اوصاف

لکھوں **عدل** و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے **سبحان اللہ** صحابہ کرام کا کیا اچھا زمانہ تھا کہ دن رات آپسمیں یہی تذکرہ رہتا تھا کہ وصف رسول خدا سناؤ - اب ایک ہمارا زمانہ ہے کہ حضرت کے وصف سے

بعض لوگ مثل رندوں کے بہا گئے ہیں معلوم ہوا کہ ایسے لوگوں پر نور آفتاب ایمان کا نہیں
چمکا ہے ؎ خاک ہو جائیں عدو جلکر مگر ہم تو رضا ٭ دم میں جبتک دم ہے ذکر انکا سناتے جائینگے

خمسہ کہتے ہیں گو دوش پر اپنے گنہ کا بار ہم ٭ ہیں مداح جناب سید ابرار ہم ٭ پا گئی اُس دم
کہیں گر طاقت گفتار ہم ٭ لطف پڑہکے وصف کوئی احمد مختار ہم ٭ لینگے خالق سے صلہ میں
خلد کا گلزار ہم ٭ **سبحان اللہ** عجیب شان رسول اللہ ہے **دوم مجلس** میں ایک مرشد
کامل بیٹھا ہوا ہے ہزاروں مرید طالب خدا خدمت بابرکت میں دست بستہ حاضر ہیں اور اپنی مشکلیں
اُس پیر کامل سے حل کر رہے ہیں کوئی مرید عرض کر رہا ہے کہ یا ہادی دو جہان **ذکر اللہ**
کے قسم پر ہے ارشاد ہوتا ہے کہ تین قسم پر ہے **اول** تو یہ کہ زبان سے اُسکی حمد اور تسبیح اور تمجید
اور تہلیل و تکبیر پڑہی جاوے اور اُسکی کتاب پڑہی جاوے **دوم** ذکر قلبی وہ یہ ہے کہ اپنے لطائف
باطنہ کو اور اپنے جمیع قوے ادراکیہ کو اُسکی طرف متوجہ کر دے اور یہانتک محویت حاصل
ہو کہ اپنے تئیں بہی بہول جاوے خواہ نفی و اثبات کر کے خواہ مراقبہ سے خواہ توجہ اور ہمت **شیخ** سے
یہ بات حاصل ہو جب انسان کو یہ حالت نصیب ہوتی ہے تو جسطرح ممکنات میں ایک دوسرے کے اثر
سے حال بدلتا ہے مٹی پہول کی صحبت سے معطر اور لوہا آگ میں رہنے سے اخگر ہو جاتا ہے اسیطرح
انسان پر آثار تقدس فائز ہوتے ہیں پہر تو اسکی زبان اور اسکے کان خدا کے کان اور اسکی
آنکہ خدا کی آنکہہ اور اسکے ہاتہ پاؤں اُسکے ہاتہ پاؤں ہو جاتے ہیں (حالانکہ وہ انسان کی ان چیزوں
سے پاک ہے چنانچہ حدیث قدسی میں وارد ہے بروایت صحیح بخاری مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ
بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ
حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ
بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ الخ **ترجمہ** خلاصہ حدیث قدسی کا قدرت
کی زبان سے فرمایا جل شانہ نے جن چیزوں کو میں نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے بڑہکر کسی محبوب
چیز سے میری طرف بندہ تقرب نہیں کرتا اور نوافل سے میرا بندہ مجہہ سے مدام مقرب ہو جاتا ہے

یہانتک کہ میں اسکو چاہنے لگتا ہوں پس ہو جاتا ہوں اُسکا کان جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر مجھسے کچھ مانگتا ہے تو میں اسکو یقیناً دیتا ہوں اگر پناہ چاہتا ہے پناہ دیتا ہوں غرضکہ ایسا بندہ نفل دا کرنیوالا اللہ کی سماعت اور بصارت کا مرتبہ پاتا ہے واضح رہے کہ اللہ ہاتھ پاؤں سے پاک ہے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اللہ تعالے اولیاء اللہ کے ہاتھ پاؤں کان آنکھ کو ایسی توفیق دیتا ہے کہ یہ **اعضا** اُسکے کام میں مشغول رہتے ہیں غیر کیطرف متوجہ نہیں ہوتے جیسا کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے۔ اور پھر اس بندہ سے آثار عجیبہ سرزد ہونے لگتے ہیں کہ جنکو معجزہ اور کرامات کہتے ہیں اس عالم کا ہر ذرہ اُسکے جمال جہاں آرا کے لئے آئینہ ہو جاتا ہے اسی لئے ایک عارف نے فرمایا ہے ما رئیت شیئ الا ورئت اللہ فیہ یعنی میں جب کسی چیز کو دیکھتا ہوں تو اسمیں خدا ہی نظر آتا ہے **سبحان اللہ** کیا مرتبہ نوافل عبادت سے اولیاء اللہ کو حاصل ہوا کہ بعد انتقال کے بھی حیات ابدی کا مرتبہ پایا ہمارے نبی عربی کی امت میں ایسے ولیاء اللہ ہزاروں لاکھوں گذری ہیں جنکا فیض ماشاء اللہ ابتک جاری ہے اور **انشاء اللہ** قیامت تک جاری رہیگا الحمد للہ اس زمانہ میں بھی اولیاء اللہ ایسے ایسے موجود ہیں کہ جنکا فیض ایک ملکوں میں جاری ہے چنانچہ **حضرت خواجہ خواجگان غلام فرید صاحب** سجادہ نشین چاچڑاں شریف علاقہ بہاولپور جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا اور نہ قلم کو طاقت ہے کہ تحریر کر سکے اُنمیں سے تبرکاً کچھ لکھتا ہوں۔ آپ حاجی حرمین شریفین۔ عارف باللہ۔ عابد۔ زاہد۔ مرتاض۔ سیاح۔ سیر چشم۔ دریائے معرفت۔ باذل۔ سخی۔ فیاض۔ بےکسیں پرور۔ خلیق۔ رحم دل دستگیر بیکساں۔ صاحب کرامات وسیع۔ آپ بڑے سخنور۔ سخن سنج۔ سخنداں۔ آپکی کافیاں سینۂ عرفان کو چیرتی چلی جاتی ہیں ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے آپکے سلسلہ بیعت میں **رئیس المسلمین رکن الدولہ حافظ الملک نصرت جنگ مخلص الدولہ نواب صادق محمد خان صاحب** بہادر عباسی جی۔ سی۔ ایس۔ آئی

والی بہاولپور ہو جو اللہ تعالے نے آپ میں خوبیاں عطا فرمائی ہیں میں نہیں بیان کر سکتا ہوں آپ بڑے دریادل سخی۔ فیاض۔ آپ کی سخاوت اور رحم دلی نے آوازہ حاتم کو لوگوں کے دلوں سے بھلادیا آپکا عدل منصف حقیقی کو پسند ہے آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے اور طبیعت ہمیشہ بتواضع وتکلم آمادہ۔ آنکھہ میں حیا وشرم ہے۔ مذہب حنفی سُنّی آپکی ذات سے مذہب حنفیہ کو بڑی تقویت ہے آپ نہایت متشرع۔ دیندار پابند صوم وصلوٰۃ آپکو اوراد وظائف اور تلاوت قرآن کا بہت شوق ہے۔ آپ علماء فقرا کے بڑے قدرداں ہیں آپکی ایک حکایت ہے کہ ایکدن آپ نورمحل میں تھے یہ ایک عالیشان محل بہاولپور میں ہے جو نو لاکھ کی لاگت میں تیار ہوا تھا ایک سنتری پہرہ دار کو دیکھا کہ نماز پڑہتا تھا۔ آپنے اُس سے پوچھا کہ اب پہرہ پر کون ہے۔ اُس نے دست بستہ عرض کیا میں ہوں مگر نماز پڑہتا ہوں آیندہ نہ پڑہونگا۔ فرمایا معاذاللہ منہا۔ میری کیا مجال و طاقت ہے کہ ایسے نیک کام سے بندگان خدا کو روک دوں نہیں نہیں میں تو خود خدا سے چاہتا ہوں کہ میرا کوئی نوکر بھی نماز نچھوڑے اس بات کا انتظام ضرور چاہتا ہوں کہ جب پہرہ دار سپاہی نماز کو جاوے تو اُسکا قایم مقام پہلے ہی سے کمربستہ موجود رہے۔ چنانچہ افسر فوج کو اس حکم سے متنبہ کیا گیا۔ وہی قانون جاری ہے۔ سبحان اللہ کیوں نہو۔ یہ پیر کامل حضرت خواجہ خواجگان کی صحبت کا اثر ہے ایسے حضرات کا ہونا اسلام کی زیب وزینت ہے یہ فقیر بھی حضرت خواجہ خواجگان اور نواب ممدوح اور امرا واراکین کا دل سے یہ شکریہ ادا کرتا ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوْبَكُمْ فِيْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكُمْ فِيْ اَعْمَالِ الْاَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تمہارے دلوں کو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تمہارے کاموں کو نیکوں کے کام میں۔ سبحان اللہ اللہ تعالے نے نواب صاحب کو اراکین اور مصاحب بھی ایسے ایسے عنایت کئے ہیں جنکا دم آجکل کے زمانہ میں غنیمت ہے جیسے حضرت سید غلام مرتضی شاہ صاحب مصاحب باختصاص حضور سیدی سندی۔ بڑے ملنسار۔ نہایت خلیق رحم دل عابد مرتاض۔ متشرع۔ دیندار۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ رضاجوئی اللہ ورسول کا ہر وقت خیال

تلاوت قرآن مجید و اوراد سفر میں ترک ہوتے ہیں نہ حضر میں آپ کا دم بھی غنیمت ہے

اور **حضرت عالیجناب سید شیر شاہ صاحب سپہ سالار برادر کلاں** سید غلام

شاہ صاحب مصاحب خاص۔ آپ بھی بڑے دیندار متشرع پابند صوم وصلوٰۃ خداترس حمدل۔

بڑے ملنسار۔ نہایت خلیق۔ آپکا دامن اخلاق بھی بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ آپ یتیم پرور

مسکین نواز منصف مزاج۔ متواضع نیکبخت۔ دوست پرست۔ شریف نواز بامروت آدمی ہیں

آپ بھی علما فقرا کے بہت قدردان ہیں فی زمانہا آپکا دم بھی بہت غنیمت ہے اور حضرت

عالیجناب سید محمد نواز شاہ صاحب چیف جج بہاولپور صاحب بھی بڑے دیندار۔

شریف دوست پرور۔ شریف نواز۔ متواضع نیکبخت اور عادل ہیں شہرۂ دادگستری

اور آوازہ رعایا پروری آپکا چار طرف گیتی میں بلند ہے عدل و انصاف اِن جناب کا منصف

حقیقی کو پسند ہے آپ بھی نہایت پابند صوم وصلوٰۃ ہیں۔ خداترس ہیں۔ شریفوں اور

حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں صالحین سے آپکو نہایت محبت ہے علماء فقرا

کو آپ دوست رکھتے ہیں الحمد للہ کہ فی زمانتا آپکا دم بھی غنیمت ہے اور **حضرت سید**

محمد ابراہیم علی صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب حال مشیر مال بہاولپور

آپکے اوصاف کا میں بیان نہیں کر سکتا جو جو خوبیاں آپکو اللہ تعالےٰ نے عطا فرمائی ہیں کیونکر

بیان ہوسکیں۔ متشرع متقی۔ خداترس۔ متین۔ عادل۔ کم گو۔ بے رو و رعایت۔

دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے۔ ہر ادنےٰ و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے۔ ارکان مروت آپ

پر ختم ہیں قطع نظر اسکے آپ بڑے امین و دیانتدار ہیں۔ یہ ایک بڑا جوہر ہے۔ کمالات عزیزی

میں حضرت **مولانا شاہ عبد العزیز** صاحب کی **لونڈی** کا حال لکھا ہے کہ حالت جانکنی

میں آیت شریفہ۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ پڑھنے لگی حاضرین کو تعجب ہوا

اور اس کنیزک سے اس آیت کے پڑھنے کا سبب پوچھا اُسنے ہاتھ اُٹھا کر بتایا کہ مجکو یہ دو آدمی

پڑھاتے ہیں مولانا صاحب کو اس حال سے اطلاع دیگئی۔ آپنے فرمایا اُس کنیزک سے کہو کہ

اُن پڑھانے والوں سے جو واقع میں فرشتے ہیں دریافت کرنے کہ کس عمل کے باعث خداوند
تعالیٰ نے اُسکو بہشت عطا فرمائی۔ چنانچہ بعد استفسار لونڈی سے جواب پایا یہ کہتے ہیں کہ ایکمرتبہ بازار سے
روغن زرد خرید کر لایا تھا تو میں نے اُسکو آگ پر گرم کیا اُسمیں سے ایک روپیہ برآمد ہوا وہ روپیہ تو نے مالک روغن [illegible]
کو واپس دیا اور خود تصرف نہیں کیا یہ دیانت اور امانت تیری خداوند تعالیٰ کو پسند آئی اور اُسکے
عوض میں بہشت عطا فرمائی۔ **الغرض** اُس ہادی دوجہان اور پیر کامل سے کوئی مرید یہ عرض کرتا ہے
یا ہادی دوجہان ہمکو معلوم نہیں کہ عبادت کے کتنے درجے ہیں اور عبادت کسکو کہتے ہیں **سبحان اللہ**
پیر کامل ہر ایک مرید کی اطمینان فرماتے ہیں اور ارشاد کرتے ہیں کہ **عبادت** کے تین مرتبہ
ہیں **پہلا** مرتبہ یہ کہ ثواب کی امید اور عذاب کے خوف سے عبادت کیجاوے **دوسرا** مرتبہ یہ کہ اپنی
عبادت کے قبول ہونے سے بزرگی اور کمال پیدا کرنیکے لئے عبادت کرے **تیسرا** مرتبہ یہ کہ عبادت
خاص خدا کے لئے ہو (یعنی وہی مقصود ہو) اُسی کے اشتیاق میں عبادت ہو فرمایا **علیہ السلام** نے
مَنْ بَکٰی بِاشْتِیَاقِ الْمَوْلٰی فَلَهُ الْجَنَّةُ الْمَاْوٰی یعنی جو کوئی خدا کے اشتیاق میں روویگا
اُسکے لئے آرام کا بہشت ہے اور حضرت شعیب علیہ السلام کا حال سنا ہوگا کہ دس برس تک برابر
روتے رہے یہانتک کہ اندھے ہو گئے۔ پھر حق تعالیٰ نے انکی آنکھیں روشن کیں گیارہ برس پھر روئے کہ اندھے
ہو گئے پھر حق تعالیٰ نے اُنکو بینا کیا گیارہ سال پھر روئے پھر نابینا ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے اُنکی آنکھیں
روشن کیں اور فرمایا کہ اے شعیب اگر واسطے بہشت کے تو روتا ہے تو وہ تیرے واسطے ہے اور اگر
دوزخ کے خوف سے روتا ہے تو وہ خود تجھپر حرام ہے کہا اے پروردگار نہ میں تمنا بہشت کی کرتا
ہوں اور نہ خوف دوزخ کا فقط تیرے اشتیاق میں روتا ہوں **شعر** احمد بہشت و دوزخ بر عاشقان
حرام است ✦ ہر دم رضائے جانان رضوان شد است ما را ✦ یہ عرض کرنا حضرت شعیب کا جناب باری
میں یا الٰہی مجھے تو تو ہی مقصود ہے اور تیرے ہی لئے عبادت کرتا ہوں **شعر** دنیا و دیں کو اور خریدار
لے چلے ✦ ہم دل کے آئینہ میں فقط یار لیچلے ✦ فرمان ہوا فَعَلَیْکَ بِالْبُکَاءِ فَعَلَیْکَ بِالْبُکَاءِ یعنی
بس رویا کر رویا کر۔ بعدہ دس سال اور روئے اور اندھے ہو گئے۔ **حضرت ام المومنین حفصہ**

بنت امیر المومنین حضرت عمرؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے گھر نوبت تہی اور میرا سر بازو پر آنحضرت کے تہا اور میں ریش مبارک آپکی کہجلاتی تہی اور میرا بہائی عبداللہ قرآن پڑہتا تہا اُسکی آواز پیغمبر علیہ السلام کے گوش مبارک میں پہنچی - آپ اُٹھ بیٹھے - میں نے سر اپنا حضرت کی بغل میں رکھا اور سو رہی - جبکہ عبد اللہؓ اس آیت پر پہنچا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ترجمہ ہرگز نہ یوں تحقیق وہ پروردگار اپنے سے اُسدن البتہ حجاب میں ہیں پیغمبر علیہ السلام رونے لگے اور آنسو آپکی چشم مبارک کا میرے بدن پر پڑنے لگے میں نے عرض کیا کہ رونا آپکا بہشت کے واسطے ہے فرمایا نہیں - میں نے عرض کیا دوزخ کے خوف سے ہے - فرمایا نہیں - پہر میں نے عرض کیا خدا کے اشتیاق دیدار کے واسطے ہے - فرمایا - ہاں اَنَا مُشْتَاقٌ وَلِیَ اشْتِیَاقٌ اَنَا مُشْتَاقٌ وَلِیَ اشْتِیَاقٌ یہ فرماتے تہے اور روتے تہے - ۵

آرزو دارم کہ مہمانت کنم ٭ جان و دل آ دوست قربانت کنم ٭ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین واولیاء اللہ اور بزرگان دین کا حال تمام پر اظہر من الشمس ہے کہ اُنہوں نے رات کو کیسا کیسا قیام کیا کہ تمام تمام رات اشتیاق الٰہی میں روتے رہے الحمد للہ ہمارے زمانہ میں وہ امرار صالحین موجود ہیں کہ جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نے انمیں وہ اثر کیا ہے کہ انکے اتقا کا بیان نہیں ہوسکتا چنانچہ حضرت عالیجناب افتخار الامرا بدر الصلحا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر - فیروز جنگ - سی - ایس - آئی یہ جناب ذی عزت بدر الصلحا والی ٹونک کے حقیقی چچا ہیں اور ریاست کے مدار المہام ہیں باوجود اس جلیل القدر مرتبہ کے آپکا یہ حال ہے کہ شب کو بعد نماز تہجد جناب باری میں بہت گریہ وزاری کرتے ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں - میں انکا بیان نہیں کرسکتا ہوں - شمہ اُسمیں سے تحریر کرتا ہوں آپ پابند صوم - صلوۃ - متقی - پرہیزگار - حاجت دار اشراق گذار - عابد - مرتاض - سیرچشم - باذل - سخی - فیاض - تسکین پرور - دستگیر بیکساں - شریف نواز - متواضع - خداترس - رحم دل

کوئی سائل آپ کے دروازہ سے محروم نہیں جاتا - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ
ہے ہر ادنے و اعلے اکیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت
آپ پر ختم ہیں عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے الحمد للہ ایسونکا ہونا فی زماننا رونق
اسلام ہے **القصہ** واہ کیا پیر کامل ہے کہ ہر ایک مرید کی استعداد اور حوصلہ کے موافق بیگانگی
کے پردے دور کر رہا ہے اور اپنے مریدونکو واصل بحق کر رہا ہے اور فائدہ لینے والونکے باطن کو طرح
طرح کی توجہ دے رہا ہے اور نفس کی پاکی کے کارخانوں کو رونق دے رہا ہے اور اپنے مریدوں کے
دلوں سے حجاب دور کر رہا ہے **اے لوگو** یہ پیر کامل کون ہے یہ شان محمد رسول اللہ ہے **سوم**
مجلس میں ایک رسول اولو العزم نورانی چہرہ بڑے قصد والا عالی ہمت بیٹھا ہوا ہے اور امت کو راہ
راست پر لانے اور انکے سمجھانے کے واسطے ہزار ہا عمدہ عمدہ **تدبیریں** پیش کر رہا ہے اور کہیں ارشاد
ہو رہا ہے - قال اللہ تبارک و تعالی - وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ترجمہ اللہ تبارک و تعالے نے فرمایا
اپنے ماں باپ کی خدمت کرو - اور یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ جنت تمہارے ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے
انکی خدمت کرکے جنت حاصل کرو - اگر محتاج ہیں تو انکو کھانا دو اگر تونگر ہیں تو انکا ادب بجالاؤ
اور کہیں یہ قصہ کو سنا رہا ہے **حکایت** اللہ سبحانہ تعالے نے سلیمان علیہ السلام کیطرف وحی
بھیجی کہ تو دریا کے کنارے پر جا وہاں ایک عجیب چیز دیکھیگا **سلیمان** علیہ السلام مع جن و انس
کے چلے جب دریا کے کنارے پر پہنچے تو انہوں نے دائیں بائیں طرف دیکھا کچھ نظر نہ آیا عفریت کو
حکم دیا کہ تو دریا میں غوطہ لگا جو تو وہاں پاوے اسکی خبر مجھے دینا اسنے غوطہ لگایا گھڑی بھر کے بعد
لوٹ کر آیا عرض کیا کہ **یا نبی اللہ** میں نے اس دریا میں اتنے دور تک غوطہ لگایا میں اسکی تہ
تک نہیں پہنچا نہ اسمیں میں نے کوئی چیز پائی - دوسرے عفریت کو حکم دیا اسنے غوطہ لگایا گھڑی بھر کے
بعد لوٹ کر آیا اسنے بھی پہلے کیطرح کہا مگر اسنے بہ نسبت پہلے کے دوگنی مسافت طے کی پھر **آصف**
بن برخیا نے اپنے وزیر کو حکم دیا جنکا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے **قَالَ الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ**
مِنَ الْکِتَابِ ترجمہ کہا اس شخص نے جو نزدیک اسکے تھا علم کتاب سے - اسنے کہا کہ تو موم یا کے

اندر بھی خبر لا - وہ ایک قبہ سفید کافور کا نے آئے اسکے چار دروازے تھے ایک موتی کا دوسرا یاقوت کا تیسرا جواہر کا چوتھا سبز زبرجد کا تھا - اور یہ سب دروازہ کھلے ہوئے تھے اُسکے اندر ایک قطرہ پانی کا نہیں جاتا تھا اور وہ دریا کے اندر ایسی گہری جگہہ میں تھا کہ جتنی دور پہلا افریت یعنی جن گیا تھا اُسکی بنسبت اسکی مسافت تین گُنی تھی جو حساب سے سیل معلوم ہوتی ہے - آصف نے اُسکو لاکر حضرت سلیمان علیہ السلام کے روبرو رکھدیا قبہ کے وسط میں ایک جوان آدمی نہایت خوبصورت پاک وصاف کپڑے پہنے ہوئے نماز پڑھتا تھا ؎ وہ حسن کسی شب کی سحر نے نہیں پایا ٭ وہ روئے دل افروز قمر نے نہیں پایا ٭ رنگ لب نازک گل تر نے نہیں پایا ٭ نور اُس دُرِ دنداں کا گُہر نے نہیں پایا - سلیمان علیہ السلام اُس شخص کے پاس گئے اور اُس سے کہا کہ اس دریا کی تہ میں تجھے کونسا عمل لایا اُسنے عرض کیا یا نبی اللہ میرا باپ اپاہج تھا اور ماں اندھی میں اُنکی خدمت میں ستر برس رہا جب میری ماں مرنے لگی تو اُسنے کہا یا اللہ اسنے تیرے حکم سے میری اطاعت کی ہے یا اللہ تو اپنی اطاعت میں میرے بیٹے کی عمر دراز کر اور جو کتاب اللہ میں عہد ہے اُسے ایفا کر اور جب میرے باپ کی وفات ہونے لگی تو اُسنے بھی جناب باری میں دعا کی کہ یا اللہ تو میرے بیٹے سے ایسی جگہ میں خدمت لے جہاں اُسپر شیطان کا دخل نہو میں اُنکے دفن کرنیکے بعد اسکے کنارہ پر آیا میں نے یہ قبہ رکھا ہوا دیکھا اسکا حسن دیکھنے کیلئے میں اندر گھسا - اتنے میں ایک فرشتہ آیا اُسنے اس قبہ کو اُٹھایا اور میں اُسکے اندر تھا پھر اُسنے مجھے اس دریا کی تہ میں اُتار دیا - سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ یہ قصہ کس زمانہ میں ہوا اور اُس زمانہ میں کون نبی تھا اور تو نے کس نبی کی صحبت پائی اُسنے عرض کیا کہ وہ زمانہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا تھا - سلیمان علیہ السلام نے تاریخ میں فکر کیا تو معلوم ہوا کہ اُسکو دو ہزار چار سو برس ہوئے - عجب شان ایزدی ہے کہ وہ شخص باوجود اتنی مدت کے جوان تھا ایک بال تک بھی اُسکا سفید نہ ہوا تھا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا اے عزیز دریا کے اندر تیرا کھانا پینا کیا ہے - اُسنے عرض کیا - یا نبی اللہ ہر روز ایک سبز پرندہ اپنی چونچ میں

ایک زرد چیز مثل آدمی کے سر کے لاتا ہے میں اسکو کھالیا کرتا ہوں وہیں دنیا کی ہر نعمت کا مزا مجھے اسمیں مل جاتا ہے میری بھوک پیاس گرمی سردی نیند اونگھ سستی وحشت دہشت سب دور ہو جاتی ہے سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تو ہمارے ساتھ رہنا چاہتا ہے یا تجکو تیری جگہہ پر پہنچادیں۔ اُسنے عرض کیا یا نبی اللہ آپ تو مجھے وہیں پہنچا دیجے۔ آپ نے آصف کو حکم دیا۔ اسکو وہیں پہنچا دیا پھر سلیمان علیہ السلام نے کہا دیکھو اللہ تعالے نے والدین کی دعا کیسی قبول کی۔ میں تمکو ماں باپ کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں اللہ تعالے تم پر رحم فرماوے اے اللہ تو مجھے والدین کے احسان کرنیکا الہام کر۔ **فقیر کہتا ہے** کہ اولاد صالح بھی ایک نعمت عظمے ہے اللہ تعالے کی نعمتوں میں سے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ **ع** دولت کوئی دنیا میں پسر سے نہیں بہتر ٭ راحت کوئی آرام جگر سے نہیں بہتر ٭ نعمت کوئی پاکیزہ ثمر سے نہیں بہتر ٭ نکہت کوئی بوے گلِ تر سے نہیں بہتر ٭ صد سوں میں علاج دل مجروح یہی ہے ٭ ریحاں ہے یہی روح یہی روح یہی ہے ٭ شوکت یہی صولت یہی جلال یہی ہے ٭ ثروت یہی حشمت یہی اقبال یہی ہے ٭ سرمایہ یہی نقد یہی مال یہی ہے ٭ گوہر یہی یاقوت یہی لعل یہی ہے ٭ دلبند ہو پہلو میں تو غم پاس نہیں ہے ٭ کچھ پاس نہیں گر یہ وقم پاس نہیں ہے۔ **چونکہ** اس مقام پر یہ اشعار بطور جملہ معترضہ بیان کئے گئے ہیں وہ **فقیر** کا مطلب اصلی اس جگہہ پر یہ ہے۔ کہ ان **لوگوں** نے جو کچھہ احکام اللہ اور رسول کی بجا آوری کی یہ بات کچھہ **تعجبات** میں سے نہیں ہے اسلیے کہ یہ لوگ **صحبت** یافتہ انبیا علیہم السلام کے تھے۔ **عجب** یہ ہے کہ جن لوگوں نے : نہ انبیا علیہم السلام کو دیکھا اور نہ صحابہ و تابعین اور تبع تابعین کو دیکھا۔ جیسے کہ ہم تم۔ کہ صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے احکام ہم تمکو بزبانی علمائے ربانی پہونچے اسپر یہ ایمان بالغیب لائے اور وہ بجا آوری احکام اسلام کی کہ اپنی خواہشوں کو **بمقابلہ** احکام اسلام بالکل مٹا دیا آنحضرت کے فیض نے وہ اثر کیا کہ اپنی جان و مال کو رضائے الہی میں فروخت کر دیا ہے اللہ کی رضا جوئی کیواسطے شب بیداری کرتے ہیں اور جناب باری میں گریہ وزاری کرتے ہیں

اور اپنی خطاؤں کی اللہ سے معافی چاہتے ہیں اور کہتے ہیں - رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ
ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ۔ ترجمہ کہ اے رب ہمکو استقلال عطا کر
اور ہمارے پاؤں جمائے اور فتح دے ہمکو کافروں کی قوم پر۔ تفسیر یہ دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ ہمکو
محبت اسلام عطا کر اور ہمکو مسلمان رکھ اور شیاطین سے ہمکو بچا - الحمد للہ کہ ایسے ایسے امراؤ
وصالحین ہمارے زمانہ میں جو ان صفتوں سے موصوف ہیں جنکی عالی ہمتی پر ہزار ہا آفرین ہے
با وجود اس فارغ البالی اور عہدہ جلیل القدر کے انکا یہ تقوے ہے - چنانچہ حضرت
عالیجناب بدر العلی رملک سیرت فرشتہ صورت افضل الکرام
اشرف العظام صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی آل نبی اولاد
علی میر عابد علی صاحب خلف الرشید میر عبد الواحد صاحب مرحوم سابق بخشی ریاست پٹیالہ
حال مختار فرخ نگر - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات با برکات میں عطا فرمائی ہیں میں
بیان نہیں کرسکتا ہوں حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا
آپ عابد - مرتاض - متین - کم گو - فیاض - عادل - شریف نواز - متواضع - رحمدل -
خدا ترس - متقی - بردبار - سخی - باذل - دوست پرور - علما و فقرا کے قدر دان - صلحا
سے بہت صحبت ہے - تہجد گذار - پابند صوم وصلوۃ - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور
کشادہ ہے - ہمیشہ سے طبیعت تواضع وتکریم آمادہ ہے - ارکان مروت آپ پر ختم ہیں
ہزار دینے والے کیطرف نظر فلاح ہے - آپ بڑے درجہ کے دیانتدار ہیں آپکی حکایت
ہے کہ ایک دفعہ ایک عورت اہل مقدمہ آپ کے گھر گھی دیگئی جب آپ گھر میں تشریف لائے
دریافت کیا کہ یہ گھی کیسا ہے عرض کیا کہ ایک عورت اہل مقدمہ دیگئی ہے آپ نے فرمایا تم نے
کیوں لیا اتنے میں وہ عورت بھی آگئی آپنے اسکو سمجھایا کہ ہمارے رسول خدا نے رشوت کو منع فرمایا
ہے - تم یہ گھی لیجاؤ میں تمہارا مقدمہ از روئے انصاف کرونگا - مجکو خدا کا بہت خوف ہے
اس عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے - فی زماننا ایسوں کا ہونا بہت غنیمت ہے فقیر بھی انکا دل سے

شکریہ ادا کرتا ہے۔ **تشکریہ** یہ ہے۔ طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى اَعْمَالَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ **القصہ** کہیں وہ رسول یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ ایماندار کی روح کو ملائکہ آسمانوں کی طرف لیجاتے ہیں وہاں اُنکے لیئے دروازہ افلاک کے کہلتے ہیں (مشکوٰۃ) روح پاک اس تن کے قفس سے نکلکر سمٰوات کیطرف اسطرح دوڑتی ہے کہ جسطرح بلبل قفس سے نکلکر چمن کیطرف اُڑتی ہے

اشعار توئی آں دست پرور مرغ گستاخ ✦ کہ بودت آشیاں بیروں ازیں کاخ ✦ چرا زاں آشیاں بیگانہ گشتی ✦ چو دوناں جغد ایں ویرانہ گشتی ✦ بیفشاں بال و پر زامیزش خاک ✦ بپر تا کنگرہ ایوان افلاک ✦ بہا سیوہ او صفا پیدا کرو تا کہ یہ مرتبہ حاصل ہو اس بے بنیاد ہستی پر یہ غرہ و مستی اور غفلت

ؔ کس کس گل رنگیں کی نہ اس باغ میں تہی ہوم ✦ اک آن میں شبنم کیطرح ہو گئے معدوم ✦ دکہلا رہی ہے رنگ عجب ہستی موہوم ✦ کیا قصد ہے گلچین اجل کا نہیں معلوم ✦ اس باغ میں جس جس کو دیکھا ہے وہ رواں ہے ✦ جس گل پہ بہار آج ہے کل اُسپہ خزاں ہے ✦ دنیا یہ صدا عبرت و اندیشہ کی جا ہے ✦ یاں کیسا مقام اُٹھ پہر کوچ لگا ہے ✦ جا بیٹھ چلے مرگ کا دروازہ کہلا ہے ✦ رہتا ہے نکو کی یہی آواز درا ہے ✦ ہے راہ کڑی زاد سفر پاس نہیں ہے ✦ منزل پہ پہنچنے کی ہمیں آس نہیں ہے **عبرت** وہ مستحکام کہاں۔ شاہجہانی عمارتیں ہی کئی سو سال بعد ملنے لگتی ہیں۔ مجھکو ایک دوست کے مکان دیکھنے کا بعد مدت کے اتفاق ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ہر جگہ کا چونا جھڑ گیا دیواروں میں ادہر اودہر درزیں پڑ گئیں نہ کمرے پر وہ رونق ہے۔ نہ کڑی تختہ کا وہ حال یہ دیکھکر مجھکو ترکیب انسانی کیطرف دہیان آیا کہ اسی طرح یہ گل بہی مرجہا جاتا ہے اور اس **خانہ تن** کا نقشہ چند روز میں ایسا ہی بگڑ جاتا ہے

اشعار افسوس کہ گلرخاں کفن پوش شدند ✦ وز خاطر یکدگر فراموش شدند ✦ آنانکہ بصد زباں سخن میگفتند ✦ آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند ✦ پہر چند احباب و عزیز و اقارب کی وہ شکلیں کہ جو ہمارے روبرو **خاک** میں ملگئی تہیں آنکہوں کے روبرو کھڑی ہوگئیں۔ پہر تو بے اختیار میرے اور ارباب جلسہ کے دل آنکہوں کی راہ آنسو ہوکر بہنے لگے

ؔ مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم ✦ تو نے یہ گنجہائے گرانمایہ کیا کئے۔ اس بے بنیاد ہستی پر یہ کچھ غفلت **ؔ**

اے شمع صبح ہوتی ہے روتی ہے کس لئے + تھوڑی سی رہ گئی ہے اسے بھی گذار دے
شمع سفر و رہو نرم فروزی یہ بہت + رات بھر کی یہ تجلی ہے سحر کچھ بھی نہیں **فقیر** کہتا ہے
کہ تھوڑی سی زندگانی پر ایسے اللہ اور رسول کی مخالفت کرنا بڑی حماقت ہے میں نے یہ سب صاحبوں کو آئینہ
کر کے دکھا دیا کہ امرا کا آجکل یہ حال ہے کہ باوجود ایسے عہد کے انکو اللہ اور رسول کا خوف اسقدر
دامنگیر ہے کہ اپنی نفسانی خواہشوں کو بمقابلہ احکام اسلام کے بالکل مٹا دیا - وائے بر حال غربا کہ باوجود
نملنے دنیا کے یہ غفلت کہ نماز پر نماز قضا ہوئی چلی جاتی ہے اور کچھ خیال نہیں ہے ۵ مجرم ہوں کبھی
ایسی خطا کی نہیں میں نے + بھولے سے بھی آپ ہی ثنا کی نہیں میں نے + دل سے کبھی مدح امرا کی نہیں
میں نے + تقلید کلام جہلا کی نہیں میں نے + مگر کیا کروں حق بات کو چھپا نہیں سکتا - اسلئے کہ
حق کا ظاہر کرنا عبادت ہے پس اس خیال سے امرائے صالحین کے **نام نامی** بطور یادداشت واسطے
عبرت دلانے غربا کے جا بجا درج کئے - کہ یا اللہ یہ لوگ امیر ہو کر تیرے خوف سے فقیر خصلت ہو گئے
فی زماننا اللہ کے بندے ایسے ایسے موجود ہیں جنکا یہ حال ہے کہ دل بیار دست بکار چنانچہ
حضرت عالیجناب عندلیب گلستان محمدی صاحب دولت و اقبال بلبل
بوستان حشمت و جلال حاتم کرم سکندر دوراں نوشیروان زماں
عبد الحمید خان صاحب نائب ناظم انا حد گڈہ ساکنہ قصبہ سوز جو جو خوبیاں اللہ تعالے
نے ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا ہوں - حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں
وزن کرتا ہوں تو ایک کو ایک سے برتر پاتا ہوں - آپ نہایت لائق مرتاض عابد - متین امین
دیانتدار کم گو - فیاض - باخبر - عادل شریف نواز - دوست پرور - متواضع - رحمدل خدا
ترس متقی - بردبار - سخی - باذل - پابند صوم و صلوۃ آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ
ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے - ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سہارا دینے
والے کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے - علماء فقراء کے قدردان
مسکین کا رہبت محبت ہے - آپکے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے - اور شیریں

زبانی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے سچ تو یہ ہے کہ فی زمانہ ایسونکا ہونا غنیمت ہے **فقیر** بھی
اُنکا شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ یہ ہے** طَمَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِیْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَکّٰی عَمَلَکَ فِیْ عَمَلِ
الْاَخْیَارِ **الغرض** وہ رسول اللہ کے بندونکو ہر طرح سے سمجھا رہا ہے کہ **گناہ** کی پانچ قسمیں ہیں
اوّل وہ کہ جنکا اثر سب بدن پر پہنچتا ہے وہ زنا ہے جسکو الفواحش میں تعبیر کیا ہے دوم وہ جنکا
اثر عقل پر پہونچتا ہے وہ شراب ہے جسکو الاثم سے تعبیر کیا ہے سوم وہ جنکا اثر عزت پر پہنچتا
ہے چہارم وہ جنکا اثر مال پر پہنچتا ہے اور جان پر بھی انکی طرف البغی بغیر الحق میں اشارہ ہے
پنجم وہ جنکا اثر بد اُسکی روح اور دین پر پہونچتا ہے یہ شرک کیطرف اشارہ ہے یعنی کسیکو بمقابلہ
خدا کے شریک کرنا - **الحمد للہ** اسوقت میں اللہ کے بندے ایمان بالغیب اللہ اور رسول پر لانیوالے
اور عامل قرآن و حدیث کے موجود ہیں کہ جنکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ جنہوں نے اللہ کے
خوف کے سبب سے اپنے گناہوں سے توبہ کر دی ہے - **چنانچہ حضرت عالیجناب میاں لچھمن
صاحب تاوڑی ساہی سررشتہ دار نیابت برنالہ علاقہ سرکار پٹیالہ**
یہ حضرت نہایت لائق - بلکہ الیق - علم میں ہم پلہ حبیب خان مرحوم کے ہیں اُنکی بعد انکا دم غنیمت
ہے - یہ حضرت نہایت سخنور اور سخن سنج ہیں ریاست میں ایسے لوگوں کا ہونا غنیمت ہے - وہ
حاکم بڑا صاحب اقبال ہے جسکی خدمت میں ایسے لوگ ہوں جنکی لیاقت کی شہرت دہلی تک پہنچی کہ ہم
لوگ بھی انکے مداح ہیں اور انکا حال بطور یادداشت کتاب میں درج کیا گیا - تاکہ اسنام کو بقا رہے
یہ صاحب نہایت سیر چشم - مرتاض - صالح فیاض - باذل - شریف نواز خدا ترس - رحمدل -
متواضع - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع ہے - پابند صوم و صلوٰۃ - دوست پرور - شب بیدار
صاف دل **فقیر** بھی انکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے طَمَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِیْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ
وَ زَکّٰی عَمَلَکَ فِیْ عَمَلِ الْاَخْیَارِ **حاصل کلام** وہ رسول بڑے حوصلہ والا - قرآن مجید
میں سے ہر قسم کے احکام پیش کر رہا ہے اور یہ ارشاد فرما رہا ہے **قال اللہ تبارک و تعالےٰ** - وَ
مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ **ترجمہ** اللہ تبارک تعالےٰ اس آیت میں

یہ خبر دیتا ہے کہ میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے - اور کہیں یہ ارشاد فرما
رہا ہے کہ انسان کو فکر کرنا چاہیئے کہ اب کیا وقت ہے کیا کرنا چاہیئے - کہیں یہ ارشاد
ہو رہا ہے کہ وہ سونا بہتر ہے جسمیں ارادہ بیداری کا ہو - اسلیئے کہ انسان کا پیدا کرنا حقیقت میں
معرفت ہے غرض مقصود یہ ہے کہ آدمی جو کام کرے عقل و فہم سے کرے اور کہیں یہ ارشاد فرما
رہا ہے - وَقَضٰی رَبُّکَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ ترجمہ کہ تیرے رب نے یہ حکم دیا ہے کہ اُسکی
عبادت کرو - اِسْتَعِیْنُوْا بِاللّٰہِ خدا سے مدد مانگو تفسیر انسان کا نام عبد ہے اور عبد
اُسکو کہتے ہیں جو عبادت کرے - خدا کا حکم مانے اپنے آپکو محکوم جانے اور پہچانے کہ حق میرا معبود ہے
اُسکی عبادت مجھپر فرض ہے اگر سجدہ میں نہ جھکاؤنگا نافرمان کہلاؤنگا اگر تابعدار بنجاؤنگا -
نجات پاؤنگا - اُسنے میرے جسم کے سب اعضا بنائے ہیں کہ میں اُنکی مدد سے
خدا کی عبادت کروں سر سجدہ میں دہروں کانوں سے اُسکے کلام سنوں اور آنکھوں سے
اُسکی صنعت دیکھوں زبان سے اُسکا ذکر کروں اور ہاتھوں سے دعا مانگوں خیرات دوں
دل میں اُسکی محبت رکھوں اُسکے بدون غیر کا خیال نہ لاؤں اور پاؤں سے چلکر کسیکو فائدہ
پہنچاؤں اور صالحین کی زیارت کروں - الحمد للہ اس زمانہ میں بھی اس قسم خدا کے لوگ
موجود ہیں کہ باوجود ایسے جلیل القدر عہدوں کے اُنکا اِن باتوں پر خیال ہے کہ جو
کچھ اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچے بہتر ہے - چنانچہ حضرت عالیجناب شیخ مہر علی
صاحب ساکن سرائے نور محل ضلع جالندہر انسپکٹر گوجرانوالہ - جو جو
خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں اُنکو بیان نہیں کرسکتا
ہوں حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا - آپ خدا ترس
معدل - متواضع - متقی - عابد - سیر چشم - بادل - فیاض - متین - کم گو - دوست پرور
عادل - سخی - شریف نواز - عالی خاندان - صاف دل - خلیق - ملنسار - آپکا دامن
اخلاق بڑا وسیع و کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے سائلان

مروت آپ پرختم ہیں ۔ ہر ادنےٰ و اعلےٰ کیطرف نظر فلاح ہے ۔ ہر کہ ومہ آپ کے لطف کا مداح ہے ۔ عمدہ برتاؤ خوش عقیدہ ۔ خوشرو ۔ عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے جس مقام کو شیخ صاحب موصوف نے چھوڑا وہاں کی رعایا چشم پُر آب ہی ۔ آپ دہلی کے لوگوں کے دلوں سے اتبک نہیں بھولے ۔ آپ قدردان علما و فقرا کے بہت ہیں ۔ اصل تو یہ ہے الیسوں کا ہونا رونق اسلام ہے فقیر بھی آپکا شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى اَعْمَالَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ فقیر کہتا ہے کہ اُس رسول کا اسلامیوں پر وہ اثر ہوا کہ کبھی کسی نبی کی امت پر نہیں ہوا ۔ پنجگانہ نماز ۔ کہ جسمیں روحانی وجسمانی عبادت اور استعانت اور استغفار اور اپنی عاجزی اور خدا کی شکر گذاری اور اُسکی ثنا و صفت اور دعا ہے ۔ پھر اُسکے ساتھ سنن و نوافل ۔ اور پھر شب بیداری ۔ جسکی نسبت فرمایا ہے ۔ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۔ کہ خدا کے خالص بندے اُسکے لئے سجدہ اور قیام میں شب گذاری کرتے ہیں فقیر کہتا ہے یہ بات کسی مذہب میں نہیں ہے کہ محبت اور خوف الٰہی سے شب بھر رونا اور اس سے میں مست و بیخود ہونا کہ نہ تن کی خبر ہے نہ بدن کی ۔ نقل ہے کہ ایک بزرگ دہلی کی جامع مسجد میں جو دو فرسخ سے صبح کے چلے ہوئے آتے اور جمعہ ادا کرتے اور اپنے ساتھ لائی ہوئی روٹی تناول فرماتے بعد جمعہ روانہ ہو جاتے کہو تو بدون محبت ایسے کام کب ہو سکتے ہیں سبحان اللہ سرور کائنات علیہ السلام ۔ اور صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کی بلکہ اولیا متاخرین حضرت محبوب سبحانی عبد القادر جیلانی قدس سرہ اور حضرت بایزید بسطامی اور حضرت جنید بغدادی اور حضرت معین الدین چشتی رحمہم اللہ وغیرہم کے احوال بیان کرنیکی یہاں گنجایش نہیں خود آنحضرت کے سینۂ فیض گنجینہ سے ایک ہانڈی کے جوش کی سی شوق الٰہی میں آواز آیا کرتی تھی ۔ اور حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو شام سے صبح ہو جاتی تھی مگر اُس ذوق میں اُنکو خبر نہوتی تھی ۔ ان لوگوں کی روحانی قوت اس درجہ کو غالب آگئی تھی کہ جو انبیاء بنی اسرائیل سے معجزے سرزد ہوئے ہیں اُنسے کرامتیں سرزد ہوئی ہیں ۔ اس امت کے اولیاء سے

بطفیل آنحضرت ؐ کے اکثر کرامات اور خرق عادت ظہور پاتی ہے اور تا قیام قیامت یہ سلسلہ جاری
ہے۔ چنانچہ اکثر اوقات دشمنان دین متین کے سبب سے عاجز آئے۔ چنانچہ **بو علی سینا** حکیم نے
شاہ عبد الرزاق قدس سرہ کے خرق عادت سے ہدایت پائی اور مولانا فخر الدین صاحب رحمۃ اللہ کی خرق عادت
دیکھکر پانسو شاگرد مسلمان ہوئے اور بہت سے ذاکرین اولیاؤں کی کتب معتبرہ میں جو ہیں جیسے
قاضی بخش صاحب ساداتی کرمانی خیر آبادی قدس سرہ اللہ کے بندے نکو بہت سا فیض ہوا انکی اولاد میں
ہے با وجود جلیل القدر عہدے کے امیر ہوکر فقیر خصلت بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب**
میر طفیل احمد صاحب انسکپٹر جونپور خلف الرشید میر اکبر علی صاحب مرحوم سادات
کرمانی خیر آبادی عرف قاضی بخش صاحب آپکے جد امجد ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات
بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا حسن و خوبی کو جو ہمیشہ ان فکر میں دن کرتا ہوں تو ایک
سے ایک برتر پاتا ہوں آپ باخیر۔ فیاض۔ مرتاض۔ بزرگ خاندان متین۔ عابد۔ صالح۔ متقی
بردبار۔ باذل۔ خدا ترس۔ متواضع۔ رحمدل۔ دوست پرور۔ شریف نواز۔ پابند صوم و صلوٰۃ
ہیں آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے۔ ارکان
مروت آپ پر ختم ہیں۔ ہر ادنے و اعلیٰ کیطرف **نظر فلاح** ہے۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا
مداح ہے۔ برتاؤ آپکا عمدہ ہے۔ علما و فقرا کے آپ بہت قدردان ہیں فی زماننا ایسوں کا ہونا رونق اسلام
ہے **فقیر** بھی آپکا شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے۔ طَھَّرَ اللّٰہُ قُلُوْبَکُمْ فِیْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَکّٰی
اَعْمَالَکَ فِیْ عَمَلِ الْاَخْیَارِ **الحاصل** ومدسول کو عجیب طرح سے لوگوں کو سمجھا رہا ہے ایک **حسرتناک**
واقعہ جو پیش آنیوالا وہ لوگونکو یاد دلا رہا ہے فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَہِیْدٍ
وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَہِیْدًا ۵ یَوْمَئِذٍ یَّوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ
لَوْ تُسَوّٰی بِہِمُ الْاَرْضُ وَلَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰہَ حَدِیْثًا ۵ **ترجمہ** پھر کیا ہوگا جبکہ ہم ہر ایک
قوم سے گواہی دینے والا لاوینگے اور تجھکو اے نبی ان لوگونپر گواہ بنا کر لاوینگے۔ اسدن تو منکر اور
جنہوں نے ہمکو نافرمانی کی ہے یہی آرزو کرینگے کہ کاش زمین میں سما جائیں اور اللہ سے کوئی بات بھی

نہ چھپا سکینگے تفسیر کرجسبر وزہم ہر ایک گروہ کے ہادی کو آنپر انکی نافرمانی ثابت کرنیکے لئے گواہ بناکر لائینگے اور تجکو بھی اے محمد مخالفوں پر گواہ بنا ئینگے فقیر کہتا ہے اسیطرح عقل بھی جو اسکو بری باتوں سے مانع تھی گواہی دیگی) تو ان کا کیا حال ہوگا - اسدن تو اللہ اور رسول کے نافرمان بھی آرزو کرینگے کاش ہم نہ پیدا ہوئے ہوتے تو یہ پردہ دری کاہیکو ہوتی - لکھا ہے کہ بہت روحیں جو ابھی باقی ہونگی اور قیامت آجائیگی - تو وہ یہ کہینگے دوہرہ بھلا ہوا ہر بسر سے جو سر ٹلی بلا ہ جیسے تھے ویسے رہے - یلٰذہ کبھی نہ جاسے بخاری نے روایت کیا ہے - - - - - - - - - - کہ آنحضرت نے ابی سے فرمایا کہ خدا نے مجھے حکم کیا - کہ تجھسے کچھ قرآن سنوں - ابی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہے - فرمایا کہ ہاں - لکھا ہے کہ ابی کو ایک وجد طاری ہوگیا - پھر ابی آیتیں شروع کیں جب یہاں تک حالت پہنچی تو آنحضرت زار زار قوم کی حالت پر رونے لگے اور فرمایا ابی بس کر ابی بس - مجھ میں زیادہ طاقت سننے کی نہیں - فقیر کہتا ہے کہ خلاف کرنا اللہ اور رسول کا سب سے بڑا گناہ ہے بھائیو رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے تمہارے لئے کیا بلکہ تمام جہان کے لئے کسوٹی ہیں - اہل جہان کو یہ بات خوب معلوم ہوگی - کہ خوشنویسوں کا قاعدہ ہے کہ زمانہ سلف کی مشق دیکھکر لکھتے ہیں - حالانکہ وہ بھی استاد کہلاتے ہیں - ایسے ہی رسول اللہ ہمارے تمہارے سبکے لئے استاد ہیں - اسی لئے آپنے فرمایا کہ اگر موسی کلیم اللہ میرے زمانہ میں زندہ ہوتے اور میری پیغمبری کو پاتے اُنسے کچھ نہ بن پڑتی میری ہی تباع کرتے - یہ مقام غور ہے کہ جنکی شان میں اللہ یہ فرمائے وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِىْ ترجمہ اور پسند کرلیا میں نے تجکو واسطے ذات اپنی کے یعنے اے موسے میں نے تجکو اپنے لئے بنایا - اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرمائیں وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا وَاَدْرَكَ نُبُوَّتِىْ لَااتَّبَعَنِىْ اور اگر موسے زندہ ہوتے اور پاتے نبوت میری کو البتہ میری پیروی کرتے - لوگو اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے رسول کی بڑی شان ہے اشعار

کشاف مشکلات دو عالم ہے کسکی ذات :: کون و مکاں میں کون ہوا فخر کائنات :: عیسے کو کسنے بخشا ہے سرمایہ حیات :: یونس کو کسنے بطن سے ماہی کے دی نجات :: گل کردیا ہے نار کو کسنے خلیل پر :: لکھا ہے کسکا نام پر جبریل پر :: سبحان اللہ کیا مرتبہ عظمت و شان محبوبیت رسول اللہ ہے

ناشتہ پھر وقت ایسے ہی کیا کرو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اب جو کوئی دین میں اپنی عقل کو دخل دیگا وہ بڑا بیوقوف اور نادان ہے۔ واضح رہے کہ
خدا کو کسی کی طاعت اور عبادت کی کچھ حاجت نہیں اگر تمام عالم متقی اور دیندار ہوجاوے تو اسکی خدائی میں ذرہ
بھر بھی ترقی اور اسکا کچھ بھی فائدہ نہیں اسکو کسی کے کفر اور بت پرستی اور فسق و فجور سے کچھ نقصان ہے
اگر تمام جہان کے لوگ کافر و مشرک و فاسق و فاجر ہوجاویں تو اسکے جلال کبریائی کا ذرہ بھر نقصان
نہیں۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ خدا کی شریعت اور احکام نبوت صرف بندوں کی بھلائی اور فائدہ دارین کے
لئے ہے پھر اس سے اعراض کرنا اور سرتابی و سرکشی کو شیوہ بنانا محض حماقت اور اپنے پاؤں پر آپ
کلہاڑی مارنا ہے۔ مثلاً کوئی مریض حکیم کے حکم کو نہ مانے اور بد پرہیزی کرے تو حکیم کا کیا نقصان
کرتا ہے اپنی ہی جان پر ظلم و ستم کرتا ہے۔ حضرت افسوس زمانہ دین کی باتیں بنا کر شریعت
پہ ٹھٹھہ کرنیوالے سم روحانی اور جسمانی کا پیالہ سوا شراب و بنگ کے پیتے ہیں عذاب آخرت تو جو
کچھ ہوگا انکو دیکھینگے مگر دنیا میں بھی تاریخ آگے رکھکر دیکھئے کہ اس فسق و فجور اور خدا کی نافرمانی
کی بدولت کس طرح عالیشان سلطنتیں برباد ہوگئیں سمرقند ہمارا شہر کو جو آج بخارا سے چالیس میل
کے فاصلہ پر اجڑا پڑا ہے جسکی ایک سو گیارہ گز بلند ہیں مگر نو طرف میں شہر پناہ تھی جسکا رقبہ
دو سو میل ملک تھا۔ اسکے باغ آویراں اور عمارات کا آج نشان و پتہ بھی کچھ بھی پتا نہیں کر سکتا
پھر دیکھو وہاں کے لوگوں کی عیاشی اور بت پرستی اور فسق و فجور کی نحوست سے وہ برباد ہوگیا۔ جب غنیم
اسکا محاصرہ کر رہا تھا وہاں کا بادشاہ شہزادوں امیروں کی مجلس شراب ناچ و رنگ میں مصروف تھا
[illegible] دہلی کے لال قلعہ اور لکھنؤ کے شاہی محلات کو انہی فسق و فجور کی وجہ سے
برباد دیکھ لیجئے [illegible] دنیا میں صرف ایک سا نہیں رہا حال ہمارا اور بارے الشان کا کبھی [illegible]
اقبال [illegible] کرتے جیسے لگا ہے مہ و سال [illegible] آیا [illegible] وہ خیر کے [illegible] وہاں خالی
رہینگے بعد [illegible] تمہارا کچھ [illegible] کہ چلے ساتھ تمہارا [illegible] رہے کہ دانا لوگ دور اندیش
اور [illegible] کا خلاف نہیں کرتے۔ وہ لوگ [illegible] کے ایسے فرمانبردار ہیں جیسے [illegible] کے ہاتھ

میں مردہ یہ بھی ایک مقام رضا و تسلیم ہے - **رضا و تسلیم** کے یہ معنے ہیں کہ بندہ اپنے مالک
کا تابعدار رہو اسکے حکم میں ہر دم نمازے خوشی و دلگیری - دولتمندی اور فقیری - جوانی اور پیری کی حالت میں
شکر گذار ہو یعنی اگر مالک ہیرم عذاب کرے - تو بندہ یہ پوچھے کہ کس جرم کی یہ سزا ہے اور اگر
دونو جہان بخشدے - نہ بولے کہ کس خدمت کا یہ عوض ہے جو الگ کہ حضرت صلی اللہ علیہ کے احکام
بجا آوری میں ایسے تابعدار رہتے ہیں جیسے دانشمند مریض اس حکیم حاذق کے نسخہ کی تبدیل کو بلا حجت و تکرار
قبول کر کے اسکی دوا کو پی لیتا ہے کہ جسکو دل سے حکیم حاذق جانتا ہے ایسے ہی پیغمبر کے بیچنے فرمانبردار
بے کہنے اسکے احکام شرع کو قبول کر لیتے ہیں - انکی رسم و حیت ملک کے خلاف ہو خواہ موافق وہ ہر وقت
یہی کہتے ہیں **مصرع** جانینگے ہم اُدھر کو جدھر یار لیجائے ٭ پس ایسے لوگوں کی نسبت اللہ تبارک و تعالے
نے فرمایا - اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ترجمہ وہی لوگ
متقی - اپنے خدا کیطرف سے بڑی ہدایت پر ہیں - وہی فلاح پانیوالے ہیں اور جو لوگ رسم اور
مذہب اور ملت آبائی اور حب جاہ و مال کے جال میں گرفتار ہیں - وہ اللہ اور رسول اللہ میں سینکڑوں نکتہ
چینیاں نکالتے ہیں - وہ اس سعادت سے محروم رہتے ہیں - انکو اللہ جل جلالہ نے اپنے کلام پاک
میں اسطرح پر فرمایا خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۝ وَلَهُمْ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ **ترجمہ** اللہ نے انکے دلوں اور کانوں پر مہر کر دی ہے (یعنی وہ حق کو
جان سکتے ہیں اور نہ سن سکتے ہیں) اور انکی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے اور انکے لئے بڑا عذاب ہے **مفسر** کہتا ہے
کہ ان لوگوں کی بدبختی بیان کرنی ضرور تھی اسلئے پیشتر ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم فرمایا اور قلب
اور سمع کو بصر پر مقدم کیا انکے دلوں پر مہر ہے عقل سے ان امور پر کیونکر یقین کریں اور انکے کانوں پر
بھی مہر ہے پھر یہ پیغمبر کی باتیں کیونکر سنیں - انکی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے **سبحان اللہ** کیا عمدہ
کلام ہے چونکہ کان میں ہر طرف سے اور دل میں ہر طرف سے بات پڑ سکتی ہے انکے لئے کوئی جہت
خاص نہیں اسلئے انپر تو مہر لگانا فرمایا اور آنکھ چونکہ سامنے سے دیکھتی ہے اسلئے جہت خاص ہے
تو اسپر پردہ پڑنا فرمایا - سامنے سے ہی دیکھنا جاتا رہا - **سبحان اللہ** آنحضرت کے فیض صحبت سے

یہ بات ہر صحابی کو میسر آگئی تھی چنانچہ بدر کے روز جب آنحضرت مشرکین سے مقابل ہوئے تو صحابہ سے فرمایا قوموا الی جنۃ عرضہا السمٰوات والارض کہ اُس جنت کے لیے اُٹھو جسکا چوڑان زمین و آسمان کے برابر ہے۔ یہ سنتے ہی **عمیر بن حمام** صحابی نے کہا اُ ہواُ ہوا اہا۔ اسکے بعد وہ اپنے توشہ دان سے چھوہارے کھانے لگا پھر کہا اتنی دیر میں چھوہارے کھاؤں یہ تو بڑا عرصہ ہے تو جنت ہی میں چلکر کھاؤنگے پھر یہانتک لڑا کہ شہید ہوگیا (رواہ مسلم) ع کیا خوب جما ہے یہ ارباب یقیں کی ؛ افلاک کی زینت ہے یہ رونق ہے زمیں کی ؛ پرسش لحد میں حساب انکو نہیں ہے۔ یہ لائق رحمت ہیں انکو شرم سوتی ہے جو ہیں صاف وہ اب انکو لیے ہے ؛ جس کا ہوں ساقی وہ شراب انکے لیے ہے ؛ اس نخل ریاضت کے ثمر انکو ملینگے ؛ جو عرش کے نیچے ہیں وہ گھر انکو ملینگے۔ **اللہ اللہ** صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین اہل اللہ **رضوان اللہ علیہم اجمعین** نورٌ علیٰ نور تھے۔ الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے ایسے لوگ امرا و صالحین حق پر باوجود ایسے عہد جلیل القدر کے۔ کہ جنہوں نے محبت اور تابعداری رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی جان و مال کو فدا کر رکھا ہے۔ موجود ہیں جن **حضرات** کا حال مختصر طور پر بیان کرتا ہوں۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب مولانا مولوی سید عبد اللہ صاحب سررشتہ دار شملہ** صاحب خلق محمدی۔ تابع شریعت احمدی۔ افضل الکرام۔ اشرف العظام۔ ملک سیرت۔ فرشتہ صورت حضرت مولانا مولوی سید عبد اللہ صاحب ساکن عربسرائے۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا ہوں جس خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک برتر پایا۔ آپ بد۔ مرتاض۔ متین۔ فیاض۔ کم گو۔ بزرگزادہ۔ شریف نواز متواضع۔ رحمدل۔ خداترس بردبار۔ دوست پرور۔ عادل۔ امین۔ دیانتدار۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے۔ ہمیشہ سے طبیعت متواضع وتکریم آمادہ سے ہرادنے واعلےٰ کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ ومہ آپکے لطف وکرم کا مداح ہے آپکی ذات سے غربا کو بہت فیض ہے آپکا ہونا مغتنمات میں سے ہے ایسونکا ہونا رونق اسلام ہے **فقیر** بھی مولوی ممدوح کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ

اور حضرت عالیجناب میاں محمد اسحاق صاحب عرف میاں نصاب صاحب
خلف الرشید میاں نہنگ شاہ صاحب ساکن سرہند بسی - جو جو خوبیاں
اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا یہ حضرت جوان صالح
نیکبخت عاشق رسول اللہ - عابد - پارسا - متقی - بزرگ زادہ - تفسیر قرآن کا انکو بہت شوق ہے
اس جوان عمر میں بڑے درجہ کے صابر ہیں - استقلال مزاج میں بہت ہے - متوکل بھی بڑے درجہ کے ہیں
اکثر اس شعر سے شوق ہے **شعر** کارساز ما بفکر کار ما ۔ فکر ما در کار ما آزار ما ۔ یہ بزرگ زادہ صاحب
نسبت ہیں - انکی **حکایت** ہے کہ آپکا لڑکا فوت ہوگیا - تو آپ نہایت استقلال سے فرماتے تھے
کہ یہ اللہ کا مال ہے یہ اُسکی عنایت تھی جو ہمکو عطا فرمایا تھا - اصل تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا زینت
اسلام ہے فقیر بھی میاں صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک
فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار **چہارم مجلس** میں ایک سخی بڑے
حوصلہ والا بیٹھا ہوا ہے اور تمام روئے زمین کے سخی دست بستہ خدمت بابرکت میں حاضر ہیں - اور وہ
سخی بھی یہ ارشاد فرمارہا ہے اللہ اجود جوداً ثم انا اجود بنی آدم **ترجمہ** اللہ بہت سخی
ہے سخاوت میں پھر میں زیادہ تر سخی ہوں اولاد آدم میں - **حدیث** صحابہ کرام نے عرض کیا یا
رسول اللہ اگر یہ دونوں پہاڑ سونے کے ہوجاویں تو حضور ان دونوں کو کتنے عرصہ میں اللہ کے
نام تقسیم کردیں - فرمایا نماز ظہر سے عصر تک **حدیث** ایکدفعہ ایک لاکھ درہم خراج بحرین سے
آیا مسجد نبوی میں یہ روپیہ رکھا گیا - بعد نماز حضرت نے سب کا سب اللہ کے نام تقسیم کردیا -
شعر ما قال لا قط الا فی تشہدہ ۔ لولا التشہد لکانت لاءہ نعم - **اشعار** سرکار
یہ وہ ہے کہ جو مانگا وہی پایا ۔ ہونٹوں پہ کبھی حرف نہیں کا نہیں آیا ۔ اللہ رکھی خلق میں تا حشر سیایا
فیاض دو عالم شہ دیجاہ کو پایا ۔ کسرا ہو کہ حاتم ہو یہ ہمت نہیں رکھتا ۔ اس گھر سے کوئی بڑھ کے
سخاوت نہیں رکھتا ۔ حضرت کے فیض صحبت کی برکت سے صحابہ کرام کا یہ حال تھا کہ جان و مال و
اسباب گھر راہ مولا دے ڈالے - پھر خدمت بابرکت میں بھی عرض کیا آپ ہم سے خوش ہوجاویں

ہماری جان تک حاضر ہے اللہ کے نام سے ہمکو کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔ لکھا ہی کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط ترجمہ بیشک

اللہ نے ایماندار وں کی جان اور مال کو جنت کے عوض میں خرید لیا ہے۔ تفسیر حضرت کعب رضی

روایت کرتے ہیں کہ مکہ میں ہمنے اور ستر انصار نے حضور سے بیعت کی اسوقت ہم لوگوں نے عرض کیا

یا رسول اللہ جو آپ چاہیں اپنے لیئے اور اللہ کے لئے چاہیں وہم سے شرط کرلیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

نے اس آیت میں جنت کے عوض میں ایمانداروں کی جان و مال کو خرید لیا۔ بایع روح مشتری اللہ

مبیع جسم مال۔ اول تو تم اللہ کی عبادت کرو۔ دوسرے کسیکو اللہ کا شریک نکرو تیسرے تم جان و

مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو یہانتک کہ مارو یا مرجاؤ۔ اسوقت تمکو جنت ملیگی انہوں نے

عرض کیا یا رسول ہمیں آپ کے حکم سے کوئی انکار نہیں فقیر کہتا ہے کیا ارزاں سودہ اور کیا اچھی

بیع ہے کہا یہ مال فانی۔ کہاں وہ حیات جاودانی۔ کہاں یہ دنیا کا مال۔ کہاں وہ جمال باکمال شعر

قیمت خود ہر دو عالم گفتہ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوزہ یہ صحابہ کا یہ حال تھا کہ جان و مال سب کچھ

راہ مولا دیدیا سبحان اللہ صحابا و تابعین اور تبع تابعین اور اہل اللہ کو کیا اللہ اور رسول سے

محبت تہی حضرت کے فیض اثر نے اسقدر ہی وہ اثر کیا کہ الحمد للہ اس زمانہ میں بہی ایسے ایسے

لوگ موجود ہیں کہ بمقابلہ محبت اللہ اور رسول کے جان و مال کو ہیچ سمجھتے ہیں چنانچہ حضرت

ممتاز الجناب بدر الصلحا شیخ میراں بخش صاحب اہلمد فوجداری

نظامت راجپورہ علاقہ ریاست پٹیالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات

میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے

برتر پایا آپ دیندار۔ صاف دل۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ ملنسار۔ متواضع۔ دوست پرور۔ شریف نواز۔ باذل۔

فیاض۔ بامروت آدمی ہیں شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں۔ آپ کا

دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے یہ حضرت خوش مزاج بدرجہ کے ہیں۔ آپکے کلام بلاغت نظام میں

مذاق سخن نظامی پیدا ہے اور شیریں کلامی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے۔ ایسوں کا ہونا

فی زمانہ غنیمت ہے فقیر بھی شیخ صاحب صوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے
طیّبَ اللہُ قَلْبَکَ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَکّٰی عَمَلَکَ فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ سبحان اللہ عجب شان بزرگی
ہے کہ اللہ نے انسان کو یہ کیا قرب دیا ہے فعل انسان کو اپنا فعل کر لیا۔ یعنی جو ہاتہ اللہ کے نام
دیتا ہے وہ ہاتہ انسان کا نہیں وہمارا ہے۔ اللہ کے نام دینا ہی اکسیر حکم رکہتا ہے حکایت
ہی کہ حضرت مولانا نواب قطب الدین صاحب محدث دہلوی مرحوم اپنی تصنیفات میں اپنی ایک حکایت
لکھتے ہیں۔ کہ میرے پاس ایک جوڑا چکور کا تہا۔ اُسکی مادہ کی آنکہہ میں موتیا اُتر آیا تہا اسلیے اُسکی
نظر جاتی رہی تہی لیکن آنکہہ بدستور قایم تہی۔ ایک روز میں نے چاہا کہ اللہ کیواسطے انکو آزادی دوں
پنجرے کا دروازہ کہولدیا۔ اُسمیں سے نر اُسکا پرواز کر گیا۔ مادہ اُسکی پرواز نہ کر سکی۔ تہوڑی
دیر کے بعد نر اُسکا آیا۔ اور ایک لکڑی نیلگوں بمقدار طول دو جَو کے اپنی چونچ میں لایا۔ اور
میرے روبرو اُسنے اُس لکڑی کو اپنی مادہ کی آنکہوں میں پہیرا۔ ایک دو قطرہ نیلگوں پانی کے نکلے
چکور نے لکڑی کو میری طرف پہینکدیا۔ اور دونو پرواز کر گئے میں نے اس خیال سے کہ اللہ نے اس
لکڑی میں کیا تاثیر رکہی ہے۔ اُٹہا کر اپنے پاس عمامہ میں رکہہ لی۔ چونکہ اُسوقت مجکو کوئی کام
فتحپوری کا دامنگیر تہا۔ گہر سے سیدہا فتحپوری کو ہولیا۔ جسوقت قاضی کے حوض کے قریب پہنچا تو سامنے
سے ایک جنازہ دیکہا کہ لوگ لئے چلے آتے ہیں۔ اور اُس جنازہ کے ساتہ قریب پانسو کے آدمی ہیں
میں نے فتحپوری کا جانا ملتوی رکہا جنازہ کے ساتہ ہولیا۔ میں کیا دیکہتا ہوں کہ جنازہ کے سامنے
دو آدمی ایک تو نہایت خوبصورت چاند کا سا چہرہ لباس عمدہ سے آراستہ اور دوسرا شخص نہایت بدشکل
سیاہ فام دونوں جنازہ کے آگے کشتی کرتے ہوتے چلے جاتے ہیں خوبصورت آدمی بدرو کو ہربار
پچہاڑ دیتا ہے میں نے لوگوں سے پوچہا کہ تم کچہہ دیکہتے ہو جو میں دیکہتا ہوں آگے جنازے کے لوگوں نے کہا
ہم تو کچہہ نہیں دیکہتے میں نے خیال کیا کہ یہ اس لکڑی کی تاثیر ہے لیکن دل میں خیال کر یا الٰہی کیا معاملہ
ہے آخر شدہ شدہ قبرستان میں پہنچے قبر تیار تہی میں نے اُس میت کو قبر میں اُتارا تو کیا دیکہتا ہوں کہ وہی
خوبرو آدمی اُس میت کیساتہ ایسے لپٹ گیا جیسے ماں بچے کے ساتہ۔ بعد دفن کے فاتحہ پڑہکر واپس آئے

لگے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بدشکل آدمی ہمارے آگے آگے چلا جاتا ہے میں نے جلد دوڑ کر اسکو پکڑ لیا
دریافت کیا تو اسنے عرض کیا مولانا آپ کیوں دریافت کرتے ہیں میں نے کہا کہ ہمارا کام ہی **تحقیق** کرنیکا
ہی اسنے کہا کہ میں اسکا اعمال بد ہوں میں نے کہا کہ وہ کون تہا جو قبر میں اسکے ساتھ لیٹ گیا۔ کہا مولانا وہ
اسکا اعمال نیک تہا ہمیشہ اسکا جلیس و انیس رہیگا میں نے دریافت کیا کہ اصل معاملہ کیا تہا اسنے کہا کہ
اس شخص نے مرنے سے پہلے اپنے مال کو اللہ کیواسطے تقسیم کر دیا تہا اسلئے یہ عمل نیک اسکو ملا اور
میں محروم رہا اگر یہ نیک عمل نکرتا تو میں **بدعمل** اسکے ساتھ رہتا اور ہمیشہ تکلیف دیتا پس لوگوں کے
واسطے یہی عبرت کافی ہے **فقیر** کہتا ہے کہ اللہ کے نام دینا بہت بہتر ہے۔ اکثر جو کتاب اللہ اور
حدیث رسول اللہ صلعم میں دیکہا گیا تو اس سے بہتر کوئی چیز نپائی چنانچہ **صحیح مسلم** میں ہے کہ خدا تعالیٰ قیامت
کے دن فرمائیگا کہ اے بیٹے آدم کے میں نے تجہسے کہانا مانگا تہا تو نے ندیا۔ یہ عرض کریگا یا اللہ تو تو رب العالمین ہے
میں تجہکو کیا دیتا۔ خدا فرمائیگا تو نہیں جانتا تہا کہ میرے فلاں بندے نے تجہسے کہانا طلب کیا تہا۔ تو نے نہیں دیا
اگر تو اسکو کہانا دیتا تو اسکا عوض آج ہمسے پاتا پہر فرمائیگا کہ میں برہنہ رہا تو نے مجہکو کپڑا ندیا یہ عرض
کریگا یا اللہ تو تو پاک ہے اس بات سے۔ خدا فرمائیگا کہ میرا بندہ برہنہ ہوا ہمارا برہنہ ہونا ہے۔ ایسے ہی
کہ میں پیاسا رہا تو نے مجکو پانی نہ پلایا۔ اور یہ عرض کریگا کہ یا الٰہی تو پاک ہے ایسی باتوں سے کیا دیتا۔ فرمائیگا
میرے فلاں بندے نے تجہسے پانی مانگا تہا تو نے اسکو ندیا اگر تو دیتا اسکا عوض آج پاتا۔
بہر کیف اس سے بہتر کوئی چیز نہیں کہ اللہ کے بندوں بیکسوں کی بہبودی کرنا **شعر** منعموں کو کہتے
ہو حاضر ہے خدمت میں ہم + بیکسوں سے بہی کبہی جہا کرو کیا چاہیئے **پنجم مجلس** میں ایک واعظ ممبر پر
بیٹہا ہوا لطف وعظ و نصیحت کے نہایت توضیح و تشریح سے بیان کر رہا ہے۔ مَنْ تَرَكَ سُنَّتِي لَمْ يَنَلْ
شَفَاعَتِي **ترجمہ** جسنے ترک کیا میری سنت کو نہ پہنچیگی اسکو شفاعت میری **فقیر** کہتا ہے کہ
عبادت مقبول عند اللہ اور غیر مقبول عند اللہ کا فرق صرف عقل سے نہیں ہو سکتا اسمیں اتباع نبی
علیہ السلام کی بہت ہی سخت ضرورت ہے جبتک نبی عربی کا دامن ہاتہ میں نہو گا کوئی شخص اس دریائے بے کنار پار
نہوگا۔ ع محال ست سعدی کہ راہ صفا ؛ تواں رفت جز در پے مصطفےٰ ؛ دیکہیئے جبتک وہ گواہوں

کے بدون ہمارا تمہارا دنیا کا کوئی مقدمہ طے نہیں ہو سکتا - پہر بدون اتباع کتاب اللہ اور سنت رسول
اللہ کے حضرت کی شفاعت کا ہونا غیر ممکن ہے پس اسلیئے حضرت نے فرمایا کہ میری شفاعت اُسکو نہوگی جو
میری سنت کو ترک کریگا - نہایت خوشی کا مقام ہے کہ ایسا رسول ہمکو ملا - ورنہ خدا خود مختار ہے جسکو جو کچھ
دیا اُسکا فضل ہے اور جسکو نہیں دیا تو اُسپر کچہ ظلم نہیں کیا - کیا برتن کمہار سے کہہ سکتا ہے کہ تو نے مجھپر ظلم کیا
جو آبدست کرنیکی بدہنی بنایا - بادشاہوں اور معشوقوں کے پینے کا پیالہ نہ بنایا ۵ قسمت کیا ہر ایک کو
قسام ازل نے ٭ جس چیز کو جس شخص کے قابل نظر آیا ٭ یہ اُسکا فضل تہا کہ ہمکو ایسا نبی عنایت فرمایا
اور ہمکو اُسکی اُمت بنایا - لوگو مرنے سے پہلے اس نبی عربی کو خوش کرو ورنہ وقت مرنیکے حسرت لیجاؤگے
سبحان اللہ ہمارے نبی عربی کیا محب قوم ہیں خیال تو کرو کہ کیا ارشاد فرما رہے ہیں لَا یَاتِیْ
عَلَی الْمَیِّتِ اَشَدُّ مِنْ لَیْلَۃِ الْاُوْلٰی فَارْحَمُوْا اَمْوَاتَکُمْ بِالصَّدَقَۃِ **ترجمہ** یعنی اول شب
مردے پر بڑی سختی کی ہوتی ہے پس رحم کرو اپنے مردوں پر ساتھ صدقہ کے ایصال ثواب پہنچاؤ یعنی
عبادت مالی اور بدنی کا ثواب پہنچاؤ **فقیر** کہتا ہے تم بھی اپنے مرنے سے پہلے اپنا نہ قبر کا بندوبست
کرو اور اس حکایت کو غور سے دیکھو **حکایت** ہے کہ ایک امیر بخیل تہا اور مال بہت رکھتا تہا - دوست
اُسکے ہر روز اُس سے کہتے کہ میاں تم اپنی زندگی میں کچھ اللہ کیواسطے دیا کرو - کیونکہ حضرت نے قبر کے
بارے میں ایسا فرمایا ہے - کہ اول شب مردہ پر بڑی سختی کی ہوتی ہے - وہ امیر اُنکے جواب میں یہ کہا
کرتا کہ مرنیکے بعد گہر والے خود ہی دیدینگے ایک غلام اُسکا بڑا دانا تہا وہ چاہتا تہا کہ میاں کو سمجہادوں
کہ میاں یہ کیا کہدیتے ہیں کہ بعد مرنیکے گہر والے دیدینگے - اتفاقاً ایک روز رات کو میاں کو کسی دوست
کے مکان پر جانیکا اتفاق ہوا غلام سے کہا کہ لالٹین روشن کر کے ہمارے ساتھ چلو - غلام نے خیال کیا
کہ میاں کو نصیحت کرنیکا آج موقع ہے اسی خیال میں لالٹین لیکر ہمراہ ہولیا - میاں بڑے تیز رفتار
تہے روشنی سے آگے بڑہکر ایک گڑہے میں جا پڑے - غلام کو آواز دی کہ او غلام تو کہاں ہے اُسنے
جواب دیا کہ حضور پیچھلی روشنی تو ایسی ہی ہوتی ہے - لکھا ہے کہ میاں نے پہر کر غلام کا ہاتھ چوم لیا
اور کہا کہ تنے یہ بات کہاں سے پیدا کی - عرض کیا کہ قرآن سے حاصل کی ہے - چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ
اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ترجمہ اور خرچ کرو اُس چیز سے کہ دیا ہمنے تمکو
پہلے اس سے یہ کہ آوے کسیکو تم میں سے موت پس کہے اے رب میرے کیوں ڈھیل دی تو نے مجھکو ایک
وقت نزدیک تک پس خیرات دیتا میں اور ہوتا میں صالحوں سے وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ
اَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ترجمہ اور ہرگز نہ ڈھیل دیگا اللہ کسی جی کو جسوقت آویگی
اجل اُسکی اور اللہ خبردار ہے ساتھ اُس چیز کے کہ تم کرتے ہو الحمد للہ ہمارے زمانہ میں بھی ایسے
ذی عزت اللہ کے بندے عالی ہمت دیندار موجود ہیں کہ جنکو ہر وقت اللہ اور رسول کی
دلجوئی اور اپنی آخرت کا خیال دامنگیر رہتا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب بدر العلماء
میر نثار علی صاحب نمبردار رئیس موضع نوازپورہ ضلع مہندرگڑھ
علاقہ ریاست پٹیالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان
نہیں کر سکتا حسن خوبی کو جو میں ان فکر میں زن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا - آپ محب قوم
سید پسندی - نہایت دیندار - پابند صوم وصلوٰۃ - صاحب مروت - فیاض - رحمدل - خدا ترس
دوست پرور شریف نواز متقی - متواضع - آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے
طبیعت بتواضع وتکریم آمادہ ہے - ہر ادنے واعلی کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ ومہ آپکے لطف
وکرم کا مداح ہے - آپکی ذات سے بہت فیض ہے - آپکا ہونا اسوقت باعث غنیمت ہے
فقیر بھی میر صاحب موصوف کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ
فِيْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِيْ عَمَلِ الْاَخْيَارِ الغرض ۰ اعظم حسین دل آویز
اور سیدھی سیدھی باتیں عوام کو سنا رہا ہے - کہ اللہ تبارک وتعالے فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ ترجمہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا تک کہ اس سے ڈرنیکا حق ہے -
تفسیر یعنی حق ڈرنے کا یہ ہے کہ اسکی ذات میں اپنی ذات کو اور صفات میں اپنی صفات کو ہلاک کردو
اور سنو۔ اتقوا اللہ میں لفظ اللہ اسواسطے بیان کیا گیا کہ لفظ اللہ زبان عرب میں اُس شہنشاہ حقیقی

اور پروردگار عالم کا نام ہے کہ جسکی ہیبت سے پہاڑ لرزتے ہیں اس نام کے ذکر کرنے
سے ہیبت ظاہر کرنا اور مقصود انسان کو خوف دلانا ہے کیونکہ خوف ہی ایک بڑا توشہ آخرت کا ہے
حکایت حسن فرماتے ہیں کہ زمانہ بنی اسرائیل میں ایک زانیہ عورت تھی تیسرا حصہ حسن کا اُس کو دیا گیا تھا
بدون سو اشرفی کے کسی سے صحبت نکرتی تھی ایک عابد نے اُسے دیکھا وہ اُسکو پسند آگئی۔ اپنے
ہاتھ سے محنت مزدوری کرنا شروع کیا۔ سو اشرفیاں جمع کیں۔ پھر اُسکے پاس آیا۔ اُس سے کہا تو
مجھے پسند آگئی تھی میں نے اپنے ہاتھ سے محنت مشقت کرنا شروع کیا یہانتک کہ میں نے تیرے لیے
سو اشرفیاں جمع کیں۔ عورت نے کہا اندر آ۔ یہ اندر گیا اُس عورت کا ایک تخت تھا سونے کا وہ
اپنے تخت پر بیٹھی پھر اُس سے کہا آ۔ یہ جب صحبت کرنیکے لیے بیٹھا اسنے خدا تعالے کے روبرو کھڑے
رہنے کو یاد کیا اُسکو لرزہ آگیا اُس عورت سے کہا تو مجھے چھوڑ دے کہ میں نکل جاؤں اور یہ اشرفیاں
تیری ملک ہیں عورت نے کہا تجھے کیا ہوا تو تو یہ کہتا تھا کہ میں تجھے پسند آگئی پھر جب تجھے مجھپر قدرت ہوئی
تو تو نے یہ کیا **عابد** نے کہا۔ یہ میں نے اس لئے کیا کہ میں اللہ تعالے اور اُسکے روبرو
کھڑے رہنے سے ڈر گیا خوف نے میرے نزدیک تجھے **مبغوض** کر دیا سو اب تو سب لوگوں سے مجھے زیادہ مبغوض ہے
عورت نے کہا اگر تو سچا ہے تو تیرے سوا میرا کوئی خاوند نہیں ہے عابد نے کہا تو تو مجھے چھوڑ دے کہ میں نکل
جاؤں اُسنے کہا میں تجھے نہ چھوڑونگی مگر یہ کہ تو اقرار کرے کہ تو میرے ساتھ **نکاح** کریگا۔ عابد نے
کہا امید ہے کہ یہ ہو جاویگا۔ زاہد نے منہ پر مقنعہ ڈالا۔ پھر اپنے شہر کیطرف چلا گیا اُسکے بعد ہی اس عورت نے
اپنے **افعال** پر پشیمان ہو کر کوچ کیا یہانتک کہ زاہد کے شہر میں آئی اُسکا نام و مکان دریافت کیا
کسی نے اُسکا مکان بتا دیا اس عورت کا عرف **ملکہ** تھا زاہد سے کہا کہ ملکہ تیرے پاس آئی
ہے جب دیکھا تو ایک چیخ ماری اور مر گیا۔ ملکہ کے گود میں گر پڑا۔ اُسنے کہا یہ تو مجھ سے فوت ہوا
اسکا کوئی رشتہ دار بھی ہے لوگوں نے کہا اسکا ایک بھائی فقیر ہے اُسنے کہا میں اسکی حب کیلیے اُس سے
نکاح کرونگی۔ پھر اُس نے اُسکے بھائی سے نکاح کرلیا۔ اللہ تعالے نے ملکہ کے بطن سے سات لڑکے
عنایت فرمائے سب کے سب صالح پاکیزے سب نبی ہوئے **الحمد للہ** فی زماننا اللہ کے بندے

ایسے لیسے بیدار امرائے صالحین میں سے موجود ہیں کہ جنکو ہمہ نعمت دنیا حاصل ہے مگر اللہ کا انکو ایسا دستگیر ہی کہ بمقابلہ احکام اسلام اپنی نفسانی خواہشوں کو بالکل مٹا دیا محبت الہی نے انہیں ایسی ترقی کی کہ ہر کار بار میں اللہ و رسول کو مقدم سمجھا۔ چنانچہ حضرت عالیجناب صاحب خلق محمدی تابع شرع احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت نواب معلے القاب بشیر مرزا احمد خان صاحب بہادر خلف الرشید جناب اسمعیل اللہ خان احمد خان صاحب مرحوم و مغفور جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا ہوں حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا۔ اعمال صالح۔ پابند صوم صلوۃ۔ بڑے دریا دل۔ صاحب دل۔ صاحب مروت۔ آنکھ میں شرم و حیا ہے۔ شریف نواز۔ بڑا فیاض۔ شریف اور حاجتمندوں سے نہایت فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں اخلاق میں تن خلق محمدی بجا ہے۔ مروت میں تو مجسم لکھوں تو زیبا ہے۔ ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ الطاف و کرم کا مداح ہے۔ ارکان مروت آپ جیسوں کا ہونا فی زمانا بسا غنیمت ہے۔ فقیر بھی نواب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طَہَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَکّٰی عَمَلَکَ فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ سبحان اللہ کیا واعظ رفیق قوم ہے۔ ارشاد فرمارہا ہے کہ اللہ تبارک و تعالے فرماتا ہے وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ٥ ترجمہ اور نہ مرنا مگر فرمانبردار ہو کر تفسیر مروت اسلام پر قایم رہنا شعر خدایا مال دنیا اسکے آگے کیا حقیقت ہے ٭ جو اسلام نبی سے بے بہا تیری عطا مجکو ٭ چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو بوقت نزع اسلام کی وصیت کی فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ٥ ترجمہ یعنی مرو تم مگر مسلمان ہو کر۔ ایسے ہی یوسف علیہ السلام نے موت کی درخواست اسلام پر کی۔ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ٥ ترجمہ تو ہی دوست میرا دنیا و آخرت میں موت دے مجکو اسلام پر اور ملا دے مجکو اچھے لوگوں میں۔ ایسے ہی تمام انبیاء علیہم السلام کی دعا ہی وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ٥ ہمکو نیک لوگوں کے ساتھ موت دے۔ ایسے ہی فقیر کہتا ہے کہ یا اللہ تمام اہل اسلام کو اسلام پر قایم رکھ اور اسلام کی

بدون اجازت مصنف اسمیرے ایک حرف بھی چھاپنا۔ مسجد کی ملفوظ جسٹری ہو چکی ہے

موت عنایت کر۔ آمین **نقل** ہے کہ ایک بزرگ کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ حضرت میں نے آپکی نسبت سنا ہے کہ آپ ہوا پر پرواز کرتے ہیں۔ فرمایا یہ کچھ کمال نہیں ہے۔ یہ بات تو پرندوں میں بھی موجود ہے۔ عرض کیا میں نے یہ بھی سنا ہے کہ آپ دریا پر مثل خشکی کے چلتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ صفت تو گھاس اور پتی میں بھی ہوتی ہے عرض کیا اور کمال کیا ہے فرمایا وقت اخیر ہو اور شہادتین بانیر ہو۔ اور اسی پر خاتمہ بالخیر ہو جاوے **نقل ہے** کہ جب حضرت جنید کا وقت اخیر قریب پہنچا۔ تو آپ نے شہادتین اور بسم اللہ پڑھکر آنکھیں اور ہاتھ بند کر لئے۔ جب غسل کی نوبت آئی تو غسال نے چاہا کہ آنکی آنکھیں کھینچ لکر پانی ڈالوں تو غیب سے آواز آئی کہ آنکھیں ہمارے نام پر بند کیں ہیں بجز ہماری دید کے نکھولیگا جب غسال نے چاہا کہ انگلیاں کھول تو غیب سے ندا آئی کہ ہمارے نام پر اسنے ہاتھ بند کئے ہیں ہمسے ہی مصافحہ کریگا۔ بھائیو خدا سے ایسی موت کی تمنا کرو **اشعار** آں زمانیکہ زاد مادر تو ہمہ خنداں بدند تو گریاں ٭ آنچناں زی کہ بعد مردن تو ہمہ گریاں بوند تو خنداں اللہ کی شدا اشتو بھی یہ ایسے دیندار پرہیز گار اس موت کی تمنا کیواسطے کیا کیا اللہ اور رسول کی رضا جوئی کر رہے ہیں کہ جنکا یہ حال ہے۔ دل بیار۔ دست بکار۔ میں چاہتا ہوں کہ انکا نام نامی بطور یادداشت اپنی کتاب میں لکھوں کہ انکے نام کو بقا رہے چنانچہ حضرت **عالیجناب میر عبد اللہ صاحب خلف الرشید میر غلام محمد صاحب** ساکن قصبہ نور متعلق نیابت نارنول۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا۔ یہ حضرت نہایت خلیق۔ دیندار۔ متشرع۔ متقی پرہیزگار۔ متواضع۔ صالح۔ شریف۔ سید سندی۔ خدا پرست۔ شریف نواز۔ پابند صوم وصلوۃ۔ صاحب مروت۔ بردبار۔ عمدہ۔ فیاض۔ عالی ہمت سیر چشم۔ فصاحت وبلاغت میں ثانی خاقانی ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے اسوقت آپکا دم بسا غنیمت ہے **فقیر** بھی میر صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار **عالیجناب سید نصرت علی خلف الرشید میر منصب علی صاحب** جونپوری۔ ابلمد دیوانی انا حاکدہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا۔ یہ حضرت نہایت خلیق متین بیگم

متواضع - سیر چشم - خدا ترس دیندار - سید سندی - پابند صوم وصلوۃ - متشرع - اخلاق میں مجسم
خلق لکھوں تو بجا ہے - مروت میں مروت مجسم کہوں تو زیبا ہے فی زمانہ انکا دم ہی غنیمت ہے - فقیر یہی انکا
شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طهّر الله قلبك في قلوب الابرار وزكّى اعمالك في عمل الاخيار **خلاصہ**
کلام یہ کہ واعظ ہر طرح قوم کو سمجھا رہا ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے - واعتصموا بحبل الله جميعًا
ترجمہ اور جمیعًا جاؤ خدا کی رسی سے ملکر **تفسیر** سب ملکر خدا کی رسی کو پکڑ لو - رسی سے مفسرین نے مختلف
معنے لئے ہیں - کسی نے عہد ازلی کسی نے قران کسی نے دین اسلام بعضوں نے کہا کہ حبل سے مراد حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے دوجہان کی نعمتیں اور خدا کی رضا جوئی کا اسی پر فیصلہ ہے
کہ آنحضرت صلعم کا دامن مضبوط پکڑنے میں سب مجتمع رہو اسواسطے کہ جبتک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع
ظاہری و باطنی خوب مضبوطی کے ساتھ نکروگے **منزل مقصود** کی راہ نپا سکوگے مطلوب حقیقی تک
نہ پہونچوگے جو کوئی حضور کے قدم بقدم چلیگا وہی منزل مقصود پر پہنچیگا **حدیث** ایک وقت حضرت
جبرئیل تشریف لائے اور عرض کیا کہ خدا نے بعد درود وسلام کے حکم کیا ہے کہ جیسے ہم تم سے خوش ہوئے
ہیں ایسے ہی جو لوگ تم سے خوش ہوئے ہیں اور تیرا **اتباع** انہوں نے دل سے کیا ہے اب ہم بھی انکو
خلعت رضا کا عنایت کرتے ہیں کہ ہم ان سے من بعد اسکے کبھی ناخوش نہونگے **خلعت رضا**
کا یہ ہے رضی الله عنهم ورضوا عنه ترجمہ راضی ہوا اللہ انسے اور وہ راضی ہوئے اللہ سے سبحان
اللہ انبیاء علیہم السلام اور صحابہ اور ال عبا کیا اللہ سے راضی ہوئے کہ جان و مال گھربار عیال و اطفال
سب اللہ کے راستہ میں فدا کردیا - یہاں **فقیر** کچھ زیادہ گنجائش نہیں پاتا کہ ان حضرات کا پورا پورا
حال لکھے مگر مختصرًا بطور تبرک لکھتا ہوں - ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ یہ حضرات کس درجہ کے صابر
لوگ ہیں خصوصًا حضرت **امام حسین** علیہ السلام پر تو صبر کو اللہ نے ختم ہی کردیا ہے

بیان شہادت امام حسین علیہ السلام

روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے بحکم رب العالمین جناب سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام
کی خدمت بابرکت میں عرض کیا کہ سرزمین شہر فلسطین میں خدا نے بنی اسرائیل میں ایک نبی **جرجیس** پیغمبر کو مبعوث کیا

اور

اور ایک بادشاہ تہا ازالہ نام نہایت ظالم و خونخوار جفاکش تند خو بت پرست ملک شام کا فرمانروا تہا اُسکی ہدایت کو خداوند عالم نے اُس پیغمبر جرجیس نبی کو بہیجا تہا۔ جبکہ وہ مقبول باری اُسکے آگے وعظ و نصیحت کرنے لگے وہ شقی نہایت غیظ میں آیا جو جو رنج و تکالیف اُس مقبول الٰہی کو دے زبان کو یارا نہیں کہ بیان کا نہیں ہے جسقوت اُنہوں نے فرمایا۔ اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۵ اسکے عوض میں اُس مقبول خدا کو اول جسم شریف انکا نوک شاخہائے آہنی زخمی کیا اُسمیں نمک بہرا بہر لوہے سے گرم کرکے سیخوں سے داغ دیا اور رات کو زہر ہلاہل و سم قاتل زخموں میں کہواتا تہا اور تیل گرم کرکے بدن پر چہڑکواتا تہا ان سب سختیوں پر اُس مقبول اللہ نے منہ سے بجز شکر خدا کوئی حرف نہیں نکالا۔ یہ سب امان اُس عالی جناب کے قتل کے تہے لیکن بسبب بقائے رشتہ حیات زندہ تہے فَنَزَلَ جِبْرَائِیْلُ وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَقْرَءُ اَنَ السَّلَامُ ترجمہ پس نازل ہوئے جبرئیل اور عرض کیا کہ پروردگار عالم نے بعد تحفہ سلام یہ پیام دیا ہے کہ ہمیں قسم ہے عزت خداوندی کی کہ ہم تجہہ سے بہت راضی ہیں اے جرجیس یہ لعین تجہے چار بار قتل کریگا اور ہم خلعت حیات تازہ سے تجہے سرفراز کرینگے اگرچہ وہ شقی پہر بہی راہ راست اختیار نہ کریگا۔ حضرت جرجیس نے عرض کی کہ خدایا میں راضی ہوں تیری راہ رضا میں پس حکم کیا اُس شقی نے کہ بند بند جرجیس کا جدا کر۔ پس بند بند اُس خاصہ خدا کا جدا کیا اور کوئیں میں ڈالدیا فَنَزَلَ مِیْکَائِیْلُ وَاَحْیَاہُ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ ترجمہ پس میکائیل نازل ہوا اور اُن ٹکڑوں کو جمع کیا۔ اور زندہ کیا اُنکو بحکم خدا پہر جرجیس نے اُسے سوے حق رہنمائی کی اور وہ لعین طیش میں آیا اور ایک تختہ مسی سرخ کیا اور دست و پا اُس برگزیدہ خدا کے باندہے اور تختہ آتشی پر لٹا دیا اور شرب گرم کرکے پلایا اور میخہائے آہنی اُنکی چشمہائے مبارک میں جڑوائیں۔ اور جسد پاک جلوا کر خاک ہوا میں اڑوا دی پہر میکائیل نازل ہوئے اور اُس خاک کو جمع کرکے بحکم خالق زندہ کیا۔ پہر اُس برگزیدۂ خدا نے اُس لعین کو سوے حق رہنمائی کی وہ شقی بولا بارے تو اپنے خالق کی قدرت نمائی کرتا ہے اگر ہزار بار زندہ ہو تو بہی بجز انکار حرف اقرار زبان پر نہ لاؤنگا۔ پہر تختوں میں کسوا کے آرے سے دو ٹکڑے کیا۔ اور دیگ میں رکہا اور اُسے گوگرد اور سرب سے معمور کیا اور اُسکے نیچے

کھینچ کر دی اسوقت تو عرش اعظم کو زلزلہ ہوا اور چرخ بریں بید وار کانپنے لگا اور ساکنان آسمان نالہ و فغان کرکے عرض کرنے لگے درگاہ الٰہی میں۔ کہ بار الٰہا ایسا سانحہ روئے زمین پر نہیں ہوا۔ اور اسرافیل نے ایک نعرہ مارا کہ زمین ہلنے لگی اور وہ دیگ چولھے سے گر پڑی پھر حضرت جرجیس بقدرت خدا زندہ ہوئے۔ آخر کار بعد ظلم بیشمار رائے ناصواب نے اس بادشاہ ملعون کے اوپر گردن مارنے اس پیغمبر بے گناہ کی قرار پایا۔ اور وعدہ انکا برابر ہوا۔ حضرت جبرئیل نے آکر کہا۔ اے جرجیس خدائے تعالے ان لعینوں پر غضب نازل کریگا۔ تم دنیائے ناپائدار کو ترک کرو۔ غرض جب قاتل واسطے قتل کرنے کے آنحضرت کے روبرو آیا تو ملائکہ انکے **استقبال** روح کو آئے۔ پس جب چاہا قاتل لعین نے کہ سر اقدس کو انکے جدا کرے اور زیر تیغ بٹھایا انہیں۔ تو وہ پیغمبر خدا بیساختہ ڈاڑہیں مارکے رونے لگے۔ جبرئیل نے کہا اے جرجیس نہایت متعجب ہوں میں تمہارے رونے سے اسوقت کے کتنے بڑی بڑی مصیبتوں پر صبر کیا اسوقت باعث رونیکا کیا ہے فرمایا حضرت جرجیس نے کہ اے جبرئیل سب مصیبتوں میں تصور کیا میں نے احوال انبیا کو پس قید میں تصور کیا میں نے حال یونس کو اور زخموں میں خیال کیا میں نے حضرت ایوب کو اور جلنے میں میں نے خیال کیا حال ابراہیم کو۔ آرے سے دو نیم ہونے میں تصور کیا میں نے حضرت زکریا کو اور نابینائی کیوقت تصور رہا حال یعقوب و شعیب کا وَالْآنَ ذَكَرْتَ مَصَائِبَ الْحُسَيْنِ ابْنِ رَسُولِ اللّٰہِ فَبَكَيْتُ **ترجمہ** اے جبرئیل اسوقت یاد آئیں مجھے مصیبتیں حسین فرزند رسول خدا کی پس مجھ سے گریہ ضبط نہو سکا۔ اسواسطے کہ سب پر مصائب ہوئے۔ مگر مثل حسین کے کسی پر نہیں ہوئے۔ اور اے جبرئیل جو مبتلا بہ بلا ہوا۔ خود بذات واحد ہوا ہے کسی نے جوان بیٹا قتل ہوتے نہیں دیکھا کسیکی گود میں طفل شیرخوار کے گلے پر تیر نہیں لگا **شعر** تیر مارا حلق اصغر پر تو سرور نے کہا: دل ترا آخر ملعون پتھر ہے یا فولاد ہے کسی نے اپنے بھائی بھتیجوں کا خون زمین پر بہتے نہیں دیکھا اور انہیں بیجان ہوتے نہیں دیکھا۔ اے جبرئیل کسیکے اطفال خورد سال مثل ماہی بے آب تڑپ تڑپ کر ہلاک نہیں ہوئے کسی کے اہل و عیال پر آب و دانہ بند نہیں ہوا کسیکے جسم پر چار ہزار تیر اور ایک سو اسی زخم شمشیر نہیں لگے کسیکی نعش بے گور و کفن تابش آفتاب میں زمین گرم پر پڑی نہیں رہی کسیکے ناموس قید

قید ہو کر دربدر پھرائے نہیں گئے کسیکے پیچھے کوئی قطع نسل کا درپے نہیں ہوا ○ اے
سلامی عیش و عشرت ہی زمانہ کے لئے ۞ اور مصیبت ہے محمد کے گھرانے کے لئے ۞ رونے والا
کوئی مقتل میں تھا شبیر کا ۞ ہاں ہوا آتی تھی اکثر خاک اڑانے کے لئے ۞ وا مظلومی کہ راتوں کو
سرہانے شاہ کی ۞ شمع بھی جلتی نہ تھی آنسو بہانے کے لئے ۞ اسکے ماتم میں نکیونکر روئیں حسین مظلوم نے
جان دی امت کو دوزخ سے بچانے کے لئے ۞ تن سے سر اسکا اتارا شمر نے جسکو نبی ۞ گود میں لیتے
تھے کاندھے پر چڑھانے کے لئے ۞ افسوس اسی شہر شام کے حاکم کے ہاتھوں سے یہ تمام مصیبتیں خاندان
رسالت پر گذرینگی باوصفیکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ اور مالک تسلیم و رضا ہیں وہ بھی متحمل
اس مصیبت کے نہ ہو سکینگے چنانچہ حدیث میں بھی ایسا ہی پایا۔ ابن عباسؓ اور حضرت امیر المومنین
ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ دیکھا ہم نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ایسے حال میں کہ آپ
کی ڈاڑھی مبارک اور سر مبارک پر غبار تھا۔ عرض کیا میں نے کہ یہ کیا حال ہے آپکا یا رسول اللہ۔
فرمایا مقتل حسین میں میں اب موجود تھا القصہ جب جلیس نبی علیہ السلام نے فرمایا اے جبرئیلؑ باوصفیکہ
ایسا پیغمبر ہو پھر سر برہنہ چاک گریبان خاک اڑاتے خلد بریں سے چھوڑ کر نعش حسین پر زمین کربلا میں
آ نکلے یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا ترجمہ کاش کہ میں بھی حاضر ہوتا اور جان اپنی اس
امام مظلوم پر نثار کر کے سعادت حاصل کرتا۔ آہ دیکھتا ہوں میں گویا سر حسینؑ مع اقربا نیزوں پر
نصب ہیں ہر چند استغاثہ کرتے ہیں کوئی انکی فریاد کو نہیں سنتا امیدوار ہوں خدا سے حشر میرا ہمراہ حسین
اور رفیقان حسین کے ہو اور جب روز قیامت کو مادر مظلوم و معصوم حسین دختر رسول الثقلین فاطمہ زہرا پایہ عرش الہی پکڑ کر
دادخواہ خون حسین کی ہو تو میری ماں بھی سر برہنہ مثل کنیزکان فاطمہ زہرا خاتون کے ساتھ میرے خون کی دادخواہ ہو جبرئیلؑ کو
بیان حسین سے تاب نہ رہی اس طرح سے روئے کہ جیسے کسی عورت کا بچہ مرجاتا ہے وہ بیقرار ہو کر روتی ہے مگر زمانہ نہ تھا یہی کہ ایسے
بندے مومنین اولاد علی آل نبی و نیز محبان اہلبیت سے موجود ہیں جنکا جان و مال آل عبا پر فدا ہے چنانچہ عالیجناب
معلے القاب مسند آرائے عز و جلال جلوہ افزائے چار بالش حکومت و اقبال مخزن
خاندان شرف دودمان اولاد علی آل نبی نواب میر علی مراد خان

صاحب دور فرمانروا سے خیرپور سندھ - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا اول تو عالیجناب کے خوان کرم سے کوئی فرد بشر بچا ہوگا - آپ بڑے فیاض ہیں امیر ہو کر اور سیر ہو کر فقیر بنے ہوئے ہیں آپکا کل محاصل مساکین اور اہل حاجت کیلئے وقف ہے - آپکا سجع یہ ہے (علی مراد مرا داد بخت یاری کرد) آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم طائی کا جہان کے دل سے بھلا دیا - آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے - آپکی رفعت شان کے سامنے بلندی آسمان کی کمتر ہے - اور حشمت و اقبال کے جاہ سکندر و دستگاہ دارا ادنے تر ہے آپکی دولت عمیق کو دیکھکر قارون اپنی تہی دستی پر حیرت ہے آپکی ادائے بخشش کو دیکھکر ابر نیساں گریاں - آپ پابند صوم و صلوۃ ہیں ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے - فی زمانا آپکا دم بہت غنیمت ہے **نواب ممدوح** کا شکریہ **فقیر** بہت دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار -

جناب فیضمآب مہر سپہر جاہ و جلال خورشید آسمان دولت و اقبال گوہر دریائے سخاوت نیر برج شرافت شمع شبستان مروت چراغ بزم ثروت مسند نشین دولت خداداد فرشتہ نہاد فخر خاندان شرف دودمان سیدی سندی اولاد علی آل نبی وزیر الدولہ مدبر الملک خلیفہ سید محمد حسن خاں صاحب **بہادر دام اقبالہ وزیر اعظم ریاست پٹیالہ** جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں انکو بیان نہیں کر سکتا - لیکن ایک شمہ اسمیں سے لکھتا ہوں - کلام معجز نظام آپکا تمام فصاحت و بلاغت ہے - آپکی عدالت گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیرواں مٹا دیا - آپکی سخاوت و بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بھلا دیا - آپکی محاورات نازک سے خوے دلبراں خجل - اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف لطیفان منفعل - سودا کو آپ کے رشک سخن سے جنون - اور آپکے کلام بلاغت نظام سے سرنگوں - آپکو علم تاریخ میں ملکہ تکمیل حاصل ہے - آپنے بہت کتابیں تصنیف و تالیف فرمائی ہیں - غرض جو جو خوبیاں حکما و شعرا و فصحا و صلحا و بلغا و علمائے سلف

میں کسی کے ساتھ مختص نہیں بالتمام انکی ذات بابرکات میں موجود ہیں۔ عدل و انصاف آپکا صفت حقیقی کو پسند ہے ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپ کی لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ خلق مجسم ہیں۔ آپ بڑے با مروت ہیں شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی اور کشادہ پیشانی سے مسلوک ہوتے ہیں۔ آپ بدرجہ کی پابند صوم و صلوۃ بھی ہیں فی زماننا آپکا دم لبا غنیمت ہے **فقیر** بھی **وزیر ممدوح** کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ

عالیجناب معلے القاب سید سندی اولاد علی آل نبی محمد تقی صاحب نائب ناظم انا حد گڈہ علاقہ ریاست پٹیالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالٰے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا ایک کو ایک سے برتر پایا۔ آپ سید سندی۔ بڑے ملنسار۔ نہایت خلیق۔ باذل۔ دیانتدار سخی۔ فیاض مسکین پرور سیر چشم متواضع۔ عادل۔ نیکبخت۔ دوست پرور شریف نواز۔ رحمدل۔ خدا ترس۔ پابند صوم و صلوۃ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ آپ کے لطف و کرم کا مداح ہے۔ برتاؤ سید صاحب کا نہایت عمدہ ہے جس مقام کو میر صاحب موصوف نے چھوڑا وہاں کی رعایا چشم پُر آب ہی ایسے لوگونکا ہونا فی زماننا مغتنمات سے ہے فقیر بھی میر صاحب موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ **حاصل کلام** کیا واعظ ہے کہ اللہ کو بندونکو بہت احکام اسلام سے مطلع کر رہا ہے یہ واعظ کون ہے محمد رسول اللہ کیسا پیارا رسول ہے (کیا پیارا نام ہے)

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

فقیر کہتا ہے کہ تمام مخلوقات اور جملہ کائنات انکی سلامی میں پس کوئی آنحضرت کی صبح و شام کے سلام سے خالی نہیں **حدیث** فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعضے لوگ بہشت کے

جانیکا راستہ بہول جائینگے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہونگے - فرمایا آپ نے جو میرا نام سنتے ہیں محمد رسول اللہ اور درود نہیں بہیجتے **نقل** ہے کہ ابو جہل اور بہت سے کافر ایک جگہ قریب بیت اللہ کے بیٹہے ہوئے تہے ایک سائل نے آکر اُنسے سوال کیا ان کافروں نے بطور تمسخر کہا کہ امیر المومنین حضرت علیؓ حرم کے اندر ہیں اُنسے سوال کرو کہ وہ بڑے سخی ہیں سائل نے یہ تمام حال بخدمت مظہر العجائب والغرائب عرض کیا آپنے فرمایا کہ تو اپنے دونوں ہاتہ پہیلا - اُسنے پہیلائے آپنے نام محمد رسول اللہ لکہکر اُسکے دونوں ہاتہوں پر پہونکا اور فرمایا کہ بند کر لو - کفار کے روبرو جا کہولنا - سائل نے کفار کے روبرو اپنے ہاتہونکو کہولا تو دو موتی اپنے دونوں ہاتہوں میں پائے جو قیمت میں ہر ایک ہزار دینار کا تہا کافروں نے پوچہا کہ امیر المومنین نے تجہے موتی کہاں سے دئے میں کہا میرے ہاتہوں پر نام محمد رسول اللہ پڑہکر پہونکدیا سوائے ابو جہل کے سب کفار نام نامی پر قربان ہوئے اور ایمان لائے (واہ کیا پیارا نام ہے محمد رسول اللہ) کسی عاشق نے اس نام پاک کے عشق میں کیا خوب کہا ہے **اشعار** منہ دیکہو منہ کا تری تاب لا سکی ؛ خورشید پہلی آنکہ تو تجہ سے ملا سکے ؛ تصویر تیری کہینچے مصور ہے کیا مجال ؛ دست قضا تو پہر کوئی تجہ سا بنا سکے ؛ واہ کیا نام نامی ہے مشکل کشا محمد رسول اللہ آپکا نام لینے سے کیا کیا مشکلیں آسان ہوتی ہیں **حدیث** جنت مشتاق ہے اُس شخص کی جو کہتا ہے محمد رسول اللہ خدا مہربان ہے اُسپر جو کہتا ہے محمد رسول اللہ ہر دروازہ جنت پر لکہا ہوا ہے محمد رسول اللہ کوئی مراد کو نہ پہنچیگا جبتک کہ نہ کہیگا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حکایت** ہے کہ کسی شخص صالح امانت دار کے پاس کسی بادشاہ نے ایک نفیس جواہر امانت رکہا اُس شخص نے اپنے گہر میں ایک جگہہ رکہدیا - اُسکے چہوٹے بچہ نے اُسکو اُٹہا کر پتہر پر دے مارا اُسکے چار ٹکڑے ہوگئے اُس امین کو بادشاہ کا نہایت خوف دامنگیر ہوا اور ارادہ کسی جگہہ بہاگنے کا کیا اتفاق سے کسی اولیاء اللہ کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ حال عرض کیا اُس شخص نے اس کو اس **کوع** پڑہنے کی اجازت دی کہ تم یہاں سے ہر وقت پڑہا کرو مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ آخر تک اور فرمایا اللہ تبارک تعالے اس نام پاک سے تیری مشکل کشائی کریگا لکہا ہے کہ اُس شخص نے چند روز اس نام پاک کو پڑہا ایکروز بادشاہ کا قاصد اُسکے پاس آیا اور کہا کہ بادشاہ نے سلام عرض کیا ہے اور مزاج پوچہا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارے لشکر میں ایک درد پیدا ہوگیا ہے حکیموں نے کہا ہے کہ ایک

جواہر کے چار ٹکڑے کرائے جائیں اور وہ پانی میں ڈالی جائیں اور وہ پانی لشکر کو دیا جائے لہذا بادشاہ نے حکم دیا ہی کہ کسی کاریگر ہوشیار سے اس جوہر کے جو تمہارے پاس امانت رکھا ہوا ہے برابر چار ٹکڑے کرالاؤ کم زیادہ نہوں اُسنے کہا کہ موافق حکم کے عمل کیا جاویگا اور رنج و غم و خوف جو اُسکو تھا سب جاتا رہا بہت خوش ہوا اور اللہ تعالی کی حمد اور اس نعمت عظمے کا شکریہ ادا کیا پہر چاروں ٹکڑے لیکر بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوا بادشاہ اُسکا بہت مشکور ہوا اور اُسکو انعام دیا (واہ کیا پیارا نام ہے کیا اُسکی مصیبت کو دور کیا) اگر ہم بھی اس نام نامی کو حرز جان کریں تو اسیطرح ہماری بھی دین و دنیا کی مصیبت دور ہو جائے۔ منزل مقصود کو نہ پہنچیگے جبتک کہ اس نام مبارک سے محبت نکرینگے۔ جو جو صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین نے اس نام پاک پر اپنا جان و مال فدا کیا ہے میں بیان نہیں کرسکتا ہوں مگر ناظرین کیلئے واسطے مختصر حال حضرات ممدوح الالقاب **صحابہ کرام** کا بیان کرتا ہوں جو کچھ صحابہ کو اللہ کی راہ میں تکلیف پہنچی زخمی ہوئے ہیں مارے گئے ہیں گرمی اور بھوک پیاس اٹھائی ہے پا پیادہ سفر کئے ہیں۔ اس سے بھی انکا جوش ایمان ٹھنڈا نہیں ہوا ہے نہ اُنمیں بوقت قتل کچھ بودا پن پیدا ہوا ہے نہ اُسکے بعد وہ جہاد سے ضعیف ہوئے ہیں دشمنوں کی شوکت سے اُنکے حوصلہ پست ہوئے ہیں پہر بھی وہ خدا سے یہی دعا کرتے تھے۔ جو کچھ ہم سے خدمت دین میں سستی ہوگئی ہے اُسکو معاف کردے اور آئندہ کو ثابت قدمی عطا کر اور کافروں پر فتحیاب کر اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بار بار یہی عرض کرتے تھے کہ ہمارا جان و مال حاضر ہے مگر آپ ہمسے خوش ہو جائیں اسلئے کہ خدا اُنکی شان میں فرماتا ہے (محمد رسول اللہ) **فقیر کہتا ہے** کہ اے امت محمدیہ تم بھی تو اس نام پاک سے محبت پیدا کرو۔ محبت کے یہ معنے ہیں کہ اطاعت رسول اللہ بجالاؤ۔ نور ایمان اور صداقت کی روشنی ذرا بھی اس بات کو گوارا نہیں کرتی کہ اس چند روزہ زندگی پر خلاف رسول اللہ کا ہو۔ یا نماز قضا ہو جائے یا کسیکو مکر و فریب یا جائے۔ یا تکلیف دیجائے یا کسی کی غیبت کیجائے یا مال کی زکوۃ نہ دیجائے یا حق العباد تلف کیا جائے افسوس ہے ایسے لوگوں پر کہ دو خشک روٹی پر احکام اسلام کو بالکل فراموش کردیا۔ ہزار آفرین اُن سچے مسلمانوں پر کہ جنکے پاس ہمہ نعمت دنیا موجود ہے۔ پہر ان صاحبوں کا سچا آورہی احکام اسلام میں یہ حال ہے کہ بمقابلہ احکام اسلام اپنی خواہش نفسانی کو بالکل مٹا دیا

اطاعت خدا و رسول میں دل ستالبتہ اور کمر بستہ ہیں - الحمد للہ فی زماننا وہ امراے صالحین و رؤساے
جلیل القدر بہت سے موجود ہیں کہ جنکے سبب سے اسلام کو تقویت اور غربا کو فیض اور رعایا کو امن ہے یہ **فقیر** بھی
مختصر طور پر اپنی تفسیر میں انکے نام نامی درج کرتا ہے - چنانچہ حضرت **عالیجناب ممدوح الالقاب**
حاتم زمان سکندر دوران زیب افزاے مسند دولت و اقبال جلوہ
آراے وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان نواب
ناہر علیخان صاحب بہادر رئیس ابن رئیس نامدار رئیس اعظم قصبہ کوہانہ ضلع رہتک جو جو
خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں - وہ میں بیان نہیں کرسکتا - دامن اخلاق
آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کو دل سے بھلا دیا
آپ نہایت مسکین پرور - باذل - سخی - فیاض - سیر چشم - دستگیر بیکسیاں - ارکان مروت آپ پر
ختم ہیں - آپ کی ہر ادا دینے والے کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے
شریف اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی سے سلوک ہوتے ہیں - حضرت سرور کائنات او اہلبیت سے
بہت محبت ہے اکثر حالات صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین و اولیاء اللہ دیکھتے رہتے ہیں - علماء
و فضلاء کے بہت قدردان ہیں - پابند صوم و صلوۃ ہیں - آپکے دم سے اسلام کو رونق ہے
آپکا ہونا بسا غنیمت ہے **فقیر** بھی رئیس اعظم کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ
قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار **حضرت عالیجناب معلی**
القاب گردوں رکاب فلک انتساب افتخار الامرا رئیس اعظم نامدار
جہاں نواب نجابت علیخان صاحب دوجانہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے
ذات والا میں عطا فرمائی ہیں بیان نہیں کر سکتا - حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا ہوں
تو ایک کو ایک سے برتر پاتا ہوں - آپ نہایت فیاض - صاحب مروت - دیندار - باذل - پابند
صوم و صلوۃ - خداترس - متحمل - متواضع - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے
آپ علماء سے بہت اچھی طرح سے ملتے ہیں - آپ کے منشی حفیظ الدین صاحب بھی نہایت دیندار متقی

دیانتداری میں بہرکیف نواب ممدوح کا ہونا فی زمانا زینت اسلام ہے یہ فقیر بھی رئیس اعظم کا تہ دل سے
شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہّرک اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکّی عملک فی عمل الاخیار
الحاصل یہ واعظ نہایت اخلاق اور رفاقت سے احکام پیش کر رہا ہے اور ارشاد فرما رہا ہے کہ قرآن
اور حدیث تمہارے لیے عجیب رفیق و شفیق ہیں **بیان رفاقت قرآن و حدیث** نبویہ سبحان اللہ
واعظ کیا حکم کر رہا ہے ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنۃ
رسولہ **ترجمہ** چھوڑ ہیں میں نے تم میں دو چیزیں کہ ہرگز گمراہ نہ ہوگے جب تک مضبوط پکڑے رہوگے ان دونوں کو
ایک کتاب اللہ اور دوسری سنت رسول اللہ کو۔ اس حدیث کو روایت مالک بن انس کرتے ہیں اور
یہ حدیث امام مالک کی موطا میں موجود ہے **ف** ایک عالم اجل نے اس حدیث کی شرح یوں کی ہے کہ آدمی
عجیب کشمکش میں گرفتار ہے دنیا اپنی طرف بلاتی ہے شیطان اپنی طرف کھینچتا ہے۔ ماں باپ اپنے رویہ پر
چلایا چاہتے ہیں اور بادشاہ امیر اپنے رویہ پر اور استاد و پیر مرشد اپنے طریقہ پر اور دوست آشنا اپنی
وضع پر۔ اور بیوی اور اولاد اپنی مرضی کے موافق آدمی کو چاہتے ہیں۔ اور آدمی کو ان سب سے حاجتیں
درپیش۔ اسواسطے اللہ تعالے نے کلام اللہ میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں دنیا کیا کی
اور شیطان دفع کرنیکے حیلے اور اسباب اور ماں باپ کیطرح اور بادشاہ و امیر کی فرمانبرداری کی وضع اور استاد
و پیر کی پیروی کا طریق اور دوست و آشنا کی دوستی نبھانے کے انواع اور جورو و لڑکوں کے حقوق۔
سب مفصل بیان کیے تو جبتک آدمی اللہ کی کتاب اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رویہ و طریقہ کو مضبوط
پکڑے رہیگا کبھی گمراہ نہ ہوگا **فقیر** کہتا ہے کہ بھائیو قرآن و حدیث انسان کے عجیب رفیق و انیس ہیں
دونوں حکایت کا بنظر غور ملاحظہ کریں تو رفاقت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ بخوبی معلوم
ہو جائیگی **حکایت** ہے کہ مدینہ شریف میں ایک بزرگ صحابہ کرام میں سے نقل کرتے ہیں کہ دفن کیا
ہمنے ایک جوان صالح کو وقت مغرب کے بعد دفن کے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جانور مثل کتے کی
اس جوان کی قبر میں گھسا اور جلد گھبرا کر باہر نکل آیا۔ اور ایک نکہت اسکی پھولی ہوئی تھی۔ میں نے دلیر
ہو کر پکڑ لیا۔ اور دریافت کیا کہ تو کون ہے اور اس نیکبخت کی قبر میں کیوں گیا تھا۔ کہا میں شیطان

ہوں میں نے ارادہ کیا تھا کہ اسکو قبر میں عذاب دوں - ایک شخص نے اسکی قبر میں سے نکلکر میری آنکھ پھوڑ دی اور مجھپر بہت خفا ہوا کہ یہاں پر تو کیوں آیا تھا میں نے اُس سے دریافت کیا کہ وہ کون تھا کہا سورہ یٰسین تھی یہ میت دنیا میں وقت سونیکے اس سورۃ کو پڑھا کرتی تھی اگر سورہ ملک بھی پڑھتا ہوتا تو مجھکو اسکا عمل دونوں آنکھوں سے اندھا کر دیتا - دوسری **حکایت** ایک بزرگ کسی دوسرے بزرگ کا حال نقل کرتے ہیں کہ عالم رویا میں میں نے اُس بزرگ سے دریافت کیا کہ میاں صاحب تمہارا قبر میں کیا حال رہا - اُس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پر عمل کیا تھا - اسلیے خدا نے مجھکو بخشدیا اُس بزرگ نے کہا کہ وہ کونسی حدیث ہے کہ جسپر عمل کرنے سے خدا نے تجھکو بخشدیا - کہا - **حدیث** فرمایا حضرت نے جو کوئی بعد کھانیکے برتن کو چاٹ لے تو وہ برتن جناب باری میں دعا کرتا ہے کہ یا الٰہی جیسے اسنے مجھکو شیطان سے آزاد کیا ہے تو اسکو دوزخ کی آگ سے آزاد کر - مجھسے فرشتوں نے پوچھا کہ دنیا میں کیا عمل کر کے آیا - میں نے کہا کہ میں اس حدیث پر عمل کر کے آیا ہوں اب اس وعدہ کی وفا چاہتا ہوں غیب سے آواز آئی کہ اسکو معاف **فقیر کہتا ہے** بہائیو ایسے قرآن اور حدیث کا کیوں اتباع نہیں کرتے ہو - تم تو ذی فہم اور اہل قرآن ہو - خیال تو کیا کرو کہ دنیا میں بادشاہ ملکی سات روپیہ ماہوار پر سپاہی کو نوکر رکھتا ہے کہ جسکو سر کٹانے میں کوئی دریغ نہیں ہوتا - پھر جس بادشاہ حقیقی نے جان دی اور جسم کو ہزاروں طرح بیان عطا کیں - تندرستی دی لاکھوں نعمتیں پشت در پشت عطا کرتا چلا آیا ہے پھر اسپر دعوت جنت کا بھی وعدہ عطا فرمایا اور رسول عالی ہدایت کیا تو ایسا ہی شفیق عنایت کیا پھر اس چند روزہ دنیائے فانی کے لذائذ کیلیے یہ پیمان کرتی ہو اور آخرت کا کچھ فکر و اندیشہ نہیں **عبرت** یہ دنیا کی تمام عیش و عشرت دولت و جوانی حسن و خوبی اقبال و شہرت شعبدہ و خیال ہے جسطرح کوئی رات کو خواب میں شادی کرے اور بہت خرچ لٹاوے یا تخت سلطنت پاوے پس صبح کو جب آنکھ کھلے تو کچھ نہیں دیکھتا یہی حال اس چند روزہ زندگی مستعار اور اسکی بہار کا ہے اگر کسیکو بات کا معائنہ کرنا ہو تو پرانے کھنڈرات بالخصوص دلی دہلی میں بادشاہونکی شکستہ عمارات اور کوشک ہزار ستونکی بنیاد کو دیکھو اور تزک سلاطین تیموریہ کا آئینہ عبرت لال قلعہ ہے دہلی کے کسی بڑے بادشاہ نے اخیر عمر میں جب بیسر سفر تھے ایک نہایت دردناک حسرت کے اشعار کہے ہیں جسکے لفظ لفظ سے عجیب عبرت اور حسرت ٹپکتی ہے

اشعار

اشعار بسیار در جہان جہیدیم * بسیار نعیم ناز دیدیم * اسپان بلند بر نشستیم * ترکان گران بہا خریدیم * کردیم بسے نشاط آخر * چوں قامت ماہ نو خمیدیم — یہ بہی کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ ع ابہی تو بیٹھے ہوئے وہ باہم ہمارے تہے غم و الم کو نہ پاسی جگہہ پر تو منس رہے تہے بلا کشان رہے غم کو ٹک پہر ایسے ہوئے کہ پہر نہ جاگے تھکے ہم انکو جگا جگا کے * **اہل نکات** نے لکہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو مخلوقات کے نام بتا نیر فرشتوں کا مسجود کیا - تو پروردگار کے اسمار و ذات و صفات کا جاننا کس حد کو پہنچا دیگا اور حضرت خضر علیہ السلام کو علم فراست از حضرت موسی علیہ السلام کی صحبت کے ساتہ مشرف کیا تو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ **صحبت** انبیار تک پہنچا دے تو کیا بعید ہے - وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۞ **ترجمہ** اور جسنے اطاعت کی اللہ اور رسول کی وہ ان لوگوں کے ساتہ رہیگا کہ جن لوگوں پر خدا نے انعام کیا اور وہ انبیار اور صدیق اور شہدا اور صالحین ہیں اور یہ اچہے رفیق ہیں - رفاقت ان لوگوں کی جب حاصل ہوگی جو دل سے اتباع کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا ہوگا - کما قال اللہ تعالے - يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۞ **ترجمہ** اے ایمان والو آجاؤ فرمانبرداری میں پورے پورے اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے **تفسیر** خداوند تبارک و تعالے اس آیت میں کل مومنوں سے خطاب کر رہا ہے اور سبکو سنا رہا ہے کہ وہ رنگی اچہی نہیں جو کسیکا ظاہر اچہا ہے اور باطن برا ہے اور کسیکا باطن اچہا ہے ظاہر برا ہے اسکے معنی اطاعت کی نہیں ہمارے رسول کی خدمت میں پورے پورے مومن بنکے حاضر ہو اسکے حکم کے آگے اف نکرو اسکا حکم میرا حکم ہے اسکی اطاعت میری اطاعت ہے اسکا خوش کرنا میرا خوش کرنا ہے خالق زمین و آسمان جنت و دوزخ کا میں ہوں اور مالک سب کا محمد ہے - ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ مجکو خواب میں آنحضرت کی زیارت ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا حشر بہی آپ کے ساتہ ہوگا کیا میں جنت میں بہی آپ کی ساتہ رہونگا - فرمایا ہاں کیا مضائقہ ہے اگر تو اتباع کتاب اللہ اور میری سنت کی کریگا تو تو میرے ساتہ ہوگا - اگر تو نے جسکو دل چاہا مانا اور جسکو نہ چاہا نہ مانا یہ پیروی میری نہیں - بلکہ رہنا پیروی شیطان

ہے کیونکہ وہ تمہارا دشمن ظاہر ہے۔ اسکے تحت میں ایک حکایت لکھی ہے کہ شیطان انسان کا ایسا دشمن ہوتا ہے **حکایت** بروایت حسن بصری روایت کرتے ہیں حضرت علیؑ سے اور حضرت علی نے رسول خدا سے کہ ایک عابد قوم بنی اسرائیل میں دو سو برس عبادت میں مصروف رہا مگر ہمیشہ اس عابد کے دل میں یہی آرزو رہی کہ ابلیس سے ملاقات کروں اتفاق سے ایک شب شیطان سے ملاقات ہو گئی۔ اسنے پوچھا کہ میری عمر کتنی باقی ہے شیطان نے کہا دو سو برس کی تیری عمر اور ہے یہ کہکر چلا گیا عابد نے دل میں سوچا کہ عمر تو ابھی بہت باقی ہے کچھ دنیا کے عیش و عشرت کرنے چاہئیں پھر توبہ کر لونگا یہ خیال کر کے اسی شب شراب پیکر بارادہ حرامکاری ایک طوائف کے کوٹھے پر پہنچا وہیں مر گیا۔ دو سو برس کی عبادت ایک دم میں برباد ہو گئی پس یہی پر خیال کر لو کہ شیطان انسان کا کیسا دشمن ہے کہ اس **عابد** کو ایک وسوسہ میں تباہ کر دیا ایسے ہی ہم تمکو بھی تو اُسنے فریب ہی رکھا ہے۔ ہر فرد بشر کو خیال ہے کہ ابھی تو ہماری عمر بہت ہے ابھی کیا قرآن و حدیث کا اتباع کر کے ملا بنا ہے یہ محض وسوسہ شیطانی ہے **بہر کیف** اتباع کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سعادت دارین ہے مگر کچھ خیال نہیں۔ اُن حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت اُنکو رضا جوئی اللہ اور رسول کا خیال رہتا ہے الحمد للہ فی زماننا ایسے اللہ کے بندے دیندار عامل قرآن و حدیث موجود ہیں۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب ممدوح الالقاب حامی دین سید المرسلین جنرل اعظم الدین خانصاحب بہادر مدار المہام ریاست رامپور**۔ جنرل صاحب نواب فخر الدولہ بہادر رئیس لوہارو کے ماموں ہیں آپ بڑی شان و شوکت کے آدمی ہیں و نیز بڑے مدبر ہیں آپکے استقلال اور بیدار مغزی کی تعریف نہیں ہو سکتی ہر چند کہ ہزارہا مصائب اور مشکلات اور پیچیدگیاں سد راہ ہوئیں لیکن آفرین ہے اُس شیر مرد دلیر کہ تیوری پر بل تک نہیں آیا بلکہ انتظام عمدہ روز بروز ترقی پذیر ہی ہوتا گیا علاوہ فن با دبریں بہت مزا تو ہے آپ بڑے دیندار۔ پابند صوم و صلوۃ۔ بڑے فیاض۔ با ذل حیر چشم۔ متواضع۔ شریف نواز۔ مسکین پرور۔ عادل۔ آنکھ میں حیا شرم۔ بہت ہی خدا ترس۔ شریف اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں اسلام کی ترقی کا آپ کو بہت خیال ہے انہیں ہی سے رونق اسلام ہے **فقیر** بھی جل

صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ **الغرض** سبحان اللہ کیا واعظ ہے کہ بندگان خدا کو کل احکام سے خبر دے رہا ہے ارشاد فرما رہا ہے اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَبَعِيْدٌ مِنَ النَّارِ واللہ واعظ کس عمدگی اور خوبصورتی کے ساتھ مضامین کو پیش کر رہا ہے کہ جس سے طبیعت سامع کو ایک فرحت حاصل ہوتی ہے اور مضامین کا آپس میں ایک عجیب ربط و ضبط ہے ایک جملہ دوسرے جملہ سے زنجیر کے حلقوں کی طرح مربوط اور مسلسل ہے گویا ایک دوسرے کی دلیل ہے مخاطب کے دل پر ذرا بھی بار نہیں معلوم ہوتا خیال تو کرو اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَبَعِيْدٌ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** سخی اللہ کے قریب لوگوں کے قریب جنت کے قریب اور دوزخ سے بعید ہے **سبحان اللہ** کیا عمدہ کلام نبویہ ہے جس پہلو سے چاہو مطلب لیلو۔ ایک طرز معنی یہ بھی ہے سخی خدا کو بھاتا ہے خلقت کو محبوب ہے جنت کو پیارا ہے دوزخ سے کیا کام **حدیث** فرمایا حضرت نے سخاوت نام ایک درخت کا ہے وہ درخت بہشت میں ہے شاخیں اسکی دن قیامت کو میدان محشر میں ہونگی جو سخی ہوگا شاخیں اس درخت کی میدان محشر سے اسکو پکڑ کر جنت میں لیجاوینگی۔ ایسے ہی فرمایا حضرت نے کہ بخل بھی ایک درخت ہے کہ جڑ اسکی دوزخ میں اور شاخیں اسکی میدان محشر میں ہونگی جس بخیل کو چاہینگی پکڑ کر دوزخ میں لیجاوینگی **فرمایا** حضرت نے اَلْجَنَّةُ دَارُ الْاَسْخِيَاءِ یعنی جنت گھر سخیوں کا ہے **حکایت** حضرت عیسیٰ نے ایک مردہ کی قبر پر عذاب ہوتے ہوئے دیکھا۔ دعا کی وہ مردہ زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا۔ آپ نے فرمایا کتنے برس تیرے مرنے کو ہوئے عرض کیا چار سو برس ہوئے یا نبی اللہ فرمایا تو مسلمان ہے یا کافر۔ عرض کیا میں تمنا میں رہا کہ مسلمان ہوں اسی حال میں موت آگئی۔ اب ایمان لایا چار سو برس تک زندہ رہا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جناب باری میں عرض کی کہ یہ درجہ اسکو کیوں ملا حکم ہوا یہ سخی تھا برکت سخاوت سے یہ مرتبہ اسکو دیا۔ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا یعنی ہم کسی کا اچھا عمل ضایع نہیں کرتے ہیں **حدیث** فرمایا حضرت نے اَلسَّخَاءُ اَصْلُ الْاِيْمَانِ۔ سخاوت اصل ایمان ہے **فقیر** کہتا ہے کہ دنیا میں اس سے بہتر اللہ اور رسول کے نزدیک کوئی عمل نہیں۔ حضرت نے **فرمایا** امت میری بہشت میں داخل نہوگی بہت نماز

پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں بلکہ دیناخل ہوگی برکت سخاوت سے مال کا صرف کرنا خدا کی راہ میں بڑی جوانمردی کا کام ہے۔ حضرت کے فیض اثر نے اسمیں بہی سخاوت کا وہ اثر کیا۔ کہ الحمدللہ اس زمانہ میں بہی ایسے سخی حامی اسلام و انصار اسلام موجود ہیں جن حضرت کی زبان پر نظیر نہیں آتی چنانچہ حضرت عالیجناب نواب ممدوح الالقاب بدر العلماء عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و اجلال حاتم کرم سکندر دوراں رستم صفت نوشیرواں زمان **نواب ممتاز علیخاں صاحب بہادر** المخاطب بخطاب جلال الدولہ مستقل جنگ رئیس **دوجانہ** دام اقبالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا آپکی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان پست اور دولت و حشمت کے سامنے قارون تنگدست ہی سخاوت حاتمانہ شجاعت رستمانہ نواب موصوف کی تمام عالم میں مشہور ہے آپ کے خوان کرم سے کوئی ہی فرد بشر بچا ہوگا۔ آپ بڑے فیاض۔ باذل۔ سخی ہیں۔ آپکے خاندان میں کوئی ایسا سخی نہیں ہوا۔ آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہاں کے دل سے بہلادیا۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت جناب کی ہمیشہ سے تواضع و تکریم آمادہ ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے۔ آپ سے ہزارہا غربا کو فیض ہے آپکا ہونا ہی رونق اسلام ہے **فقیر** بہی نواب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکر** طهر اللہ قلبك فی قلوب الابرار وزکی عملك فی عمل الاخیار۔ حضرت **سید ظہور الحسن صاحب** صاحب باختصاص حضور نواب ممدوح۔ آپ سندی سید ہیں۔ بڑے ملنسار۔ نہایت خلیق۔ برتاؤ عمدہ۔ وعدہ کے سچے جوان صالح۔ بردبار۔ علماء کے قدردان۔ کلمۂ خیر سے یاد کرنیوالے متواضع۔ شریف نواز۔ بامروت آدمی ہیں۔ شہر دہلی میں آپکا خاندان مشہور ہے۔ اور جناب سید احمد خانصاحب بہادر علیگڈہ کے حقیقی بہانجے ہوتے ہیں آپکا دم بہی بسا غنیمت ہے **فقیر** بہی آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہی **شکریہ** طهر اللہ قلبك فی قلوب الابرار وزکی عملك فی عمل الاخیار۔

فضائل قرض حسنہ از قرآن و حدیث

قال اللہ تبارک و تعالے من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضعفه له اضعافا

کثیرۃ ط ترجمہ کوئی ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دیوے تا کہ پھر اسکو چند در چند کر کے بہت بڑا کر دیوے **تفسیر**
سبحان اللہ اللہ تعالے نے اپنے بندوں کو اپنی راہ میں مال صرف کرنیکی کس عمدہ طور سے ترغیب دی ہے جو بیان
باہر ہے۔ کہ کوئی ہے جو اللہ کو قرض دے اور اسکا عوض دنیا و آخرت میں بیشمار لے **فقیر** کہتا ہے کہ خدا ے
تعالے قرض مانگنے سے پاک ہے مگر اللہ کی راہ میں صرف کرنیکو۔ اللہ نے قرض سے تعبیر کیا ہے غرض اللہ
کو اس سے حمایت غربا کی منظور تھی کہ جو انکو دیگا اسکے ضامن ہم ہیں۔ اب اس زمانہ میں یہ کار خیر کافور
ہوئے چلا جاتا ہے اسواسطے میں نے چاہا کہ اسکے فضائل لوگوں کو یاد دلاؤں چونکہ انسان کیلئے یہ بھی بڑا توشۂ آخرت
ہے اسلئے میں نے اسکے فضائل درج کتاب کئے کہ ناظرین کے ملاحظہ سے گذریں **حدیث** میں آیا ہے کہ ایک
روز سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف کے کسی کوچہ میں تشریف لیگئے حضور کا گذر ایک تیلی کے
گھر پر ہوا۔ آپ وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اس گھر کے مالک کو بلاؤ۔ صحابہ نے آواز دی۔ کہ گھر میں
کوئی ہے جلد باہر آئے۔ ہمارے حضور تشریف رکھتے ہیں ایک عورت آئی آپ نے فرمایا کہ تو کیا عمل کرتی ہے
عرض کیا فدا ہوں میرے ماں باپ حضور پر ہم لوگ تیلی ہیں۔ فرمایا تم کیا عمل کرتے ہو عرض کیا یہی صوم و صلوۃ
آپ نے فرمایا سوا اسکے تم کچھ اور بھی عمل کرتے ہو۔ میں تمہارے گھر پر ایک نور معلق آسمان تک دیکھتا ہوں یہ ثمرہ
عمل صوم و صلوۃ کا نہیں پاتا ہوں یہ ثمرہ عمل قرض حسنہ معلوم ہوتا ہے۔ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ میں نے
ایک کو قرض حسنہ دے رکھا ہے۔ الغرض جب حضور واپس تشریف لائے آپ نے اس نور کو اسکے گھر پر نہ پایا
حضور نے اس عورت کو طلب کر کے فرمایا اے عورت وہ نور اب میں نہیں دیکھتا ہوں اسنے عرض کیا
یا رسول اللہ میں نے اس قرضہ کو اللہ کیواسطے بخشدیا تب آپ نے فرمایا کہ وہ نور اب تیری قبر میں چلا گیا
تیرے لئے وہی جلیس و انیس کام کا ہوگا **سبحان اللہ**۔ لوگ کیا دیندار تھے کہ اپنی جان و مال اللہ کے
راستہ میں فدا کرتے تھے۔ الحمد للہ فی زمانا بھی اللہ کے بندے ایسے دیندار موجود ہیں کہ جان و مال انکا اللہ
کے راستہ میں فدا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب زبدۃ الصلحاء **رحیم بخش خانصاحب** رئیس و چودھری
نمبردار موضع کھیرہ گجو تحصیل سنور ضلع پیجور علاقہ ریاست پٹیالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات
با برکات میں عطا فرمائی ہیں قلم کو کہاں طاقت کہ وہ تحریر کرے۔ آپ نہایت دیندار۔ پابند صوم

صلوۃ سخی - فیاض - متواضع - سیر چشم - شریف نواز - عابد - پرہیزگار - خدا ترس - اخلاق میں حسن خلق لکھوں تو بجا ہے - مروت میں مروت مجسم لکھوں تو زیبا ہے - ہر کہ ومہ آپ کی لطف و کرم کا مداح ہے آپ علمائے دین کے بڑے قدر دان ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا فی زمانہ بسا غنیمت ہے **فقیر** بھی خالص جناب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى أَعْمَالَكَ فِي أَعْمَالِ الْأَخْيَارِ **سبحان اللہ** اللہ کے نام دینا بھی کیا عمدہ ہے - **حکایت** مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کی خدمت میں ایک شخص امیرانہ لباس پہنے ہوئے آیا اور عرض کیا کہ میری سرگذشت سننے کے قابل ہے حضرت میری عقل کام نہیں کرتی حیران ہوں کیا کروں اور کہاں جاؤں - آپ کی خدمت میں اسلئے آیا ہوں - کہ جو ارشاد ہو بجا لاؤں - میں لکھنو کا باشندہ اور روزگار پیشہ آدمی تھا - ایک دفعہ بیکاری کے باعث تنگی سے گذرنے لگی - ارادہ کیا کہ کہیں باہر نکلکر تلاش معاش کروں - سرمایہ کم رہگیا تھا اور دیبپور کو چلا - اثنائے راہ میں ریواڑی آئی جس سرا میں چند بھٹیاریاں اور دو ایک کسبیاں رہتی تھیں میں اُس سرا میں اُترا - گھوڑا باندھکر خاموش چارپائی پر جا بیٹھا - چونکہ خرچ پاس تھا - اسلئے خلاف دستور مسافران حیران بیٹھا تھا اتنے میں ایک کسبی آئی اور کہنے لگی - میاں مسافر کس فکر میں بیٹھے ہو کھانے دانے کا سامان کیوں نہیں کرتے - میں نے کہا ابھی تھکا ہارا آیا ہوں ذرا سستا لوں تو کچھ بند و بست کروں - وہ چلی گئی - ذرا دیر بعد پھر آئی - اور کہا اب کیا دیر ہے - میں نے پھر وہی جواب دیا تیسری بار پھر آئی بولی یہ کیا بات ہے گھوڑا ناتا ہے اور تمکو کچھ فکر نہیں - ناچار جو بات تھی میں نے سچ سچ کہدی کہ کوڑی گرہ میں نہیں ہے اب گھوڑا یا ہتھیار بیچتا ہوں تو نوکری کیسے کرونگا اور نہ بیچوں تو خرچ کہاں سے لاؤں وہ چپکی چلی گئی - اور دس روپیہ لاکر میرے حوالہ کئے کہ میں نے یہ روپیہ چرخہ کاتکر اپنے کفن دفن کیلئے جمع کئے تھے آپکو اللہ کے واسطے قرض حسنہ دیتی ہوں اگر تمکو خدا دے تو دیدینا ورنہ معاف غرض میں روپیہ خرچ کرتا ہوا دیبپور پہنچا - وہاں پر جاتے ہی معقول نوکری ملگئی کچھ ایسا فضل خدا کا ہوا کہ تھوڑے دنوں میں میں امیر کبیر ہوگیا - گھر سے خط آیا کہ لڑکا جوان ہوا بیٹی والے بھی تقاضا کرتے ہیں جلد آنکر شادی کا سامان کرو میں وہاں سے رخصت لیکر بڑے امیرانہ ٹھاٹھ سے چلا پھر ریواڑی

میں اُسی سرائے میں اُترا تو کسی کا حال دریافت کیا لوگوں نے کہا کوئی دم کی مہمان ہے جلد اُسکے پاس گیا آیتیں سُنائیں وہ سُنتی ہی آیتیں کے جان بحق ہو گئی تجہیز و تکفین کی اپنے ہاتھ سے اُسکو قبر میں اُتار دفن کر کے چلے آئے جب آدھی رات گذری تب خیال آیا کہ ہنڈوی پانچ ہزار کی جیب میں نہیں بڑی پریشانی ہوئی خیال کرتے کرتے یہ بات ذہن میں گذری کہ ضرور قبر میں ہی جا پڑی ہے اُٹھ قبرستان پہنچا قبر کھود دی کیا دیکھتا ہوں کہ میت قبر میں نہیں ہاں ایک طرف کو دروازہ سا نظر آتا ہے۔ اُسکے اندر چلا گیا نہایت پر فضا اور دلکشا باغ نظر آیا اُسمیں ایک **مکان** عالیشان ہے فرش فروش سے آراستہ ہے اور ایک عورت نہایت حسین و مہ جبین بیٹھی ہے۔ دل میں خیال آیا کہ آہا۔ یہ تو کسی شاہزادی کا مکان ہے ایسا نہو کوئی مجھے روک ٹوکے جھجک کر قدم ہٹایا ہی تھا کہ اُسکے گرد جو پرستار و غلام دست بستہ کھڑے تھے اُنمیں سے ایک کو میرے پاس بھیجا وہ بلا کر مجکو لیگیا وہ عورت دیکھتے ہی کہتی ہے کہ میاں صاحب تمنے مجکو نہیں پہچانا۔ کہا نہیں کہا جی میں تو وہی ہوں جسنے تمکو دس روپیہ قرض حسنہ دئے تھے آج اُسکی بدولت اللہ نے یہ عروج مجکو عطا فرمایا ہے اور اللہ نے مجھے بخشدیا کہ اُسنے ہمارے حبیب **محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** کی حدیث پر عمل کیا۔ اب اس سے کیا باز پرس کروں **شعر** اُسے فضل کرتے نہیں لگتی بار ؛ نہو اُس سے مایوس امیدوار کہا میاں صاحب یہ آپکی ہنڈوی موجود ہے جو قبر میں گر پڑی تھی اب دیر نکرو جلد چلے جاؤ یہاں تمکو بغیر عمل کے ٹھیرنا مشکل ہے میں نے دست بستہ عرض کیا کہ ذرا یہاں کی سیر تو کرلوں وہ بولی یہاں کی سیر قیامت تک بھی نکرسکو اور یہ آیت پڑھی کہ یہ وہ ملک ہے قال اللہ تبارک و تعالی وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّ مُلْکًا کَبِیْرًا ترجمہ اور جب دیکھیگا تو پھر دیکھیگا نعمت اور بادشاہت بڑی۔ میاں صاحب جس ملک کی اللہ یہ شان فرمائے پھر تو کیا دیکھ سکیگا اتنی ہی دیر میں دنیا کے اندر کیا سے کیا ہو گیا ہو گا بس تم جاؤ خیر میں اُسکے کہنے کے موافق چلا آیا **یا مولانا شاہ صاحب** شاید کوئی تین گھڑی کا عرصہ لگا ہو گا قبر کے باہر نکلکر دیکھتا ہوں تو زمانہ کا رنگ ہی اور ہے نہ وہ تکیہ نہ وہ سرائے نہ وہ آدمی نہ وہ بستی سرائے کی جگہ پر شہر آباد ہے جس سے پہلا حال پوچھتا ہوں وہ مجکو دیوانہ بتلاتا ہے اور کہتا ہے میاں خیر ہے کیسی سرائے اور کون امیر ۵ اے ہم نفس پوچھ عبث ہی کہاں سرائے ؛ ہم ہیں مسافر اور جہاں کاروانسرائے آخر ایک آدمی نے کہا کہ چلو میں

تمکو ایک بزرگ کے پاس لیچلوں شاید ان سے کچھ پتا لگے وہ بڑا معمر آدمی تھا میرا حال سنکر اُس نے بحر تفکر میں غوطہ لگایا بہت تامل کے بعد کہا کہ ہاں کچھ کچھ مجکو یاد ہے میرے پردادا فرمایا کرتے تھے کہ اگلے زمانہ میں یہاں صرف ایک سرائے تھی اور اُسمیں ایک کسبی آباد تھی ایک امیر آنکر ٹھیرا اور اُس کسبی کا گرویدہ ہو گیا مگر آدہی رات کو وہ بھی غائب ہو گیا کچھ پتا نہ لگا ہمراہی اُسکے روپیٹ کر چلے گئے اس بات کو کوئی تین سو برس کا عرصہ گذرا ہو گا میں نے حال بیان کیا کہ وہ امیر میں ہوں میں نے قبر میں یہ کیفیت دیکھی۔ لوگ حیرت کرنے لگے۔ اب مجکو کچھ خبط سا ہو گیا نہ گھر ہے نہ زر ہے کہاں جاؤں اور اس زندگی کو کیا کروں۔ شاہ صاحب نے کہا کہ بیشک وہاں کی ایک گھڑی یہاں کی ایک صدی ہوتی ہے اب بیت اللہ کو چلے جاؤ باقی عمر یاد الٰہی میں گذار دو **فقیر** کہتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اثر فیض نے امت میں وہ اثر کیا ہے کہ اس حدیث کی عامل اسوقت بھی موجود ہیں قرض حسنہ تو کیا چیز ہے اُنکا جان و مال اللہ کیواسطے موجود ہے۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب بدر العلی** رصاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیر فرشتہ صورت **خان بہادر حافظ محمد عبد الکریم صاحب رئیس قلعہ میرٹھ** جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا۔ آپ نہایت متقی۔ اور دیندار۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ فیاض۔ سخی۔ باذل۔ متشرع حسیر تیشم۔ حافظ قران۔ متواضع۔ مخیر باخبر۔ مسکیں پرور۔ دستگیر بیکسیاں۔ شریف نواز۔ علماء و فقرا کے بڑے قدردان۔ آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بھلا دیا دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت آپکی ہمیشہ سے تواضع وتکریم آمادہ ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف وکرم کا مداح ہے آپکی ذات سے ہزارہا غربا کو فیض ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے **فقیر** بھی خان بہادر کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ **رئیس صاحب موصوف** کو اللہ تعالیٰ نے کیا کیا صالح اور امین دیانتدار لوگ عطا فرمائے ہیں جیسے **زبدۃ فقہاء جہان صلحائے زمان اعرف العرفا** افضل الفضلا، تونگر صورت درویش سیرت انسان پیکر فرشتہ صفت

سفیر بے بدل فقیہ بے مثل محقق مسائل دین شرع متین حضرت مولانا مولوی محمد سمیع صاحب
مصنف انوار ساطعہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں بیان نہیں ہو سکتا
یہ صاحب عالم باعمل - متبع از حد حریص و عامل سنت اتباع رسول اللہ - اعلیٰ درجہ کے مصنف - حدیث و تفسیر تقریر
کمال رکھتے ہیں - زہد و تقویٰ بدرجہ غایت ہے - دیانتدار متقی - امین - خدا ترس - متین - کم گو -
متواضع - بامروت آدمی ہیں - اس حدیث کا آپ میں مصداق پایا جاتا ہے خَيْرُ النَّاسِ مَنْ
يَنْفَعُ النَّاسَ - کلمہ خیر کہنے سے درگذر نہیں کرتے - اخلاق بدرجہ غایت ہے تو یہی الرسول کا
ہونا زینت اسلام ہے - آپکا دم لبا غنیمت ہے فقیر بھی مولانا موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا
کرتا ہے شکریہ طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ -

فضائل نماز

سبحان اللہ ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو چیز ہمارے لئے خدا سے لائے ایک سے ایک عمدہ لائے
نماز لائے تو ایسی لائے کہ جسکی خوبیاں اور فوائد کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ میں جا بجا مذکور ہیں -
مختصر طور پر فقیر بھی کچھ فضائل بیان کرتا ہے - اصل تو یہ ہے کہ ہم تمکو خدا اور رسول سے نماز
کیا عطا ہوئی ہے بلکہ ایک طریقہ محبت عطا ہوا ہے کہ جسکے ذریعہ سے ہم اپنا حال دربار الٰہی میں عرض
کر سکتے ہیں فقیر کہتا ہے کہ محبت وہ چیز ہے کہ جہاں انسان عقل کے ذریعہ سے برسوں میں مسافت
طے کرتا ہے اس محبت کے وسیلہ سے ایک لمحہ میں پہنچتا ہے حکایت لطیف نقل ہے کہ حضرت
جنید رحمۃ اللہ رضی ایک روز مسجد میں تشریف رکھتے تھے ایک شخص آیا اور کہا کہ حضرت آپکا وعظ شہر ہی میں
کام کرتا ہے یا جنگل میں بھی تاثیر بخشتا ہے آپ نے حال پوچھا اُسنے عرض کیا کہ چند اشخاص فلاں مقام پر جنگل کے
اندر راگ رنگ میں مصروف اور دور شراب ہے مست ہیں آپ اسی دم تنہا اٹھ کھڑے ہوئے اور منہ لپیٹ کر جنگل کی
راہ لی قریب پہنچے تو وہ لوگ بھاگنے لگے فرمایا بھاگو مت میں بھی تمہارا ہم مشرب ہوں اسی لئے آیا ہوں
وہ لوگ جمع ہو کر بیٹھ گئے آپ نے فرمایا کہ ہمارے واسطے بھی تو لاؤ شہر میں تو پی نہیں سکتا ہوں آج تمہارا حال سنکر
پوشیدہ طور پر یہاں آیا ہوں کہ یاراں ہم مشرب میں چلکر پیوں اُن لوگوں نے کہا کہ حضرت ہمکو معلوم
ہوتا

ہوتا تو ہمیشہ آپکو بلایا کرتے افسوس کہ اسوقت کچھ بھی شراب باقی نہیں ہے فرمایا تو شہر سے منگائی جائے
آپنے فرمایا کہ تمکو کوئی ایسی بات نہیں آتی کہ شراب خود بخود آجایا کرے وہ بولے کہ صاحب یہ کمال تو ہم
میں نہیں ہے **فرمایا کہ آؤ میں تمکو** ایک ایسی بات سکھلا دوں کہ شراب خود آجائے۔ پھر شراب کا مزا دیکھو وہ سب
مشتاق ہوئے کہ یہ کمال تو ضرور بتلا دیجیے۔ کہا اچھا اول نہاؤ پھر کپڑے بدلکر میرے پاس آؤ۔ سب نے
غسل کیا اور کپڑے بدلکر آموجود ہوئے۔ آپ انکو وضو کراتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ ایسا وضو
کیا ہے ہمارے رسول اللہ نے اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین نے **بعد وضو** آپ نے فرمایا کہ تم
سب دو رکعت نماز پڑھو حسب وصف باندھکر نماز میں مشغول ہوئے تو آپنے سر برہنہ ہو کر دست بدعا درگاہ
جناب باری میں اٹھائے کہ یا اللہ میرا تو اتنا ہی اختیار تھا کہ تیری جناب میں انکو کھڑا کر دیا۔ یا اللہ یہ تیرے
مہمان ہیں دور تیرے دسترخوان پر حاضر ہیں اپنے مہمان کی سبکو شرم ہوتی ہے اور تو تو **بڑا ہی**
مہمان نواز ہے تیری عفو الرحیمی کی بہت ہی دہوم ہے اب تجھکو اختیار ہے یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَ
یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ **ترجمہ** گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے۔
لکھا ہے آپکی دعا انکے حقمیں ایسی قبول ہوئی۔ کہ انکی زبان پر یہ آیت حالت قیام میں جاری ہو گیا اِنَّآ اِلٰی
رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ **ترجمہ** تحقیق ہم اپنے رب کیطرف پھر جانیوالے ہیں اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا
خَطٰیٰنَآ اَنْ کُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِیْنَ **ترجمہ** تحقیق ہم امید رکھتے ہیں کہ بخشے واسطے ہمارے پروردگار
ہمارا گناہ ہمارے اسواسطے کہ ہوئے ہم اول ایمان لانیوالے **سبحان اللہ** کیا مہمان نوازی فرمائی کہ سب
کی حالت قیام میں اہل اللہ اور کاملین ہوگئے **حضرت جنید** حقیقت میں بڑے فیاض تھے اور انکی
ذات سے بہت کچھ فیض ہوا **فقیر** کہتا ہے کیا ہی عمدہ نماز ہے یہ مختصر سا حال نماز کا عرض کیا
گیا ہے اور اگلے صحابہ اور کاملین کا سجدہ میں رونا اور تمام عاشقانہ ہیئت نماز کی ادب کے ساتھ جناب
کبریا میں جا بجا بیان آتا ہے۔ الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے باوجود امیر جاہ و جلال اور عہدہ
جلیل القدر کے امرا صالحین میں سے ایسے ایسے متقی اور دیندار موجود ہیں کہ رات کو سجدہ میں
روتے ہیں اور جناب باری میں نہایت عجز و نیاز سے گریہ و زاری کرتے ہیں چنانچہ **حضرت عالیجناب**

بدر الصلحا ابرار حسن صاحب صاحب بہادر رئیس اعظم شاہجہانپوری حال ڈپٹی کلکٹر ضلع مظفر
جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں انکا بیان دشوار ہے - آپ نہایت پابند صوم و
صلوۃ متقی خداترس عادل متواضع دیانتدار متین - کم گو - اعلے درجہ کے فیاض - بڑے
صاحب مروت دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - آنکھ میں حیا و شرم بدرجہ غایت ہے - شریف نواز ہر
ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے - علما و فقرا کے آپ بڑے قدردان ہیں - آپکا دم غنیمت ہے آپ سے
رونق اسلام ہے - **فقیر** بھی رئیس ممدوح کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبک
فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار - **حضرت عالیجناب معلی القاب بدر الصلحا**
مولانا مولوی سید افتخار علی صاحب خلف الصدق سید انور علی صاحب رئیس اعظم فرید آباد - جو جو
خوبیاں اللہ تبارک تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں بیان انکا نہیں ہو سکتا - آپ سید
سند ہی اعلے درجہ کے بزرگ ہیں - بڑے دریا دل - فیاض مسکین پرور سخی - آنکھ میں حیا و شرم ہے
پابند صوم و صلوۃ متقی - عابد - مرتاض - کل سادات عظام فرید آباد کی آل معزز مقتدر رئیس ہیں
گویا فرید آباد کی آپ عزت ہیں اور بزرگ ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہر کہ و مہ آپ کے
لطف و کرم کا مداح اور سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے فقیر بھی رئیس ممدوح کا تہ دل سے شکریہ
ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار - بھائیو
رؤسا کا دینداری میں یہ حال اور یہ اللہ اور رسول کا خوف ہے وا ہر حال میں سکہ ایک و خشک ہوئی پر احکام اسلام
سے غافل فاعتبروا یا اولی الالباب - گویا دنیا کی لاکھوں نعمتیں و بیشمار خوبیاں کیسی کیوں اسکی حسرت سے حاصل
ہو جائیں ملتا ہے کی آخر غریبانہ اسی ملک سے جانا اور ہر چیز کو چھوڑ جانا ہے کیونکہ یہ ترکیب اجسام ایکروز منہدم ہونیوالی
ہے یہ خاک کا گھر مٹی میں ملنیوالا ہے - ہمارے بدن کے وہ حالات جو تیس سے چالیس برس تک عیش آرام میں گذرتے ہیں ان حال ہے یہ خبر سناتے
ہیں ادہر بال سفید ہونے لگے ادہر چہرہ کی تازگی میں فرق آنے لگا آنکھہ کان بھی جواب دینے لگے سب کیل
پرزے ڈھیلے ہونے لگے طبیعت اپنے کاروبار سے معطل ہونے لگی ایکدن بلبلہ سا بیٹھہ گیا سب عیش و آرام
خواب و خیال ہو گئے سب نعمتیں جاتی رہیں پس جب تک اس عالم میں سب نعما اور ہر طرح کی فرحت نصیب

نہوئی تو کچہہ ہی نہوا **نتیجہ عبرت** فقیر کہتا ہے کہ اس قید حیات مین اللہ اور رسول کو خوش کرو چند روز کے عیش و آرام پر کہ جو فنا ہونیوالا ہے دل نہ لگاؤ دنیا مین بندہ ہمیشہ نہ رہیگا آخر سفر دراز درپیش ہے۔ وہاں جانا ہے کہ جہاں سے پہر آنا نہیں **شعر** رخصت دے باغباں کہ ذرا دیکہہ لیں چمن + جاتے ہیں ہاں جہاں سے پہر آیا نہ جائیگا +

ترک صلوۃ سے مشرک ہوجاتا ہے

کما قال اللہ تعالے وَاَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُونُوا مِنَ المُشرِکِینَ **ترجمہ** اور قایم کرو نماز کو مت ہوجاؤ مشرکوں سے **فائدہ** یعنی ساتھ ترک کرنے نماز کے کذا فی تفسیر حسینی یعنی جسنے نماز چھوڑ دی وہ مشرکوں میں داخل ہوا اور یہی ہے مفاد کلام شاہ عبدالعزیز دہلوی کا بتحت آیت وَمَا کَانَ اللہُ لِیُضِیعَ اِیمَانَکُم کے اور حدیث میں ہے کہ فرق درمیان بندہ اور درمیان کفر و ایمان کے نماز ہے پس جو قصداً چہوڑا نماز کو پس تحقیق کہ اُسنے شرک کیا **حدیث** قیامت کے روز ملائک شکر کرینگے کہ خدا تعالے نے ہمکو آدمی کی خلقت میں نہیں پیدا کیا مسلمان شکر کرینگے کہ ہمکو یہودی نہ بنایا یہودی کہینگے کہ ہم نصرانی نہیں ہوے نصرانی شکر کرینگے کہ ہم مجوسی نہیں ہوے مجوسی شکر کرینگے کہ کافر نہیں ہوے کافر شکر کرینگے کہ ہم منافق نہیں ہوے منافق شکر کرینگے کہ ہم حاسد نہیں ہوے حاسد شکر کرینگے کہ ہم حیوانات مثل ہاتہی گہوڑے اونٹ و گدہے و بکری و کتے و سور کے نہیں ہوے سور کہیگا الحمد للہ میں تارک الصلوۃ تو نہیں ہوا معلوم ہوا تارک الصلوۃ سے بدتر کوئی مخلوق دنیا میں نہیں **شعر** شیطاں ہزار مرتبہ بہتر ز بے نماز + کو سجدہ پیش آدم و این پیش حق نکرد + **حدیث** عن عبداللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر الصلوٰۃ یوماً فقال من حافظ علیھا کانت لہ نوراً و برھاناً و نجاتاً یوم القیمۃ ومن لم یحافظ علیھا لم یکن لہ نوراً ولا برھاناً ولا نجاۃ وکان یوم القیمۃ مع قارون وفرعون و ھامان وابی بن خلف **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انہوں نے ذکر کیا نماز کا ایک دن پہر فرمایا کہ جسنے محافظت کی نماز پر ہوگی وہ اسکے لئے دن قیامت کے روشنی اور دلیل ایمان کی اور مخلصی آگ سے اور جسنے محافظت نہ کی اُسپر نہوگی وہ اسکے لئے روشنی اور

نہ دلیل اور نہ نجات اور معذب ہوگا وہ دن قیامت کی ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کی **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفر تارک الصلوۃ اعلے درجہ کا کفر ہے ورنہ قیامت کی روز اعلیٰ درجے کافروں کے ساتھ نہوتا **نکتہ عجیبہ** اس حدیث میں نکتہ عجیبہ یہ ہے کہ جسکو غافل کردیا نماز سے اُسکے مال نے وہ قارون کے ساتھ ہوگا۔ اور جسکو غافل کیا نماز سے اُسکے ملک اور سلطنت نے سو وہ ساتھ فرعون کے ہوگا اور جسکو غافل کیا نماز سے اُسکی تجارت نے وہ ساتھ ابی بن خلف کے ہوگا اور جسکو غافل کیا نماز سے اُسکی سرداری اور ملازمت نے وہ ہامان کے ساتھ ہوگا۔

حکایت لطیف ایک شخص دہلی میں وارد ہوکر لب دریاے جمن ٹھیرے بولتے نہیں تھے حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب انکے پاس تشریف لیگئے۔ اُس شخص نے مولانا صاحب کی تعظیم دی اور حال اپنا اس طرح پر بیان کیا کہ ہم دو شخص اعلے درجہ کے رئیس تھے آپسمیں بہت محبت رکھتے تھے بہت ملکوں کی سیر کی ایک دفعہ دوست میرا بیمار ہوگیا اور قضا کی ہم اُنکو دفن کرنے لگے ایک کنٹھا پانسو روپیہ کی قیمت کا میری کمر میں تہا وہ نکالکر قبر میں رکھدیا اور وہیں بہول گیا جب کہ آدمی چلے آئے تو وہ مجکو یاد آیا بڑا افسوس کیا رات کی وقت میں نے جاکر قبر کہودی تو دیکھا کنٹھا بدستور رکھا ہے لیکن وہ مردہ قبر میں نہیں ہے حیران ہوا ایک کھڑکی نظر آئی اندر گیا دیکھا ایک باغ ہے وہ شخص دوست میرے بیٹھے ہیں اور کلام مجید پڑہتے ہیں مجکو دیکھکر بہت خوش ہو کہا کیا عمدہ باغ ہے تم اسکی سیر کرو میں سیر کرتا کرتا فاصلہ بعید پر پہونچا وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ آتشی مکان ہے لوگونکو پکڑ پکڑ کر اُسمیں ڈالتے ہیں اور بہت بیرحمی سے عذاب دیتے ہیں ایک شخص نے میرے ہاتھ زور سے پکڑا کہ ابتک اُسکی انگلیوں کے نشان موجود ہیں کہا تو نماز کیوں نہیں پڑہتا تونے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہم تجکو عذاب دینگے اسی اثنا میں وہی شخص فوت شدہ تلاش کرتے کرتے وہاں پر آپہونچا کہا یہ تمہارے مرنیکے نہیں ہیں ابھی انکو اختیار ہے ابتو میری ملاقات کو آئے ہیں بڑی مشکل سے اُنہوں نے مجکو چہڑایا جب سے وحشت مزاج پر آگئی سب کچھہ چھوڑ کر فقیر ہوگیا ہوں آخرت کا فکر بہت ہے اسلئے مجکو کوئی اچھا نہیں لگتا۔ وہی عذاب آنکھوں کے سامنے ہے شاہ صاحب آپ مجکو نماز سکھلایئے۔ اُنہوں نے کہا ہے کہ شاہ صاحب انکو ساتھ لے آئے اور نماز بتلائی وہ شخص

نادرت عمر خدمت میں حاضر رہے آنکھوں نے ہستے نہیں دیکھا تا عمر روتے رہے **فقیر** کہتا ہے کہ اس حکایت کے پڑھنے والوں اور سننے والوں اور سنانیوالوں کو عبرت ہو۔

بے دلی سے نماز پڑھنا بہت برا ہے

کما قال اللہ تعالیٰ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ **ترجمہ** پس ویل ہے اُن نماز پڑھنے والوں کے لیے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں **حدیث** عن ابی قتادہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوأ الناس سرقة الذی یسرق من صلوتہ قالوا یا رسول اللہ وکیف یسرقھا من صلوتہ قال لا یتم رکوعھا ولا سجودھا وخشوعھا رواہ احمد ورواہ ابو العلی والبوداؤد وطیالسی عن ابو سعید مرفوعاً قال المنذری اسنادہ صحیح ورواہ الطبرانی نحوہ **ترجمہ** فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت برا لوگوں کا چوری میں وہ شخص ہے کہ چوری کرتا ہے اپنی نماز سے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کسطرح چوری کرتا ہے اپنی نماز سے فرمایا نہیں پورا کرتا رکوع اُسکا اور نہ سجود و خشوع اُسکا **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پورا نکرنا رکوع و سجود اور خشوع کا نماز میں جیسا کہ اس زمانہ میں مروج اور معمول ہے گناہ کبیرہ ہے **لطیفہ عجیب** ایک وقت حضرت زین العابدین علیہ السلام مسجد کوفہ میں تشریف رکھتے تھے ایک اعرابی آکر نماز جلدی جلدی پڑھنے لگا بعد نماز کے دعا مانگنی شروع کی کہ یا اللہ تو مجھکو حوریں عنایت کر اور جنت عطا فرما اسوقت حضرت زین العابدینؑ قریب تھے کہ فرمایا کہ بھائی تیری نماز تو خلاف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے تو حوریں اور جنت کی کیا طلب کرتا ہے تو نے تو منافقوں کی سی نماز پڑھی پھر جنت اور حوریں کہاں۔ جیسا کام ویسا انعام جیسی محبت ویسا ہی مرتبہ ملیگا **شعر** گندم گندم سے جَو سے جَو ہے ❊ پاؤ گے وہی جو بو رہے ہو ❊ یہ فرمانا حضرت امام زین العابدینؑ کا اُس اعرابی کو برا ناگوار معلوم ہوا۔ بے ادبی پر مستعد ہو گیا۔ لکھا ہے کہ اسوقت اُس اعرابی کے روبرو دوزخ کیا گیا۔ کہ حضرت امام زین العابدینؑ نے سچ تو کہا ہے تو نے بیشک نماز منافقوں کی سی پڑھی ہے تیرے لئے دوزخ ہی لائق ہے تو نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں **شعر** ھٰذَا ابْنُ فَاطِمَةَ اِنْ کُنْتَ جَاھِلَہٗ ❊ بِجَدِّہٖ اَنْبِیَاءُ اللہِ قَدْ خُتِمُوْا ❊ **ترجمہ** یہ حضرت فاطمہ کے فرزند ہیں

اگر تو انکو نہیں جانتا ہے تو اب جان لے انکا نام زین العابدین ہے اِنہیں کے جد بزرگوار عبد اللہ کے بیٹیوں کا خاتمہ ہوا ہے۔ **حکایت بزرگ زادہ** ایک بزرگ مسجد میں تشریف لائے اُنکے ساتھ ایک اُنکا چھوٹا سا لڑکا تھا جب وہ بزرگ نماز میں مشغول ہوگئے تو اُس لڑکے نے نماز پڑھنے والوں کی جوتیوں کو دو جگہ علیحدہ علیحدہ کر دیا۔ بعد نماز کے لوگوں نے پوچھا کہ اے لڑکے تو نے یہ کیا۔ کہا کہ ایک جگہ جوتیاں جنتیوں کی ہیں اور دوسری جگہ دوزخیوں کی۔ لوگوں نے کہا کہ اسکا کیا ثبوت ہے۔ کہا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے **فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ** **ترجمہ** پس اسے یعنی دوزخ ہے واسطے اُن نماز پڑھنے والوں کی کہ وہ جو نماز اپنی سے بیخبر ہیں یعنی جو لوگ کہ احکام نماز سے غافل ہیں۔ **فقیر** کہتا ہے یہ بات سب پر واضح ہے کہ **بعہد** بادشاہ محمد شاہ مرحوم نادر شاہ **درانی** نے قتل عام کیا بعدہ یہ خبر جب بادشاہ محمد شاہ کو ہوئی تو نادر شاہ کی پاس گیا اور کہا کہ بھائی تو نے بہت مسلمانوں کو ناحق قتل کر دیا۔ آپ خدا کے آگے کیا جواب دینگے۔ میں اب آپ سے اس چاہتا ہوں۔ نادر شاہ نے اسکے جواب میں کہا کہ میں نے تو کوئی مسلمان نہیں مارا بلکہ مسلمانوں کو امن دی ہے۔ محمد شاہ نے کہا کہ میں کیونکر اسکا یقین کروں نادر شاہ نے کہا کہ آپکے یہاں کوئی نامی **تیلی** ہے۔ کہا ہاں۔ فرمایا اُسکو بلواؤ۔ جب وہ تیلی آیا تو نادر شاہ نے اُس سے پوچھا کہ ایک لاکھہ من تلوں میں سے کسقدر تیل نکلتا ہے اُسنے عرض کیا کہ اسقدر۔ نادر شاہ نے کہا کہ فرض و واجب نماز کے کتنے ہیں۔ کہا یہ تو میں نہیں جانتا۔ لکہا ہے کہ نادر شاہ نے اُسکو اپنے ہاتہ سے قتل کیا اور محمد شاہ سے کہا کہ میں نے ایسے مسلمانوں کو مارا ہے جو صرف نام کے مسلمان ہیں احکام اسلام سے واقف نہیں۔ **ناظرین** کو اسکے پڑہنے سے عبرت ہونی چاہیے کہ ہم کس درجہ کے مسلمان ہیں۔ اگر احکام اسلام سے واقف ہیں تو بہتر ورنہ احکام اسلام کو کوشش کر کے حاصل کرنے چاہئیں **نقل لطیف** ایک بادشاہ نے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ کل ہمارے دربار میں ایسے لوگ پیش کرو کہ جنہوں نے ایک علم میں دعوے کیا ہو اور اُس علم سے واقف نہوں۔ وزیر نے کہا بہت اچھا۔ کل ایسے لوگ پیش خدمت کرونگا۔ دوسرے روز وزیر نے دو چار ڈھول بجانیوالوں کو پیش کیا۔ بادشاہ نے پوچھا وزیر یہ کون لوگ ہیں عرض کیا کہ حضور یہ وہی لوگ ہیں کہ انہوں نے علم پاک میں دعوے کیا ہے اور کچھہ نہیں جانتے۔ بادشاہ نے اُنسے پوچھا کہ تم کون ہو۔ عرض کیا کہ جہاں پناہ ہم لوگ شیخ ہیں ڈھول

بجانے والے - بادشاہ نے کہا تم کیا کام کرتے ہو عرض کیا کہ جہاں پناہ کچھ راگ گاکر راگ سکھاتے ہیں
بادشاہ نے پوچھا کہ بتاؤ کتنے راگ اور راگنیاں ہیں عرض کیا کہ حضور یہ تو ہم نہیں جانتے بادشاہ نے حکم کیا انکو
ہمارے دربار سے نکالدو۔ کہ انہوں نے علم راگ میں دعوے کیا اور کچھہ نہیں جانتے **نتیجہ** اگر احکام اسلام میں
ہمارا یہی حال رہا تو اس بادشاہ شہنشاہ حقیقی وحدہ لاشریک کے دربار میں سے بیشک نکالے جاوینگے - اسوقت
سوائے حسرت اور ندامت کے کچھہ نہوگا - فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ - وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ -

نماز جماعت کیساتہ پڑہنے کی فضیلت

حدیث - روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے
نماز پڑہی خدا کیلئے چالیس دن جماعت میں اسطرح سے کہ پائی تکبیر اولی لکھی جاتی ہیں واسطے اسکے دو خلاصیاں ایک
آگ دوزخ سے اور دوسرے نفاق سے (یعنی اللہ امن میں رکہتا ہے اسکو دنیا میں علامات منافقوں سے جیسے
ریا کسل نماز میں - جہوٹ بولنا وعدہ خلافی کرنا اور فحش بکنے وغیرہ سے **حکایت لطیف** ایک
بزرگ کے ہمسایہ میں ایک شخص رہتا تہا - دن رات اسکا یہی شیوہ تہا جہوٹ بولنا اور فحش بکنا - اس بزرگ نے
اس خیال سے کہ ہمسایہ کا حق بہت ہوتا ہے اگر یہ اس حدیث پر چالیس روز عمل کرلے تو یہ عادت اسکی
جاتی رہیگی اس بزرگ نے اس سے کہا کہ میں تمکو نوکر رکہنا چاہتا ہوں - چار روپیہ ماہواری دونگا -
کہا منظور ہیں - عرض کیا کام کیا ہوگا - فرمایا چالیس دنتک میرے ساتہ جماعت سے نماز پڑہنی ہوگی - اس
بزرگ نے اس حکمت عملی سے چالیس روزتک نماز با جماعت پڑہائی - بعد چالیس دن کے اسنے تنخواہ چاہی اس
بزرگ نے کہا میں نے اس حکمت سے چاہا تہا کہ تو اس حدیث پر عمل کریگا تو تیری یہ عادت جاتی رہیگی - اسنے
کہا کہ حضرت ہمنے تو یہی نماز چالیس روز بے وضو ہی پڑہائی ہے افسوس اس بے دلی کے کیا کہنے ہیں **سبحان**
اللہ یہ نماز جسکو بخاری اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی سے روایت کیا ہے - کہا فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** یعنی ہمیشہ تم میں کا
نماز میں ہے جبتک انتظاری کرتا ہے جماعت کی یعنی مسجد میں بیٹہکر جبتک جماعت کی انتظاری کرتا ہے نماز میں ہے
اس حدیث سے فضیلت جماعت اور انتظاری جماعت کا ثواب بہت کچہہ ثابت ہوتا ہے **نقل** ہے کہ کسی شہر
میں

میں ایک سوداگر دیندار کا مال کثیر تجارت ایک مکان میں رکھا ہوا تھا۔ وہ سوداگر مسجد میں بانتظاری
نماز بیٹھا ہوا تھا۔ اُسکے نوکر نے آکر کہا کہ حضرت مال والے مکان میں آگ لگ گئی ہے آپ جلد چلئے۔ فرمایا
یہاں پر جماعت تیار ہے میں نہیں آسکتا۔ لکھا ہے کہ اُسنے اچھی طرح باطمینان نماز جماعت سے فراغت پائی
دل میں خیال کیا کہ حضرت نے فرمایا ہے مَن کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ یعنی جو اللہ کے کام میں ہے اللہ اُسکے
کام میں ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اللہ کے کام میں ہوں اور مال میرا جلجاوے اسی حالت میں اُسکو غنودگی پیدا
ہوئی کیا دیکھتا ہے کہ حضرت تشریف رکھتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ میں تیرے مال کی حفاظت کرکے
ابھی آیا ہوں مال تیرا جلا نہیں خدا نے مجھے رحمت بنا کے تیرے پاس بھیجا ہے کہ تیرا امتی تیری حدیث
کا پابند ہے ہم اُسکے مال کے حافظ ہیں اور تجھے بشارت کے لئے بھیجے ہیں کہ بیشک جو ہمارے کام میں ہے
ہم اُسکے کام میں ہیں۔ اللہ اللہ یہ دیندار لوگ کہاں گئے **شعر** سر احکام دیں پر جھکا دینے والے + خدا کے
لئے گھر لٹا دینے والے + الحمد للہ فی زمانا بھی اللہ کے بندے اس حدیث کے عامل موجود ہیں کہ جن سے ہزارہا
بندگان خدا کو فیض ہے چنانچہ سر امد حکما سر حلقہ اطبا علامہ زمان عالی خاندان حکیم
محمد حسن صاحب خلف الرشید حکیم غلام قادر خاں صاحب ساکنہ بسی علاقہ ریاست پٹیالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات
بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان نہیں ہو سکتیں حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا ہوں تو ایک کو ایک
سے برتر پاتا ہوں۔ آپ عابد متقی۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ تہجد گذار۔ سخی۔ حلیم۔ متواضع۔ خلیق۔ شریف نواز
مسکین پرور۔ عاشق رسول اللہ۔ خوش عقیدہ۔ اور صاحب حمیدہ اخلاق گزیدہ آپکی علاج اور تقریر و تحریر ہیں علم اعلٰی درجہ فن طبابت میں لاثانی
بے نظیر مثیل فی مطلق نے وہ دست شفا عطا کیا ہے۔ کہ جس مریض کے علاج سے مسیحا ہاتھ اُٹھائے۔ وہ حضرت کے
ایک نسخہ سے بھلا چنگا ہو جائے۔ ارسطو اور افلاطون آپ کے زمانہ میں ہوتے تو بمقتضائے رشک و غیرت اپنی
زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے۔ ادنےٰ نسخہ نویس حضرت کے مطب کا علو سنجاں کے نسخہ پر نام دھرتا ہے حضرت کے
دست شفا میں عنایت الٰہی سے وہ تاثیر ہے کہ خاک کی چٹکی میں خاصیت اکسیر ہے۔ دہلی کے بگڑے ہوئے بیمار
حضرت کے نسخہ سے شفا پاتے ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے ادنےٰ ادنےٰ مریضوں سے باخلاق پیش آتے
ہیں بڑے بڑے حکام سرکار خدمت میں جاتے ہیں۔ ایسا حکیم دیندار نہ دیکھا نہ سُنا ہر وقت تلاوت و استغراق میں

میں مشغول رہتے ہیں ... ناہی سے رونق اسلام ہے **فقیر** ہی حلیم صاحب کا دل ہے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہّرہا اللہ قلبك فی قلوب الابرار وزکی عملك فی عمل الاخیار۔

کیا پیارا نام ہے اللہ کا

سچ ہے یہ ایسا ہی نام نامی ہے کہ عاشقان الٰہی سکے فریفتہ ہیں۔ **حکایت** سعدون مجنون کا معمول تہا کہ اپنے کف دست پر اللہ لکھے پہرتے تہے لوگ پوچھتے تہے یہ کیا ہے تو فرماتے کہ پہلے میں نے اللہ کا نقش دل وزبان پر لکہا تہا کہ مجکو غیر کیطرف رغبت نہو۔ اب میں اُسکو ہتیلیوں پر لکھے پہرتا ہوں کہ میری نظر غیر پر نہ پڑے **حکایت** سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ نے اثنائے راہ میں دیکہا کہ عمارت تیار ہو رہی ہے اسمیں ایک مزدور تہا جب اینٹ اُٹہاتا تو کہتا اللہ اور جب اینٹ دیتا تو کہتا اللہ۔ حضرت یہ حال دیکہکر بیحال ہوگئے چہرہ کا رنگ متغیر ہوا فرمانے لگے بار خدایا میں جانتا تہا کہ دل کے کاموں کی بنا اللہ پر ہے اب دیکہا تو کل کاموں کی بنا ہی اللہ ہی پر ہے۔ ندا آئی کہ ہاں اے بایزید اللہ کا نام وہ فرزانہ ہے کہ دوست و دشمن یگانہ و بیگانہ ہر ایک اُسکا پروانہ ہے **اشعار** اللہ اللہ ایں چہ شیرین است نام ؛ شیر و شکر میشود جانم تمام ؛ اللہ اللہ مستم از نام خدا ۔ میچکد از ہر رگم راوق جدا ؛ اللہ اللہ انت لی نعم الوکیل ؛ انت ربی انت ہی یا جلیل ؛ اللہ اللہ گو برو تا سقف عرش ؛ پیش معراج تو گردد چرخ فرش ؛ اللہ اللہ این چنین نام خوش مذاق ؛ پُر کند فرش جان را رواق **حدیث** جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کی ترغیب دی تو بقدر استعداد اور فراخ حوصلہ ہر ایک اپنا مال لاتا تہا حضرت فرماتے تہے مَا خَلَفْتَ لِعِيَالِكَ اپنی اولاد کے لیئے کیا چہوڑا کوئی ربع کوئی ثلث کوئی نصف بتاتا تہا جب ابوبکر صدیق اپنا سب مال اُٹہا لائے تو بدستور حضرت نے استفسار فرمایا مَا خَلَفْتَ لِعِيَالِكَ تو نے اپنے بچوں کے لئے کیا چہوڑا عرض کیا اللہ **سبحان اللہ** اہلبیت کی کچہہ اور ہی شان ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی جان تک اللہ کے رستہ میں نثار کر دی۔ جان ایک نہایت عمدہ چیز ہے مال کی اسکے آگے کچہہ حقیقت نہیں روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہہ سوئے کہ اگر خدا نکردہ کفار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد کریں تو میں آپ پر سے اپنی جان قربان کر دوں حق تعالے نے حضرت جبرئیل اور میکائیل

علیہما السلام سے فرمایا کہ تمہارے درمیان میں نے برادری کی اور ایک کی عمر دوسرے سے بڑی کی تم میں ایسا کون ہے کہ اپنی جان دوسرے کے لیے دیدے جیسا اسوقت علیؑ نے کیا ہے میں نے اسکو محمدؐ کے ساتھ برادری دی سو اُسنے اپنی جان فدا کر رکھی ہے دیکھو اپنے بھائی کی جگہہ سو رہا ہے تم دونو جاؤ اور اسکو دشمن سے بچاؤ۔ دونوں آئے جبرئیل علیہ السلام سرہانے اور میکائیل علیہ السلام پائنتی کھڑے ہوئے کہتے تھے تیرے اس حوصلہ عالی پر ہزار آفرین ہے اے فرزند ابوطالب کے۔ خدائے تعالے اپنے فرشتوں کے ساتھ تیری ذات سے فخر کرتا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ سبحان اللہ ان لوگونکو اللہ سے کیا محبت تھی ایک ہم لوگ ہیں کہ دو خشک روٹیوں پر اپنے نام کو فراموش کر رکھا ہے الحمد للہ فی زمانا بھی ایسے ایسے دیندار بندگان خدا اُمرائے صالحین اور آنحضرت کی اولاد میں سے موجود ہیں کہ محبت الٰہی انہوں نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ ہر کاروبار میں اُسیکا واسطہ اور اُسی کا ذکر مقدم سمجھا ہے اور اپنی خواہش نفسانی کو بمقابلہ احکام اللہ و رسول بالکل مٹا دیا ہے میں بھی اُنکا نام نامی بطور یادداشت اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں چنانچہ **حضرت عالیجناب ممدوح الالقاب میر ریاض علی صاحب** خلف الرشید میر انتظام علی صاحب مرحوم رئیس اعظم فریدآباد۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا آپ سید سندی۔ بڑے ملنسار۔ عابد۔ مرتاض۔ پابند صوم و صلوۃ متقی۔ بڑے فیاض۔ شریف نواز قدردان علماء و فضلاء۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ بامروت آدمی ہیں۔ علماء کے ساتھ بڑی فراخ دلی اور کشادہ پیشانی سے سلوک ہوتے ہیں کار خیر کیطرف بہت خیال ہے **فقیر** بھی رئیس صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللَّهُ قُلُوبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى أَعْمَالَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ۔

بیان عاملان قرآن و عابدان بنی اسرائیل

حکایت ریاض القدس میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن زید نے ایک فقیر دلگیر کو دیکھا کہ راہ میں پڑا ہے نہ آنکھ ہے نہ کان ہاتھ ہے نہ پاؤں بفصاحت تمام شکر ادا کرتا ہے اور بار بار کہتا ہے کہ مجھپر بڑی اللہ کی نعمت ہے عبد اللہ نے کہا اے بندۂ خدا شکر گذاری کے اسباب تیری ذات میں بالکل مفقود ہیں تو کس چیز پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ کہا اے بطال تو عجب نادان ہے اللہ نے جو مجھپر عنایت کی کسی پر کی ہو گی کیونکہ مجھے معصیت

کہ الات اختراع فرماے اگر آنکھہ ہوتی مین بُری چیز کو دیکھتا اگر کان ہوتے میں بُری بات سنتا اگر
ہات ہوتے اُنسے بُری چیز پکڑتا یا ناحق کسیکو مارتا - اگر پاؤں ہوتے تو بُرے کام کیطرف دوڑتا شکر کرتا ہوں
کہ اللہ کا یہ فضل کیا کم ہے کہ دل میرا سلامت ہے - اور زبان میری اُسکا شکر ادا کرتی ہے تا فرمائے قیامت
شکر گذاروں میں جگہ پاؤں **حکایت** شیخ ذوالنون نے ایک اعرابی کو دیکھا کہ پڑا سسکتا ہے فرمایا
آہ و انت محب کیا تو عاشق ہے بولا - بلی - ہاں میں عاشق ہوں فرمایا کہ تیرا محبوب تجھہ سے موافق ہے
یا مخالف - کہا موافق ہے - فرمایا - نزدیک ہے یا دور - کہا نزدیک ہے - فرمایا اگر محبوب موافق اور نزدیک ہے
ضعف و ناتوانی نہایت عجیب - کہا یا بطّال اَمَا عَرَفْتَ اَنَّ عَذَابَ الْقُرْبِ اَشَدُّ مِنْ
عَذَابِ الْبُعْدِ ؎ عاشقانرا در فراق و در وصال ٭ جام خون باید کشیدن مال مال ٭ سوز
وصل از سوز ہجران صعب تر ٭ در بیان قصہ نیکو نگر ٭ چونکہ ہنگام مناجات آمدے ٭ پاے کوبان سوے
میقات آمدے ٭ در فراقش ذوق بنگر سا بقا ٭ در وصالش خر موسیٰ صاعقا ٭ در فراقش مہم
جوشش بہیں ٭ در وصال افتادہ مدہوشش بہیں ٭ در فراق صبر خود کار دل ست ٭ در وصال
صبر کردن مشکل ست ٭ تا کہ پروانہ جدا از شمع بود ٭ خاطر از سوز نہانی جمع بود ٭ چونکہ با شمعش وصال
آمد پدید ٭ بین چیا بر جان آن مسکین رسید ٭ سوخت خود را تا بکلی شمع شد ٭ تفرقہ بگذاشت
عین جمع شد ٭ تا جمال شمع را افروختند ٭ ہستی پروانہ را سوختند ٭ نہ طمعہ نور آن شمع طناز
حاصل پروانہ سوز ست و گداز - **حکایت** ہے کہ حضرت موسیٰ نے ایک عابد کو صحرا میں دیکھا کہ
اپنے سر سے کی ریاضت اور مجاہدہ میں مصروف ہے اور پرندہائے ہوا اور چرندہائے صحرا اُسکے ساتھ مانوس
آپ اُسکا اعزاز بجا لائے حکم پہنچا کہ اے موسیٰ یہ مرد باوجود اس عبادت اور ریاضت کے دوزخی ہے آپکا رنگ
فق ہوا عابد کو یہ مضمون سنایا عابد نے کہا اے موسیٰ اندیشہ کا مقام نہیں ہے جبتک تیرہ دم میں دم ہے
اسکی یاد میں خوش و خورم ہوں من بعد پھر وہ جہاں بھیجیگا میں راضی ہوں - اُسیوقت حکم پہنچا اے موسیٰ
یہ بہشتی ہے راضی ہوا ابھی سے اسپر بہشت واجب کی - سو سنو مقام غور ہے کہ جو شخص ایسا دوزخی ہو
اور بموجب رضا بالقضا ہوجاتے ہم بھی اگر راضی برضا اور صابر بر بلا اور شاکر بہ نعما ہوں اور عقبیٰ میں

فائز بلقا ورضا ہوجاویں کیا عجب ہے - الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے ایسے دیندار موجود ہیں جو بحکم الٰہی ایسے رضا بالقضا راضی ہو گئے ہیں کہ انکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے باوجود ایسے محکمہ کی ملازمت کے پابندی اور پابندی صوم وصلوٰۃ بہ نسبت اور لوگوں اس محکمہ کے انکو افضل الناس ہی کہا جاوے تو درست ہے چنانچہ

حضرت عالیجناب فیض مآب سعادت علی خانصاحب خلف الرشید صفدر جنگ خانصاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس

جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں تحریر سے بیان نہیں ہو سکتیں آپ دیندار پابند صوم وصلوٰۃ - تہجد گذار - خدا ترس - فیاض - متین - کم گو - عادل - متواضع - بڑے صاحب مروت ہیں - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے - علما کے آپ بڑے قدردان ہیں - برتاؤ آپکا بڑا عمدہ ہے چھوٹے بڑے کو آپ نے چھوٹا و بڑا ایکی جا یا چشم پر آپ ہی - قطع نظر اسکے آپ سے ملازمین ماتحت کو - احکام اسلام کا اکثر حکم کرتے رہتے ہیں - اسوقت آپ تھانہ بروالہ ضلع رہتک میں متعین ہیں فقیر بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہے

شکریہ طلع اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار

فضیلت علماء امت محمدیہ

حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عُلَمَاءِ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل **ترجمہ** علما امت میری کے مثل انبیاء بنی اسرائیل کے ہیں یعنی میری امت کے عالم ایسے ہیں جیسے کہ بنی اسرائیل کے پیغمبر اگر اس حدیث سے یہ مطلب سمجھا جاوے کہ علما امت محمدیہ مراتب ومناسب میں مثل موسیٰ عیسیٰ وہارون علیہم السلام وغیرہ وغیرہ کے ہیں یہ منشا ہمارے رسول خدا کا نہیں بلکہ منشا جناب سید عالم کا علمائے امتی کانبیاء بنی اسرائیل سے یہ ہے کہ میری امت کے علما سے ایسی ہدایت بندگان خدا کو ہوگی جیسے کہ انبیاء بنی اسرائیل سے ہوئی ہے

فقیر کہتا ہے ہمارے نبی علیہ السلام کی امت میں مختلف استعداد کے لوگ ہیں جنکے چار مرتبہ ہیں (۱) عام لوگ ہیں جنکو خدا ورسول کا کلام پڑھکر سنایا جاتا ہے - اسی لیے فرمایا - یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیَاتِكَ (۲) مرتبہ علماء ظاہریہ (۳) مرتبہ خاص لوگوں کا ہے - انکو وہ کتاب سکھائی جاتی ہے یہ ہی عام علما کا مرتبہ ہے اور بعض کو حکمت یعنی شریعت کے اسرار بتلائے جاتے ہیں - یہ مرتبہ علماء مجتہدین کا ہے - ان دو گروہ کو لیے - وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ فرمایا اور اسی لیے کہ اگر نبی کی امت میں یہ دو گروہ نہوں

تو اسکی ہدایت کا سلسلہ بعد اسکے منقطع ہو جاتا چونکہ حسن رسول کے لئے حضرت ابراہیم یہ دعا کرتے ہیں
رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ
وہ رسول ختم المرسلین ہیں اُنکے بعد نبی کے آنیکی حاجت نہیں اسلئے اُنکے وارث علماء و ائمہ مجتہدین
ہونے چاہئیں کہ اُنکے بعد اس سلسلہ ہدایت کو قایم رکھیں اسلئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ف یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ظاہر الفاظ قرآن کے معنی
کے علاوہ اور بھی وہ کچھ اسرار قرآن میں ہیں کہ جو خاص لوگوں کا حصہ ہے جو نبی روشنی کے لوگ اُسکو نہیں
پہنچ سکتے اور یہ امر بدیہی ہے اسلئے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں کی اس علم دین میں حاصل کرنے میں مختلف
حالات ہیں (رواہ البخاری) پس وہ جو بعض جہلا صرف ظاہری مطلب پر انحصار کر کے ان
لوگوں کی فضیلت کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن کے سمجھنے کے لئے کیا چاہیئے وہ بیخبر ہیں
(۴) مرتبہ اخص الخواص لوگوں کا ہے کہ جنکا جوہر روح آئینہ کیطرح برکت نبی علیہ السلام سے پاک اور
صاف ہی اور اسمیں پورا پورا انوار نبوت کا انعکاس ہوتا ہے کہ جسطرح آئینہ میں ہو بہو باہر کی چیز دکھائی
دیتی ہے۔ یہ لوگ نبی کے قائم مقام ہوتے ہیں جنکو **اولیاء اللہ** کہتے ہیں سو انکے لئے وَيُزَكِّيهِمْ فرمایا
یہ لوگ صحابہ میں تو عموماً تھے کہ بعد حضرت کے ان لوگوں کے فیض سے جہان منور ہو گیا۔ الحمد للہ اس
زمانہ میں بھی ایسے علماء صالحین موجود ہیں کہ جنکی ذات سے بندگان خدا کو بڑا فیض ہو رہا ہے
جیسے کہ پٹیالہ میں ہمارے ذی عزت مقتدر **عالیجناب معلے القاب** بدر الصلحا و فخر العلماء رئیس
السلمین حامی دین متین سید المرسلین شمس العلماء اکمل الکملا شریعت پناہ حقیقت آگاہ رہنمائے
آفاق حضرت مولانا و مخدومنا مولوی حافظ محمد اسحاق صاحب محدث و مفتی و سلطان الواعظین ریاست
پٹیالہ دام فیضہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں اُنمیں سے اگر
ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن و خوبی کو میں ان فکر میں زن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا
یہ حضرت جامع کمالات صوری و معنوی اور نکتہ سنج حدیث نبوی ہیں آپ کے اظہار اوصاف میں
نہ زبان کو طاقت تقریر اور نہ قلم کو یارائے تحریر دلائل عقلیہ اور فنون حکمیہ آپ طبع وقاد سے اعتبار

اور علوم ادبیہ کو آپکی زباندانی سے افتخار - خلق و حلم کا کچھ حساب نہیں سحر البیانی میں روئے زمین پر آپکا جواب نہیں اللہ جل جلالہ نے اُس شہر میں ایسے ہادی اور حامی اسلام والمسلمین کو مقیم کردیا کہ جس شہر میں ایسے شرک وکفر کے دوسری بات نہ تھی وہ وہ اعتقاد باطلہ وہ وہ خیالات فاسدہ خرابی در خرابی پیچ در پیچ جہالت پر جہالت نہ عقیدہ صحیح نہ اخلاق درست نہ احوال سنجیدہ نہ افعال پسندیدہ نہ لیاقت نہ اہلیت نہ آدمیت نہ انسانیت نہ ادب نہ آداب نہ اچھی گفتگو نہ اچھی رفتار پہر ایسے لوگونکو آپکی صحبت نے رشک علماء و فضلاء و حکماء و عقلاء بنادیا اللہ اللہ آپ کی صحبت نے انکی طبیعتوں کو ایسا بدل دیا گویا جیسے کہ کسی نے سحر کردیا بجاے غیر اللہ انکا یار قرآن بنادیا ایسے شہر میں نماز اور جمعہ جماعت کا ہونا کہ جمعہ کو جامع مسجد میں پانسو آدمی موجود ہیں یہ صرف آپکی ذات کا فیض ہے کہ اسوقت ہزاروں بے نمازی نمازی ہوگئے اور دن بدن ترقی اسلام ہوتی چلی جاتی ہے آپکی وعظ میں اللہ نے وہ تاثیر رکھی ہے کہ ہزاروں کو ہدایت ہوگئی آپکا کلام وہ پُر تاثیر ہے کہ سینہ عرفان کو چیرتا چلا جاتا ہے بہر حال آپکی ذات فیض آیات سے ہزارہا بندگان خدا کو فیض ہے آپکی ذات فی زماننا بہت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے آپکا ہونا اسوقت مغتنمات میں سے ہے **فقیر** بھی مولاناے موصوف کا تہ دل سے **شکریہ** ادا کرتا ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى أَعْمَالَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ اور **کانپور میں حضرت بدر الصلحاء** عالم العلماء افضل الفضلاء سردار الواعظین مولانا مولوی حاجی حافظ **اشرف علی** صاحب واعظ جامع مسجد کانپور دام فیوضہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے - حق سبحانہ تعالے نے اُس شہر میں ایسے ہادی و حامی اسلام والمسلمین کو مقیم کردیا کہ جنکے وعظ میں اللہ نے ایسی برکت دی ہے کہ اسوقت ہزاروں بے نمازی نمازی ہوگئے ہر محلہ میں نماز کا ایک جوش ہے ایک دوسرے کو نماز کی ہدایت کرتا ہے جسکو نہیں آتی اُسکو بتلاتا ہے شہر میں اُن مسجدوں میں جنمیں پانچ وقتوں میں شاید ایک وقت بھی دو ایک نمازی کی صورت نہیں دکھائی دیتی تھی اب اُن مسجدوں میں ایسی بڑی جماعت نمازیوں کی نظر آتی ہے کہ جگہ نہیں ملتی

کمہاروں کی یہاں لوٹے وضو کے دستیاب نہیں ہوتے مولانا کی بہت بہت پیرزادا آفریں ہے فقیر بھی مولانا موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ **صاحب خلق محمدی** تابع شریعت احمدی اشرف العظام افضل الکرام ملک سیرت فرشتہ صورت ہادی شریعت عمدۃ الواعظین حضرت مولانا مولوی **قاضی محمد وزیر الدین صاحب** واعظ **جامع مسجد دہلی** دام فیوضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں قلم کو کہاں طاقت کہ تحریر کرے آپ اعلے درجہ کے واعظ ہیں آپکا کلام نہایت پُرتاثیر ہے آپکے وعظ میں لوگوں پر رقت طاری ہوجاتی ہے آپ کی ذات سے مذہب حنفیہ کو بڑی تقویت ہے ہزارہا بندگان خدا کو فیض ہے ونیز آپ احکام اسلام میں سرگرم رہتے ہیں چنانچہ آپ نے ایک مدرسہ اسلامیہ موسومہ مخزن العلوم جاری کیا ہے جو قریب لال چاہ کے ہے بہرحال فی زمانا آپ بھی مغتنمات میں سے ہیں فقیر بھی آپکا شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ **زبدہ فقہا جہاں** اصلح صلحائے زماں اعرف العرفا افاضل الفضلا فقیہہ بے بدل مفتی بےمثل محقق مسائل دین حضرت مولانا مولوی مفتی رحیم بخش صاحب المشہور مولانا محمد مسعود صاحب مفتی دہلی دام فیوضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان اُنکا بہت دشوار ہے۔ آپ دہلی میں اعلے درجہ کے فقیہ اور مفتی ہیں آپ کی ذات سے بہت فیض جاری ہے۔ آپ صاحب نسبت صاحب دل۔ عابد۔ عارف باللہ۔ مرتاض۔ دیندار متقی۔ پرہیزگار۔ صاحب مروت۔ پیر کامل۔ ہادی طریقت۔ آپ پیش امام مسجد فتحپوری ہیں۔ آپ کی ذات سے فیض باطنی بہت جاری ہے۔ بڑے بڑے رؤسا آپ کے مرید ہیں آپ اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے بہرحال فی زمانا آپکا دم لبا غنیمت ہے **فقیر** بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ۔ **جامع فضائل ظاہری و** باطنی و مجمع کمالات صوری و معنوی فخر الواعظین و محدثین حضرت مولانا مولوی عبد العزیز

صاحب لدھیانوی واعظ جامع مسجد لدھیانہ دام فیوضہ ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں انکا بیان کرنا مشکل ہے آپ ہمہ صفت موصوف ہیں خصوصاً علم فقہ و حدیث و تفسیر میں مشہور و معروف ہیں ۔ آپ بڑے صاحب عزت ۔ صاحب دل ۔ صاحب نسبت ہیں ۔ آپکی ذات سے مذہب حنفیہ کو بڑی تقویت ہے آپکا بیان گویا سحر البیان ہے ۔ آپکا کلام نہایت پُر درد ہے ۔ آپکی دم سے پنجاب کو رونق ہے بہر حال فی زمانا آپکا دم ہی غنیمت ہے فقیر بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہّر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمال الاخیار ۔ **الکلام** سبحان اللہ کیا واعظ ہے اُس واعظ کی مجلس میں ایک عام خلقت جمع ہے اُسکے کلمات پند آمیز کی تاثیر سے دل پژمردہ کو فرحت اور روح کو تازگی و لذت حاصل ہو رہی ہے ۔ کسیکو وہ واعظ ثواب کی رغبت اور نعمائے جنت کی یاد دلا رہا ہے کہ جہاں عقل کا بھی قافیہ تنگ ہے **بیان جنت** کما قال اللہ تعالے فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون **ترجمہ** پس نہیں جانتا کوئی جی کیا چھپایا گیا ہے واسطے اُنکے ٹھنڈک آنکھوں سے بدلا اُس چیز کا کرتے تھے کرتے ۔ اسیطرح حدیث قدسی میں وارد ہے قال اللہ تعالے اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت و لا اذن سمعت و لا خطر علی قلب بشر (رواہ البخاری و مسلم) **ترجمہ** میں نے تیار رکھی ہے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں کہ نہ انکو آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سُنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر خطرے گذرے **فقیر** کہتا ہے اللہ تعالے ہم تمکو پوری پوری توفیق اتباع رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے اور بطفیل اپنے حبیب محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتمہ بالخیر کرے پھر تو نعمائے جنت کے مہمان ہو سکتے ہیں **سبحان اللہ** نعماء جنت ایک عجیب نعمت ہے انشاء اللہ مہمان ہونگے ۔

بیان دوزخ

حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت آدمؑ کو خدا نے دنیا میں بھیجا تو جبرئیل کو حکم دیا کہ مالک دوزخ سے تھوڑی سی آگ مانگ کر آدم کیواسطے لیجاؤ وہ کھانا پکائیں ۔ جبرئیل نے مالک سے آگ طلب کی ۔ مالک نے کہا کتنی آگ چاہیے جبرئیل نے کہا چیونٹی کے برابر مالک نے کہا اسقدر آگ دنیا میں جائیگی تو زمین و آسمان

سب جل جائینگے کہا آدمی چیونٹی کے برابر بھی۔ مالک نے کہا اسقدر آگ بھی اگر دنیا میں جائیگی تو ایک قطرہ پانیکا نہ برسیگا اور گہاس بھی ہین نہ اگیگی۔ آخر جبرئیل نے درگاہ خدا میں عرض کی کہ کسقدر آگ لوں حکم ہوا بقدر ایک ذرہ کے جبرئیل نے بموجب حکم ایک ذرہ آگ دوزخ سے لیکر ستر مرتبہ ستر نہروں میں غوطہ دیکر دنیا کی ایک پہاڑ کی چوٹی پر لاکر رکہدی وہ آگ تمام پہاڑ کو جلا کے پہر دوزخ میں چلی گئی اُس آگ کی حرارت جو پتہروں میں باقی رہگئی اُسی سے تمام دنیا میں یہ آگ پہیلی ہے **فقیر** کہتا ہے لوگونکو چاہیے کہ ایسے گناہونکو سہل نہ سمجہیں اور یہ خیال نکریں کہ آخر جہنم سے نجات پائینگے اور بہشت میں جائینگے کیونکہ ہزاروں برس جہنم میں رہنا اور معذب ہونا کہانکا تہوڑا ہے۔

نمازِ عشا سے پہلے سونے کی بُرائی

حدیث جو شخص مغرب اور عشا کے درمیان میں سوتا ہے حضرت اُس سے بہت خفا ہیں خدا کے یہاں سے اُسکو بہت بڑا عذاب ہوگا۔ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ میں ایک دریا ہے پانی اُسکا نہایت سیاہ اور زہر قاتل بودار ہے اگر ایک قطرہ بہی اُس پانی کا دنیا میں ڈالا جاوے تو تمام دریا جہان کے بدبودار ہوجاویں اور تمام بندگان خدا اُسکی بو سے مرجاویں پس قیامت کو وہ پانی اُنکو پلایا جاویگا جو درمیان مغرب اور عشا کی سوتے ہیں۔ حضرت نے اسلئے تاکید فرمائی ہے کہ فرشتہ بعد نماز عشا کے دفتر بندوں نیکوں اور بدوں کے آسمان پر لیجاتے ہیں اور جناب باری میں عرض کرتے ہیں۔ پس جو شخص مغرب اور عشا کے درمیان سوتا ہے اُسپر لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں تیرے لئے دوزخ لائق ہے۔ جیسے تونے اللہ اور رسول کا خلاف کیا **فقیر** کہتا ہے عقلمندوں کو عبرت ہونی چاہیے کہ اس خلاف رسول اللہ میں کیسا کچہ عذاب ہے۔ جو شخص اسکو پڑہے وہ اپنے دوست احباب و عزیز و اقارب کو ضرور ہدایت کرے۔

دربیان اہل اللہ

حکایت قصب البیان موصلی رحمۃ اللہ علیہ نماز نہیں پڑہتے تہے۔ قاضی موصل اُنکا منکر تہا اسلئے کہ یہ نماز نہیں پڑہتے ایکروز ایک کوچہ میں قاضی کو قصب البیان سامنے سے آتے ہوئے نظر پڑے اسکے دلمیں خیال آیا کہ اسکو پکڑکر حاکم کے پاس لیجا کر سزا دلواؤں ناگاہ قاضی نے دیکہا کہ ایک پہلوان

چلا آتا ہے قصب البیان جب کچھ اور آگے آیا تو دیکھا ایک اعرابی ہے جب یہ وہ نزدیک پہنچا تو دیکھا ایک علامہ فقیہ ہے جب قاضی جی پاس پہنچے تو کہا اے قاضی کونسے قصب البیان کو حاکم کے پاس بیجائیگا اور اسکو خبر دلائیگا قاضی نے توبہ کی اور مرید ہوگیا۔

حکایت ہے شیخ عبد اللہ یافعی ناقل ہیں کہ ایک فقیر نماز نہیں پڑہتا تہا۔ ایکروز ایک فقیہ نے جو قاضی وقت تہا کہا اٹھہ جماعت کے ساتہ نماز پڑہ فقیر اٹھا اور نماز میں شامل ہوگیا قاضی بہی اسکے پہلو میں تہا۔ اول رکعت میں دیکہا کہ فقیر نہیں ایک عالم ہے دوسری رکعت میں ایک فقیہ دیکہا تیسری رکعت میں ایک اعرابی دیکہا چوتہی رکعت میں ایک بزرگ پاکیزہ صورت دیکہا جب سلام پہیرا تو دیکہا وہی فقیر ہے جو چہار کس بحالت نماز دیکہے تہے انکا مطلق نشان نہیں فقیر نے قاضی کیطرف دیکہکر تبسم کیا اور کہا کسنے تیرے ساتہ نماز پڑہی **فقیر** کہتا ہے یہ لوگ درجہ ابدالی کا رکہتے ہیں ہر وقت محبت رسول اللہ میں مستغرق رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انکو کیا روحانی طاقت عنایت فرمائی ہے یہ محض اطاعت رسول اللہ کا سبب ہے **الحاصل چہٹی مجلس** میں ایک عابد نورانی چہرہ بیٹہا ہوا ہے اور وہ عابد ورد و وظائف اور نوافل میں ایسا مشغول ہے کہ دنیا و مافیہا سے کچہہ خبر نہیں ہے صبح سے شام اور شام سے صبح تک تلاوت قرآن میں مشغول ہے اور انوار واذکار کی کثرت سے فرشتہائے آسمان اور اہل زمین اس عابد کی مجلس سے انسیت حاصل کر رہے ہیں واہ کیا عابد ہے کہ خدا ہی عاشق ہو رہا ہے اور اپنی زبان قدرت سے فرما رہا ہے یا عبدی انت عشیقی ومحبتی وانا عشقک ومحبتک **ترجمہ** اے بندے میرے محمد تو عاشق اور محبوب میرا ہے اور میں عاشق اور محبوب تیرا ہوں اور فرشتوں کو حکم ہو رہا ہے دیکہو تو عابد اسکو کہتے ہیں کہ ہمارے ذکر میں ایسا محو ہو رہا ہے کہ دنیا و مافیہا کی کچہہ خبر نہیں۔ دور دور سے ہزار ہا عابد در دولت پر حاضر ہیں وہ عابد سبکو عبادت کے نفلوں کی ادا کرنیکی کیفیت تعلیم کر رہا ہے اور کبہی یہ ارشاد کرتا ہے کہ خدا سے دعا مانگا کرو اسلئے کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ تہوڑی سی بات میں انسان کا دل بہر آتا ہے کہ جب ہمہ تن عجز و انکسار سے ہاتہ پہیلاکے کہ خداوندا میں تیرا بندہ گنہگار ہوں بس آدمی ہوگیا۔ کیسلئے کہ اسوقت ایک روحانی نیاز اور ارتباط پیدا ہوتا ہے جو بہت سی عبادت سے نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ ہمارے نبی علیہ السلام نے دعا کو عبادت کا مغز فرمایا۔ اسی لئے ہر عبادت کے ساتہ دعا کا مانگنا۔ اسلام میں

میں لازم اور قرار دیا گیا نماز پنجگانہ کے بعد ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام دعا مانگا کرتے تھے اور سب انبیاء اکثر اوقات دعا کرتے تھے اسلئے حکیموں کا قول ہے کہ جب بندہ دعا کرتا ہے تو عرش الہی حرکت کرتا ہے یعنی بندہ اور خدا میں جو ایک واسطہ یا رابطہ ہے وہ زندہ ہوتا ہے اور اسی لئے اسکے بعد اکثر بندہ کا مقصود خدائے تعالے عطا فرماتا ہے **حکایت** ہے کہ ایک جماعت حضرت جُنید رحمۃ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ ایک آدمی ہمارے محلہ میں نہایت بدچلن رہتا ہے ہم اُس سے بہت تنگ ہیں اگر آپ ہمارے ساتھ تشریف لیچلیں تو اُسکو سمجھائیں غرضکہ آپ تشریف لیگئے اور اُسکو طلب کیا اور فرمایا کہ یہ لوگ تیری بدچلنی سے تنگ ہیں تو اس محلہ سے کسی اور جگہہ چلا جا اُسنے عرض کیا حضرت میں کرایہ دار نہیں ہوں میں جاؤنگا۔ آپنے فرمایا میں تیرے حق میں بددعا کرونگا۔ اُسنے عرض کیا وہاں بھی میرا ایک رابطہ ہے۔ فرمایا کیا واسطہ ہے۔ کہا میں اُسکا گنہگار ہوں میں بھی عرض معروض کرونگا۔ لکھا ہے کہ حضرت جنید نے وقت معمولی اپنے پر جناب باری میں اُسکے لئے بددعا کرنی چاہی قریب تھا کہ آپ ہاتھ اُٹھائیں غیب سے آواز آئی کہ اے جنید ہمنے اُسکو نوازلیا۔ تو سمجھا نہیں اُسنے کیا کہا تھا کہ ہمارا بھی جناب باری میں ایک واسطہ ہے اُسیوقت اُسکو ہمنے اپنا کر لیا تم مت بددعا کرو لکھا ہے کہ صبح کو حضرت جنید اُسکے مکان پر تشریف لیگئے اور آواز دی وہ شخص مع تمام اہل وعیال باہر نکلا اور حضرت جنید کے آگے گیا اور عرض کیا کہ یہ مکان اور عیال واطفال میرا آپکے حوالہ ہے آپ نے فرمایا کیوں۔ عرض کیا خدا نے میرے واسطے کچھہ اور ہی عمدہ تجویز کر دیا ہے۔ میں اس کام کا نرہا۔ واہ کیا دعا ہے۔ ہاتھ پھیلاتے ہی اہل اللہ ہوگیا۔ اور صحابہ اور کاملین کا سجدہ میں رونا اور دعا کرنا اور تمام عاشقانہ ہیئت بنا کے ادب کے ساتھ اُسکی جناب کبریائی میں جانا بیان سے باہر ہے۔ الحمد للہ فی زمانا اللہ کے بندے ایسے سیر دیندار امراء صالحین میں سے موجود ہیں کہ بعد نماز جناب باری میں کیسے گڑگڑاتے اور دعا کرتے ہیں میں بھی انکا نام نامی بطور یادداشت اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ یادگار ہے۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب ممدوح الالقاب بدر الصلحاء وقار الامراء منشی شیخ باغ علی صاحب** اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لودھیانہ خلف الرشید منشی مبارک علی صاحب رئیس ملتان جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرما

ہیں وہ بیان نہیں کر سکتا نہ قلم میں طاقت ہے کہ تحریر کرے حسن و خوبی کو جو سیران فکر میں وزن کرتا
ہوں تو ایک کو ایک سے برتر پاتا ہوں آپ نہایت دیندار پابند صوم و صلوٰۃ - دیانتدار امین - دریا
دل - بڑے فیاض - سخی - باذل - سیر چشم - حامی سلام - عالی خاندان - بزرگ زادہ - عادل -
رحمدل - خدا ترس - عالی ہمت - شریف نواز - قدر دان علمار و فضلا - خوش عقیدہ مسکین پرور
متواضع بامروت آدمی ہیں - برتاو آپکا عمدہ ہے - عدل آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے - ہر ادنےٰ
و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور
کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے حضرت امیر ابن امیر ابن امیر ہیں مستغنیوں
سکینوں کے لئے اکسیر ہیں - فی زمانا آپکا دم لبا غنیمت ہے **فقیر** بھی شیخ صاحب موصوف کا تہ
دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکا عملک
فی عمل الاخیار **الغرض** وہ عابد اپنے مریدوں کو احکام عبادت سے مطلع کر رہا ہے کہ معنی عبادت
ایک نہایت درجہ کی عاجزی و انکساری ہے فی الحقیقت عبادت کے معنے قربان ہونا ہے **حکایت**
ہے کہ ایک عورت صالحہ نماز میں جو مشغول ہوئی یہانتک جناب باری میں ہمہ تن مستغرق ہوگئی لکھا ہے
کہ اُسکا لڑکا سات ماہ کا اُسکے روبرو لیٹا ہوا تھا ایک زاغ نے آکر اسکی دونوں آنکھیں چونچ
سے نکالدیں عورت نیکبخت بہمہ استقلال نماز میں مشغول رہی ذرا جنبش نہ کی دلمیں یہ خیال تھا کہ نماز ضائع
نہو لڑکا تلف ہوجائے تو کچھ پرواہ نہیں اسی حالت میں جناب سرور کائنات علیہ السلام کی زیارت ہوئی
حضور صلی اللہ وعلیہ وسلم نے فرمایا اے عورت شاباش شاباش آفرین ہے ایسی عالی ہمتی اور استقلال
پر وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا
هُمْ يَحْزَنُوْنَ **ترجمہ** اور قایم رکھا نماز کو اور دی ذکوۃ واسطے اُنکے ہے ثواب اُنکا نزدیک پروردگار
اُنکے سے اور نہیں خوف اوپر اُنکے اور نہ وہ غمگین ہونگے - فرمایا اے عورت خدانے مجھکو تیرے پاس رحمت
بناکر بھیجا ہے تو کیا چاہتی ہے عرض کیا حضور کے ساتھ حشر ہو فرمایا منظور اور کیا سوال کرتی ہے عرض
کیا آپ کی محبت - فرمایا خدا اسے عنایت کرے اور کیا مانگتی ہے عرض کیا حضور کی ازواج مطہرات

کی زیارت - ارشاد ہوا یہ حاضر ہیں زیارت کرو اور کیا چاہتی ہے - عرض کیا صحابہ کرام کی بھی زیارت
چاہتی ہوں فرمایا بہت اچھا - اور بھی کچھ چاہتی ہے عرض کیا خاتمہ بالخیر - فرمایا سنطو **سبحان اللہ**
کیا سرکار رحمت للعالمین ہے **شعر** نبی تجھسا نہیں پیدا نہ مجھ سا پر گنہ پیدا ؛ مرے شاہا عنایت ہو شفاعت
کی دعا مجھکو ؛ فرمایا حضرت نے تو نے اپنے لڑکے کیواسطے کچھ نہ کہا جسکے لیے میں حاضر ہو کر آیا ہوں -
عرض کیا یارسول اللہ خدا اور رسول کی محبت کے آگے اولاد کی محبت کیا چیز ہے - آپنے فرمایا اللہ اسکو
بینا کریگا لکھا ہے کہ جب وہ عورت نماز سے فارغ ہوئی جناب باری میں دعا کی کہ یا اللہ بطفیل جناب
سید المرسلین اسکو بینائی عطا کر - راوی لکھتا ہے کہ جب اُسنے آنکھ کے ڈھیلوں کو چشم خانہ میں رکھکر دعا
کی پھر دعا اللہ تعالے نے اُسکو بینائی عطا فرمائی **فقیر** کہتا ہے محبت نہایت عمدہ چیز ہے کہ بگڑے ہوئے
کام بناتی ہے - ایسا خلوص پیدا کرو - تب مُسلمانی جنّت کے قابل ہوگے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا **ترجمہ** تحفہ انکا یا دعا اُنکی اُس دن
کہ قبروں سے اُٹھینگے یا وقت دخول جنت ملاقات کرینگے اُس سے سلام ہے - یعنی فرشتہ کہینگے یہ ظہر تمکو
مبارک ہو القصہ بطور بدیہ مثال جو صدا اپنے مریدان خاص کو مطلع کر رہا ہے کہ کمالات انسانی گویا
اسی دو فقروں میں منحصر ہے **اول** حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ یعنی محبت دنیا کی اصل
تمام خطیئات کی ہے کہ اگر محبت دنیا کی دلمیں مرتسخ ہوا اور اُس عالم باقی سے غفلت آوے
توپھر کیا بدی نہیں ہو سکتی ہے **فقرہ دوم** تَرْكُ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ حَسَنَةٍ یعنی ترک دنیا کا
اصل کل حسنات کی ہے **نقل** ایک پیر اور ایک مرید باہم سفر کو چلے اثنار راہ میں ایک میدان وسیع
خطرناک ملا ایک راہ اسکا مرید کو زر کے ساتھ زیادہ محبت تھی اور اُسکے پاس کچھ روپے موجود تھے اُنکی وجہ
سے دوراہہ پر کھڑا ہو کر دیکھنے لگا کہ دونوں راہ میں سے کون سی راہ امن وامان کی ہوگی جو لوٹ
کھسوٹ سے بچونگا پیر کو چشم باطن سے معلوم ہوگیا کہ اسکے پاس روپیہ ہیں اور بخوف تلف ہو جانے
کی یہ راہ روی سے مجبور ناچار ہو رہا ہے فرمایا جو کچھ تیری بغل میں ہے اُسکو بغل سے نکالکر پھینکدے
پھر جسطرف کو دل چاہتا ہے بیخوف اور بے اندیشہ چلا چل - جو طالبان حق ہیں اُنکو سوائے ذات حق نہ آرزو

بہشت نہ غم دوزخ نہ کسی ثواب کے طالب نہ عذاب سے خائف فقط عشق ذات میں مستغرق اور محو رضای مولا میں مسرور شیت حق کے جام کے نشہ میں مخمور اور بیہوش رہتے ہیں **شعر** باغ وبہشت وسایہ طوبی وقصر حور با خاک کوے دوست برابر نمی کنم **فقیر** کہتا ہے اللہ ورسول کی الیسی طاعت بجالاو کہ جس سے توشہ آخرت حاصل ہو یہ دنیا اور مال دنیا سب ہیچ ہے **عبرت** جب ہم تنہا بیٹھکر آج سے سو برس تک کا گذشتہ زمانہ خیال میں لاتے ہیں اور اُس عہد کے نامور با کمال اہل مال یا جمال لوگوں کے تذکرے ہی دوسروں کی سنکر کہہ لیتے ہیں تو دلمیں ایک ہوا ن سا اٹھتا ہے اور یہ عالم دریاے رواں کی موج معلوم ہوتا ہے کہ اُس عہد کے حسینوں اور شہ زوروں اور دولتمندوں اور رئیسوں امیروں غریبوں میں ایک ہی باقی نہیں کہ جس سے اُس عہد کا حال پوچھے ہر رات کو اسکا نمونہ دیکھتے ہیں کہ سناٹا ہوتا ہے کہیں سے آواز نہیں آتی بازار اور شہر اجاڑ معلوم ہوتا ہے مگر دلکو عبرت نہیں ہوتی کیا بُری صحبت اچھی نہیں۔ **سبحان اللہ**۔ صحبت فقرا کا فیض و فائدہ عجیب نفع خیز اور فائدہ مند ہے جسکو خداے جہان آفرین بلند اقبال اور خوش طالع پیدا کرتا ہے اُسکے دل میں فقرا کی صحبت کا خیال ڈالتا ہے وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَجْلِسَ مَعَ اللّٰہِ فَلْیَجْلِسْ مَعَ الْفُقَرَاءِ **ترجمہ** جو شخص ارادہ کرے اس بات کا کہ بیٹھے ساتھ اللہ کے پس چاہیے کہ بیٹھے ساتھ فقیروں کے **حضرت عباسؓ** سے نقل ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ اولیاء اللہ کون ہیں فرمایا اَلَّذِیْنَ اِذَا رَاٰھُمْ ذُکِرَ اللّٰہُ یعنی وہ لوگ ہیں جب اُنکو کوئی دیکھے حق تعالیٰ کو یاد کرے۔

دربیان تصوف

بیان طریقہ صوفیہ کا ہم سے کیا ہو سکتا ہے کہ تصوف ایک بہت بڑا علم ہے اور اسمیں باتیں بہت نازک ہیں کہ درمیان کفر اور اسلام کے ایک فرق باریک رہجاتا ہے مگر تمام خلاصہ اس طریقہ کا کہ موضوع اس فن شریف کا خدا شناسی ہے اور اسی طریق کے لوگوں کے دیکھنے سے یہ قول صادق آتا ہے کہ مسلمانی در کتاب و مسلماناں در گور اور عشق تو حید الہی کی اسقدر ہے کہ خود فراموشی یعنی اپنی ذات کا کچھ خیال نہیں رہتا ہے **الغرض** یہ فیض محمدی آخر کو ایک خاص طور پر حضرت علی علیہ السلام کو اور باقی دوازدہ امام کو پہنچا انکے طفیل سے اولیاء اللہ اس کاسہ شراب حالی سے سیراب ہوے حسب قول وَلِلْاَرْضِ مِنْ کَاْسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ **ترجمہ** یعنی کریموں کے

کے پیالے سے زمین کو بھی کچھ حصہ آخریں شراب کا ملتا ہے۔ کاملین اور اہل اللہ جو الحمد گزرے ہیں انکا کچھ بیان نہیں ہوسکتا۔ الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے ایسے اہل اللہ صوفیان کرام میں سے موجود ہیں جنکے دیکھنے سے حق یاد آتا ہے جیسے کہ ہمارے ذی عزت سجادہ نشین ردولی شریف حضرت عالیجناب شیخ المشائخ بدر الصلحا عظام و قار الصوفیہ کرام حضرت التفات احمد صاحب چشتی صابری ردولوی دام فیضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات و فیض آیات میں عطا فرمائی ہیں۔ قلم تحریر نہیں کرسکتی۔ آپ حاجی حرمین شریفین عارف باللہ۔ سراج الصوفیہ۔ فخر خاندان چشتیہ صابریہ۔ عابد۔ زاہد۔ ذاکر۔ شاغل۔ مرتاض سیاح۔ سخی۔ سیرچشم۔ دریائے معرفت۔ باذل۔ فیاض صاحب مروت۔ فقرا و علما کی عزت۔ مسکین پرور دستگیر بیکسان۔ صاحب کرامات وسیع۔ آپ بڑے سخنور سخن سنج۔ سخندان۔ آپکی رسیلی رسیلی باتیں سفینہ عرفان کو چیرتی چلی جاتی ہیں۔ آپ کی ذات سے بندگان خدا یعنی فقرا و علماء کو بہت فیض ہے جو شخص فقرا یا علماء میں سے قدمبوسی کیواسطے حاضر ہوتا ہے نہایت تواضع و تکریم سے پیش آتے ہیں حسب لیاقت بوقت رخصت سلوک ہوتے ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ ہمیشہ سے طبیعت بہ تواضع و تکریم آمادہ ہے ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ ومہ آپ کے لطف کرم کا مداح ہے۔ حضرت شیخ المشائخ عالم ربانی حضرت شیخ احمد عبد الحق صاحب توشہ ردولوی قدس سرہ آپ کے جد امجد ہیں۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسے ہی بزرگوں سے زیب و زینت اسلام ہے۔ فی زمانا آپکا دم بہت غنیمت ہے فقیر بھی حضرت شیخ المشائخ کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہّر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عمالک فی عمال الاخیار **العرض** وہ عابد اپنے مریدونکو تعلیم توکل فرماتا ہے کما قال اللہ تعالے ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ **ترجمہ** یعنی جو شخص اللہ تعالے پر توکل کرتا ہے اسکے واسطے اللہ بس ہے **حدیث** فرمایا رسول خدا نے کہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بیحساب جنت میں جاوینگے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہونگے فرمایا کہ جو منتر اور داغ اور فال پر کار بند نہیں ہوتے ہیں بلکہ وہ خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں تب عکاشہ نے اٹھکر

عرض کیا کہ یا رسول اللہ دعا فرمائی کہ میں بہی انہیں سے ہوں آپنے دعا فرمائی پہر ایک اور صحابی نے اُٹھکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ میرے لیئے بہی دعا کریں آپنے فرمایا سبقت لے گیا اس امر میں عکاشہ **حکایت** نقل ہے کہ خراسان میں کوئی سلطان ابراہیم ادہم کا عزیز قریب انتقال کرگیا اور بہت مال کل حلال سے چہوڑ گیا اور سوے ابراہیم کے اور کوئی اُسکا وارث نہ تہا ابراہیم اس خیال سے اُسطرف کو چلے کہ اس مال کو صرف کروں مبادا کوئی مصارف بیجا میں صرف کرے راہ میں قدرت الٰہی نے عجب تماشا دکہلایا کیا دیکہتے ہیں دریا کے کنارے ایک جانور اندہا بیٹہا ہے اور مینڈک دریا سے مُنہ میں کیڑا لاتا ہی اور اُسکو کہلاتا ہی ابراہیم متحیر ہوکر اُس سے کہنے لگے تمنے قدرت خدا کا تماشا دیکہا ۔ بس میں اب خراسان کا جانا موقوف رکہا اللہ پر بہروسا کیا اگر ہمارے مقسوم میں ہے تو از خود آجاویگا ہمارے جانکی کچہہ حاجت نہیں پہر جوش میں آکر تین دن تک جنگل میں ہیچ کی تہ پہر کہیں مقام پر پانی نہ پایا ناگاہ ایک کنواں ملا اُسمیں ڈول ڈالا درہم سے لبریز پایا پہر ڈالا دینار سے بہرا آیا پہر ڈالا جواہر سے بہرا آیا تب ابراہیم نے کہا مجکو زر و جواہر کی کچہہ آرزو نہیں صرف وضو کو پانی درکار ہی ناگاہ آواز دلنواز غیب سے آئی کہ اے ابراہیم تو نے زر و جواہر خراسان کا چہوڑ کر ہمارے اوپر بہروسا کیا ہمنے اُسکے بدلے زر و جواہر بے بہا کنواں بہر دیا کہا اور لٹا جہاں تیرا جی چاہے اُٹہا ۔

حکایت نقل ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اللہ کے نام پر بہروسا کرکے موسیٰ علیہ السلام کو ایک صندوق میں چاروں طرف ال لگاکر اور خوب محفوظ کرکے اُس چاند سی صورت کو چہپا دیا اور خدا کے نام پر دریاے نیل میں صندوق ڈالدیا ڈال تو دیا مگر دل کا اللہ ہی مالک تہا زار زار روتی تہیں اور یہ کہتی تہیں ؎ میروی میروی جانم بتو خوش برو فاللّٰہ خیر حافظا ۔ آپکی پیدایش اور پرورش در سرگذشت عبرت کا باعث ہے خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو دشمن کے ہاتہ سے پرورش کرا دیا ۔ **فقیر** کہتا ہے کہ فرمایا حضرت نے تم لوگ ایسا توکل اپنے اللہ پر کرو جیسے جانوروں کا توکل خدا پر کوئی جانور ہم تمنے کہیتی کرتے یا سوداگری کرتے یا کیمیا بناتے یا ذخیرہ جمع کرتے ہوے نہیں دیکہا اور آپ صاحبوں نے بغور دیکہا ہوگا کہ جو جانور ہم لوگ کہتے ہیں وہ کیسے دبلے اور کمزور رہتے ہیں حالانکہ خوراک بہی اُنکو اچہی ملتی ہے ۔ برخلاف جنگلی جانوروں کے کہ وہ کیسے فربہ اور تیار رہتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ اُنکا توکل خدا پر سے وہ صحیح ہے کہ

توکل تین قسم پر ہے (۱) جیسے توکل مردہ کا زندوں پر جو چاہیں اسکے حق میں کریں یہ توکل اعلے درجہ کے توکل لوگوں کا ہے اور (۲) توکل لڑکے کا ماں پر خواہ دودھ پلائے یا نہ پلائے اُسکو کچھ عذر نہیں (۳) توکل موکل کا وکیل پر وکیل جو موکل کے حق میں کرے اُسکو منظور ہے **سبحان اللہ** کیا عابد ہے کہ اپنے مریدونکو تعلیم کر رہا ہے اور ارشاد فرما رہا ہے کما قال اللہ تعالی رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○ **ترجمہ** اے ہمارے رب ہمارے دلونکو نہ پھیر جبکہ تو ہمکو ہدایت کر چکا اور عطا کر ہمارے لیے اپنے پاس سے رحمت بیشک تو ہے دینے والا **التفسیر** اللہ جل جلالہ سے ہم تمکو یہ دعا بمعرفت جناب سید المرسلین کہ جنکا لقب محمد رسول اللہ ہے عنایت ہوئی کہ ہماری جناب میں اسطرح دعا کیا کرو **فقیر** کہتا ہے کہ یہ عنایت بیحساب ہے کہ اسطرح سے تم ہماری جناب میں عاجزی کیا کرو مقبول کرونگا - اگر کوئی صاحب نہیں سمجھے تو میں اسکو ایک **عقلیہ مثال** سے سمجھاتا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالے کا ارشاد سے یہ منشا ہے کہ جیسے کوئی کسی حاکم بالا کو کسی کا مقدمہ فیصل کرنا منظور ہوتا ہے تو اُسکو اپنے پاس طلب کرکے خود اپنی قلم سے مسودہ لکھکر دیتا ہے کہ اس مسودہ کی نقل کرکے ہمارے محکمہ میں عرضی دینا مقدمہ تمہارا کردونگا - معلوم ہوا کہ اُس حاکم کو اسکا مقدمہ کرنا منظور تھا اگر منظور نہوتا تو اپنے پاس سے ایسا مسودہ کیوں دیتا - واضح رہے کہ وہ حاکم بالا کون ہے وہ اللہ جل جلالہ ہے اور مسودہ کیا ہے قرآن شریف ہے کہ ایسے ایسے مضامین پائے جاتے ہیں - پس اسلیے وہ عابد اپنے مریدونکو یہ تعلیم کر رہا ہے - اے رب تو نے ہمکو ہدایت دی اور فہم سلیم عطا کی ہے اب ایسا نہو کہ ہمارے دل کجی کیطرف میلان کر جاویں - کیونکہ استقامت تیرے ہاتھ میں ہے - کہیں وہ عابد مریدونکو اسطرح پر سمجھا رہا ہے کہ بنی آدم کے دل خدا کی دو انگلیوں میں ہیں جدہر چاہتا ہے پھیر دیتا ہے (داعیہ خیر اور داعیہ شر قلب میں اُسکیطرف سے پیدا ہوتا ہے اور دلی استقامت کے بعد ہمکو اپنی رحمت خالصہ بھی عطا کر **فقیر** کہتا ہے کہ رحمت کی چند قسمیں ہیں **اول** یہ کہ دلیں توحید حاصل ہو **دوم** اعضا پر طاعت اور خدمت کے انوار ظاہر ہوں **سوم** یہ کہ دنیا میں رزق اور اسباب معاش سہل ہو جاویں اور تندرستی اور امن و عافیت حاصل ہو **چہارم** یہ کہ شدت موت اور اسکے بعد قبر و حشر میں گنہگاری کے

پنجم یہ کہ عالم آخرت میں خدا کا دیدار پیمبر کی شفاعت اور نعمائے بیشمار حاصل ہوویں لفظ رحمت ان سبکو شامل ہے مگر اسمیں قید ایمان کی لگی ہوئی ہے کہ نور ایمان دل میں ہو سبحان اللہ ایمان اللہ تعالے نے انسان کو عنایت فرمایا ہے اصل تو یہ ہے کہ دار و مدار دو جہان کا اسی پر ہے

در بیان فضایل ایمان

حدیث قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَاَھْلُ النَّارِ النَّارَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ فَاَخْرِجُوْہُ فَیُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتَحَشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَہْرِ الْحَیٰوۃِ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّۃُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّہَا تَخْرُجُ صَفْرَآءَ مُلْتَوِیَۃً (متفق علیہ) **ترجمہ** اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا پیمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ داخل ہونگے بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں فرماویگا اللہ تعالے یعنی انبیا کو یا اور شفیعوں کو یا ملائکہ کو اور یہ ظاہر تر ہے جیسا کہ روایت ابو ہریرہ میں ہے کہ جو شخص کہ ہوا ہے دل میں برابر دانہ رائی کے ایمان سے پس نکالو اسکو دوزخ سے **حکایت** نقل ہے کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شیخ صاحب جو دہلی کے بڑے کشنیدے تھے گئے اور شاہ صاحب سے یہ سوال کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ ایک دانہ رائی کے برابر ایمان داخلہ جنت کیواسطے کافی ہوگا میرے خیال میں تو حدیث نہیں آتی ۔ وہ محمد صاحب کہ جو تمام انبیاء کا سردار ہے ۔ اُسکا یہ ارشاد ہے آے مولانا میرے قیاس میں تو بات نہیں آتی کہ ایک ذرہ ایمان ہو اور وہ قبر میں مردہ کے ساتھ بھی رہے اور روح کے ساتھ علیین تک جاوے یہ میں کیا بلکہ کسی عقلمند کے قیاس میں یہ بات نہیں آتی ۔ مولانا نے فرمایا کہ آپ امتحان چاہتے ہیں ۔ عرض کیا نہیں بلکہ اطمینان چاہتا ہوں مولانا نے فرمایا کہ آپکے ہاں کچھ گلاب بھی موجود ہے عرض کیا بہت ہے ۔ فرمایا ایک بوتل اُسمیں سے منگاؤ ۔ صاحب نے نہایت عمدہ گلاب کی ایک بوتل طلب کر کر حاضر کی آپنے فرمایا کچھ گرم پانی بھی منگواؤ ۔ وہ بھی آیا ۔ آپ نے شیخ صاحب سے فرمایا کہ تم اس گلاب کو اپنے ہاتھ سے زمین پر گرا دو اُنہنے بموجب فرمانے شاہ صاحب کے عمل کیا ۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ تم اپنے

نوکر سے اس بوتل کو گرم پانی سے صاف کرا کر میرے پاس لے آو چنانچہ بعد صاف کرنیکے وہ بوتل مولانا
صاحب کی پیش کیگئی آپنے صاحب سے فرمایا کہ تم نے بوتل کو اچھی طرح سے صاف نہیں کرایا اُسنے عرض کیا کہ مولانا
مین نے اپنے روبرو خوب صاف کرایا ہی مگر اسکی خوشبو نہ گئی اُسوقت مولانا صاحب نے فرمایا کہ تمنے اپنے سوال کا جواب پایا یا نہیں
صاحب نے عرض کیا آپنے میرے سوال کا جواب کہاں دیا - شاہ صاحب نے فرمایا کہ صاحب تم خود دیکھتے ہو کہ
گلاب کو ہم نے زمین پر گرا دیا اور بوتل کو خوب صاف کرا دیا مگر خوشبو نہ گئی اسوقت شاہ صاحب نے فرمایا
کہ وہ گلاب جو زمین پر گرا دیا تھا وہ بجائے روح کے ہے اور بوتل بجائے جسم آدمی کے ہے اسیطرح ایمان آدمی کے
ساتھ قبر میں بھی جاتا ہی اور علیین میں بھی - ہمارے رسول اللہ کا فرمانا کوئی خلاف نہیں ہے اسکے سمجھنے کے
لئے عقل سلیم ہونی چاہیئے - لکھا ہے کہ صاحب نے اپنی ٹوپی مولانا کی پاؤں پر رکھدی اور عرض کیا کہ آپکا
دم بسا غنیمت ہے اسی تذکرہ میں **لکھا ہے** کہ ایک فقیر صاحب نے مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کی خدمت میں
عرض کیا کہ حضرت ایمان کیا چیز ہے - آپنے فرمایا کہ ایمان ایک کھٹکے کا نام ہے عرض کیا کہ کھٹکا کیا چیز ہے
آپنے فرمایا کہ اللہ رسول کی رضا جوئی کا ہر وقت خیال رہے اسکے بعد آپنے فرمایا کہ حضرت حسن بصری
بحوالہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ زمانہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا فاسق و فاجر تھا کہ اسکی
بدکاری کا شہرہ ایک جہان میں تھا مرنیکے وقت اُسنے اپنی ماں سے تین وصیتیں کیں اول یہ کہ اے میری ماں میرے مرنیکے
بعد میرے گلے میں رسی ڈالکر چارو طرف مکان کے گھسیٹنا اور باآواز بلند کہنا کہ جو کوئی اپنے حاکم حقیقی کے
حکم سے پھریگا وہ ایسا ہی ذلیل ہوگا دوسرے آدھی رات کو دفنانا کہ دشمن جو کوئی میرا جنازہ دیکھیگا لعنت
ملامت کریگا تیسرے اپنا ایک سفید بال جنازہ کے ساتھ قبر میں رکھدینا شاید کہ اللہ تعالے اُسکے
سبب سے میری نجات کرے **بیت** دلم میدہد وقت وقت ایں امید ؛ کہ حق شرم دارد ز موئے
سفید - پھر انتقال کیا بعد غم والم کے ماں نے کفن دفن کا سامان کرکے چاہا تھا کہ وصیت اول
ادا کرے کہ ایک غیب سے آواز آئی کہ اے بڑھیا اس کا نام ہے ہمنے اسکو بخشدیا - فرمایا شاہ
صاحب نے کہ کھٹکا ایسی عمدہ چیز ہے کہ اس بنی اسرائیل کی اول وصیت سے خدا نے اُسکو
بخشدیا - اسلئے کہ وہ خدا سے ڈرا **فقیر** کہتا ہے کہ ایسا کھٹکا اگر ہم تمکو اللہ رسول کا ہے

تو پھر یہ احکام اسلام کا سیکو ضایع ہوں ایمان ایک نہایت عمدہ چیز ہے اس وقت
ایک قصہ عورتوں کا مجکو یاد آگیا جو قابل بیان ہے اُنکی ایک بات سے بڑے بڑے
عقلمند حیران ہیں وہ یہ ہے کہ اگر اُنکا کوئی زیور ٹوٹ جائے تو اپنے خاوند سے کہتی
ہیں کہ ہمارا فلاں زیور ٹوٹ گیا مگر جب اُنکی نتھ ٹوٹ جاتی ہے تو یہ کہتی ہیں کہ نتھ ٹھنڈی
ہوگئی اسواسطے کہ نتھ کو اپنا سہاگ جانتی ہیں **غرض** میرا مقصود اس قصہ سے اس مقام پر
یہی ہے کہ ہمارا سہاگ زیور ایمان ہے جبکہ یہی ٹھنڈا ہوگیا پھر ہم کس کام کے رہے **نور ایمان**
اور صداقت کی روشنی ذرا بھی اس بات کو گوارا نہیں کر سکتی ہے کہ ہم کسیکو گالی دیں یا
فریب دیں یا غیبت کریں یا نماز دانستہ قضا کریں - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے
صحابہ تو اپنی حالت قلبیہ میں ذرا فرق آنیکو بھی نفاق سمجھتے تھے **چنانچہ** امام مسلم نے روایت
کیا ہے کہ حنظلہ بن ربیع اسدی حضرت ابوبکرؓ سے ملے ابوبکرؓ نے پوچھا کیا حال ہے اُسنے کہا
میں تو منافق ہوگیا ابوبکرؓ نے فرمایا تو یہ کیا کہتا ہے اُسنے عرض کیا کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس سے گھر میں آتے ہیں اور بیوی بچوں میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ کیفیت جو وہاں ہوتی
ہے اُسکو بھول جاتے ہیں ابوبکرؓ نے کہا میری بھی یہی حال ہے تب وہ دونو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا اپنا حال عرض کیا آنحضرت نے فرمایا اے حنظلہ اگر تم ہمیشہ اسی
کیفیت میں ہو جو میرے پاس ہوتی ہے اور یاد الٰہی میں ہو تو ملائکہ تم سے گلی کوچوں میں اور بستروں پر
مصافحہ کیا کرتے مگر یہ بات کبھی کبھی ہوا کرتی ہے **سبحان اللہ** ہمارے حضرت کے فیض صحبت کی برکت سے
صحابہ کی یہ کیفیت رہتی تھی ان لوگوں کا بھی یہی حال رہا کہ جنہوں نے حالات صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین
دیکھے اور اُنکا سا اپنا برتاؤ کیا - اکثر اوقات فقیر اہل اللہ پر بھی یہ کیفیت طاری ہو جاتی ہے - یہ سب خوبیاں
ایمان کی ہیں - الحمد للہ فی زمانا بھی ایسے ایسے صاحب ایمان اور دیندار متقی امراء صالحین میں سے
موجود ہیں جنکو ہر وقت اللہ اور رسول کی رضا جوئی کا خیال ہے ایسے لوگوں کا رہنا ملک میں ہونا باعث برکت ہے -
چنانچہ حضرت عالیجناب مدار المہام و قار الحکمار کریم اللہ صاحب ڈاکٹر ریاست پٹیالہ

جو جو خوبیاں ذات بابرکات میں اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہیں انکا بیان کرنا دشوار ہے۔ یہ حضرت نہایت دیندار۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ جوان صالح متواضع نیکبخت متقی۔ خداترس۔ متین۔ کم گو۔ چاشت و اشراق و تہجد سب ادا کرتے ہیں۔ نہایت خلیق۔ بڑے ملنسار۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے علماء کے قدر دان۔ شریف نواز بامروت آدمی ہیں۔ ہر مریض سے باخلاص پیش آتے ہیں۔ فن طب اور ڈاکٹری میں یکتائے جہاں اور استعداد حکمت میں علامۂ زماں۔ آپکی ذات سے امراو غربا کو بہت فیض ہے۔ فی زمانا آپکا دم غنیمت ہے **فقیر** بھی حکیم صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکر** الله قلبك في قلوب الابرار وزكى عملك في عمل الاخيار **القصہ** وہ عابد اپنے مریدونکو سمجھا رہا ہے کما قال اللہ عزوجل قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ط **ترجمہ** کہ کسنے حرام کردی ہیں اللہ کی وہ زینت کی چیزیں جو اسنے اپنے بندوں کے لیئے پیدا کی ہیں جیسے کھانے اور یہی ارشاد ہو رہا ہے۔ لا رهبانية في الاسلام (مشکوۃ) اسلام میں رہبانیت کا کچھ کام نہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ زینت میں ایک قسم کی تزئینات شامل ہیں۔ جیسے نہانا خوشبو لگانا عمدہ نفیس کپڑے پہننا۔ اور اسیطرح والطیبات من الرزق سے علماء دین نے ہر ایک قسم کی غذائیں عمدہ عمدہ اور کھانے لذیذ و خوشگوار مراد لیے ہیں۔ جیسے متنجن مزعفر۔ زردہ۔ بریانی۔ قورمہ۔ قلیہ۔ فرنی۔ باقرخانی۔ شیرمال کباب۔ مربہ چٹنی وغیرہ **فقیر** کہتا ہے کہ جس چیز کو اللہ اور رسول نے کھانے اور کپڑے میں ممنوع فرمایا ہے سوائے اسکے جو چاہو کھاؤ اور جو چاہو پہنو لیکن بندے ہو کر بہر حال احکام اللہ اور رسول کا خیال رہے اور یہ سر سے ایسے خیالات بعض کٹ ملاؤں کے دل سے دور کردو۔ کیونکہ رہبانیت اسلام میں نہیں ہے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے سب بندوں کیواسطے ہے مگر حلال و حرام کا خیال رہے **واہ** کیا عابد ہے اپنے مریدونکو سمجھا رہا ہے کہ تم آپس میں

ایک دوسرے کو بُرا نہ کہو

کما قال اللہ تعالیٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ ج **ترجمہ** اے لوگو جو ایمان لائے ہو

نہ ٹہٹھا کریں کوئی قوم کسی قوم سے شاید کہ وہ بہتر ہوں اُن سے اور نہ بیبیاں کسی بی بیوں سے شاید کہ وہ ہوں بہتر اُن سے
حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت حفصہ کیطرف نظر حقارت سے دیکھکر کہا کہ یہ تو بہت ٹہنگنی
ہیں اُسیوقت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ خدائے تعالٰے بعد درود و سلام کے
فرماتا ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت حفصہ کی نسبت ایسا کہا ہے ہم صرف تمہارا لحاظ کرتے ہیں بہلا
کہو تو عائشہ ایسا بنا تو دے چنانچہ حضرت سرور کائنات نے ازواج مطہرہ کو بہت سمجہایا اور اس آیت کا وعظ فرمایا
وَلَا تَلْمِزُوا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْاِيمَانِ وَمَنْ
لَمْ يَتُبْ فَاُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ۝ ترجمہ اور مت عیب لگاؤ آپس میں ایک دوسرے کو اور مت
بدنام کرو ساتہہ برے لقبوں کے برا نام ہے بدکاری پیچہے ایمان کے اور جس نے نہ توبہ کی پس وہ لوگ وہ ہیں ظالم
حکایت لطیف نقل ہے ایک محفل میں بہت سے لوگ جمع تہے ایک آدمی اُنمیں بہت جسیم و فربہ تہا اُس محفل میں سے
ایک شخص نے قریب ہو کر کہا کہ میری کچہہ عرض ہے اُسنے کہا فرمائے عرض کیا اگر آپ خفا نہوں تو میں گذارش
کروں کہا حضرت کا رونا دو طرح پر ہوتے ہیں۔ ایک انانی دوسرے ٹہیکے سے۔ انانی کا کام اچہا ہوتا ہے اور
ٹہیکہ کا کام اچہا نہیں ہوتا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ٹہیکہ میں بنے ہوئے ہیں۔ اُسنے کہا یہ مقام رضا و تسلیم ہے
جیسا مجکو خدا نے بنا دیا موجود ہوں قلم قدرت سیکے ہاتہہ میں تہے لیکن میرے بنانیوالے کی بڑی شان ہے
فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ترجمہ پس بہت برکت والا ہے اللہ بہتر پیدا کرنیوالوں کا۔ غیب سے
آواز آئی کہ اے شخص تو ایسا بنا سکتا ہے۔ لکہا ہے اُسیوقت اُسپر رقت طاری ہو گئی بعدہ بہت نادم ہوا
اور تمسخر سے توبہ کی فقیر کہتا ہے کہ ردائے کبریائی ذات باری کو سزاوار ہے ہم سب کے سب عبد ضعیف
ہیں سبکو خاتمہ کا شک ہی پہر کس بات پر تکبر ہے۔ **حکایت** ایک بزرگ کا وقت جانکنی قریب تہا اُسوقت
کسی مرید نے کوئی مسئلہ پوچہا اُسکے جواب میں کہا کہ حضرت میں جس دروازہ کو ستر برس سے ٹہونکتا تہا
وہ ہمیشہ اس گہڑی کہولا جاتا ہے میں نہیں جانتا کہ سعادت کے ساتہہ کہولا جاویگا یا شقاوت کے
ساتہہ۔ اے بہائیو جبکہ ہمارا یہ حال ہے پہر آپسمیں ایک دوسرے کو حقیر جاننا بڑی نادانی ہے۔ اور
کہیں وہ عابد اپنے مریدوں کو غیبت کی برائیوں سے مطلع کر رہا ہے۔

مذمت غیبت

کما قال اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ۔ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچو بہت سے گمانوں سے اسلئے کہ بعض گمان گناہ ہے اور مت عیب جوئی کرو آپس میں ایک دوسرے کی اور نہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی کیا دوست رکھتا ہے کوئی تم میں سے اس بات کو کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی مرے ہوئے کا پس تم گوارا نہ کروگے اس بات کو (یعنی تمہاری عقل سلیم بھی اس بات کو پسند نہ کریگی) **حدیث** ایک شخص نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بہار رحمت میں عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ میں رمضان کے روزہ بھی رکھتا ہوں اور پنجگانہ نماز بھی پڑھتا ہوں اس سے زیادہ عبادت نہیں کرتا زکوۃ و حج مجھ پر فرض نہیں ہے اسواسطے کہ غریب ہوں یا رسول اللہ فردائے قیامت کو کسکے ساتھ ہونگا آپ نے سنکر فرمایا تو میرے ساتھ ہوگا۔ بشرطیکہ کینہ اور حسد سے دلکو محفوظ رکھے اور غیبت اور جھوٹ سے زبان کو بچا رکھے اور نامحرم کے دیکھنے سے اور خلق خدا کیطرف نظر حقارت کرنے سے آنکھ کو نگاہ رکھے تو میرے ساتھ بہشت میں داخل ہوگا میں اپنی اس ہتھیلی پر تجھے عزیز رکھونگا اگر ایسا نکریگا تو مجھکو نہ پائیگا فاعتبروا یا اولی الالباب پس اے عقلمندو اس سے عبرت پکڑو اور غور کرو کہ حضرت نے کیا ارشاد فرمایا ہے **خواب** ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ عالم رویا میں جناب سرور کائنات کی مجھکو چالیس برس تک زیارت ہوتی رہی پھر ایک بخت بند ہوگئی ایک دفعہ ایک بزرگ جامع ازہر کی چھت پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے عالم خواب میں دیکھا آپ نے میرے دل پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اے میرے محب غیبت حرام ہے کیا تو نے اللہ تعالے کا قول نہیں سنا ولا یغتب بعضکم بعضا تیرے پاس ایک جماعت آتی ہے وہ لوگوں کی غیبت کرتی رہتی ہے اور تم ان سے کچھ نہیں کہتے اس لئے میں نے تمہارا ملنا چھوڑ دیا اگر تم اس جماعت سے توبہ کراؤ تو بہت بہتر ورنہ میری شفاعت سے وہ محروم رہینگے وہ بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے بعد بیداری ان کو اطلاع

دی انہوں نے اس فعل بد سے توبہ کی **فقیر کہتا ہے** یہ بہت بڑا مرض ہے اسمیں ایک جہان مبتلا ہے عقلمندوں کو چاہیے جہانتک ممکن ہو غیبت سے نفرت کریں کیونکہ اللہ تعالے اور رسول اس سے بہت خفا ہیں **مسئلہ** جسطرح غیبت زبان سے ہوتی ہے اشارہ سے بھی ہوتی ہے مثلاً اگر کسیکا نام لیکر ایک آنکھ بند کرے اس اشارہ کے لئے کہ وہ کانا ہے یا ہاتھوں سے اشارہ کرے اور ٹنڈا ہونیکا یا ٹانگ سے لنگڑا ہونیکا اسطرح کہ جو وہ مطلع ہو تو بُرا مانے یہ غیبت ہو جاویگی۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے بہائی مسلمان کی غیبت سے دوسرے کو روکے اللہ تعالے پر حق ہے کہ اُسکو دوزخ سے آزاد کرے **سبحان اللہ** ایک تہوڑی سی بات پر یہ انعام ہے جو چاہے وہ یہ انعام حاصل کرے۔ **کہیں** وہ عابد اپنے مریدوں کو سبق سکہلا رہا ہے۔

فضائل ادب

ادب بہی ایک عمدہ چیز ہے کما قال اللہ تعالی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَهْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ **ترجمہ** اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بلند کرو آوازیں اپنی اوپر آواز نبی کے اور مت آواز بلند کرو ساتہ اُسکے بیچ بولی کے جیسا بلند کرتے ہیں بعض تمہارے واسطے بعض کے ایسا نہو کہ کہوئے جائیں عمل تمہارے اور تم نہیں سمجھتے ہو۔ **فائدہ** یہاں پر اللہ جل جلالہ نے صحابہ کرام کو ادب کی تعلیم دی ہے کہ تم ہمارے نبی کے روبرو چِلّا کر نہ بولو۔ ورنہ تمہارے عمل چہین لیے جاینگے **سبحان اللہ** ہمارے نبی عربی کی کیا شان ہے صحابہ کا بلند آواز سے بولنا کیسا ناگوار ہوا۔ خدا نے یہ ارشاد فرمایا ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون **فقیر کہتا ہے** کہ آپ صاحبان کو معلوم ہوا کہ اس آیت شریفہ کے مخاطب کون لوگ ہیں کہ جنکی شان قطعی جنتی جنکو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں اُنکی طرف اللہ خطاب فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ گو اسوقت تمام مومنین سمجھے جاتے ہیں مگر اُسوقت تو اُسکے مخاطب صحابہ کرام ہی تہے جبکہ اُنکی واسطے خطاب یہ تہا کہ تم اگر ہمارے رسول سے کسی معاملہ میں پیشقدمی کروگے ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون۔ پہر ہم کون بیچارے ہیں کہ حضرت پر پیشقدمی کریں یہ مقام قابل غور ہے کہ ہمارے رسول خدا کی کیسی بڑی شان ہے خدا اپنے حبیب کی کیا حمایت کر رہا ہے

یہی مناسب ہے کہ ہر حال میں احکام اسلام کو مقدم سمجھیں اسی میں ہماری سعادت دارین ہے ورنہ حسرت
لیجائینگے اور پچھتائینگے بدلا ُلٹے یہ اعمال گلے کے ہار ہوجائینگے ہر وقت اسی آتش حسرت میں جلیں او رہاتھ ملینگے
ہائے ہائے ہے کس کام کو کیا کر چلے۔ لکھاہے کہ جس وقت حضرت ابو بکر صدیق جناب سید العالمین
کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتے تھے تو اپنے منہ میں کنکریں ڈال لیتے تھے۔ جبکہ حضرت سے کچھہ عرض معروض
کرتے تو زبان لکنت کرتی تھی۔ حضرت فرماتے یا حبیبا یا صدیقا یہ کیا حال ہے۔ تمہاری زبان میں لکنت
معلوم ہوتی ہے۔ آپ مؤدب ہو کر عرض کرتے کہ اللہ فرماتا ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ
آخر تک۔ عبرت عقلمند و عبرت کا مقام ہے کہ جو لوگ انبیاء علیہم السلام کی شان میں یہ گستاخیاں
کیا کرتے تھے کہ اگر تم احکام الٰہی ہم کو سناؤگے تو ہم تم کو اپنے ملک سے نکال دینگے یہ بڑے بول وہ
اپنی حکومت اور شوکت کے گھمنڈ پر بولتے تھے۔ مگر اللہ کے آگے کسی کا زور کیا چل سکتا ہے دنیا کی بادشاہوں
کے ایلچیونکی جو کوئی بے حرمتی کرتا ہے اپنے کئے کو پاتا ہے چہ جائیکہ اللہ کے پیغمبروں کی بے حرمتی کریں اور اپنے
ملک سے نکال دینے کی دہمکی دیں اسلئے فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ ربنے انکی
طرف وحی کی کہ ہم ہی ظالمونکو ہلاک کرینگے اور جس ملک اور زمین میں سے تمہیں نکالنے کو کہتے ہیں اسکا وارث
تمہیں کو کیا جاویگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ دنیا میں وہ نافرمان ہلاک ہوئے اور آخرت میں عذاب شدید میں
گرفتار ہونگے کہ لہو اور پیپ پیوینگے اور گلے سے نہ اتار سکینگے اور ہر طرف سے سامان موت نظر آوینگے
مرنے نہ پاوینگے۔ یہ عبرت اس مقام پر اسواسطے لکھی گئی ہے کہ آجکل ہمارے مزاجوں میں بھی ایسی ہی علامتیں
پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں۔ خبردار اے امت محمدیہ جناب سید العالمین کی مخالفت نکرنا ایسا نہو کہ ہمارا
بھی یہی حال ہوجائے۔ اچھے لوگ تو اس رسول پر جان و مال فدا ہیں انکے دل میں نبی عربی کا بڑا ادب ہے
اور انکو اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں اسطرح پر یاد فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ
عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ
اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۞ ترجمہ تحقیق جو لوگ پست کرتے ہیں آوازاپنی کو نزدیک رسول خدا کے یہ لوگ ہیں وہ جو
آزمایا ہے اللہ نے دلوں انکے کو واسطے پرہیزگاری کے واسطے انکی بخشش ہے اور ثواب بڑا چیال

تو کر وہ کیا لوگ تھے انکا اتفاقس بھہ کو پہنچ کیا تہا **حکایت** نقل ہے کہ ایک اولیا اللہ کی نظر ایک چیز ممنوع
پر پڑی اُسوقت جناب باری میں عرض کیا کہ یا الٰہی یہ نظر صرف تیرے کام کی لئے تہی پس آج مخالفت کی اُسنے
تیرے حبیب کی پس میں نہیں چاہتا ہوں ایسی بینائی کو۔ لکہا ہے کہ وہ بزرگ اُسیوقت اندہے ہو گئے۔ سبحان
اللہ ان لوگوں کے دل میں کیا ادب رسول اللہ تہا **حکایت** نقل ہے کہ ایک بزرگ پہاڑ میں رہتے تہے اور اللہ
کی عبادت میں مشغول تہے ایک روز رات کو وقت لیں خیال آیا کہ کبہی چراغ بہی اس پہاڑ میں جلایا۔ کیا دیکہتے ہیں
کہ پہاڑ سے شو کلا ہے سجدہ میں گر گئے اور مناجات کی یا الٰہی یہ کیا بہید ہے۔ آواز آئی۔ مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ
اللّٰهُ لَهٗ۔ جو شخص ہمارے کام میں ہے ہم اُسکے کام میں ہیں۔ اللہ اللہ یہ کیا لوگ تہے **نقل** ہے کہ رابعہ بصری کا جب
وقت موت قریب آیا تو مالک بن دینار پوچہنے کو آئے۔ کہا تمکو کسنے تکلیف دی ہے بولیں معصیت نے کہا کس چیز
کو جی چاہتا ہے کہا مغفرت کو کہا دنیا کی کس چیز کی خواہش ہے کہا تمیں برس سے تازہ خرما کو جی چاہتا ہے وہ ابتک نہیں کہایا
مالک دینار نے پوچہا کیوں نہیں کہایا انہوں نے یہ آیت پڑہی کما قال اللہ تعالیٰ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝
فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ ترجمہ اور منع کیا جی اپنے کو خواہشوں سے پس تحقیق بہشت وہی جگہہ
رہنے کی۔ مالک بن دینار نے خیال کیا کہ اسوقت تازہ خرما کہاں سے آوے ناگاہ ایک جانور پرند عمدہ تازہ چہوہارہ کہ
نہ دیکہا نہ سُنا میرے پاس ڈال گیا میں جلد اُٹہا کر رابعہ کے پاس لے گیا۔ رابعہ نے پوچہا یہ کہاں سے آیا میں نے سب ماجرا
بیان کیا وہ بولی خدا جانے جانور کس باغ سے لایا ہوگا میں نہ کہاؤنگی اب اپنے پیارے خدا کے پاس جاکر کہاؤنگی
پہر کہا مجکو تنہا چہوڑ دو اور دروازہ مکان کا بند کر دو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا تب ہم کیا سنتے ہیں کہ آواز
ایک غیب سے آتی ہے يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ
فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝ ترجمہ اے جان آرام پکڑنے والی پہر جا طرف پروردگار اپنے کے خوش ہے تو
پسند کیگئی پس داخل ہو بیچ بندوں میرے کے اور داخل ہو بیچ بہشت میری کے یہ لوگ عشاق رسول اللہ تہے کیا
ادب و آداب رسول اللہ کا انکے دل میں تہا اسلئے تو انکے لئے من جانب اللہ ایسا خاتمہ بالخیر ہوا۔ الحمد للہ ہمارے
رسول خدا کے فی زمانہ بہی ایسے جان نثار اور عشاق موجود ہیں چنانچہ **حضرت عالیجناب زبدۃ الصلحا**
صدر الامرا عندلیب بہارستان سخن گستری طوطی شکرستان معنی پروری

سرمست نشۂ سخندانی نظر باز شاہد نکتہ دانی غواص محیط تدقیق اشناے بحر تحقیق افصح الفصحاء ابلغ البلغاء بادشاہ کشور فصاحت فرمانرواے اقلیم بلاغت خلاق مضامین لطیف موجد قافیہ و ردیف ناظم بے بدل ناظر بے مثل زبدۂ شعراے جہاں مداح رسول الثقلین منشی **محمد اقبال حسین صاحب** عاشق تخلص دہلوی وکیل و معتمد راج بیکانیر ستینہ رزیڈنسی اجیتونہ مقیم کوہ آبو۔ آپکے کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے بیرون۔ اور احاطہ شمار سے افزون ہے یعنی تازہ سے قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معانی پژمردہ کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے۔ آپکے محاورات نازک سے خوے دلبران خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعان منفعل سودا کو آپ کی رشک سخن سے جنون۔ اور میر آپکے کلام بلاغت سے سرنگوں۔ ملاحت کلام سعدی آپکے خوان فیض کی نمکخوار اور شیرینی زبان حافظ شیراز آپکے مقال سے روزینہ دار۔ جو جو خوبیاں شعراے سلف میں و صلحاے خلف میں کسیکے ساتھ مختص تھیں وہ بتمامہ حضرت کی ذات بابرکات میں مجتمع ہو رہی ہیں آپ شاعر آتشبار بی نظیر از تلامذہ ارشد شعراے جہاں حضرت نجم الدولہ دبیر الملک نواب اسد اللہ خانصاحب غالب بہادر مرحوم ہیں۔ آپکا کلام نثر فارسی اردو دونوں میں لاجواب اور انتخاب ہے۔ حضرت کے دواوین فارسی و اردو مع مثنوی بفضل اللہ چھپنے شروع ہو گئی ہیں۔ آپ بڑے فیاض۔ علما نواز۔ مہمان نواز۔ اور دوست پرور ہیں۔ آپ صادق الوعدہ چشم پوشیتقی عابد۔ متراض آپکا کلام سینۂ عرفان کو چیرا ہوا چلا جاتا ہے آپکی عاشقانہ مضمون میں تصوف اور معرفت بھری ہوئی ہوتی ہے۔ آپ بڑے عاشق رسول اللہ ہیں ہیں ہی ایک غزل آپ نے مدحیہ کتاب میں درج کرتا ہوں

غزل

فلک گر دیست از کوی محمدؐ ۔ قمر عکسیست از روے محمدؐ ۔ جہان پر کند از نافہ چین ۔ شمیم چین گیسوے محمدؐ ۔ بہشت از بہر آن شد کہ سجدہ ۔ کند در طاق ابروے محمدؐ ۔ بود شرمندہ اندر خلد طوبے ز سرو قد دلجوے محمدؐ ۔ نسیم آرد حیات جاودانی ۔ گر آید از سر کوے محمدؐ ۔ بود تا حشر پابند شوق دید اگر بیند دمے سوے محمدؐ ۔ ز اعجازش لبشد شق روز روشن ۔ قمر چون دید نیروے محمدؐ ۔ ازان بو نید گل را از سر شوق ۔ کہ دارد بوے از خوے محمدؐ ۔ چنان محوم ز شوق نام پاکش ۔ کہ بہر سو آیدم بوے محمدؐ ۔ ہزاران موج دریا زد و لیکن ۔ نیامد تا بزانوی محمدؐ ۔ ازان نازد بخود عنبر کہ بوے

تمہید از خلق نیکوے محمدؐ بود در نزد او فرد و خوش ٭ ہر انکو دیدہ شکوے محمدؐ امید من بود آخر کہ روزے ٭ شوم خاک در کوے محمدؐ از آتش بر فلک غم ست ہر دم ٭ کہ شد عاشق شناکوے محمدؐ بہر کیف آپکا ہونا فی زمانا غنیمت ہے۔ میں نے نہایت فخر اور خوشی سے نام نامی کو اپنی تفسیر میں درج کیا ہے اسلئے کہ مجکو فخر ہوا اور نام نامی کو بقا رہے اور فقیر تہ دل سے منشی صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتا ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ ٭

در بیان اطاعت رسول اللہ صلعم

کما قال اللہ تعالیٰ وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ترجمہ اور جو کچھہ دے تمکو رسول پس لیلو اور جو کچھہ منع کرے تمکو اُس سے پس باز رہو تفسیر جو رسول تمکو حکم کرے اُسکو قبول کرو فقیر کہتا ہے کہ اے امت محمدیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی کسقدر تاکید فرمائی ہے اور ہم اُسکا برعکس کر رہے ہیں حدیث عن جابر ابن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ الرَّجَالِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ رواہ مسلم و ابو داؤد والترمذی و صححہ و ابن ماجہ ترجمہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ملاپ درمیان بندہ کے اور درمیان شرک اور کفر کے ترک نماز ہے فائدہ امام نووی نے تحت اس حدیث کے کہا ہے جو چیز کہ اُسکو کفر سے روکتی ہے وہ یہ ہے کہ اُسنے نماز کو ترک نہیں کیا تہا پس جب اسی نماز کو ترک کیا تو وہ روک جو درمیان اُسکے اور درمیان کفر کے تہی اُٹھ گئی بلکہ وہ شخص کفر میں داخل ہو گیا حدیث عن بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العهد الذی بیننا وبینهم الصلوۃ فمن ترکها فقد کفر رواہ احمد و ابو داؤد والترمذی والنسائی و ابن ماجہ و ابن حبان والحاکم فی المستدرک باسانید صحیحہ ترجمہ کہا بریدہ نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمایا وہ عہد سلام کا جو درمیان ہمارے اور منافقوں کے ہے نماز ہے پھر جس نے ترک کیا اُسکو وہ کافر ہے فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تارک الصلوۃ کافروں میں داخل ہے معلوم ہوا کہ نماز ایسی چیز ہے کہ اسی سے زیب و زینت اسلام ہے اسکے چھوڑنے سے اسلام ہاتھ سے جاتا ہی۔ سبحان اللہ ایسی نماز کو چھوڑ رکہا ہے کہ جسکی نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ارشاد فرماتے ہیں۔

در بیان فضائل نماز

حدیث حضرت ابو ذر صحابی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ تہا اور موسم خزان تہا ـ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کو جو ہلایا تو اسکے تمام پتے گر پڑے فرمایا اے ابو ذر جو کوئی اللہ کیواسطے نماز پڑہتا ہے نماز اسکے ایسے گناہ دور کرتی ہے جیسے اس درخت کے پتے ہلانے سے گر گئے **حکایت** نقل ہے کہ ایک بزرگ پر ایک حاکم بہت خفا ہوا اور یہ حکم دیا کہ اسکو شیر کے آگے ڈالدو جب اسکو شیر کے سامنے کہڑا کیا تو شیر کانپنے لگا حاضرین جلسہ اور حاکم نے یہ حال دیکھکر اس سے دریافت کیا یہ کیا سبب ہے شیر تجہپر حملہ نہیں کرتا اس بزرگ نے کہا کہ میری نماز نے اسکو ہیبت دیدی حاضرین جلسہ اور حاکم جان و مال سے فدا ہوگئے اور اپنے ظلم سے توبہ کی **حکایت** ایک بزرگ سے ایک نماز قضا ہوگئی اسنے اپنے نفس سے مخاطب ہوکر کہا کہ تجکو آج شیر سے ہلاک کراونگا اسواسطے کہ تونے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اسی خیال میں جنگل کو چلے گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شیر چلا آتا ہے انکی طرف یہ بزرگ بہاگے ـ شیر بہی انسے ڈر کر بہاگا ـ اسی حالت میں وہ بزرگ تہک کر بیٹھ گئے نیند نے جو غلبہ کیا تو سو رہے ـ عالم رویا میں کیا دیکہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکہتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ جسکی نماز حالت سونے میں قضا ہوجاے تو اسکو پہر پڑہ لے ـ کیا تمکو یقین ہے کہ شیر تمکو ہلاک کریگا ہرگز نہیں ـ اسلیے میں تمکو بشارت دیتا ہوں کہ تم میری امت میں ہو ـ نماز اور درود تمہارا خدا کے یہاں قبول ہوگیا ـ جاؤ ایسا نکرو وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ الحمد للہ کہ فی زمانا بہی ایسے ایسے مومنین دیندار متقی صاحب اسرار صالحین جلیل القدر ہیں سے موجود ہیں کہ جنکو ہر وقت اللہ و رسول کی رضاجوئی کا خیال ہے ایسے دینداروں کا ہونا فی زمانا باعث برکت ہے میں بہی ایک نہایت فخر سے نام نامی اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو تفاخر ہے چنانچہ صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت حضرت عالی جناب ممدوح الالقاب بدر الصلحا رونق العلما محمد نامدار خاں صاحب بہادر ممبر کونسل ریاست پٹیالہ ـ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں انکا

بیان نہیں کر سکتا ہوں۔ آپ اعلے درجہ کے دیندار متقی پرہیزگار پشم۔ پابند صوم و صلوۃ۔ عابد سحر خیز ورع و تقوے اور لیاقت علمی میں ہندوستان کے رئیسوں پر سبقت لیگئے ہیں۔ رعیت پرور۔ شریف نواز خدا ترس رحمدل۔ عالی خاندان۔ باذل۔ فیاض۔ امین۔ دیانتدار۔ دریادل۔ عادل۔ آپکے شہرہ دادگستری اور آوازہ رعایا پروری چہار طرف گیتی میں بلند ہے۔ عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے۔ ہر ادنیٰ و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں۔ ہندوستان میں اس بات کا چرچہ ہے کہ سولہ برس میں ممبران کونسل پٹیالہ میں آپسمیں کسی طرح کی نااتفاقی نہیں ہوئی ہے بڑے بڑے ارکین گورنمنٹ حیران ہیں یہ صرف آپکے ہی اخلاق کا باعث ہے۔ آپ بحر ہی ملنسار ہیں۔ علماء کے بڑے قدردان ہیں اصل تو یہ ہے کہ ایسے ہی لوگوں سے زیب و زینت اسلام ہے۔ آپ ہندوستان میں مغتنمات میں سے ہیں فقیر ہی خانصاحب ممدوح الاوصاف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَہَّرَ اللّٰہُ قَلْبَكَ فِيْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِيْ عَمَلِ الْاَخْيَارِ۔ وَمَا نَهٰىكُمْ فَانْتَهُوْا کے یہی معنے ہیں کہ جس بات کو رسول منع کرے اُس سے باز رہو **حدیث** عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ **ترجمہ** روایت ہے معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ وصیت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسی شے کو اگرچہ قتل کیا جائے تو یا جلایا جائے تو۔ شرک ایسا برا ہے کہ مرجانا اور جل جانا اُس سے بہتر ہے اسلئے کہ اسمیں تھوڑی دیر کی تکلیف ہے اور شرک کرنے سے ہمیشہ کی خوشنودی ہاتھ سے جاتی ہے اور جنت ہمیشہ کیلئے حرام ہوتی ہے **حکایت** حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے جب وصال کیا کسی شخص نے انکو خواب میں دیکھا عرض کیا کہ بایزید حقتعالے سے کیا معاملہ گذرا فرمایا جب میں نے اس فرتا پائدار کو چھوڑا سرکار والا سے ارشاد ہوا کہ بایزید کیا لائے عرض کیا خدایا توحید۔ ارشاد ہوا لیلۃ اللبن بھی یاد ہے شرمندگی اور خجالت پیش آئی اصل یہ ہے کہ ایک رات میں نے دودھ پیا تھا شکم میں تغاقر درد ہوا تھا میری زبان سے نکلا کہ دودھ نے درد کیا یہ کلمہ خلاف توحید زبان سے نکلا ناگوار شہنشاہ احد ہوا اور اسیکا طعن ہوا جب

ایسے کاملان راہ اور مقبولان بارگاہ پر ایک دودہ کی شکایت سے طعن ہوا ہم گم کردہ راہان بادیہ نادانی کا کیا ذکر ہے اور کیا دم ہے کہ دعوی توحید کریں اور اپنے آپ کو موحد سمجھیں **فقیر** کہتا ہے کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں باتوں میں نرمی تہی اور نہیں تہی تو توحید کے بارے میں فتح بدر کے بعد لڑکیاں شادیانہ گانے لگیں آپ خاموش لیٹے ہوئے سنا کیے جب انہوں نے کہا ہم میں پیغمبر غیب دان ہے جھٹ آپ نے روکا صحابہ نے چاہا کہ فارس کے قاعدے کے مطابق تعظیماً سجدہ کریں منع فرمایا۔ بلکہ لوگوں کے کھڑے ہونے سے بہی ناخوش ہوتے تہے اس خیال سے کہ مبادا میرے پیچہے لوگ پرستش کرنے لگیں۔ وصیت کی کہ میری قبر زمین دوز بنانا خلاصہ یہ کہ جبتک زندہ رہے توحید کی نشو نما کا خیال دلیں رہا صحابہ کا بہی یہی حال رہا

حکایت نقل ہے کہ خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں ایک صحابی ملک شام کی حاکم ہوکر گئے صرف ایک اونٹ سواری اور ایک حبشی خدمتگاری میں تہا جب قریب دار الحکومت پہنچے تو سردار وہاں کے سنکر پیشوائی کو آئے راہ میں اس حاکم کو مسافر جانکر پوچہا کہ تمکو یہاں کے امیر کا کچہہ حال معلوم ہے کہ کہانتک آئے ہیں غلام نے کہا کہ امیر یہی ہیں پہر سب سرداروں نے حسب عادت جہالت قدیمی کے بطور سجدہ انکی تعظیم کی امیر نے متحیر ہوکر کہا کہ یہ کیا سجدہ سا کرتے تہو کہا ہمارے ملک کا ایسا ہی دستور ہے کہ ہم حاکم وقت کی ایسی ہی تعظیم کرتے ہیں پہر تو حاکم وقت نے غضبناک ہوکر کہا واللہ میں نے نہیں دیکہا اپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ انکو کوئی سجدہ کرے بلکہ فرمایا کرتے تہے کہ خدائے عز وجل کے سوا کسیکو سجدہ نہیں چاہیئے۔ فرمایا ایک وقت صحابہ کیطرف مخاطب ہوکر کہ تم اپنے ایمانوں کو درست کرو صحابہ رو پڑے کہ یا رسول اللہ کیونکر درست کریں اسوقت آپ خاموش ہوئے فوراً وحی آئی وَاِذۡ قَالَ لُقۡمٰنُ لِابۡنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشۡرِکۡ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ ۝

ترجمہ اور جسوقت کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے اور وہ نصیحت کرتا تہا اسکو اے چہوٹے بیٹے میرے مت شریک کر ساتہ اللہ کے تحقیق شریک کرنا البتہ بڑا ظلم ہے۔ اسوقت حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے ایمان کو شرک سے صاف رکہو۔ غرض وہ صحابی ان سرداروں سے یہ فرمارہے تہے کہ میں نے رسول اللہ سے ایسا سنا تم میرے رسول اللہ کا **خلاف** کرتے ہو۔ یہ کہکر ایک چیخ ماری اور وہاں سے

واپس چلے آئے اور مسند حکومت آگے امیر المومنین کے ڈالدی اور سب قصہ بیان کرکے کہا کہ اے عمر ایسی حکومت میں نہیں چاہتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نے صحابہ کی طبیعتوں کو ایسے بدل دیا جیسے کہ سحر کردیا صحابہ تابعین اور تبع تابعین اور انکے ملنے والے سبحان اللہ نور علیٰ نور تھے جن لوگوں نے ان حضرات کو بھی نہیں دیکھا صرف انکا برتاؤ اور حالات دیکھکر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر ایسا کچھہ عمل کر دکھایا۔ الحمد للہ کہ ایسے ایسے دیندار عالی ہمت فی زمانا موجود ہیں کہ اُن حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت اُنکو رضاجوئی اللہ و رسول کا خیال رہتا ہے ایسے عالی ہمت کا نام میں اپنی تفسیر میں نہایت فخر سے درج کرتا ہوں اسلئے کہ میری کتاب کو فخر ہوا اور نام نامی کو بقا رہے۔ چنانچہ ہمارے ذی عزت اور لائق دوست حضرت عالی جناب صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت یگانہ عمائد جہاں **منشی غلام محی الدین خانصاحب** ڈپٹی انسپکٹر سب ڈویژن منڈی ہلی خلف الرشید حضرت عالیجناب سرفراز خانصاحب مرحوم و مغفور ساکن شہر جالندہر۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے انکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں اگر ایک شمہ اُسمیں سے لکھوں تو کیا امکان حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا ہوں تو ایک سے ایک برتر پاتا ہوں۔ آپ بڑے دیندار۔ پابند صوم و صلوۃ۔ بڑے فیاض۔ باذل۔ سیر چشم۔ امین۔ متواضع مسکین پرور۔ پرلے درجہ کے بُردبار۔ شریف نواز۔ دوست پرور۔ عادل آنکھہ میں حیا و شرم بہت ہے۔ شریف عالیخاندان۔ خدا ترس۔ رحمدل۔ علماء صلحاء کے قدردان۔ آپکا دامن خلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ اس عالی ہمت نے اب قرآن حفظ کرنا شروع کیا ہے عاشق رسول اللہ ہیں۔ آپ پیر ابن پیر ہیں۔ اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے **فقیر** بھی خانصاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ تِلْكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَذٰلِكَ حَلَاتٌ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ **الغرض** عابد جہان کو احکام الٰہی سے مطلع کر رہا ہے وہ عابد کون ہے۔ شان **محمد رسول اللہ صلعم** ہے **ساتویں مجلس** میں ایک قاضی مسند عدالت پر بیٹھا ہوا احکام الٰہی کے بموجب لوگوں کے جھگڑے فیصل کر رہا ہے لوگ بھی اُس قاضی کے فیصلے

عجیب خوش ہو رہے ہیں اور تمام روئے زمین کے قاضی اور منصف وہاں پر حاضر ہیں اور اُس قاضی کے فیصلوں کی نقل کر رہے ہیں اور ہدایت نامہ بنا رہے ہیں اور اُسپر عمل کر رہے ہیں وہ قاضی کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے **آٹھویں مجلس** میں ایک مفتی علامہ بیٹھا ہوا ہے اور ایک فتوی نکال دیا اُسکی زبان سے جو فرض مار رہا ہے ہر ایک معاملہ میں حکم موافق اصول کے قاعدوں کے کتاب اللہ اور سنت سے نکالکر بیان کر رہا ہے اور روئے زمین کے مفتی اُسکے گرد اگرد جمع ہو رہے ہیں اور اسکے احکام کی نقل کر رہے ہیں وہ مفتی کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ ہے **نویں مجلس** میں ایک محتسب مسند حکومت پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور جلاد اُسکے روبرو کھڑے ہوئے ہیں اور گنہگاروں اور فاسقوں اور فاجروں کو اُسکے روبرو کیا جاتا ہے ہر ایک کو موافق گناہ کے سزا کا حکم کر رہا ہے کسی پر حد جاری کر رہا ہے کسی کی نسبت قید کا حکم دے رہا ہے کسی سے چشم نمائی ہو رہی ہے کسیکی نسبت حکم معافی کا ہوتا ہے کیا صاحب حکومت ہے وہ کون ہے وہ اعلے الحاکم محمد رسول اللہ ہیں **دسویں مجلس** میں ایک سلطان تشریف رکھتے ہیں روئے زمین کے قیصر اور بادشاہ خدمت بابرکت میں حاضر ہیں اور دست بستہ عرض معروض کر رہے ہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ **گیارہویں مجلس** میں ایک حکیم حاذق بیٹھا ہوا ہے اور تمام روئے زمین کے حکیم خدمت بابرکت میں حاضر ہیں وہ حکیم حاذق اُنکے مرضوں کو سطب روحانی سے مٹا رہا ہے کسیکو تنہا دمیں تلقین ہو رہی ہے کسیکو اخلاق کے بارہ میں فہمائش ہو رہی ہے وہ حکیم کون ہے وہ ہمارے محمد رسول اللہ ہیں **بارہویں مجلس** میں ایک قاری خوش الحان بیٹھا ہوا ہے اور تمام روئے زمین کے قاری اُسکے سامنے حاضر ہیں۔ عجب قاری ہے ساتوں قرأتیں کلام مجید کی ادا کر رہا ہے۔ اور لوگ اُسکی خوش الحانی سے لوٹ پوٹ ہوئے چلے جاتے ہیں ہزار ہا مشتاق بیٹھے ہوئے یہ عرض معروض کر رہے ہے واللہ ایسا قاری کوئی نہیں دیکھا وہ قاری کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

بیان رفاقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر کہتا ہے اے بھائیو ہم تمکو ایسا شفیق اور رفیق رسول ملا کہ امت کی ہمدردی کا اُنکو ہر وقت دل خیال رہتا تھا اور ہر وقت امت کی صلاحیت اور غمخواری میں رہتے تھے اور رات دن کس وقت یہ خیال کس نہیں جاتا تھا۔

روحی فداک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ حدیث آپ صاحبان کو یاد ہے یا نہیں کہ فرمایا کہ
خدا نے ایک ایک دعا کے واسطے ایک نبی کو حکم دیا تہا کہ ایک ایک دعا تمہاری خواہ کسی مضمون کی ہو تم ہماری جناب
مین کرو ہم قبول کرینگے چنانچہ یاد ہوگی دعا اور بد دعا نوح علیہ السلام کی کفار کے بارہ مین بد دعا تو یہ ہے
وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ
وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ **ترجمہ** اور کہا نوح نے اے رب میرے مت چہوڑ اوپر زمین کے کافروں سے
چلنے پہرنے والا تحقیق تو اگر چہوڑ دیگا انکو گمراہ کرینگے بندوں تیرے کو اور نہ جنینگے مگر بدکار کفر کرنیوالا
دعا یہ ہے رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا
تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝ **ترجمہ** اے پروردگار میرے بخش مجکو اور واسطے ماں باپ میرے کے اور واسطے
اس شخص کے کہ داخل ہو گہر میرے میں ایمان لاکر اور واسطے سب ایمان لانیوالوں کے اور ایمان والیوں کے
اور مت زیادہ کر ظالموں کو مگر ہلاک کرنا۔ چنانچہ حضرت نے فرمایا ایسے ہی میرے لئے بہی حکم تہا کہ تم دعا
اور بد دعا کرو میں قبول کرونگا **فقیر** کہتا ہے آپ صاحبوں کو خوب معلوم ہے کہ وہ دعا حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے خدا سے نہیں مانگی محض امت کے لئے آپ نے رکہی۔ کیونکہ آپکو اسقدر تکلیف کفار سے ہوئی کہ
جنگ احد میں آپکے بڑے بڑے صحابہ جلیل القدر شہید ہوگئے اور آپ کے دندان مبارک بہی شہید ہوگئے یہاں
ایک حکایت لطیف ہے جسکا لکہنا مناسب معلوم ہوا **نقل** ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے
عرض کیا کہ بعد آپکی وفات کے جبہ مبارک آپکا کسکو دیا جاوے آپ نے فرمایا اویس قرنی کو۔ بعد وفات حضور کے
حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ عنہما کوفہ کو گئے اور اویس کی تلاش کی لوگوں نے کہا ایک شخص وادی عرفہ
میں رہتا ہے اور شتربانی کرتا ہے شاید ہے کہ وہی ہو دونوں حضرات تشریف لیگئے دیکہا کہ اویس نماز میں مشغول ہیں
اور فرشتہ مقرر ہے کہ اونٹوں کی نگہبانی کرتا ہے اور اسطرف دونوں صاحبوں کے دل میں خیال ہوا کہ
افسوس حضرت نے اس دیوانہ کو اپنا پیراہن دیا ہمکو نہ دیا حضرت علیؓ کے دل میں تو یہ خیال آیا کہ مجہ سے
زیادہ کون مستحق ہوگا اسلئے کہ میں داماد رسول اللہ ہوں اور بہائی رسول اللہ کا ہوں اور حضرت عمرؓ کو
یہ خیال ہوا کہ میں بہی صحابہ جلیل القدر میں سے ہوں اسلئے کہ حضرت نے میری نسبت فرمایا ہے کہ میرے

۵ عمر بلودوں تا ہوں۔ اسکی پر خیال کرکے کہ علم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر کیسی پیار اتنی ہے۔ حدیث حضرت نے

بعد اگر کوئی ہوتا تو عمر ہوتا۔ بیشک میں اس پیراہن کا مستحق تھا۔ لیکن اپنے یہ خیالات ایک دوسرے پر
ظاہر نہیں ہوئے اس عرصہ میں اویس نے نماز تمام کی حضرت عمرؓ نے سلام کیا اویس نے سلام کا جواب دیا
حضرت علیؓ نے آپکا نام پوچھا اویس نے کہا کہ میرا نام عبداللہ ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بندے خدا کے
ہم بھی ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا میں نام خاص پوچھتا ہوں عرض کیا میرا نام اویس ہے فرمایا دہنا ہاتھ دکھاؤ
آپ نے دکھایا حضرت عمرؓ نے اسی سفید داغ کا نشان پایا جو حضرت نے فرمایا تھا حضرت نے ہاتھ کو بوسہ دیا
فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ میری امت کیلئے دعا کرو اویس نے
کہا تم دعا کے لیے اولیٰ تر ہو دونوں صاحبوں نے فرمایا کہ تم وصیت رسول اللہ کو بجا لاؤ رسول اللہ نے تمکو خرقہ
دیا ہے اویس نے کہا میں نے سنا ہے کہ جنگ احد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہو گئے
تھے۔ دونوں صاحبوں نے کہا ہاں۔ آپنے فرمایا تم اپنے دانت دکھلاؤ دونوں صاحبوں نے دانت دکھلائے۔ آپ
نے فرمایا تم کیسے دوست تھے اور حضرت عمر کیطرف اشارہ کیا تم کیسے صحابی ہو کر تم نے دانت اپنے نہ توڑے فقیر نے
تو جسوقت سنا اپنے تمام دانت پتھر سے توڑ ڈالے اسوقت دونوں صاحبوں نے خیال کیا کہ بیشک یہ لائق
خرقہ کے ہیں اور فرمایا یا علی تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ فرمایا ایک دفعہ ورنہ خدمت میں
ہر وقت حاضر رہا اویس نے کہا خرقہ مجکو دو تو میں دعا کروں اویس نے خرقہ لیکر کہا آپ الگ جا بیٹھیں
میں دعا کرتا ہوں پس آپ گوشہ میں بیٹھے اویس نے خرقہ شریف کو آگے رکھ لیا اور سجدہ میں جا کر مناجات
کرنے لگے کہ الٰہی بحق خداوند اس خرقہ کے اس خرقہ کو نہ پہنونگا جبتک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
تو نہ بخشیگا تیرے پیغمبر نے مجھپر حوالہ کیا ہے کہ میری امت میں ایک شخص ہے کہ ربیعہ و مضر کی بکریوں کے
جتنے بال ہیں میری امت کے لوگوں کی شفاعت کریگا ربیعہ اور مضر دو قبیلے عرب میں تھے۔ انہیں بکریاں
بہت تھیں صحابہ نے عرض کیا کہ نام اسکا کیا ہے فرمایا ایک بندہ ہے بندوں خدا میں سے اور نام اسکا اویس ہے
غیب سے آواز آئی کہ بہت لوگونکو ہمنے بخشا خرقہ کو پہن لو اویس نے عرض کیا کہ سبکو بخش ندا آئی کہ [illegible]
بخشا عرض کیا سب کو بخشدے اتنے میں فاروق اور مرتضیٰ رضی اللہ عنہما آہی گئے کہ دیکھیں اویس
کیا کرتے ہیں جب قریب پہنچے آپ نے فرمایا اگر ایک ساعت آپ نہ آتے تو ساری امت کو بخشوا لیتا

اویس

اور سینے کو زرہ پہن لیا۔ فرمایا حوالہ کے بموجب یہی بخشے گئے سبحان اللہ کیا عشاق رسول اللہ تھے کہ آپ نے اپنی اُمت کا اُنہیں والی ٹھہرا دیا۔ الحمد للہ فی زمانہ بھی ایسے مومنین دیندار حامی اسلام والدین اصحاب عظام موجود ہیں عالی ہمت کہ اُن حضرت کی عالی ہمتی پر یہ آنا فرض ہے کہ باوجود عہدہ جلیل القدر ہر وقت اُنکو رضا جوئی اللہ و رسول کا خیال رہتا ہے ایسے عالی ہمت کا نام نامی میں بھی اپنی تفسیر میں ایک نہایت فخر سے درج کرتا ہوں اسلئے کہ میری کتاب کو فخر ہو اور نام نامی کو بقا ہے چنانچہ حضرت عالی جناب افضل الصلحاء ممدوح القاب و ذوالاحترام **شیخ میراں بخش صاحب** رئیس اعظم سیالکوٹ جو خوبیاں اللہ تعالیٰ ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میری قلم کو کہاں طاقت ہے کہ بیان کرے حسن و خوبی کو جو وزن کرتا ہوں تو ایک سے ایک کو برتر پاتا ہوں۔ آپ بڑے دیندار۔ حامی اسلام۔ پابند صوم و صلوۃ۔ بڑے فیاض۔ باذل۔ حیرچشم متواضع۔ شریف نواز۔ نیک مزاج مسکین پرور۔ عادل۔ آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے۔ خدا ترس۔ سخی۔ نیکنام۔ برادری و محلہ۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ اسلام کی ترقی کا اُنکو بڑا خیال رہتا ہے۔ علماء کے آپ بڑے قدردان ہیں۔ اور اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے **فقیر** بھی رئیس ممدوح الاوصاف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ **الغرض** حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار سے بہت ہی تکلیف پہنچی کہ جسکا بیان نہیں ہوسکتا۔ بدن پر زخم کے ٹکڑے ہو گئے ہیں اور کلیجہ مُنہ کو آتا ہے مگر آپ نے دعا امت کی لئے رکھی۔ اے امت محمدیہ آپکے لخت جگر شہیدان کربلا یعنی سید شہدا جناب امام حسین علیہ السلام اور ہمراہیوں کو کربلا میں کیا کیا تکلیفات پہنچیں۔ گویا کہ باغ محمدی برباد ہو گیا۔ کسکا دل لایا جائے کہ وہ حال بیان کیا جائے۔ واللہ کلیجہ باہر آتا ہے قلم لکھنے سے رکتی ہے۔ دنیا میں یہ سانحہ ہی عجیب و غریب ہوا ہے۔ یہ **فقیر** کچھ مختصر طور پر بیان شہادت و مصائب امام علیہ السلام بیان کرتا ہے کہ ناظرین دیکھیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام و جگر گوشہ رسول انام کا صبر کس درجہ کا صبر تھا۔ کیوں نہ ہو آخر کس نانا کے آپ نواسے ہیں۔

بیان شہادت امام حسین علیہ السلام

مومنین جب جناب یونس شکم ماہی سے زمین پر تشریف لائے تو بعض روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دن روز عاشورہ اور وہ روز یوم جمعہ اور وہ وقت وقت دوپہر اور وہ صحرا صحرائے کربلا اور وہ دریا دریائے فرات تہا حضرات اس حکایت میں سات امر قابل غور و انصاف ہیں **اول** یہ کہ جناب یونس علیہ السلام نے تو خاص آل عبا کے واسطے رہائی پائی افسوس ہزار افسوس کہ وہی حضرت اُسی دن اُسی صحرا میں اُسی فرات کو کنارے کن کن مصیبتوں میں گرفتار ہوئے تین دن پانی بند رہا پانی کی یہ نایابی کہ ایک قطرہ میسر نہ تہا پیاس کی وہ شدت کہ کلیجہ کباب ہوا جاتا تہا بار بار امام مظلوم اپنی سوکہی ہوئی زبان [illegible] ہونٹوں پر پھیر لاتے تھے فاقوں کی وہ حرارت کہ کام تمام ہوا جاتا تہا تمازت آفتاب کی وہ گرمی کہ ریگستان کربلا کا یہ حال تہا کہ مثل برادہ آہن کے سرخ تہا زخم پر زخم کہائے داغ پر داغ اٹھائے علی اکبر سا فرزند جوان قاسم سا بھتیجا عباس سا بہائی ان سبکو آنکہوں کے سامنے ایڑیاں رگڑ کر مرتے دیکہا **شعر** شاہ کہتے تہے نہ بہولیگا کبہی اکبر کا داغ ❊ اسکو جانیگا وہی جو جبکا اولاد ہے ❊ تیر مارا حلق اصغر پر تو سرور نے کہا ❊ دل تڑپتا ہے حرملہ تہہ ہے یا فولاد ہے ❊ ساقی کوثر سے کوثر پر کہا شبیر نے ❊ کیا مزا ہے آب خنجر میں کہ اب تک یاد ہے ❊ کہتے تہے عباس شانو نکا تو کچھ بھی غم نہیں ❊ یہ گیا گر آب تو محنت مری برباد ہے ❊ **دوسرا امر** یہ ہے کہ وہ ماہی باوجودیکہ حیوان تہی کچھ پاس رہا محض اس خیال سے کہ نبی خدا کو کسی طرح کا صدمہ نہ پہونچے بے آب و دانہ مری سمجہا ملک تمام اپنے شکم میں امانت رکہا مگر صد حیف ہے ان انسانوں پر جو خود آب و دانہ سے سیر ہوئے تہے اور اپنے نبی کے نواسے پر آب و طعام بند کیا اور عوض خدمت کے کوئی درجہ اہانت کا اٹھا نہیں رکہا **تیسرا امر** یہ ہے کہ جناب یونس علیہ السلام کے جسم اطہر پر درخت کدو کا سایہ ہوا تہا کہ وہ جناب اُس سایہ میں بعافیت تمام بسر کرتے تہے مگر افسوس حضرات مظلوم کربلا کی لاش مقدس چالیس روز تک بلا پردے گور و کفن عریاں پڑی رہی اور سایہ بجز آفتاب عالمتاب کے اور کسی کا نہ تہا **شعر** بے دفن و کفن ہے جو پیارا خدا کے پیارے کا ❊ واللہ گزر جاتا ہوں میں شرم کے مارے ❊ بکہرے ہوئے بیاں پہول محمد کے ہیں سارے ❊ صحرا میں کوئی ہے کوئی دریا کے کنارے ❊ ان پہولوں کو مقتل سے اُٹہا لینے دو مجہکو ❊ مٹی میں ستاروں کو چہپا لینے دو مجہکو ❊ اہلبیت اطہار کے

پاس بھی کوئی چادر نہ تھی کہ جس سے لاش پر سایہ کرتیں وہ بی بیاں خود ایسی محتاج ردا تھیں کہ بالوں سے
اپنے منہ چھپاتی تھیں سے بی بیوں کے سر سے اعدا نے ردائیں چھین لین۔ رہ گئی بالونکی چلمن منہ چھپانیکے لیے
چوتھا امر یہ ہے کہ جب وہ درخت خشک ہو گیا تو جناب یونس علیہ السلام متحمل تمازت آفتاب کے نہوئے
بیقرار ہو کر درگاہ الٰہی میں جزع فزع کی مگر واہ کیا صبر تھا امام حسینؑ کا کہ جس وقت ابلیس تعلیم لعین نے جناب
احدیت میں اس امر کی استدعا کی کہ میں صبر حسینؑ کا جب قائل ہوں کہ آفتاب چرخ چہارم سے اول آسمان پر آجاوے
اور رخ اسکا جانب زمین کر دیا جاوے اور ستر درجہ حرارت اسکی زیادہ ہو جاوے اسوقت اگر تیرا حسین راہ رضا میں
ثابت قدم رہے اور بجز شکر کے کوئی کلمہ زبان پر نہ لاوے تب میں جانوں کہ حسین تیرا صابر و شاکر ہے پس بحکم
جناب باری موکلان آفتاب کو اول آسمان پر لے آئے اور رخ اسکا جانب زمین کر دیا حدت ستر درجہ
سے زیادہ ہو گئی دریا جوش کھانے لگا جانوران دریا خروش میں آئے اور مظلوم کربلا کی نظروں میں دنیا تار
ہو گئی اسوقت حضرت نے متبسم ہو کر بند قبا کھولکر۔ مگر جبرئیل سے یہ حال حضرت کا دیکھا نگیا فوراً حاضر
ہو کر سر مطہر پر اپنے پروں کا سایہ کیا۔ حضرت نے جو اس حدت میں خنکی پائی جانب بالا نگاہ کی دیکھا کہ
خادم دیرینہ روح الامین پروں سے سایہ کئے بالا ہوا استادہ ہیں حضرت نے فرمایا **شعر** اسوقت حکم تو
کون و مکاں کا ہے ہٹ جا و جبرئیل یہ وقت امتحاں کا ہے ⁂ فی الحقیقت حضرات جو صبر جناب امام
حسین علیہ السلام نے کیا وہ کسی انبیا سے ظہور میں نہیں آیا۔ اسکا ثبوت قرآن سے بھی پایا جاتا ہے **روایت**
ہے کہ قیامت کے دن جناب سید المرسلینؐ جناب باری میں عرض کرینگے کہ یا الٰہ العالمین مجکو ذرا میزان
عدل پر بھیج کہ میں ہاں جا کر دیکھوں کہ صبر بھائی ایوب کا زیادہ ہے یا میرے فرزند حسین کا حکم ہوگا کہ اچھا
جاؤ تو حضور میزان عدل پر تشریف لیجاوینگے تو صبر امام حسین کا زیادہ ایوب سے پاوینگے اسلئے کہ حضرت امام حسین
سے کوئی کلمہ شکایت اور اضطرابی کا نہیں صادر ہوا برخلاف حضرت ایوب کے کہ یہ کلمہ اضطرابی کا زبان پر لائے کما قال
اللہ تعالیٰ وَاَیُّوۡبَ اِذۡ نَادٰی رَبَّہٗۤ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ۚ ترجمہ اور
ایوبؑ کو جسوقت پکارا اسنے رب اپنے کو یہ کہ مجکو پہنچی ہے مضرت اور سختی اور تو بڑا رحم کرنیوالا ہے رحم کرنیوالوں
میں سے۔ اسلئے حضرت نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں دن قیامت کی جناب باری میں عرض کرونگا کہ مجکو میزان

پہنچ تا کہ میں صبر ایوب لائے صبر امام حسین کیوں کہوں سبحان اللہ اللہ تعالے نے کل مصیبتوں کا خاتمہ جناب رسول اللہ پر کردیا کہ آپ پر کسیکو فوق نہو ع بعد از خدا بزرگ تو ئی قصہ مختصر اشعار یعقوب سے چھٹا تہا جو پیری میں ایک لال ❊ مشہور ہے فراق میں جو کچہ ہوا تہا حال ❊ یہاں دوپہر میں ہو گیا سب باغ پائمال ❊ تیغوں سے کٹ گیا علی اکبر سا نونہال ❊ شکوہ نہ بخت کا نہ فلک کا گلا کیا ❊ لاشہ پسر کا دیکہہ کے شکر خدا کیا ❊ سولہ پہر حسین کو گذرے جو پیاس میں ❊ طاقت نہ تہی کلام کی اُس حق شناس میں ❊ شکر خدا تہا لب پہ اُس اندوہ و یاس میں ❊ اللہ رے صبر فرق نہ تہا کچہہ حواس میں ❊ سب گہر لٹا دیا تہا فقط اپنی بات پر ❊ سو لاکہ نثار تیرے قدم کے ثبات پر ❊ ایوب نے سنا ہی نہو گا کبہی یہ صبر ❊ اک جان لاکہ درد تہے اک دل ہزار جبر ❊ تڑپے نہ مثل برق نہ رو ئے مثال ابر ❊ غربت میں اپنے ہاتہوں سے کہودی پسر کی قبر ❊ دیکہا جو منہ سے دودہ اُگلتے صغیر کو ❊ اپنے جگر سے کہینچ لیا آپ تیر کو ❊ **پانچواں امر** یہ ہے کہ جب حضرت یونس علیہ السلام زمین پر گرے تہے تو بز کوہی کو حکم ہوا کہ اپنے شیر سے سیر کرے مگر افسوس جناب سید الشہدا جب پشت ذوالجناح سے زمین پر تشریف لائے تو شمر بیحیا نے حضرت کے گلو خشک کو آب خنجر سے سیراب کیا ؎ ذبح کرتے وقت پانی دیتے ہیں مذبوح کو ❊ ذبح کرنا تشنہ لب یہ شمر کا ایجاد ہے ؎ دیگا شہ کی بیگناہی پر شہادت روز حشر ❊ خنجر قاتل نہاں ہنکر خدا کے سامنے **شعر** بر سنگ راستے کہ بُرد سنگ جہاں را ❊ اول وہد آبے ❊ بر یزید لعین خشک گلو تشنہ والا عزیا و خدایا **چھٹا امر** یہ ہے کہ جب حضرت یونس زمین پر آئے تو کوئی زخم بدن پر نہ تہا فقط اضمحلال اور ضعف تہا اُس سے بہی حضرت نے صحت پائی مگر جب جناب سید الشہدا اُس زمین پر گرے تو ایک ہزار نوسو اکیاون زخم جسم مبارک پر تہے بعض روایت میں ایک لاکہہ زخم تہے جسکا بیان حکایت چہلم میں گذرا اور اسقدر خون بدن سے بہ گیا تہا کہ کثرت ضعف سے تین ساعت تک آپ نے غشی سے آنکہیں نہ کہولیں۔ **ساتواں امر** یہ ہے کہ حضرت یونس کو اُنکی قوم اُس جگہ سے بعزت واحترام لیگئی اور ایمان لائی افسوس یہ امت محمدیہ یہ کلمہ گو عزت کے بدلے کس ذلت سی سر امام نیزہ پر چڑہا کر لطور ہدیہ پیش یزید لیگئے **شعر** چڑہاتیں عدو اُسکو نیزہ پہ آہ ❊ محمد کے زانو پہ جو سر رہے ❊ اور کہیں لڑکے اور عورتیں جو

باقی رہگئی تہیں انکے شانوں میں رسیاں باندہ کے سر برہنہ شتران بی کجاوا پر شہر بشہر پہراتے تہے زندان شام میں مقید کیا مسلمانوں کو اب خیال کرنا چاہیئے کہ اولاد ختم المرسلینؐ نے کیا کیا تکلیفیں ہم کلمہ گویوں کے واسطے اٹھائیں اگر ہم اپنا جان و مال آل نبیؐ کی محبت میں صرف کریں تو کیا بڑی چیز ہے۔ الحمد للہ فی زماننا ہی ایسے پسے مومنین دیندار اولاد علی آل نبیؐ نیز محبان اہلبیت امرا صالحین میں سے موجود ہیں کہ جنکا نام نامی میں ایک فخر سے درج کتاب کرتا ہوں اور اپنا نامہ اعمال حسنات سے بہرتا ہوں اسلئے کہ انکے نام کو بقا رہے چنانچہ **حضرت عالیجناب معلے** القاب بدر العلما صدر الامرا سید سندی شیخ الاسلام والمسلمین رئیس المومنین ابو القاسم مولانا مولوی خلیفہ **سید محمد کاظم صاحب** دام فیوضہ۔ آپ بڑے اعلے درجے کے متقی و پرہیزگار و مومن دیندار ہیں۔ اور ورع و تقوے اور لیاقت علمی میں آپ مجتہدوں کے برابر ہیں۔ پابند صوم و صلواۃ۔ تہجد گزار۔ اشراق و چاشت کبہی سفر و حضر میں قضا نہیں کرتے۔ آپکو سراج المومنین ہی کہا جائے تو صحیح ہے۔ خدا ترس۔ رحمدل۔ متدین۔ امین۔ عابد۔ مرتاض۔ بڑے دریا دل۔ سیر چشم۔ بڑے فیاض۔ آنکہ میں حیا و شرم بہت ہے۔ متواضع۔ منکسر المزاج۔ عاشق آل عبا و ائمہ اثنا عشریہ ہیں۔ آپکا وعظ سینہ عرفان کو چیرتا چلا جاتا ہے۔ تلاوت اور معائنہ کتب حدیث میں مشغول رہتے ہیں۔ اگر اہل تشیع بعد ائمہ علیہم السلام ولایت کے قایل ہوتے تو آنجناب کو ضرور ولی کے خطاب سے یاد کرتے اور میرے ہم مذہب تو ولی کہتے ہی ہیں غرض ایسا فرشتہ خصلت اور خلق مجسم ہونا بہت مشکل ہے۔ آپ علما کے بڑے قدردان ہیں۔ باذل اعلے درجہ کے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زیب و زینت اسلام ہے آپ امیر بن امیر ہیں **فقیر** بہی سید صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار **حضرت عالیجناب معلے القاب** صادق الاقوال خوش فعال ممدوح الخطاب بدر العلما وقار الامرا عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان جاہ و جلال حاتم کرم سکندر دوران رستم صفت نوشیروان زماں سید سندی اولاد علی آل نبی **خان بہادر خلیفہ سید محمد حسین خان صاحب** بہادر **میر منشی ریاست**

پٹیالہ دام اقبالہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات با برکات میں عطا فرمائی ہیں انہیں اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان حسن و خوبی کو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا - آپکے کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے بیرون اور حیطہ شمار سے افزوں ہے معانی تازہ سے قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معانی پژمردہ کو تر و تازہ از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے آپکے محاورات نازک سے خوبے دلبراں خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعان منفعل آپکے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے - آپکی شیرین زبانی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے آپکی ذات سے ہم لوگوں کو فخر ہے ریاست پٹیالہ کے لوگونکو کیا کچھ فخر نہوگا آپکی عدالت گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیرواں مٹا دیا اور سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہاں کے دل سے بھلا دیا ابر نیساں آپکی گوہر باری سے عرق آلودہ انفعال ہے اور دریا آپکے جود سے مالامال ہے - آپ بڑے دیندار مومن - پابند صوم و صلواۃ - حسین حلیم - متواضع منکسر المزاج - شریف نواز - دوست پرور - خدا ترس آنکھ میں حیا و شرم ہے - علما کے بڑے قدردان بڑے حامی اسلام - برتاو عمدہ - حاجتمندوں اور شریفوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں - سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی رونق ہے **فقیر** بھی بنسی صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** حلمہ اللہ قلبک بذنوب الاخیار وزکی اعمالک فی عمل الاخیار **حضرت عالیجناب ممدوح الاوصاف** وقار الحکام صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت حضرت سید سندی اولاد علی آل نبی **میر امداد علی** صاحب بہادر سشن جج حاکم صدر عدالت ریاست پٹیالہ - آپکی خوبیونکو تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ سے ناپنا ہے حضرت کے کمالات کا بیان حوالہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے آپکی رفعت شان آسمان سے ہم پہلو آپکی رسائی تدبیر تقدیر کے ساتھ ہم بازو ہے آپ بڑے عالی حوصلہ صاحب حوصلہ ہیں بڑے فیاض - آپکی سخاوت نے قصہ حاتم کو طے کر دیا - آپکی ہمت مردانہ نے نام رستم کا صفحہ ہستی سے مٹا دیا آپکی عنایت جسپر ہوا سکو مالامال کر دے باایں ہمہ اوصاف دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے مروت اور تواضع حد سے زیادہ ہے ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا محتاج ہے - ارکان مروت آپ پر ختم ہیں - سچ تو

یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں۔ علماء کی ساتھ بڑی عزت سے پیش آتے ہیں۔ مزاج میں تحقیق بہت ہی۔ پابند صوم و صلوٰۃ بڑے دیندار ہیں۔ بڑے صاف گو۔ مزاج میں فرد انبض و تعصب نہیں **بہر کیف** آپکا دم غنیمت ہے **فقیر** جج صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِيْ عَمَلِ الْاَخْيَارِ** **القصہ** رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار سے اسقدر تکلیف ہوئی اور آپنے امت کی خاطر سب برادری کو ترک کر دیا۔ اور آپ کی آل پر اسقدر سختی پہنچی کہ ایک دن میں باغ محمدی برباد ہو گیا۔ حالانکہ اس امر کی خبر تھی۔ مگر وہ دعا نہ مانگی۔ اگر مانگتے تو ضرور قبول ہوتی۔ اور یہ تمام تکلیفیں بہاتی رہتیں مگر حضرت نے وہ دعا نہ مانگی۔ آپ صاحبونکو معلوم ہے کیوں نہ مانگی۔ اسواسطے کہ حضرت نے چاہا کہ میں دعا اسوقت مانگونگا کہ خدانخواستہ میری امت کا گنہ جہنم پر ہوگا یا الٰہی میری امت کا گنہ جہنم میں نہو یہ دعا میں نے اسی روز کیواسطے رکھی تھی۔ اب وقت ہے یا الٰہی تو قبول فرما تاکہ میری امت دوزخ سے آزاد ہو جائے وہ دعا آپکی قبول ہوگی **سبحان اللہ** پیغمبر ہو تو ایسا ہو عالی حوصلہ ہو تو ایسا ہو بہادر ہو تو ایسا ہو کیمیا گر ہو تو ایسا ہو کہ جسکے پاس ایسا پارس ہووے (یعنی دعا) پھر وہ دعا اپنے کام میں صرف نہ آسکے ایک صرف امت کی محبت دامنگیر تھی۔ محب ہو تو ایسا ہو شفیق ہو تو ایسا ہو عالی ظرف ہو تو ایسا ہو پیشوا ہو تو ایسا ہو محمد ہو تو ایسا ہو کہ دعا میں اسوقت طلب کرونگا جسوقت کہ میری امت کنارہ دوزخ کے قریب پہنچیگی اے لوگو مقام عبرت ہے کہ یزید پلید نے ایک ہی فعل برا کیا تھا کہ حضور کے لخت جگر کو شہید کیا۔ اے مسلمانوں تم ہر روزہ مخالفت رسول اللہ کرتے ہو (یعنی احکام اسلام نہ بجا لانا) معلوم ہے کہ حضرت امام حسین نے بیعت یزید کیوں نہیں کی اور جان دیدی **سبحان اللہ** عالی حوصلہ ہو تو ایسا ہو فقط اسوجہ سے نہ کی کہ وہ مخالفت رسول اللہ میں تھا اور حضرت کے احکام کو نہیں مانتا تھا فسق و فجور میں رہتا تھا۔ بے نماز شرابخوار تماشابین جیسے کہ ہم تم لوگ ہر روزہ مخالفت رسول اللہ کرتے ہیں کیا تمہارے ساتھ رسول اللہ نے دشمنی کی ہے بلکہ ہمارے تمہارے ساتھ تو وہ سلوک کیا ہے کہ وہ دعا اسوقت طلب کرونگا کہ جب میری امت کنارہ دوزخ پر پہنچیگی **سبحان اللہ** رہبر ہو تو ایسا ہو۔ بہائیو کیا غضب کرتے ہو یہ قاعدہ تو اب تک ہم تم میں جاری ہے کہ تم ہمیں چاہو ہم تمہیں چاہیں جسمو ضا وہ عورتیں کہ جنکو تمہارے رسول اللہ نے ناقص العقل اور ناقص

دین فرمایا ہے کہا کرتی ہیں کہ ہم چاہیں تیرے داہیں کو تم چاہو ہمارے باہیں کو شعر یتم میں مہر ہے نہ دلاسا نہ دلبری ؛ کس آسرے پہ تمپہ کوئی جان فدا کرے ؛ اب تمہارا ادعا وہ بیان کرتا ہوں اجی تم ہی تو کہا کرتے ہو۔ اجی جہاں آپکا پسینہ گریگا میں خون گراؤنگا۔ اب یہ تو کہیئے آدمی ہو یا جانور مقتضائے محبت تو یہ ہے کہ ذرا گریبان میں منہ ڈالو تم ہی لوگ کہا کرتے ہو جیسے آپ سے اُس سے جہک جائے۔ رکے آپ سے اُس سے رک جائے اب غور کرو کہ رسول اللہ سے کسقدر جہکے تم ہی تو ذرا مجہکو شرماؤ غور کرو کہ ہم تمکو رسول اللہ ایسا چاہیں کہ دعا الیسی منظور شدہ گویا اُسکو پارس ہی کہا جاوے تو بیجا ہے رسول اللہ اپنے کسی کام میں لائے باوجودیکہ حضرت کو کفار سے اسقدر تکلیف ہوئی اور آپکا باغ برباد ہو گیا یعنی آپ کی آل شہید ہو گئی کیسی کیسی تکلیف ہوئی میدان کربلا میں حضرت امام زین العابدین نے نقل کیا ہے کہ مدینہ منورہ میں چلا جاتا تھا اُسوقت ایک قصاب نے دوسرے سے کہا کہ میاں اُس بکرے کو ذبح کرنا ہے کچھ دانا پانی بھی کھلا پلا دیا ہے تو آپنے اُسوقت مخاطب ہو کر فرمایا کہ آہ میاں وقت ذبح دانہ پانی بھی دیا جاتا ہے اُنہوں نے عرض کیا۔ واہ امام صاحب کیا اسی طرح ذبح کیا جاتا ہے آپنے فرمایا کہ میاں میرے ابا جان تو معہ عیال و اطفال میدان کربلا میں بے آب و دانہ ذبح ہو گئے۔ اس سے زیادہ اور کیا تکلیف ہوگی ہمکو کچھ خیال نہیں ہے کہ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے اور بانی اسلام کون ہیں کیا تم شان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے واقف نہیں ہو ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی عالی شان ہے **اشعار** وہ کون تہا شمشیر جسے عرش سے آئی ؛ کفار کے لشکر پہ ظفر کسنے ہے پائی ؛ سر کس سے ہوئی خیبر و خندق کی لڑائی ؛ کس شخص نے ہے کفر کی بنیاد مٹائی ؛ رائج ہوا دین کس شہ ذیجاہ کے گہر سے ؛ بُت کسنے نکالو دئے اللہ کے گہر سے ؛ اصنام پرستی کو زبون کردیا کسنے ؛ سر لات اور عزیٰ کا نگوں کردیا کسنے ؛ اسلام کے رتبہ کو فزوں کردیا کسنے ؛ شیروں کا جگر خوف سے خوں کردیا کسنے ؛ باطل کے سوا حق کا کہو نام کہاں تہا ؛ یہ دین یہ آئین یہ اسلام کہاں تہا ؛ یہ فیض اسی گہر سے ہوا خلق میں جاری ؛ لازم ہے عداوت تمہیں یا شکر گذاری ؛ نازل نہ کہیں ہو غضب ایزد باری ؛ چلتی ہے تو رکتی نہیں تلوار ہماری ؛ افسوس صد افسوس آ امت محمدیہ ہمارا کاروبار دنیا میں کسی چیز میں ناغہ نہیں ناغہ ہے تو نماز میں خلاف ہے تو سنت کا ہے بہلا ایسا کب ہو سکتا ہے جو اطاعت رسول اللہ کریں اور اُسکو حضرت نہ چاہیں **خواب** ایک بزرگ

روایت کرتے ہیں کہ عالم رویا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مجکو زیارت ہوئی حضور نے میرا منہ چوم لیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایسا نہیں ہوں کہ میرا منہ چومنے کے قابل ہو۔ آپنے فرمایا یہ منہ چومنے ہی کے لائق ہے۔ تو مجھ سے محبت کرتا ہے اور مجھپر محبت سے درود بھیجتا ہے تو قابل اسی کے ہے کہ تیرا منہ چوما جاوے آپ نے فرمایا کہ تیری نماز اور تیرا درود خدا کی درگاہ میں قبول ہو گیا۔ مجکو اسوقت ایک حکایت لطیف یاد آئی کہ بیان اسکا یہاں پر کیا جاتا ہے **حکایت لطیف** نقل ہے کہ سلطان محمود غزنوی ایاز کو بہت دوست رکھتا تہا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چلتے لشکر میں ایک صندوق جواہرات کا تڑوا دیا اور حکم دیا کہ لوٹ لو سب لشکری لوٹنے کے در پے ہوئے۔ مگر ایاز کو اپنے ہمراہ پایا۔ فرمایا تم لوٹ میں کیوں نہیں گئے۔ عرض کیا مجکو آپکی محبت ہی سے فرصت نہیں جاؤں تو کہاں جاؤں۔ وہ ایسی جا کو کسی رنج و مصیبت میں حضرت صرف نکریں محض ہمارے لئے رکھیں کہ وقت دوزخ کے طلب کریں ہمکو کچھہ بھی خیال نہیں حضرت نے ہمکو بہت پایا جیسے کچھہ خیال نکیا مگر سب لوگ یکساں نہیں۔ جانچنے والے حضرت کے اسوقت ہی موجود ہیں۔ الحمد للہ اسوقت بھی مطیع سنت رسول خدا ایسے ایسے مومن دیندار امرائے صالحین میں سے موجود ہیں کہ جنکا جان و مال اللہ اور رسول کے واسطے حاضر ہے اور احکام سنت کو ہر حال میں مقدم کر رکہا ہے انکا نام نامی میں نہایت فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا رہے۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب بدر الصلحا رمم دح الالقاب صدر الامرا شیخ امیر الدین صاحب** تحصیلدار اجنالہ دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان انکا غیر ممکن ہے۔ آپ بڑے دیندار پابند صوم و صلوۃ۔ عالی ہمت عابد۔ مرتاض فیاض سخی۔ حامی اسلام۔ مسکین نواز۔ خدا ترس۔ عادل۔ باذل المال۔ آپ نہایت متواضع۔ منکسر المزاج ہیں آنکہیں حیا و شرم بہت ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے آپ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ آپ علماء کے بڑے قدردان ہیں اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی رونق ہے **فقیر** بہی شیخصاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ كُلَّيَاتِكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى اَعْمَالَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ **لکہا ہے** کہ جسوقت امت محمدیہ کے گنہگاروں کو پیش جناب باری کیا جاویگا انکے ہاتہ پاؤں خو

ہو کر گویا ہونگے کہ یا اللہ ہمنے تیرا اخلاف کیا سر سے تاپیہ معصیت سے نفرت کی تیرے احکام بجا نہ لائے
اور وہ سر نگوں ہونگے اور خیال کرینگے کہ یہ اعضا تو ہمارے حکم میں تھے ہمکو اگر یہ معلوم ہوتا کہ یہ اسطرح پر گویا
ہونگے اور ہمارے عیب جناب باری میں ظاہر کرینگے تو ہم کبھی خلاف اللہ اور رسول کا نکرتے بھائیو یہ کیا خوف
کا مقام ہے کہ خدا کے روبرو کھڑا ہونا ہوگا **شعر** یار بے پروا و فریاد دل من بے اثر ہ کہ زدل فریاد
میدارم کجہے فریادرس ؛ اور وہاں فرشتے کراماً کاتبین بھی حاضر ہونگے اور جناب باری میں ان
گنہگاروں کی فرد پیش کرینگے یہ خبر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچیگی کہ آپکی امت
کے گنہگاروں کا یہ حال ہے - یہاں پر ایک قصیدہ ہم اپنے ذی عزت دوست مولانا مولوی
احمد رضا خانصاحب قادری برکاتی آل رسول پاس بریلوی مدظلہ اللہ تعالے کا جو بڑے عاشق رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ہیں درج کرتے ہیں ناظرین اُسکے پڑھنے سے نہایت محظوظ ہونگے اور معلوم کرینگے
کہ ہمارے رسول اللہ اپنی امت کے کیسے شفیق ہیں اور مولانا موصوف کو بھی حق میں دعا کرینگے کہ اُنہوں
نے کس محبت سے تصنیف کیا ہے الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے ایسے عاشق رسول اللہ موجود ہیں

قصیدہ پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائینگے ؛ آپ روتے جائینگے ہمکو ہنساتے جائینگے
کشتگان گرمی محشر کو وہ جان مسیح ؛ آج دامن کی ہوا دیکر جلاتے جائینگے ؛ دل نکلجانیکی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ
ہمسے پیاسوں کے لئے دریا بہاتے جائینگے ؛ کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ ؛ نعمت خلد اپنے صدقہ میں لٹاتے جائینگے
گل کھلیگا آج یہ اُنکے نسیم فیض سے ؛ خون روتے آئینگے ہم مسکراتے جائینگے ؛ ہاں چلو حسرت زدو سنتے ہیں وہ دن آج ہے
تھی خبر جسکی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائینگے ؛ آج عید عاشقاں ہے گر خدا چاہے کہ وہ ؛ ابروے پیوستہ کا عالم دکھاتے جائینگے
کیا وسعتیں دی ہیں خدا نے دامن محبوب کو ؛ جُرم کہلتے جائینگے اور وہ چھپاتے جائینگے ؛ لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف
خرمن عصیاں پہ اب بجلی گراتے جائینگے ؛ آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں ؛ لوح دل سے نقش غم کو اب مٹاتے جائینگے
سوختہ جانوں پہ وہ پرجوش رحمت آئے ہیں ؛ آب کوثر سے لگی دل کی بجھاتے جائینگے ؛ پاے کوباں پل سے گذرینگے تری آواز پر
رب سلم کی صدا پر وجد لاتے جائینگے ؛ آفتاب اُنکا ہی چمکیگا جب اوروں کے چراغ ؛ صرصر جوش بلا سے جھلملاتے جائینگے
[illegible] ہم پیدائش مولد کی دھوم ؛ مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائینگے ؛ خاک ہو جائیں عدو جلکر مگر ہم تو رضا

دم میں جبتک دم ہے ذکر انکا سناتے جائینگے ۔ **عرض** کراما کاتبین بھی گنہ گاروں کی فریادیں پیش کرینگے اور آپ اپنی آستین کے نیچے چھپاتے جاوینگے سر جھکائے ہوئے جناب باری میں عرض معروض کرینگے کہ یہ لوگ بہت ضعیف اور ناتوان ہیں انکا ایمان بالغیب ہے انکو تونے توفیق کیوں نہ دی تھی جیسکہ میرے نام حکم بھیجا تھا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ اور صبر کر اور نہیں ہے صبر تیرا مگر ساتھ توفیق اللہ کے آپ عرض کرینگے یا الٰہی تونے تو انکی شکایت مجھسے کی تیرے بندوں نے میرے دانت توڑ ڈالے انکی شکایتیں کس سے کروں یا اللہ میں تیرا بندہ ایک مخلوق میں سے تیری ہوں ۔ بردباری فرما ۔ یا اللہ تو تو غفور الرحیم ہے اور ستار العیوب حلیم ہے تیرے حلم نے میری امت کو بےخوف کر دیا ۔ اگر تو انکے گناہوں پر انکو عبرت دیتا تو یہ دوسرا گناہ کیوں کرتے ۔ ابتو معافی چاہتا ہوں ۔ انکی رسوائی نہو تیرا مجھسے وعدہ ہے يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ترجمہ اُس دن کہ نہ رسوا کریگا اللہ نبی کو اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں ساتھ اُسکے حکم ہوگا ہم نے معاف کیا ۔ واہ کیا بندہ ہے کیا خاطر ہے ۔ **لکھا ہے** کہ ہمارے حضرت سید المرسلین صلعم شب معراج میں تشریف لیگئے جب آپ کا بہشت میں گذر ہوا تو جنت نے عرض کیا یا رسول اللہ جب سے خدا نے مجھے پیدا کیا ہے اُسوقت سے مجھے اشتیاق آپکے دیدار کا رہا ہے کہ کونسا چہرہ مبارک ہے جسکی قسم خدا کھاتا ہے وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى **شعر** حسن وہ ہے کہ اللہ بھی مائل جسپر ہے جلوہ کس شان سے ہے آپ دکھانیوالے اور عرض کیا جنت نے یا رسول اللہ ایک ساعت مجھمیں آرام فرمائے ۔ آپ نے فرمایا کہ بدون امت کے مجھکو گوارا نہیں اسواسطے کہ شاید میری امت کے لوگ کم ہمت اور حریص کہیں ۔ کیا رفیق امت ہیں ۔ تمام انبیا روز قیامت نفسی نفسی پکارینگے اور آپ بلا خوف و خطر امتی امتی فرماوینگے ۔ پھر جنت نے عرض کیا مجھکو کسکو عطا کیجیے بخشدو آپنے فرمایا میں نے تجھے بلال کو بخشا ۔ عرض کیا یا رسول اللہ آپکو اسجگہ بلال کیونکر یاد آیا ۔ فرمایا کہ اُسکی جوتیوں کی آواز یہاں سنتا ہوں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بلال حبشی آپنے بخشا آپ نے فرمایا میں نے تو بخشدیا مگر شاید وہ تجھے قبول نکرے عرض کیا کیا وہ اپنے جمال پر نازاں ہے فرمایا کیوں نہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بلال کی سیاہی سے تجھے رونق دیگا جب تو قبولیت کا باعث ہوگی ۔ فرمایا حضرت نے کہ ایک ایک تل سیاہ رخسار وں حوروں اور غلمانوں اور لڑکوں کے سیاہی بلال سے دیکھیگا جب جمال مقبول ہوگا ۔ حضور نے بلال کی طرف

متوجہ ہوا اور فرمایا اے بلال اس جگہ تمکو کون سی چیز لائی عرض کیا یا رسول اللہ میں وضو رہتا ہوں اور دو رکعت تحیۃ الوضو کی پڑھتا ہوں اسلئے میں یہاں آنا ہوا۔ یہانپر غور کیا چیز ہے کہ دو رکعت تحیۃ الوضو بلال رضی کی باعث دخول جنت ہوئی۔ کیا بعید ہے کہ ہمکو بھی اللہ اسکے سبب سے مہمان جنت کا کر دے۔ پس فقیر حقیر تمام دعا را اصلی پراآتا ہے آئے عاشقان محمد صلے اللہ علیہ وسلم جاننا چاہیے کہ یہ ذکر واسطے تھا کہ اللہ تعالے اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرماتا ہے۔

فضیلت درود شریف

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۵ ترجمہ فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے اے ایمان والو درود وسلام بھیجو اوپر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ اوپر ہم بھی درود بھیجتے ہیں اور ہمارے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔ پس جاننا چاہیے کہ درود اللہ کا کیا ہے رحمت نازل کرنا اوپر امت محمدی کے اور درود فرشتوں کا کیا ہے گواہی دینا اوپر اُسکے۔ اور درود ہم لوگونکا کیا ہے زبان سے کہنا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ اس آیت پاک سے نہایت عظمت اور بزرگی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پائی جاتی ہے۔ پہلے اللہ جل شانہٗ نے اپنا بذات خاص درود بھیجنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر واسطے اظہار قدر و منزلت اور واسطے رغبت دلانے امت کی ثابت فرمایا دیکھو جب اللہ جل شانہ باوجود بے پرواہی اپنی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا رہتا ہے تو امت کو لائق اور واجب ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب محتاج ہونیکے درود بھیجنا اور حق تعالے نے اپنا درود بھیجنا اسواسطے پہلے بیان کیا تاصلوۃ ملائکہ اور مومنین کو تقویت ہو پھر صلوۃ ملائکہ کا درود بھیجنا ارشاد فرمایا اور ملائکہ کے درود بھیجنے کو لفظ اِنَّ سے کہ کلام عرب میں واسطے تاکید اور تحقیق کے موضوع ہے تاکید فرمائی اسواسطے کہ فرشتے بھی مثل بنی آدم کے بلیات اور روز ازل قضا سے ڈرتے ہیں اور اللہ جل شانہ سے ڈرتے رہتے ہیں انکو بھی جمعیت خاطر حاصل ہو اور درود کی برکت سے بلیات سے امان ملے اور مومنین میں اسکے پڑھنے کا رواج جاری ہو اور طرح طرح کے فائدہ اٹھائیں۔ اللہ جل شانہ نے انکو ہیں آیت پاک میں نبی کر کے یاد فرمایا اور نام پاک آپکا نہ لیا یعنی نہ کہا یُصَلُّوْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ بلکہ اور آیات میں بھی

یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول کے ساتھ ندا کی اور غیر خطاب آپکا اسم مبارک نہیں لیا جیسے اور نبیونکو
یاد فرمایا ہے یٰآدم اسکن انت و زوجک الجنۃ و یٰنوح اھبط بسلام منا و برکٰت
و یٰابراہیم اعرض عن ھذا و یٰموسیٰ انی اصطفیتک علی الناس و یٰداؤد انا
جعلنٰک خلیفۃ فی الارض و یٰزکریا انا نبشرک لنبشرک بغلام و یٰیحییٰ خذ الکتٰب
بقوۃ و یٰعیسیٰ بن مریم اذکر نعمتی و یٰلوط انا رسل ربک - اور جو کہیں صراحتہً غیر خطاب
اسم مبارک آپکا قرآن مجید میں واقع ہے وہ از روے محبت اور پیار اور آگاہی امت کے ہے
جسمیں وہ جانیں کہ آپ رسول اللہ ہیں اور اسپر اعتقاد کریں حدیث فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے جو کوئی مجھپر ایک بار درود بھیجتا ہے حق تعالیٰ اسپر دس بار درود بھیجتا ہے یعنی اُسپر دس رحمتیں نازل کرتا ہے
اور فرشتونکو حکم دیتا ہے کہ اس نے ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے تم بھی اسکے گناہ
تین روز تک نہ لکھو - فرشتے اُسکے گناہ تین روز تک نہیں لکھتے ہیں فقیر کہتا ہے آپ پر درود شریف بھیجنا باعث
سعادت دارین ہے حدیث شریف میں آیا ہے جو کوئی حضرت پر درود شریف بھیجتا ہے آپ اُس سے محبت زیادہ
کرتے ہیں بلکہ اکثر درود خوانونکا آپنے حالت خواب میں منہ چوم لیا ہے خواب ایک بزرگ روایت کرتے ہیں
کہ حضور نے عالم رویا میں میرا منہ چوم لیا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ منہ تو لائق چومنے کے نہ تھا
فرمایا آپنے یہ منہ لائق چومنے کے ہے اسواسطے کہ مجھپر درود شریف پڑھتا ہے - اور بعضونکو آپ نے اپنے
گلے سے لگایا ہے - ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ عالم خواب میں حضرت سید المرسلین نے مجکو اپنے گلے سے خوب
لگایا اور فرمایا کہ میاں تیرا درود خدا کے یہاں قبول ہو گیا ہے مجکو خدا نے تیرے پاس رحمت بنا کر بھیجا ہے
کہ اُسکو تو اپنے سے لگا - فلاں بندہ ہمارا تجکو بہت دوست کہتا ہے میں اسلئے آیا ہوں اور تجھے گلے لگاتا ہوں
اور یہی تجھے خوشخبری دیتا ہوں کہ میں تیرا دنیا میں نبی ہوں اور آخرت میں تیرا شفیع ہوں اور گلے سے تمکو
میں نے اسواسطے لگایا کہ تجکو آگ دوزخ کی نہ لگیگی سبحان اللہ آپ پر درود بھیجنے سے کیا کیا خدا رحمت
نازل کرتا ہے فقیر - کہتا ہے جو آپ پر درود شریف محبت سے بھیجتا ہے آپ اُسکو وقت مرگ مدد دیتے
ہیں اور دنیا میں اسکی رسوائی ہونے نہیں دیتے حکایت عجیب ایک مسلمان ثقہ متدین نے بیان کیا

کہ ہم دو آدمی سفر میں چلے جاتے تھے ایک صحرا غیر آباد پیش آیا اُس جگہہ ساتھی میرا بیمار ہوا اور مرگیا
اُسکی تجہیز و تکفین کیواسطے بتلاش اسباب اور آدمی کے دور دور تک چاروں سمت میں گیا آبادی نظر نہیں
آئی پریشان ہوا اُس میت کے پاس واپس آیا حیرت میں بیٹھا فکر کر رہا تھا کہ اس مرد صالح کی نعش کو
چھوڑکر میں کیونکر چلا جاؤں ناگہاں دیکھا کہ کچھ آدمی چلے آتے ہیں میں خوش ہوا جب نزدیک آئے
تو پانچ شخص تھے ایک آگے اور اُسکے پیچھے چار کس اور سبز لنگی میں آکر بیٹھے حال پوچھا میں نے سب حال اور
بے سامانی گور و کفن کی اور اپنی بیکسی عرض کی اُن بزرگ نے اُن چار شخصوں کو فرمایا کہ اس میت کے
گور و کفن کا سرانجام کرو وہ لوگ ایک جانب کو گئے اور سب سامان درست کر لائے اور گور و کفن کر دیا پھر وہ
واپس ہو کر چلے میں بھی چلا پیچھے کے اُن چاروں میں سے ایک سے پوچھا کہ وہ آگے جو جاتے ہیں کون بزرگ ہیں
اور آپ لوگ کون ہیں کہا کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ہم اُنکے چاروں خلفاء راشدین ہیں
وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے حضرت کا دامن پکڑ کر یہ عرض کیا **اشعار** تو نبیوں میں رحمت لقب پانیوالا
مرادیں غریبوں کی برلانیوالا ٭ مصیبت میں غیروں کے کام آنیوالا ٭ وہ اپنے پرائے کا غم کھانیوالا ٭
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماولے ٭ یتیموں کا والی غلاموں کا مولا ٭ خطا کار سے درگذر کرنیوالا ٭ بد اندیش
کے دلمیں گھر کرنیوالا ٭ مفاسد کا زیر و زبر کرنیوالا ٭ قبائل کو شیر و شکر کرنیوالا ٭ میں نے باعث تشریف
فرمائی کا استفسار کیا فرمایا یہ میت مدام باخلاص تمام مجھپر درود بھیجا کرتی تھی اور یہ شخص حالت
زندگی میں اس عمل کا عشق رکھتا تھا اور مدام درود اسکا ہمارے پاس پہنچتا تھا آج نہ پہنچا تفتیش حال کیا
معلوم ہوا کہ مرگیا مگر ایسے لق و دق بیابان میں مرا پڑا ہے کہ گور و کفن اُسکا غیر ممکن ہے پس مجھے اُسکی
اس حق رسانی کا خیال آیا اور اُسکا یہ گور و کفن کا کام بنا دیا۔ پھر نگے سر تشریف لانیکی وجہ پوچھی
فرمایا کہ بغیر بسم اللہ کے درود شریف پڑھا کرتا تھا جب اُس نے بسم اللہ کا تاج نہیں رکھا تو یہ سبب ہوا
اسکا۔ یہ فرماکر میری نظروں سے غائب ہوگئے **سبحان اللہ** دل سے دل کو راہ ہے۔ **شعر** بغض
کا بغض صلہ ہے تو ضرور ٭ مہر سے مہر و محبت ہوگی ٭ وہ حضرت کو چاہتا تھا حضرت نے بھی اُسکو
ایسے جنگل بے پایاں میں نواز لیا۔ الحمد للہ فی زمانہا بھی ایسے ایسے بندہ اللہ کے بندے امرائے صاحبین

ہیں ہے کہ جنکی ہمت پر ہزار آفرین ہے انکو ہر وقت چلتے پھرتے بیٹھے لیٹے ہوئے درود شریف ہی کا خیال رہتا ہے ایسے عالی ہمتوں کا نام میں بھی اپنی تفسیر میں ایک نہایت فخر سے درج کرتا کہ نام نامی کو بقا رہے چنانچہ عالیجناب معلی القاب بدر الصلحا صدر الامام اصحاب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیر فرشتہ صورت پاکیزہ جمال حمیدہ خصال صادق الاحوال مرفہ الحال خوش افعال نواب فیض احمد خاں صاحب خلف الرشید حضرت نواب محمد نجف خاں صاحب بہادر دہلوی حاکم مرافعہ ممبر کونسل ٹونک دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں دی ہیں ان میں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو جو میدان فکر میں زن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا آپ بڑے دیندار۔ پابند صوم و صلوۃ۔ مخیر۔ باذل۔ عدیم المثل۔ حیثم۔ متین امین۔ کم گو۔ قدردان علما۔ متواضع منکسر المزاج۔ نرم طبیعت۔ دوست نواز ہیں سب ان صالح بھی ہیں کو کہنا چاہیئے۔ اعلے درجہ کے خلیق ہیں دراصل اخلاق آپکا بڑی وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت ہمیشہ سے بتواضع و تکریم آمادہ ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے۔ اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے فقیر بھی نواب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَہَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَکّٰی عَمَلَکَ فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ۔

بیان تاثیر درود شریف

حدیث فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص محبت سے درود پڑھتا ہے اللہ تعالے اُسکو اس دم امان میں رکھتا ہے ہر بلا سے اور یہانتک کہ زہر بھی اسپر اثر نہیں کرتا **حکایت** ابو درداء صحابی کی لونڈی نے ابو درداء سے کہا کہ میں نے آپ کو ایک برس درشت زہر دیا لیکن تجھ میں زہر نے تاثیر نہ کی۔ پوچھا ابو درداء نے کہ تو مجھکو زہر کس لئے دیتی تھی عرض کیا اسلئے دیتی تھی کہ تم مرجاو تو میں نجات پاؤں آپنے فرمایا میں نے اللہ کیواسطے تجھکو آزاد کیا اُس وقت اُس لونڈی نے عرض کیا کہ آپ یہ تو فرمائے کہ زہر نے آپ پر کیوں اثر کیا فرمایا آپنے کہ میں محبت سے حضرت پر درود پڑھتا ہوں اور حضرت کی یہ دعا ہے کہ جو مجھ پر محبت سے درود شریف پڑھیگا اُسپر کوئی چیز اثر نہ کریگی عرض کیا کونسا درود پڑھا کرتے ہو فرمایا آپنے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ تو ندسی نے عرض کیا میرے لیے بھی اجازت ہے فرمایا
تو بہی اس ہی درود کو پڑہا کر سبحان اللہ صحابہ کو حضور سے ..... کیا محبت تہی اور حق تعالیٰ
نے اپنے حبیب پاک کے نام مبارک میں بہی کیا اثر رکھا ہے **حکایت لطیف** نقل ہے کہ امیر النحل نے
حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی بولی میں عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپکے لئے شہد جمع کیا ہے
آپ کسی صحابی کو میرے ہمراہ بھیجیں تو ہم انکو شہد دیدیں آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ یہ امیر النحل ہے اپنے
اپنی بولی میں اسوقت یہ بیان کیا کہ انکو شہد زیادہ مرغوب ہے اسواسطے ہم نے آپکے واسطے شہد جمع کیا ہے آپ نے حضرت
علی کو امیر النحل کے ہمراہ کر دیا جب حضرت علی شہد لیکر خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں
بہت حیران ہوں کہ جس جنگل سے میں شہد لایا ہوں اُس جنگل میں تمام درخت تلخ ہیں مگر شہد وہاں کا نہایت شیریں
اور عمدہ معلوم ہوتا ہے اسکا کیا سبب ہے آپنے فرمایا یا علی تمنے امیر النحل سے نہ دریافت کیا راوی کہتا ہے کہ اسی اثنا میں امیر النحل
بہی حاضر ہوا آپنے امیر النحل سے فرمایا کہ حضرت علی کا یہ سوال ہے اسکا جواب دے امیر النحل نے جواب دیا یا رسول اللہ
بیشک اُس جنگل کے درخت تلخ ہیں مگر حقیقت ہم آپ پر اور آپکی آل پر درود پڑھتے ہیں تو وہ درخت شیریں ہو جاتے ہیں
اللہ اللہ کیا نام مبارک ہے **حکایت** ایک بزرگ اپنی تصنیفات میں لکھتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید سے
مقابل کے لوگوں نے یہ کہا کہ تم جو اسلام کے مدعی ہو اور پیغمبر سے خطاب سیف اللہ کا عطا ہوا ہے کوئی کرامات تو دکھلاؤ
تا کہ تمہارے دین کی صداقت معلوم ہو فرمایا جو کہو۔ اُنہوں نے کہا کہ یہ زہر ہلاہل کی شیشی ہے آپ نوش کریں اگر
آپ پر اس نے کچھ اثر نکیا تو ہم جانینگے کہ یہ دین حق ہے آپنے فرمایا بہت اچھا وہ شیشی کہاں ہے اُنہوں نے
پیش کی خالد بن ولید نے وہ شیشی اُنکے ہاتھ سے لیکر بسم اللہ پڑہکر بعدہ درود شریف باواز بلند پڑہا اور
اُنکے روبرو وہ زہر ہلاہل کی شیشی نوش کی اور اُنکے پاس کھڑے رہے شان خدا کی کہ زہر نے کچھ اثر نکیا اس
قسم کے صدہا شواہد ہیں **فقیر** کہتا ہے کہ جن کلمات کا عالم برزخ یا عالم مثال میں کوئی نکوئی ایسا
خاص ہوتا ہے کہ جسطرح عالم عنصری میں اُنکا اثر محسوس ہوتا ہے منجملہ اُنکے یہ درود شریف بہی ہے جسکے
پڑہنے سے برکت کا نازل ہونا اور شیطان اور خبیث اور زہر کا اثر نہونا وغیرہ فوائد ہیں **سوال** بسا اوقات
ہم درود پڑہتے ہیں ہمکو اس قسم کی کوئی بات نہیں معلوم ہوتی اور نہ کسی قسم کی کیفیت حاصل ہوتی ہے

عاذ تاثیر رہتے ہیں **جواب** خواہ دوا یا کوئی کلام ہو اسکی تاثیر کے لئے دو باتیں ضرور ہیں اجتماع شرائط
ارتفاع موانع دیکھو تریاق کے اثر میں کسی دانشمند کو شک نہیں مگر جب اسکی ایک بھی شرط فوت ہوجاتی ہے
یا کوئی مانع حائل ہوجاتا ہے پھر تاثیر نہیں کرتا اسیطرح سے خلوص نیت راست گوئی صدق مقالی خوش عقیدگی
رابطہ آلہی وغیرہ ان باتوں کے لئے شرط ہیں اور ریاکاری اور خیالات فاسدہ بداعتقادی توہمات شیطانی ان
چیزوں کے لئے مانع ہے پھر ہم ان چیزوں سے کسطرح کیفیت حاصل کریں اس صورت میں اسکا یا اسکے حبیب کا
وصل نہیں ہوسکتا **سوال دیگر** کیونکر ہمکو ان چیزوں میں کیفیت حاصل ہو کہ جس سے اس محبوب عالم معبود
حقیقی کا یا اسکے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال باکمال ہمارے نصیب ہو اور سعادت عظمے ملے
اس وادی پرخار اور اس بحر زخار میں سینکڑوں بھٹک کر مر گئے بڑے بڑے عقلمندوں کی کشتیاں غرق ہوگئیں
درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار ؎ کہ پیدا نہ شد تختہ بر کنار **جواب** درود شریف کے ذریعہ سے
اس مشکل کو حل کردیا اور اپنی طرف آنیکا رستہ سہل کردیا کہ جو کوئی ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
تحفہ درود سے خوش کررہا ہے وہ ہمکو خوش کررہا ہے **حدیث** تشریف لائے پیغمبر خدا ایکدن یعنی صحابہ پاس اور خوشی
معلوم ہوتی تھی چہرہ مبارک پر انکے پس فرمایا تحقیق آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام پس کہا تحقیق رب تیرا
فرماتا ہے کیا نہیں خوش کرتی تجھکو یہ بات کہ تحقیق نہ درود بھیجے تجھپر کوئی امت تیری میں سے مگر کہ سلام بھیجوں کیا
اسپر دس بار اور نہ سلام بھیجے تجھپر کوئی امت تیری میں سے مگر کہ سلام بھیجوں میں اسپر دس بار **سبحان اللہ** کیا
عنایت پروردگار ہے کہ جو کوئی ہمارے نبی کو خوش کرتا ہے ہم بھی اسکو اسطرح پر نوازتے ہیں الحمد للہ فی زماننا بھی
ایسے بندے اللہ کے دیندار متقی اور پرہیزگار موجود ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے
جلیل القدر کے انکو ہر وقت اللہ رسول کی رضاجوئی کا خیال دامنگیر رہتا ہے اور ایسے محب رسول اللہ کہ ہر وقت
انکی زبان درود شریف سے تر رہتی ہے ان امراء صالحین کا نام نامی میں بھی ایک بڑے فخر سے اپنی
تفسیر میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو تفاؤلاً چنانچہ حضرت عالی جناب عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان
حشمت و اجلال حاتم کرم سکندر دوراں رستم صفت نوشیرواں زماں حضرت صدر الصلحاء وقار الامرا
شیخ میراں بخش صاحب جنگ رئیس اعظم سیالکوٹ دام اقبالہ و اجلالہ۔ آپکی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا

آپ دریا کو پیمانہ سے ناپنا ہے آپکے کمالات کا بیان حوالہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے آپکی رفعت شان آسمان سے ہم پہلو اور آپکی رسائی تدبیر تقدیر کے ہم بازو ہے - آپکی سخاوت نے قصۂ حاتم کو طے کر دیا آپکی ہمت مردانہ نے نام رستم کا صفحۂ ہستی سے مٹا دیا باایں ہمہ وصاف دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت ہمیشہ سے تعظیم و تکریم آمادہ ہے - آپ بڑے اعلے درجہ کے دیندار متقی - پابند صوم و صلوۃ - حامی اسلام - بڑے فیاض بازل مخیر سخی - حیرچشم متواضع منکسر المزاج - شریف نواز مسکین پرور - عادل منصف - آنکھہ میں حیا و شرم بہت ہے - خدا ترس متین - کم گو - مرتاض عابد - عاشق رسول اللہ - صادق الوعدہ - برتاؤ عمدہ - قدردان علماء - عالی ہمتی میں اپنے وقت کی حاتم ہیں - شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتی ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا رونق اسلام ہے فقیر بھی بس ممدوح الاوصاف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے - شکریہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ - اے طالبان راہ نجات و اے جویندگان آب حیات تم بھی زبان سے یوں کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ پہر اسی درود شریف کے الفاظ رنگ و معنی سے اپنی روح کو رنگین بناؤ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ کے معنی کو خوب دل میں جماؤ گے اور خیال میں لاؤ گے تو تمہاری روح کی ظلمت اور کثافت اور بہیمیت دور ہو جاویگی **فقیر** کہتا ہے کہ بات متفق علیہ ہے کہ جبتک روح کو صفائی نہیں اُس تک رسائی نہیں اصل مراد بالذات روح کی صفائی مقصود ہے **شعر** جاہیے تجکو اگر وصل صنم ٭ دلکو خالی غیر سے کر یکقلم ٭ **ع** بیحجابانہ درآ از در کاشانۂ ما ٭ کہ کسے نیست بجز درد تو در خانۂ ما -

جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے اسکا گہر دوزخ ہے

حدیث فرمایا مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ ترجمہ جسکے قریب میرا ذکر ہو اور وہ مجھپر درود نہ پڑہے اور اسی حالت میں مر جاوے پس داخل ہوگا دوزخ میں اور بعض روایت میں ایسا بھی آیا ہے فَقَدْ جَفَانِي پس تحقیق اُسنے مجھپر ظلم کیا **حکایت** مالک بن دینار رضی اللہ عنہ ایک پڑوسی کے پاس گئے وہ اُسوقت حالت نزاع میں تہا اُسکو سخت تکلیف ہو رہی تہی ..... مالک نے اُس سے کہا کہ تمہارا کیا حال ہے اُسنے کہا دو پہاڑ آگ کے میرے سامنے موجود ہیں مجھے اُنپر زبردستی چڑہایا جاتا ہے

جاتا ہے میں نے کہا تو نے ایسا کیا بدعمل کیا تہا کہ جسکے مواخذہ میں تجھے یہ سزا دیجاتی ہے کہا
وقت ذکر نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں درود نہیں بہیجا کرتا تہا اسلیئے یہ عذاب ہو رہا ہے **حدیث**
وشقی ذکرہ عندہ فلم یصل علی ترجمہ یعنی بدترین لوگونکا وہ شخص ہے کہ میں اسکے سامنے مذکور
ہوں اور وہ مجہپر درود نہ بہیجے **حکایت** نقل ہے کہ ایک شخص مر گیا اور اسکی بہتر جگہہ قبر کہودی
گئی ہر ایک قبر میں سانپ نکلا۔ ناچار وہ سانپ قدرت خدا سے گویا ہوا کہ میں اسکا عمل بد ہوں
تم لوگ کہاں تک قبریں کہودوگے لوگوں نے کہا یہ کیا عمل بد کیا کرتا تہا۔ کہا جس وقت کوئی اسکے روبرو
حضرت کا نام لیتا تہا یہ درود نہیں بہیجتا تہا۔ اسلیئے اسپر خدا نے مجہے مسلط کیا ہے میں اسکو عذاب
دونگا تم اسکے لیئے کیا کر سکتے ہو لوگوں نے ناچار ہو کر اسکو اسی قبر میں دفن کیا **حدیث** فرمایا ہے البخیل
من ذکرہ عندہ فلم یصل علی ترجمہ یعنی بڑا بخیل وہ شخص ہے کہ میرا ذکر کیا جائے نزدیک
اسکے اور وہ مجہپر درود نہ بہیجے۔ اور یہ بہی فرمایا ہے **ومن لم یصل علی فانی بری منہ ترجمہ**
یعنی جسنے مجہپر درود نہ بہیجا اس سے میں بری الذمہ ہوں مجہے اس سے کچھہ کام نہیں **حکایت** نقل ہے
کہ ایک شخص کو بہتر جگہہ قبر میں دفن کیا مگر زمین نے اسکو قبول نکیا یعنی قبر سے باہر پہینکدیا غیب سے آواز
آئی کہ یہ ہمارے حبیب کے نام سے بخل رکہتا تہا قبر کیا اسکو جانور تک قبول نہ کریگا تم بہی اسکو ایسے ہی
پہینکدو عیاذاً باللہ **فقیر** کہتا ہے کہ جس امر میں حقتعالے سبحانہ نے مومنین کو درود پڑہنے کی ہدایت
فرمائے کہ سبب بہبودی دنیا اور وسیلہ آخرت اسی میں ہے پہر ہمارا غفلت کرنا سعادت دارین سے محروم ہونا ہے اسلئے
فرمایا حضرت نے کہ بعضے لوگ میری امت میں سے بہشت کے جانیکا رستہ بہول جائینگے۔ صحابہ نے عرض کیا
وہ کون ہونگے یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ ہونگے جو میرا نام سنتے تہے اور مجہپر درود نہیں بہیجتے تہے پس یہاں تک
ہر فرد بشر خیال کرے کہ ہمارے رسول اللہ کی کیا شان ہے **وما علینا الا البلاغ** محبت کرنیوالو
نے حضور سے ایک بڑے فخر سے محبت کی اور وقت نام لینے کے درود شریف بہیجا۔ الحمد للہ فی زماننا
دین پہ ایسے دیندار حامی اسلام کہ انکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت
انکو اللہ رسول کی رضا جوئی کا خیال رہتا ہے اور حضرت پر ہر وقت درود شریف بہیجتے رہتے

ہیں اور جسوقت نام آتا ہے تو قربان ہوجاتے ہیں انکو فضل الناس ہی کہا جاے تو درست ہے انکا نام نامی میں اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا رہے ۔ چنانچہ حضرت عالیجناب صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی فضل الکرام اشرف العظام ڈپٹی انسپکٹر شمس الدین خان صاحب لوہی ستعینہ سونی پت دام اقبالہ ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں اُنکا بیان دشوار ہے ۔ آپ بڑے پابند صوم وصلوۃ ۔ دیندار ۔ سیر چشم ۔ نیکنام متواضع ۔ منکسر المزاج ۔ شریف نواز ۔ عالی خاندان مسکین پرور ۔ عادل ۔ آنکھہ میں حیا و شرم بہت ہے بڑے فیاض ۔ مخیر ۔ خدا ترس ۔ رحمدل ۔ قدردان علما ۔ صادق الوعد ۔ متین ۔ صاحب وجاہت و وقار ۔ برتاؤ آپکا نہایت عمدہ ۔ آپ بڑے اعلےٰ درجہ کے خلیق ہیں ۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ۔ طبیعت ہمیشہ سے بتواضع وتکریم آمادہ ہے بہرکیف آپکا دم غنیمت ہے ایسوں کا ہونا فی زمانا رونق اسلام ہے فقیر ہی خانصاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ

بیان ثمرہ محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا باعث نجات کا ہے چنانچہ خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ یعنی مومن کامل نہیں ہوتا جبتک عزیز نہ رکھے مجھکو زیادہ اپنی مال اور اولاد اور ماں باپ اور ساری دنیا سے حدیث لکھا ہے کہ ایک صحابی نے آنحضرت صلعم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں کب پورا مسلمان ہونگا فرمایا جسوقت تو دوست رکھے اللہ کو التماس کیا کس چیز سے پہچانی جاے دوستی اللہ کی فرمایا جبتو دوست رکھے اللہ کے رسول کو یعنی نشانی دوستی اللہ کی محبت رسول ہے بیشک جو لوگ کہ محبت رسول میں قوی ہیں ایمان بھی اُنکا قوی ہے اور جو لوگ کہ انکی محبت میں ضعیف ہیں اُنکا ایمان بھی ضعیف ہے پھر تین بار فرمایا الا لا ایمان لمن لا محبتہ لہٗ یعنی ہرگز اُسکو ایمان کامل نصیب نہوگا جسکو رسول کے ساتھ

محبت تھی حضرت کی محبت اہل مکہ و مدینہ کے دلمیں ایسی سما گئی تھی **حکایت لطیف** نقل ہے
کہ ایک عورت مدنی ہر روز حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر دیدار فیض آثار سے مشرف ہوا کرتی تھی جس روز
حضور کو نہ پاتی تو دیوانونکی طرح پھرتی لکھا ہے ایک روز وہ عورت جو آئی تو حضور کو نہ پایا ایک صحابی اُس وقت
موجود تھے اُنھونے کہا کہ اے عورت تو ہمارے رسول خدا کو دوست رکھتی ہے اُسنے کہا ہاں۔ اُس صحابی نے اُسوقت
بطور امتحان یہ کہا کہ اگر تو ہمارے رسول خدا کو دوست رکھتی ہے تو اپنے چہرہ سے نقاب کو اُتار ڈال اُس
عورت نے اُسیوقت اپنے چہرہ سے نقاب دور کر دیا اور کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جان و مال تصدق ہے
غرض وہ عورت اپنے گھر گئی اور اپنے خاوند سے یہ کیفیت بیان کی کہ مجھسے خیانت ہوئی ہے معاف فرمائیے اُسکے
خاوند نے کہا کہ اگر تو عاشق رسول اللہ ہے تو میرے کہنے سے اس تنور گرم میں گرجا خیانت معاف
کر دونگا اُس اللہ کی بندی نے اُسکے کہنے کی تعمیل کی دل میں خیال تھا کہ تیرے حبیب کی محبت میں جاتی تھی
ہوں غرض اللہ نے اُسکو آگ سے محفوظ رکھا تھوڑی دیر کے بعد اُسکے خاوند نے دلمیں خیال کیا کہ دیکھوں اسکا عشق و
محبت سچا تھا یا جھوٹا تنور میں جو دیکھا تو عورت کو صحیح و سالم پایا بڑی خوشی سے اُسکو نکالا اور حضرت کی خدمت
میں حاضر ہو کر سارا حال عرض کیا حضرت سنا کئے اور فرمایا میرے محب پر اللہ نے دوزخ کو بھی حرام کر دیا
ہے تو کیا آگ ہے **سبحان اللہ** کیا محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

بیان عشاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الجنة تشتاق الی خمس نفر من صلے
علی حبیب الرحمن و تالی القرآن و حافظ اللسان و مطعم الجیعان و مکسی العریان
ترجمہ یعنی البتہ جنت اشتیاق رکھتی ہے پانچ شخصونکا اوّل جو کوئی درود بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم پر (یعنی خلوص نیتی سے) **لکھا ہے** کہ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک آدمی کو
چوری کی تہمت میں گرفتار کیا اور گواہوں نے حضور کے روبرو گواہی دی کہ یہ چور ہے حضور کی عدالت حشمت
سے حکم ہوا کہ اسکا ہاتھ کاٹ دو وہاں پر ایک شتر بھی کھڑا تھا قدرت خدا سے گویا ہو کر حضرت کی خدمت
میں عرض کیا لا تقطعوا یدہ فانہ لیس بسارق اسکا ہاتھ مت کاٹو یہ چور نہیں ہے فرمایا حضرت نے

اس شخص نے کیا عمل کیا ہے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر درود شریف پڑھا کرتا ہوں **حکایت** منقول
ہے کہ ایک عالم وقت نے ایک شب خیالات موت اور حالات قبر اور عبور پل صراط اور عذاب دوزخ اور دیدار
خدا اور اپنے وسیلہ نجات میں غور کیا کہ کونسا میرا عمل قابل ایسکے ہے کہ اُسکو وسیلہ نجات خیال کروں اول
تو اُسنے اپنی نماز اور قیام شب میں فکر کیا مگر بنظر غور و انصاف جو خیال کیا تو ایک سجدہ بھی جناب احدیت میں
قابل قبولیت نہ پایا پھر روزہ کیطرف فکر کیا اُسکو بھی محض فاقہ پایا پھر اپنے حج اور علم کیطرف غور کیا تو ان
دونوں کو بھی شہرت پایا اسی طرح اپنے جس عمل کو خیال کرتا تھا قابل خدا کے نہ پاتا تھا بیساختہ رو پڑا
غیب سے ایک آواز دل نواز سُنی کہ مولوی صاحب تم محبت سے ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو
اس سے زیادہ کوئی وسیلہ نہ پاؤ گے آخر مولوی صاحب نے درود پڑھا اور اُسی فکر میں سو رہے تو عالم رویا میں
کیا دیکھتے ہیں کہ میں مر گیا ہوں میرے اہل و عیال نے میرا جنازہ تیار کر کے قبرستان میں مجھے دفن کیا ناگاہ منکر نکیر
گرز آتشیں لئے ہاتھ میں قبر میں آئے اور مجھ سے سوال کیا۔ من ربک ومن نبیک ودینک و
اسلامک وقرآنک ورجلک یعنی تیرا خدا اور تیرا نبی کون ہے اور تیرا دین و اسلام کیا ہے تو
قرآن سے بھی واقف ہے کونسا رجل ہے کہ تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ یہ جواب دینے سے حیران ہے
لیکن کیا دیکھتا ہے کہ ایک بزرگ نورانی چہرہ کے میری قبر میں نمودار ہوئے اُس بزرگ نے اُن فرشتوں سے کہا کہ
تم بدخلقی سے سوال کرتے ہو اور اسکو یہ معلوم نہیں کہ میں کہاں آگیا ہوں ابھی تک اسکی موت کی تلخی نہیں گئی
ورنہ یہ ابھی کہتا تھا کہ خدا میرا وحدہ لاشریک ہے نبی میرا محمد رسول اللہ ہے دین میرا اسلام ہے قرآن سے میں نے
یہ معلوم کیا اور رجل سے مراد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جبکہ یہ تقریر اُس مرد نورانی
چہرہ کی اُس مردہ کے کان میں پہنچی تو اُسنے یہ سب تقریر فرشتوں کے روبرو بیان کی منکر نے کہا یہ
قابل نجات ہے کہ اُسنے جواب معقول دیا نکیر نے کہا کہ نہیں اسنے اُس بزرگ کا قول نقل کیا ہے یہ بتلانا اُس
بزرگ کا ہے یہ مردہ قابل نجات نہیں منکر نے کہا اے نکیر تو نہیں جانتا یہ بزرگ محمد رسول اللہ ہیں
انکی خوشی اسی میں ہے کہ یہ جواب اسکا معقول ہو جاوے اسلئے کہ دنیا میں بہت انکو دوست رکھتا تھا اسلئے خدا نے
انکو بہت سا [illegible] کیا ہے اچھا ہے کہ اب سمجھا۔ سبحان اللہ کیا محبت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ عذاب قبر سے ایسی نجات ہو کہ فرشتے بھی حیران ہیں **فقیر** کہتا ہے کہ اے
بھائیو گور کی تنگی اور عذاب کا کچھ حال نہ پوچھو عیاذاً باللہ من ذلک مردہ کو قبر میں لٹا کر سینکڑوں من مٹی
کا انبار کر دیتے ہیں مردہ بیچارہ اسکے بار سے مطلقاً حرکت نہیں کر سکتا جب عزیز و اقارب بعد تجہیز و تکفین کے
واپس آتے ہیں تو دو فرشتے جنکا نام منکر نکیر ہے اُنکی کرنجی آنکھیں ہیبت ناک صورت ہوتی ہے اور گرز آتشیں
ہاتھ میں لیکر قبر میں واسطے سوال و جواب کے آتے ہیں اور نہایت غضب و غصہ سے پوچھتے ہیں کون ہے رب تیرا کیا ہے
دین تیرا تو کسکی امت ہے اور شبیہ آنحضرت کی دکھائی دیتی ہے اور کہتے ہیں تو انکے حق میں کیا کہتا ہے
سبحان اللہ اگر مردہ با ایمان ہے تو کہتا ہے یہی تو ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہی تو
غمخوار امت ہیں اور قبر میں سے اُٹھکر فدا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو جاتا ہی اور اگر مردہ دنیا سے
بے ایمان مرا ہے اور اسکو محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھی تو وہ اُسوقت شرمساری سے
دریائے ندامت میں ڈوب جاتا ہے اور افسوس کرتا ہے یَقُولُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ
سَبِیْلًا ۝ یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِی لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ۝ اُسوقت اُسکو حکم عذاب قبر کا ہوتا
ہے زمین اسطرح سے دبوچتی ہے کہ ادہر کی پسلیاں ادہر چور چور ہو جاتی ہیں اور دماغ کا گودا نتھنوں کی
راہ سے باہر نکل آتا ہے افسوس آ چند روزہ زندگی ناپائدار پر ایسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے
محبت نکی یہ عذاب اپنے پر لیا فاعتبروا یا اولی الابصار **فقیر کہتا ہے** بھائیو عبرت اور
افسوس کی بات کا ہی کہ جسوقت موت آ پہنچتی ہے اور ملک الموت آکر گلا دباتا ہی اُسوقت بندہ ہکا بکا سا
خاموش رہجاتا ہی اور تمام عزیز و اقارب بلکہ سارا جہان اُسکی نظر میں تیرہ و تاریک معلوم ہوتا ہے
کہ دن تھوڑا سا رہگیا اور سفر آخرت درپیش ہے منزل دور و دراز نہ دلیل تو نہ بغل میں توشہ جہاں جاتا ہے
وہاں کسی سے جان پہچان نہ یار نہ غمگسار نہ کوئی ساتھی اُسوقت مردہ کہتا ہے کہ کیا ہوئے ہمارے والدین
اور کہاں گئے وہ بھائی بیٹے جنکے واسطے دنیا میں طرح طرح کی ذلت و خواری اُٹھائی ہائے عجب طرح کا مخمصہ ہے
واحسرتا و امصیبتا۔ اگر مردہ عاشق خدا و رسول ہے تو آپ فرماتے ہیں اے ملک الموت یہ تو میرا عاشق زار ہے
اسنے حج کئے روزہ رکھے زکوٰۃ دی نماز پڑھی درود شریف کی کثرت کی اسکی روح آسانی سے قبض

کرنا اور اگر مردہ عشق محمدی نہیں کہتا خدا اور رسول کو نہیں پہچانتا تو نہایت مشکل اور سختی سے
قبض روح ہوتی ہے **طبرانی** سے روایت ہے کہ جب میت کو غسل دیتے ہیں تب وہ کہتا ہے اے میرے بہائیو
میرے عزیزو میرے بدن کو زور سے نہ ملو میرا بدن سختی جانکنی سے بالکل چور ہو گیا ہے اور جس وقت کفنا تے
ہیں تو کہتا ہے اے میرے عزیزو مجھے زور سے کفن نہ پہناؤ میری ہڈی ہڈی پسلی پسلی جان کنی سے چور
چور ہیں جب مردہ کا منہ چہپا چکتے ہیں اور لیجانیکا قصد کرتے ہیں تو وہ بیچارہ مصیبت کا مارا کہتا ہے
کہ میرے عزیزو تم لوگونکو میں نے تمام عمر ہزاروں مکر و فریب کما کما کر کھلایا اور مفت عمر عزیز اپنی
تمہاری رفاقت میں بسر کی اب میں تمسے رخصت ہوتا ہوں مجہسے قیامت ملاقات ہوگی سو عجب حسرت
کا مقام ہے کہ یہاں تو نفسی نفسی کا معاملہ ہوتا ہے اور اُدہر جورو مال و اسباب دیکہکر قفل لگاتی ہے
دیکہو یہ کیا **مقام عبرت** ہے کہ جسکا سارا کمایا اور جمع کیا ہوا ہوتا ہے اُسکے ساتہ ایک
حبہ بہی نہیں جاتا ہے اور نہ کام آتا ہے اگر ساتہ جاتا ہے تو محبت رسولؐ خدا کی جاتی ہے ۔ مقصود
ہمارا آنا دنیا میں اسلئے ہے کہ محبت خدا اور رسول پیدا کریں یہی کام آئیگی **حکایت** نقل ہے کہ حضرت
حسن بصری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے چند آدمیونکو دیکہا کہ ایک جنازہ کو اٹہائے
ہوئے جاتے ہیں اُنکے سوا اور کوئی جنازہ کے ساتہ نہ تہا میں نے پوچہا کہ یہ شخص اہل برادری نہیں ہے
اُنہوں نے کہا کیوں نہیں پہر میں نے کہا اسکے ساتہ لوگ کیوں نہیں ہیں اُنہوں نے کہا یہ شخص
نہایت درجہ کا گنہگار رہتا فسق و فجور اسکا تا حیات میں شہرت پا گیا تہا اسلئے لوگوں نے اس سے
نفرت کی جب آپ نے یہ سنا تو کہا کہ یہ شخص قابل رحم ہے آپ نے جنازہ اُٹہا لیا اور جناب باری میں
اُسکے لئے دعا کرنی شروع کی یا الٰہی یہ تیری لونڈیکا جنا ہوا ہے یہ قابل رحم ہے اب تو اسکو
بخشدے یہی کہتے ہوئے قبرستان میں پہنچے اور کہہ قبر اپنے ہی کہودی سینہ جو آیا اُسکی قبر میں لیٹے
اس خیال سے کہ حضرت فاطمہ کا سینہ حضرت علی سے لگا ہے اور حضرت علی کے سینہ سے میں بہی
مشرف ہوا ہوں میرا سینہ قبر میں لگے تو شاید ہے خدا اسکی برکت سے اُسکو بخشدے ایسے خیال
کرکے آپ نے اُسکے جنازہ کی نماز پڑہی اور اُسکو قبر میں کہا اور فرمایا بسم اللہ و باللہ علی ملت

رسول اللہ اور یہ آیت پڑہی منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخری
بعد دفن کے میں ایک درخت کے سایہ میں جاکر سو رہا خواب میں دیکہا کہ دو فرشتے آسمان سے اُترے اور اُسکی قبر کو بہاڑا
ایک فرشتہ قبر میں اُترا اور دوسرے فرشتے سے کہا تو اِسکو اہل نار سے لکہہ اسکا کوئی عضو ایسا نہیں کہ معاصی سے
سالم ہو باہر والے نے اُس سے کہا کہ بہائی تو جلدی نکر اسکی آنکہوں کو جانچ اُسنے کہا میں جانچ چکا اللہ
عزوجل کے محارم کیطرف دیکہنے سے بہری ہوئی ہیں۔ اُسنے کہا اِسکے کانوں کا امتحان کر۔ اُسنے کہا میں انکا
بہی امتحان کر چکا فواحش اور منکرات کے سننے سے بہرے ہوئے ہیں۔ اُسنے کہا اسکی زبان کا امتحان کر اُسنے کہا میں
اسکا بہی امتحان کر چکا ممنوعات امور تامین خوض کرنیکی ساتہ بہری ہوئی ہے اُسنے کہا اسکے ہاتہوں کا امتحان کر اُسنے
کہا میں انکا بہی امتحان کر چکا لذات اور شہوات حرام کے ساتہ بہرے ہوئے ہیں۔ اُسنے کہا اسکے پاؤں کا امتحان کر
اُسنے کہا میں انکا بہی امتحان کر چکا مذموم کاموں اور نجاستوں میں سعی کرنیکے ساتہ بہرے ہوئے ہیں۔ اُسنے
کہا پہر بہائی جلدی نکر دل کو دیکہہ اُسنے کہا میں نے دل کو بہی دیکہا وہ بہی ممنوعات سے لبریز ہے اُسنے کہا
اسکو اہل نار میں لکہہ۔ باہر والے فرشتہ نے کہا تو ٹہر جا میں خود اسکی قبر میں آکر دیکہتا ہوں یہ قبر میں گیا
اور اسکے دل کو دیکہا اور کہا میں نے اسکے دل کا امتحان کیا ایمان سے بہرا ہوا پایا کہ اسکے دل میں نبی عربی کی محبت
پاتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ اسکے دل میں ایمان نہیں اُسنے کہا کہ ایمان کہاں ہے کیا بہائی محبت رسول اللہ ایمان
نہیں ہے اور کیا ہے اُسنے کہا کوئی ثبوت پیش کرو کہا میں یہ حدیث پیش کرتا ہوں قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ ومالہ وولدہ و
والدیہ والناس اجمعین ترجمہ یعنی مومن کامل نہیں ہے تاجبتک عزیز نہ رکہے مجکو زیادہ اپنی مال اور
اولاد اور ماں باپ اور ساری دنیا سے ان دونوں فرشتوں کی آپس میں بحث ہوئی ایک تو یہ کہتا تہا کہ محبت
رسول اللہ ایمان ہے دوسرا کہتا تہا یہ ایمان نہیں دونوں نے فیصلہ خدا سے چاہا حکم ہوا کہ بیشک ایمان محبت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس میت کو مغفور لکہو اور حسب وعدہ جنت میں پیش کرو سبحان اللہ
نبی کی محبت بہی ایسی ہی ہے بیشک دار مدار ایمان کا محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے جو چاہے
پیدا کرے چاہنے والوں نے حضرت کو کیسا کچہ چاہا صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین نے کیا کیا جان نثار

نہیں ہو سکتا کچھ بیان نہیں ہو سکتا الحمد للہ کہ فی زمانناہی ایسے ایسے دیندار مومنین عشاق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امرا صالحین جلیل القدر بھی موجود ہیں کہ جنکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے میں بھی انکا نام نامی نہایت فخر سے اپنی تفسیر میں درج کر کے اپنے نامہ اعمال کو حسنات سے پُر کرتا ہوں کہ نام نامی کو ہمیشہ بقا ہے - چنانچہ حضرت عالی جناب ممدوح الالقاب بدر الصلحا و قار الامراء حامی دین متین منشی حمید الدین صاحب بہادر رئیس اعظم قصبہ سنبھل دام اقبالہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن و خوبی کو جو وزن کیا تو ایک سے ایک برتر پایا - قصبہ سنبھل کی دینداری ماشاء اللہ بڑی تعریف کے قابل ہے - آپ بڑے دیندار اعلےٰ درجہ کے متقی - مومن - بڑے پابند صوم و صلوٰۃ - عابد - مرتاض - عاشق رسول اللہ تلاوت قرآن مجید - و اوراد نہ سفر میں ترک ہوتے ہیں نہ حضر میں - چاشت - اشراق و تہجد سب ادا کرتے ہیں - سیر چشم دریا دل مروت - باذل - فیاض - کوئی سائل انکے دروازہ سے خالی نہیں جاتا ہے - بڑے دوست شریف نواز - دستگیر بیکسان - سخی - مسکین پرور - آپ بڑے سخنور - اور سخن سنج - اور سخندان ہیں - آپ شعر گویوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی سے سلوک کرتے ہیں - آپکا برتاؤ عمدہ - قدر دان علما فقرا ہیں - آپ حضرت عالیجناب بدر الصلحا زبدۃ العلما مولانا مخدومنا مولوی محمد قاسم علیہ الرحمہ کے مرید ہیں - آپ بڑے حلیم - خدا ترس - متواضع - منکسر المزاج - نیک نام - آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے - سیر اور منہ والی کیطرف نظر شفقت ہر کہ و مہ آپکی لطف و کرم کا محتاج ہے - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع و کشادہ ہے فی زماننا سنبھل کیا آپ ہندوستان میں مغتنمات سے ہیں اصلح یہی رسول ہی زیب و زینت اسلام ہے فقیر بھی بکسی ممدوح الاوصاف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے

طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ

اہل محبت کی آپس میں گفتگو اور تحقیق

حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی سے روایت ہے کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلعم آپ البتہ محبوب تر ہیں نزدیک میرے جان میری سے اور اہل میرے سے اور فرزندوں میرے

سے

سے میں گھبرا جاتا ہوں پس یاد کرتا ہوں آپ کو پس نہیں صبر کرتا میں یہانتک کہ آتا ہوں میں آپکی حضور میں
اور دیکھتا ہوں آپکو اور جب یاد کرتا ہوں میں اپنی موت کو اور موت آپکی کو تو خیال کرتا ہوں کہ آپ جنت اعلےٰ
میں ہونگے ساتھ نبیوں اولوالعزم کے اگر داخل ہوا بہشت میں میں بھی تو ڈرتا ہوں اس سے کہ نہیں دیکھونگا آپکو
اسکا جواب حضور نے نہیں دیا یہانتک کہ اتری یہ آیہ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ
أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا
ترجمہ جو اطاعت کی اللہ کی اور رسول کی پس وہ ساتھ ہے اُن لوگوں کے ہونگے انعام کیا اللہ نے اُن پر
وہ نبی ہیں اور صدیق ہیں اور شہید ہیں اور صالحین ہیں اور یہ اچھے رفیق ہیں **فقیر کہتا ہے** اُس شخص کو
کیا خوشی ہوئی ہوگی یہانتک کہ ہم لوگوں کی زبان پر بھی محض اس آیت کے پڑھنے سے اور اس حدیث کے
سُننے سے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ وبحمدہ جاری ہوگیا۔ محبت سے اُن لوگوں کو ایسے لوگوں کی
خصوصاً جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت حاصل ہوئی محبت ایک عجب چیز ہے کہ یہ محب کو
محبوب تک پہنچاتی ہے۔ جاؤ سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرو بیشک ہمکو جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کردیگی۔ اَللّٰهُمَّ احْشُرْنَا مَعَ النَّبِيِّينَ خصوصاً جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و صدیقین و شہدا و صالحین۔ کیونکہ اچھے لوگوں کی ہمنشینی صلحا اور علما کی نفع دیتی ہے دنیا اور آخرت میں
شعر صحبت صالح ترا صالح کند ؛ صحبت طالح ترا طالح کند ؛ صحابہ کرام صحبت انبیا علیہم السلام اور تربیت
انکی سے اُس درجہ علےٰ کو پہنچے کہ خطاب صدیق پاگئے جیسے کہ صحابہ میں ابوبکر صدیق اور تابعین اور تبع تابعین
اور اُنکی بعد ہزارہا صدیق گذرے کہ جنکے فیوض و انوار نے ایک عالم کو منور کر رکھا ہے۔ معلوم ہوا کہ عالم الغیب
سے یہ صراط مستقیم اول انبیا کو عطا ہوا بعد انکے اُنکا پرتو صدیقوں پر پڑا اور اُنکا شہیدوں پر اور اُنکا
صالحین پر۔ پس محبت رکھنا انبیا و صدیقین اور شہیدوں اور صلحا سے باعث دخول جنت کا ہے جو صاحب جنت
چاہیں صلحا کی صحبت اختیار کریں انکا برخلاف جو کریگا اپنی مطلب سے نامراد رہیگا جیسا کہ اس حدیث سے
واضح ہے عن ابن مسعود قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ
کیف تقول فی رجل احب قوما ولم یلحق بہم فقال المرء مع من احب متفق علیہ

مترجمہ روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں اُس شخص کے حق میں کہ وہ دوست رکھتا ہو ایک قوم کو یعنی علمار و صلحا سے محبت رکھتا ہو اور نہیں پہنچا انکی صحبت میں یعنی اُنکے علم و عمل کو نہیں پہنچا فرمایا حضرت نے وہ شخص ساتھ اُسکے ہے جسکو وہ دوست رکھتا ہے (اسکو بخاری اور مسلم نے نقل کیا) یعنی حشر کیا جاویگا ساتھ محبوب اپنے کے اور ہوگا رفیق اُسکا ساتھ اُسکے پس اعتقاد رکھنا اچھے لوگوں سے اُنکی معیت کا باعث ہی اسمیں بشارت ہے دوستداروں صلحاء اور علما اور اتقیا اور اولیاء کو امید ہے کہ قیامت کے دن اُنکے زمرہ میں ہونگے اور اُنکے ساتھ ہونگے انشا اللہ تعالے الحمد للہ فی زمانہا بھی ایسے لیسے اللہ کے نیک بندے دیندار مومن امراء صالحین جلیل القدر میں سے موجود ہیں کہ بزرگان دین سے نہایت خوش عقیدہ اور محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر وقت زباں تر رہتے ہیں اللہ تعالے انکا حشر اولیاء صالحین اور علماء اور اتقیا اور انبیاء علیہ السلام خصوصاً جناب رسولخدا کے ساتھ کرے میں بھی انکا نام نامی بڑی خوشی اور فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا رہے آمین چنانچہ **حضرت عالیجناب افتخار الامرا** جامع صفات پسندیدہ مستجمع اوصاف حمیدہ یگانہ عمائد روزگار رسیدہ سندی اولاد علی آل نبی حضرت **محمد نذیر** صاحب انسپکٹر گوڑگانوہ خلف الرشید حضرت مخدومنا سید عابد علی صاحب دام اقبالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں اُنکا بیان دشوار ہے۔ آپ نہایت خدا ترس۔ رحمدل۔ حامی اسلام۔ محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پابند صوم و صلوۃ۔ امین متین۔ آپ بڑے فیاض۔ باذل۔ سخی۔ آنکھ میں حیار و شرم بہت ہے۔ آپ جوان صالح نیکنام خوش عقیدہ۔ بڑے صاحب مروت۔ علمار فقرار سے بڑی انکساری اور تواضع سے پیش آتے ہیں۔ برتاؤ آپکا عمدہ۔ آپ نہایت خوشرو اور حسینہ ہیں۔ عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے ہراوقے والے کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ دمہ آپکے لطف وکرم کا مداح ہے سچ تو یہ ہی کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے آپ امیر ابن امیر ہیں۔ آپکا دم انکو غنیمت ہے **فقیر** بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طیبہم اللہ تُمْلَتُكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَذَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ

حضرت عالیجناب بدر الصلحا شیخ فخر الدین صاحب سوداگر دام اقبالہ

شیخصاحب کے اوصاف بیان نہیں ہو سکتے - حضرت کا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے - طبیعت ہمیشہ سے تواضع و تکریم آمادہ ہے - جو سائل دروازہ پر گیا محروم نہیں آیا - آپ اعلے درجہ کے مخیر ہیں اچھے لوگوں سے بہت صحبت ہے - علمار فضلار صلحا و اتقیا و فقرا پر جان نثار ہیں - مال کی تو کیا حقیقت ہے - آپکے جلسہ میں اکثر تذکرہ صالحین رہتا ہے شیخصاحب عشاق رسول اللہ ہیں - سوداگروں میں اسوقت ایسا ہونا مغتنمات سے ہے آپکے والد بھی بڑے نیکنام ہیں **فقیر** بھی شیخصاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا اللہ انکا حشر بھی نیک لوگوں کے ساتھ کیجو - آمین - عَنْ اَنَسٍ اِنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ وَیْلَکَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَھَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَھَا اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَاَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَھُمْ بِھَا (متفق علیہ) **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کب قیامت ہوگی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وائے تجکو کیا تیار کیا تو نے قیامت کیلیے اعمال صالحہ سے اسکو دریافت کرتا ہے کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کبہی ہو وے اسنے عرض کیا نہیں تیار کیا میں نے اسکے لئے کچہہ مگر دوست رکہتا ہوں میں خدا اور رسول کو فرمایا حضرت نے تو اسکے ساتہ ہوگا جسکو تو دوست رکہتا ہے - انس کہتے ہیں کہ میں نے ایسی خوشی ہوتے نہیں دیکہا مسلمانوں کو ساتہ کسی چیز کے پیچہے اسلام کے جیسے کہ اب خوش ہوے ساتہ اس کلمہ کے اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا - بیشک یہ مقام خوشی کا ہے اللہ اور رسول کو دوست رکہنا ایسا ہی ہوتا ہے اسوقت بہی اللہ کے بندے دیندار اخیار و ابرار امرا صالحین اور رؤسا جلیل القدر ہیں موجود ہیں کہ اللہ و رسول کی محبت نے انپر ایسا غلبہ کیا ہے کہ بجا آوری احکام اسلام میں اپنے نفس کی خواہشوں کو بمقابلہ اللہ و رسول بالکل مٹا دیا ہر وقت انکو اللہ رسول کی رضا جوئی کا خیال رہتا ہے میں بہی انکا نام نامی ایک بڑی خوشی اور فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں چنانچہ **حضرت عالیجناب صدر الامرا بدر الصلحا** رئیس المسلمین عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و اجلال حاتم کرم

سکندر دوراں رستم صفت نوشیرواں زماں **نواب عظمت علیخاں صاحب** بہادر
رئیس اعظم کرنال دام اجلالہ انکی کیا کیا خوبیاں بیان کیجاویں - آپ نہایت دیندار پابند صوم وصلوۃ
آپ بڑے متواضع حضرت کی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم کا جہان کے دل سے بھلا دیا
اسخیاں آپکی گہر بارسے عرق آلود انفعال ہے اور دریا آپکے جود وکرم سے مالامال ہے - آپ
بڑے اعلیٰ درجہ کے عادل اور منصف ہیں عدل وانصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے آپکی عدالت
گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیروان مٹا دیا - آپ اعلیٰ درجہ کے متقی وپرہیزگار - مستشرح
از عشاق رسول اللہ بڑے فیاض باذل سخی شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک
ہوتے ہیں - آنکھوں میں حیا وشرم بہت ہے - آپکے دم سے اسلام کو بڑی تقویت ہے - علماء کے آپ
قدرداں ہیں صالحین سے آپ اچھی طرح سے پیش آتے ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ
ہے طبیعت ہمیشہ سے تواضع وتکریم آمادہ ہے فی زماننا نواب صاحب موصوف کا دم بہت غنیمت ہے
سچ تو یہ ہے ایسوں ہی سے زیب زینت اسلام ہے - فقیر ہی رئیس اعظم کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے طہّرَ اللہُ قَلْبَکَ فِی قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَکّٰی عَمَلَکَ فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ -
حکایت لطیف نقل ہے کہ حضرت امام مالکؒ کی روایت کرتے ہیں کہ یہ بزرگ اعلیٰ درجہ
کے عاشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تھے انکو جناب رسول خدا سے بہت محبت تھی اور علم حدیث میں
آپ اول درجہ کے محدث تھے اگر آپکو رئیس المحدثین بھی کہا جائے تو بجا ہے یہ بزرگ تابعین میں سے ہیں اور
مدینہ میں آپ اہل دول میں شمار ہوتے تھے لکھا ہے کہ آپکے گھوڑوں تک میں سونے کی زنجیریں
سجا رسیوں کے رہتی تہیں - باوجودیکہ آپ پر حج فرض تہا لیکن آپ مدینہ کو نہیں چھوڑتے تھے
اکثر لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ حج کیوں نہیں کرتے آپ حضرت کا خلاف کرتے ہیں آپ سکے جواب
میں فرمایا کرتے کہ میں ایک بات کا منتظر ہوں اگر وہ بات ظہور میں آگئی تو میں آج ہی حج کو تیار ہوں
لوگوں نے کہا کہ وہ کیا بات ہے جسکے آپ منتظر ہیں آپ نے فرمایا اگر میں حج کو گیا اور وہیں مرگیا تو
پھر میں اپنے محبوب کا مدینہ کہاں پاؤنگا سبحان اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکو اسدرجہ محبت تھی

لکھاہے کہ اسی رات حضرت امام مالک کو خواب میں حضرت رسول اکرم کی زیارت ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا مالک تیرا اس بات کا میں ضامن ہوں کہ توجہ کر کے یہاں ہی آجاویگا اور تو میرے ہی مدینہ میں مریگا اور تیرا ایسا خاتمہ ہوگا امام صاحب حسب الارشاد حضور کے مکہ شریف میں تشریف لائے لکھاہے جب آپ داخلی میں داخل ہوئے اور آپ نے اللہم لبیک باآواز بلند کہا اور دل میں خیال آیا کہ شاید یہ میرا حج اور یہ کہنا جناب باری میں قبول ہوا ہے یا نہیں غیب سے آواز آئی کہ بھلا امام صاحب جو شخص ہمارے حبیب ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے آیا ہو اُسکا حج کیونکر نہ قبول کریں اُسکا حج قبول اور اللہم لبیک ہم تمہاری سُن چکے ہیں **فقیر** کہتا ہے کہ اللہ تعالے کو اُن لوگوں کی کیا خاطر تھی جو اللہ کے پیارے بندے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں۔ امام مالک کو حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے کسقدر محبت تھی لکھاہے کہ یہ بزرگ بیس برس مدینہ منورہ میں پا برہنہ پھرے اس خیال سے کہ میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں پر قدم رکھا ہوگا **سبحان اللہ** کیا آداب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دل میں سما گیا تھا۔ کہ میرے رسولخدا یہاں پر پھرے ہونگے پھر میں یہاں جوتیاں پہنکر پھروں یا اللہ ہمکو بھی ایسی محبت رسولخدا کی عطا کر۔ الحمد للہ اسوقت بھی ایسی محب رسولخدا امرا صالحین اور رؤسا عظام ابرار میں سے موجود ہیں کہ جنکے دلمیں ایسا آداب رسول اللہ سما گیا ہے کہ جسوقت نام مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتا ہے جان و مال اسنام پاک پر فدا ہے۔ **میں** بھی بڑے فخر سے نام نامی گرامی اُنکا اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا ہے **چنانچہ** حضرت عالیجناب صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیر فرشتہ صورت بدر الصلحا صدر الامرا منشی **محمد امام صاحب** تحصیلدار چاندپور ضلع بجنور خلف الرشید جناب معلے القاب منشی محمد سلطان خانصاحب بہادر مرحوم مغفور جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات با برکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ آپ بڑے نیکنام۔ پابند صوم وصلوۃ۔ اور عالی خاندان ہیں۔ امین متین۔ بڑے فیاض۔ جو سائل دروازہ پر آیا خالی نہ گیا۔ بازل سخی۔ متواضع۔ منکسر المزاج مسکین پرور۔ آنکھ میں حیا اور شرم بہت ہے۔ نیکبخت۔ دوست پرست۔ سیر چشم۔ خداترس۔ رحمدل۔ بامروت آدمی ہیں نوجوان۔ خلق مجسم۔ خوشرو۔ شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک کرتے ہیں۔ انمار

فضلاء کے بڑے قدردان ہیں - نیتی - آپ کے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے اور شیرین بیانی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے اخلاق آپکا ابر دسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت متواضع و تکریم آمادہ ہے یہ حضرت ہمارے ذی عزت و معتقد دستہ مولانا مولوی حافظ محمد عبد القدوس صاحب قدسی دام مجلا کے داماد ہیں - آپ امیر ابن امیر ہیں - غریبوں اور مستغیثوں کے لئے اکسیر ہیں راقم کو بھی اس بندہ اراکین روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجہ غایت حاصل ہے اور انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت اسحال کیساتھ برتبہ نہایت ہے - فقیر بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ بہت ہے یا الٰہی حباب دریا فساد و چند ملک اور دریں اب اور آب میں موج باقی ہے ہمارے تحیہ سلدار صاحب موصوف کو گرداب فتنہ و فساد سے محفوظ اور اقبال روز افزوں کے شاداں و محفوظ رکھیو - بحرمۃ النبی صلعم و آلہ و اصحابہ - ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد **حکایت** ہے کہ ابو سعید رحمۃ اللہ نے کہا رابعہ رحمۃ اللہ نے ایک دن رباح قیسی کی طرف دیکھا کہ وہ اپنے کسی گھر کے چھوٹے بچے کو کمال محبت سے بوسہ دیتے ہیں رابعہ رحمۃ اللہ نے کہا کہ یا رباح ویحک تو اسکو دوست رکھتا ہے زیادہ کیا تجکو یہ حدیث رسول اللہ نہیں پہنچی ہے **حدیث** لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ مومن کامل نہیں ہوتا جب تک کہ عزیز رکھے مجکو زیادہ اپنے مال اور اولاد اور ماں باپ سے اور ساری دنیا سے بیان اس حدیث کے رابعہ نے کہا اے رباح تم نے ذائقہ ایمان نہیں چکھا ہے اور نہیں پہنچی تمکو یہ **حدیث** عن العباس بن عبد المطلب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولا رواہ مسلم ترجمہ ذائقہ چکھ لیا ایمان کا اس شخص نے جو راضی ہوا ساتھ اللہ کے از روے رب کے اور ساتھ اسلام کے از روے دین اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے از روے رسول کے یہ حدیث بیان کرکے رابعہ نے کہا یا رباح ہے کہ اے رباح مجھے لیکن تجکو سوا اللہ اور رسول کے کسی کی محبت نہیں رہی ہے رباح نے جبکہ یہ سنا تو غش کرکے گر پڑے اسی حالت میں حضرت کی رباح کو زیارت ہوئی آپنے فرمایا اے رباح رابعہ نے سچ کہا ہے اسکی تصدیق کیو اسطے خدا نے رحمت بناکر تیرے پاس بھیجا ہے حضور نے فرمایا **حدیث** لا یُؤمن اَحدکم حتی

اکون احب الیہ من نفسہ و مالہ و ولدہ و الناس اجمعین بعد اسکے حضرت نے فرمایا
اے رباح میں تیرے لئے خدا کیطرف سے ایک حسنۃ ہوں مرنے سے پہلے مجکو بہت دوست رکھیو پہر نجات پاویگا ورنہ
تو عذاب الٰہی میں مقہور ہو جاویگا اے رباح اگر تمام جہان مجکو دوست رکھتا تو خدا دوزخ کو ہرگز نہ پیدا کرتا اے
رباح مجہسے اب محبت پیدا کرو ورنہ حسرت لیجاویگا فقیر کہتا ہے بہائیو رسول اللہ کی محبت دل سے
پیدا کرو ورنہ ایمان نصیب ہوگا۔ الحمد للہ اسوقت بہی اللہ کے بندے مومن دیندار امراء صالحین ہیں آپ
اعلےٰ درجہ کے روسا موجود ہیں کہ جنکو درجات اللہ سے یہی تمنا ہے کہ یا اللہ محبت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عطا کر جنکا نام نامی ہیں بڑے فخر سے درج کرتا ہوں تا کہ نام نامی کو بقا رہے چنانچہ حضرت
عالیجناب بدر الصلحاء صدر العلماء گلدستہ حدیقہ دولت بلبل چمن حشمت مہر سپہر جاہ و ثروت
ماہ برج عظمت کوکب چرخ اجلال خورشید گردون اقبال عالی مرتبہ والاشان نواب رستم علیخان
صاحب بہادر رئیس اعظم کرنال دام اقبالہ۔ آپکی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ
سے ماپنا ہے۔ آپکی کمالات کا بیان ج الہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے۔ آپکی رفعت شان آسمان سے
ہم پہلو۔ اور آپکی رسائی تدبیر تقدیر کے ساتہ ہم بازو ہے۔ آپکی سخاوت نے قصہ حاتم کو طے کر دیا اور
آپکی ہمت مردانہ نے نام رستم کا صفحہ ہستی سے مٹا دیا باینہمہ اوصاف دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے
مروت اور تواضع حد سے زیادہ ہے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے دیندار۔ عاشق رسول اللہ۔ حامی اسلام پابند
صوم و صلوۃ۔ باذل۔ صاحب ثروت۔ ذی علم۔ چاشت اشراق و تہجد سب ادا کرتے ہیں۔ کوئی
سائل آپکے دروازہ سے خالی نہیں جاتا ہے۔ بڑے شریف نواز دستگیر بیکساں یتیمیں ہیں۔ ہر
ادنےٰ و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے۔ ارکان مروت آپ پر
ختم ہیں۔ آپکا دم فی زماننا بسا غنیمت ہے۔ آپکی ذات سے اسلام کو رونق ہے فقیر بہی نواب صاحب
موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک
فی عمل الاخیار۔ منشی احمد علی صاحب مصاحب خاص و آپ کے کارکن ہیں یہ حضرت بہی بڑے
دیندار۔ اور امین آدمی ہیں کلمہ خیر کہنے سے درگذر نہیں کرتے ایسے لائق آدمیونکا ملنا اس وقت

عنقا ہے غنیمت ہے۔ **سبحان اللہ** رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو کیا نعمت عظمےٰ عطا ہوئے ہیں اسواسطے خداوندکریم اپنی کلام پاک میں فرماتا ہے ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ **ترجمہ** پہر البتہ سوال کئے جاؤگے ان سب نعمتوں سے جو دنیا میں دی تہیں۔ اس آیت کے تحت میں مفسرین نے بہت کچھ لکہا ہے جسکا بیان کرنا اس مختصر تفسیر میں مشکل ہے ایک قول یہی لکہا ہے۔ کہ خداے تعالی قیامت کے دن اپنے بندوں سے سوال کریگا کہ ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمکو کسقدر نعمت عنایت کی تہی کہ جنکے دیکہنے سے آتش دوزخ حرام ہوے جنکی اطاعت کرنا اللہ کی اطاعت ہوئی تمنے ہمارے ایسے رسول کو غنیمت سمجہا **فقیر** کہتا ہے اے لوگو ہمارے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے **سنئے** حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اگر اژدہا ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی **دعا** سے مردہ زندہ ہوگیا تو کیا ہوا اعجاز محمدی میں عجب بات ہے وہ بات انمیں کہاں تم ہی غور کرو ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں جسکو تمام جہان جانتا ہے وہ کبہی کا سوکہا ہوا کہجور کی لکڑی کا ستون آپکی پشت مبارک کی لگنے کی برکت سے آپ کے فراق میں اور ذکر خدا کی موقوفی کے صدمہ سے چلایا۔ چنانچہ مولانا روم نے اپنی مثنوی میں اسکا قصہ اسطرح پر بیان کیا ہے کہ جسکے سننے سے عبرت ہوتی ہے۔

اشعار

استن حنانہ از ہجر رسول ؛ نالہ میکرد چوارباب عقول ؛ گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون ؛ گفت جانم در فراقت گشت خون ؛ مسندت من بودم از من تاختی ؛ بر سر ممبر تو مسند ساختی ؛ گفت خواہی کہ ترا نخل کنند ؛ شرقی و غربی از تو میوہ چینند ؛ یا دراں حقت ترا سرو کنند ؛ کہ تر و تازہ بمانی تا ابد ؛ گفت آنخواہم کہ دائم شد بقاش ؛ بشنو اے غافل کم از چوبے مباش ؛ **فقیر** کہتا ہے علیہ الرحمہ مولوی محمد شاہ صاحب محدث دہلوی سے یہ قصہ صحیح بخاری میں اسطرح پر پہونچا جسکا مختصر یہ ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں کہجور کا ایک درخت تہا آپ اسکے سہارے سے خطبہ پڑہا کرتے تہے جب ممبر تیار ہوا تو آپنے ممبر پر خطبہ شروع کیا ستون کے سہارا نہ لگایا تب تو وہ ایسی بیقراری سے رونے لگا جیسے دودہ پیتا بچہ ماں کے جدا ہونے سے بلبلاتا ہے۔ پہر تو ایسے درد کی آواز

چلا کر رویا کہ قریب پھٹنے کے ہوا اور مسجد گونج گئی اور لرزنے لگی اُسکے رونیکے اثر سے سب لوگ حاضرین بہی رونے لگے تب حضرت ذی مرتبے اُتر کر اُسپر اپنا ہاتہ مبارک رکہدیا تب وہ ستون اسطرح سسکیاں لینے لگا جیسے رونا ہوا بچہ ماں کی گود میں آکر سسکیاں لیتا ہے حضرت نے فرمایا قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ جسکے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر میں اسکو گلے نہ لگاتا تو قیامت تک یہ اسطرح میرے فراق محبت میں رویا کرتا۔ **اے لوگو عبرت کا مقام ہے کہ ستون حضور سے اسقدر محبت رکھے اور مسلمانوں کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسقدر غفلت ہو۔**

اشعار سنت شعار

درخت خشک کو دیکھو یہ کیا حب پیمبر ہے
نہو جسکو محبت اُنکی لکڑی سے بدتر ہے

رولا دو جب کہ لکڑی کو پیمبر کا جدا ہونا
نہ روے آدمی ہوکر تو اُس سے سنگ بہتر ہے

جسے الفت رسول اللہ کی سب سے زیادہ ہو
وہی پورا مسلماں ہوگیا قول پیمبر ہے

نبی کے حکم پر چلتا ہے جو ہر کام میں دل سے
درود مصطفے کا بہی زباں کو ورد اکثر ہے

یہی ہے حب پیمبر کی علامت اور سُن لینا
سدا اُسکے منہ سے نکلتا شوق دل سے ذکر سرور ہے

گریں آنسو نبی کے ذکر میں اور دل تڑپ جاوے
یہ عشق مصطفے کے درد کی پہچان اکثر ہے

خلاف سنت نبوی چہوڑے رسم دنیا کی
کرے دعوے محبت کا تو وہ کذاب ابتر ہے

یہ ساری الفتیں جہوٹی نہیں کچہہ کام آونگی
نبی کے عشق کا ثمرہ مگر در روز محشر ہے

ہمیں اُنہیں الٰہی دے ملا اپنی عنایت سے
جنہیں ہے عشق تیری ذات کا حب پیمبر ہے

نبی کی آل کا صدقہ بہی اصحاب کا اُنکی
خصوصاً جو ابوبکر و عمر عثمان و حیدر ہے

عذاب قبر و محشر سے خدا وندا بچا مجکو ؛
ملے وہاں جنت اعلے جو وہ فردوس انور ہے

اسوقت بہی ایسے ایسے دیندار عاشق رسول اللہ امراء صالحین اور روسار جلیل القدر میں موجود ہیں کہ جسوقت نام نامی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سنتے ہیں اُسیوقت درود شریف پڑھنا شروع کرتے ہیں اگر لیٹے ہوئے ہوتے ہیں تو نام نامی سُنکر جلد اُٹھ بیٹھتے ہیں میں بہی بڑے فخر سے انکا نام نامی یہی

کتاب میں درج کرتا ہوں چنانچہ **حضرت عالیجناب معلی القاب** سند آرای عز و
جلال جلوہ افزاے چار بالش مکنت و اقبال فخر خاندان شرف دودمان بخشی ولی محمد خاں صاحب
بہادر خلف الرشید بخشی بدر الدین خان صاحب بہادر مرحوم مغفور سابق بخشی ریاست نابہ دام اقبالہ اللہ تعالے
نے آپکو موجود مجاہد پیدا کیا ہے آپ اعلے درجہ کے دیندار اور محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آدا ے نماز
پانچوقتہ میں کمر بستہ ہیں بڑے خلیق - نیکنام - جوان صالح - نیک مزاج - سیر چشم - فیاض متواضع
ہیں کوئی سائل دروازہ سے محروم نہیں جاتا - امین متین با مروت آدمی ہیں دامن اخلاق
آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے ہر آنے والے کیطرف نظر فلاح
ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے - ارکان مروت آپ پر ختم ہیں - ماشاء اللہ چشم بد دور
عہدہ بخشی گری کی خدمت کو اس امانت محنت لیاقت ارادت سے انجام دیا ہے مہاراجہ صاحب
بہادر بھی آپ سے بہت خوش ہیں کیوں نہو آپ امیر ابن امیر ابن امیر ہیں - نامدار خلق اور ہمت
میں انتخاب - حلم و مروت میں لاجواب فی زمانا بخشی صاحب موصوف کا دم غنیمت ہے **فقیر** بھی بخشی صاحب
کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الہی **بخشی صاحب** کی عمر طویل اور دشمن ذلیل ہوں - **روایت**
ہے ابراہیم بن جنید رحمہ اللہ سے یہ کہتے ہیں میں نے سنا عثمان بن عمارہ سے کہا جس شخص کے دل میں اللہ اور
رسول کی محبت جم جاتی ہے اسکو نہ گرمی معلوم ہوتی ہے نہ سردی وہ اسی نام کے نشہ میں مسرور رہتا ہے
در حقیقت یہ عبادت خداے تعالی کی وہ امانت ہے کہ جسکا انا عرضنا الامانۃ علی السموات
والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان انہ کان ظلوما
جھولا ۵ میں اشارہ ہے سو یہ بوجھ بھاری بغیر کسی سہارے کے نہیں اٹھ سکتا پس تھکان اور واماندگی
دفع کرنے کے لئے پیشتر شربت حضوری کا پیالہ پلا دیا کہ اسکے نشہ اور سرور میں چور ہو کر دنیا و مافیہا
سے غافل ہو کر ہمہ تن عبادت میں مستغرق ہوجاے اور اسپر تکان اور درماندگی نہ آے ۵ ہر چند پیر خستہ
دل و ناتواں شدم ہرگہ کہ یاد روے تو کردم جواں شدم - دیکھئے جب کوئی کسی پر عاشق زار ہوتا ہے تو جب
اسکے محبوب کا نام لیکر کوئی اسکو پکارے کیسے ہی بھاری کام کو کہتا ہے تو اسکے نشہ میں آکر کس خوشی سے

کرتا ہے اور جب کوئی اسکے سامنے کھڑا ہو کر یوں کہے کہ تیرے قربان - کیونکہ عبادت دراصل قربان ہونا ہی محبوب کا تو نام سننے ہی سے دل بیقرار ہو جاتا ہے چہ جائیکہ وصال و مشاہدہ جمال ہو سے جو میرے سامنے تیرا کسی نے نام لیا ؛ دل ستمزدہ کو میں نے تہام تہام لیا - اور یہ محویت کچھ تعجب کی بات نہیں عشق مجازی میں محبوب کو دیکھکر سب کچھ بھول جاتا ہے - دیکھئے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر مصر کی عورتوں نے بیجو دہو کر ترنج کی جگہہ اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے ہمارے نبی عربی کے عاشقوں کا کیا حال ہو گا کہ جنہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو گا آپ کا ادنے مرتبہ یہ ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر ڈالے گئے انکو وحشت اور اضطراب بہت ہوا اسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کلمات اذان کہے جیسے کہ اب کہے جاتے ہیں پس جسوقت کہ اشہد ان محمد رسول اللہ پر پہنچے نام پاک آپکا سنکر آدم علیہ السلام کو عجب طرح کا سرور ہوا اور وہ وحشت و اضطراب انکا دور ہوا

حدیث فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن میرے ہمناموں کو بہشت میں جانیکا حکم ہو گا وہ لوگ نہایت تعجب سے جناب باری میں عرض کرینگے یا اللہ ہم نے تو کوئی ایسا کام باعث دخول جنت کا نہیں کیا ہے کہ جسکے عوض میں ہمکو جنت ملتی ہے اسکے جواب میں اللہ فرمائیگا کہ اے لوگو میں نے اپنے پر عہد کیا ہے کہ ہرگز اُسکو دوزخ میں نہ بھیجونگا جسکا نام محمد یا احمد ہو گا - **حدیث** میں وارد ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُدْخِلُ النَّارَ اَحَدًا مِنْ كُفَّارِ بَنِيْ آدَمَ اِلَّا وَقَدْ يَمْسَخُهُمْ مِنْ صُوْرَتِهِمْ اِلٰى صُوْرَتِ الشَّيَاطِيْنِ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ بَنِيْ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِ اِسْمِيْ **ترجمہ** یعنی حق تعالے بنی آدم میں جس کافر کو جہنم میں ڈالیگا تو اُسکی اصلی صورت بدل دیگا شیطان کی صورت کیطرف اسواسطے کہ حق تعالے نے پیدا کیا میری نام کی صورت پر یعنی منظور نہو گا کہ میرے نام کی صورت پر کوئی دوزخ میں داخل نہووے اسواسطے کافر کی صورت شیطان کی صورت بناکر دوزخ میں داخل فرمائیگا اے لوگو ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے پس ہم نہایت فخر و ناز سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا گھر وہ ہے کہ جہاں سے دین و حکمت کی روشنی پھیلی ہماری قوم وہ ہے جسنے تعلیم ہدایت سے سارے جہان کو روشن کر دیا بلا شبہ ہمکو ناز ہے کہ ہم اُس نبی کی امت اور اسکی اولاد میں سے ہیں جو نہ آسمان کا فرشتہ

تہا نہ خدا کا اکلوتا بیٹا بلکہ آمنہ کا غریب بچہ اور عبداللہ کا یتیم فرزند مگر کیسا غریب جس نے دین علم کی دولت سے جہان کو مالا مال کر دیا اور ایسا یتیم جس نے سلاطین وقت کے زمین کا غرور توڑ دیا وہ عالم میں زلزلہ نوشیرواں کے قصر میں آیا ہر عرب میں شور اٹھا جب تیری آمد کا نور (وحی فا ال یا رسول اللہ) جو ارادہ اور وعدہ خدا نے کیا تہا وہ آخر پورا ہوا۔ ایک سال ہی ہی گذر نے پائی تہی کہ چاروں طرف چار دانگ عالم میں پہیل گیا روم۔ شام۔ ایران۔ توران۔ یورپ وافریقہ میں اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا

یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۵ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بہیجو اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سلام بہیجو نبی علیہ السلام پر سلام بہیجنا۔

بیان کیفیت درود شریف

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نازل ہوئی جب یہ آیت شریفہ (یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما) تو کہڑے ہوئے ہم اور عرض کیا ہم نے کہ پہچانا ہم نے سلام کرنا آپکا یا رسول اللہ آپ فرمائیے کہ کیونکر درود شریف پڑہیں ہم آپ پر فرمایا رسول خدا نے اللّٰھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید و بارک علی محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید ہم بڑے فخر کے ساتہ اس مقام پر دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہمکو بہی اللہ نے اس نبی عربی کے درود بہیجنے میں شامل کیا اور ہمکو اللہ نے لفظ (امنوا) سے یاد فرمایا یعنی (یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما) اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بہیجو اوپر نبی عربی کے اور سلام بہیجو نبی علیہ السلام پر سلام بہیجنا۔

حدیث شریف لائے ایکروز پیغمبر اصحاب پاس اور خوشی معلوم ہوتی تہی چہرہ مبارک پر حضور کے فرمایا آپنے تحقیق میرے پاس آئے جبرئیل پس کہا تحقیق رب تیرا فرماتا ہے کیا نہیں خوش کرتی تجہکو اے محمد یہ بات کہ تحقیق نہ درود بہیجے تجہ پر امت تیری میں سے مگر سلام بہیجوں میں اوسپر دس بار نقل کیا اسحدیث کو نسائی اور ابن حبان اور حاکم اور ابن ابی شیبہ اور دارمی نے سبحان اللہ ہمارے نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح افزا باتوں نے صحابہ کرام کا دل کیسا مشتاق کیا تہا حدیث

ابی بن کعبؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود شریف بھیجوں پس کسقدر مقرر کروں واسطے درود آپکے اُس وقت میں سے کہ میں نے اپنی دعا کیواسطے مقرر کیا ہے فرمایا جسقدر چاہو مقدور میں صرف کرو ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ چوتھائی حصہ وقت ورد اپنے میں سے آپکے درود میں صرف کروں فرمایا جسقدر چاہے تو لیکن زیادہ کرنا تیرے لئے بہتر ہے پھر عرض کیا دو تہائی کروں فرمایا جسقدر چاہے تو اگر دو تہائی سے زیادہ کریگا تیرے لئے بہتر ہوگا تب انہوں نے عرض کیا جعلت لک صلوتی کلہا یعنی کیا میں نے آپکے درود کیواسطے کل وقت - فرمایا آپنے مَن کَانَ للہ کان اللہ لہٗ ترجمہ جو اللہ کے کام میں ہے اللہ اُسکو کافی ہے صحابہ کرام کو حضورؐ سے کیا محبت تھی اپنا کل کا کل وقت حضرت کے درود شریف کے واسطے مقرر کر دیا - الحمد للہ اسوقت بھی اللہ کے نیک نام بندے مومنین ملیں ہے کہ اُن حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر اُنکو ہر وقت رضا جوئی اللہ و رسول کا خیال دامنگیر رہتا ہے ہر وقت درود شریف انکی زبان پر ہے چنانچہ **حضرت عالیجناب** فخر الامراء بدر الصلحاء **میر محمد علی صاحب** سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع مہندر گڈہ علاقہ ریاست پٹیالہ - آپ بڑے عالیخاندان - سید سندی - بڑے فیاض فروتن - اتقا شعار - حسیم - دریا دل - امین - باذل - بیدار مغز - لیاقت میں اپنا نظیر نہیں رکھتے ہیں - سائل کو خالی جواب دینا نہیں چاہتے - بڑے مسکین پرور - غریب نواز - خلیق - متواضع - بامروت آدمی ہیں - شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخدلی سے سلوک ہوتے ہیں علمار دین سے بڑی تواضع سے پیش آتے ہیں - جو اوصاف اہل اللہ میں ہونے چاہئیں آپ میں موجود ہیں بہ خدا بیدار اندیش اور خرد یار ہیں - از عشاق رسول اللہ ہیں - اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے اسلام کی زیب و زینت ہے فقیر بھی میر صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے - یا الٰہی انکو دو جہان میں سرخرو رکھیو حشر انکا ابرار و اخیار ائمہ اثنا عشر معصومین سے کریو - **نقل** ہے کہ شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرد کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا کہ طواف کرتا تھا اور درود بھیجتا تھا ہر ایک مناسک میں وہ نظر آیا درود پڑھتا ہوا شیخ شبلی نے کہا اے مرد جوان شاید کہ تو نے دعاؤں کو یاد نہیں

کیا ہے کہ تو ہر جگہ درود کہتا ہے کہا اے شیخ تمام دعائیں مجھے یاد ہیں لیکن جو کچھ میں نے درود میں
پایا کسی دعا میں نہیں پایا میں نے کہا کیونکر کہا فلانے سال میں میں اپنے باپ کے ساتھ کعبہ کو آتا تھا جبکہ
ہم بغداد میں پہنچے میرا باپ بیمار ہوا بعد کتنے دنوں کے مرگیا جبکہ اُسکے بدن سے چادر اُٹھائی اور دیکھا تو
سر میرے باپ کا مانند سر خوک کے مجھے نظر آیا اور تمام بدن میرے باپ کا سیاہ ہوگیا تھا یہ حال دیکھکر میں بہت
ڈرا اور مارے شرم کے میں کسی سے نہیں کہہ سکتا تھا اسی فکر میں کہ سر باپ کا زانو پر رکھے ہوئے تھا مجکو اسی
حالت میں غنودگی ہوئی تو عالم رؤیا میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک **نورانی** چہرہ والا بزرگ سفید کپڑے پہنے
ہوئے میرے پاس آیا اور میرے باپ کے منہ پر سے کپڑا دور کرکے اپنا دست مبارک میرے باپ کے چہرہ پر پھیرا
تو میرے باپ کا منہ مثل چاند روشن ہوگیا اور تمام بدن خوبصورت ہوگیا جبکہ وہ بزرگ چلنے لگا میں اُس
بزرگ عالی **ہمت** کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا حضور کون ہیں کہ اللہ نے حضور کو رحمت بناکر
ہمارے لئے بھیجا ایسے وقت میں ہماری فریاد کو پہنچا یا فرمایا میں شفاعت کرنیوالا گنہگاروں کا ہوں اور نام
میرا محمد رسول اللہ ہے یہ سُنکر اُسی وقت میں نے اپنا سر آپکے قدم پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپکو
یہ خبر کیونکر ہوئی **فرمایا** کہ تیرا باپ ہر رات کو تین سو بار درود مجھپر بھیجتا تھا آجکی رات کو وہ درود میرے
پاس آیا میں نے اُس فرشتہ سے کہ جو مجھپاس درود پہنچاتا ہے . . . . دریافت کیا کہ فلاں
بن فلاں کا آج درود تو نے پیش نہیں کیا کہا یا رسول اللہ آج وہ مرگیا اور حال اُسکا ایسا ہو رہا ہے
یہ سُنکر میں نہ سکا کہ میرے راحت رساں کا یہ حال ہے میں چلے آیا وہ شخص کہتا ہے . . . .
کہ جب میں نے نماز صبح کی پڑھی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ تمام **خلقت** شہر کی میرے مکان کے دروازہ
کے آگے موجود ہے میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ تمکو کس نے خبر دیدی کہ فلاں شخص مرگیا ہے
کہا اُنہوں نے کہ ہمنے آسمان سے ندا سُنی کہ جو کوئی چاہتا ہے کہ میں نجات پاوں تو وہ اسکے جنازہ
کی نماز پڑھے کہا اے شیخ میں کیونکر ہر وقت نبی عربی پر درود نہ پڑھوں — کہا شیخ شبلی نے میں
بھی کہتا ہوں کہ مت چھوڑ تو یہی باعث نجات کا ہے الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے دیندار عالی مقام
ایسے ایسے موجود ہیں کہ پیر کامل کی صحبت نے انہیں ایسا اثر کیا ہے کہ ہر وقت محبت رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مستغرق ہیں چنانچہ **حضرت عالیجناب** معزز مراتب شیخ مولا بخش صاحب ڈپٹی انسپکٹر سوبلا نظامت نارنول دام اقبالہ۔ شیخ صاحب بڑے ملنسار۔ محب رسول خدا۔ نیک نیت۔ مہماں نواز۔ متقی۔ مقید فریضہ۔ پابند نوافل وسنن و تلاوت قرآن مجید۔ اوراد نہ سفر میں ترک ہوتے ہیں نہ حضر میں یہ حضرت اعلے درجہ کی خلیق اور مخیر آدمی ہیں۔ آپکو علمی لیاقت بھی ماشاء اللہ بہت اچھی ہے اور ظالم و مظلوم کو خوب پہچانتے ہیں ایسے لوگونکا ہونا ریاست میں فی زمانا غنیمت ہے۔ فقیر بھی شیخ صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الہی آپکی عمر طویل ہو اور آپ کے دشمن ذلیل ہوں۔ آمین **حدیث** فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی فراموش کرے مجھپر درود بھیجنا گویا اُسنے فراموش کیا راستہ جنت کا یعنی دن قیامت کے اُنکو راستہ جنت کا نہ ملیگا فرشتے کہینگے افسوس اے شخص ترے پر کہ تو نے دنیا میں ایسے نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجا بسبب نہ بھیجنے درود شریف کی تو اسوقت جنت سے محروم ہے سبحان اللہ کیا اچھے وقت پر خبر ہوئی کہ جسکا اب بندوبست ہوسکتا ہے بھائیو اب نبی عربی پر درود بھیجو اگر جنت چاہتے ہو **شعر** وہ جنت جسکی شہرت ہے وہ نقشہ ہے ترے گھر کا ٭ وہ طوبے جسکا چرچہ ہے ستوں ہے تیری مسجد کا **روایت** ہے کہ آسمان میں ایک دریا ہے اُسکو دریاے برکات کہتے ہیں اور کنارے پر اُسکے ایک درخت ہے اُسکو درخت تحیات کہتے ہیں اور اُس درخت پر ایک جانور ہے اُسکا نام مرغ صلوۃ ہے اُسکے بیشمار پر ہیں جبکوئی بندہ اللہ کا حضرت پر درود بھیجتا ہے اُس وقت وہ مرغ دریا میں غوطہ لگاتا ہے پھر اُس درخت پر آبیٹھتا ہے اور پر اپنے جھاڑتا ہے ہر قطرہ سے اُسکے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے اور سب فرشتے حمد و ثنا اللہ تعالی کی کرتے ہیں۔ تو ثواب اُن سبکا اُس درود پڑھنے والے کے دفتر میں لکھا جاتا ہے **نقل** کیا ہے شیخ ابو موسی ضریر نے کہ ہم ایک جماعت کے ساتھ کشتی میں بیٹھے تھے کہ ناگہاں ہوا مخالف چلنی شروع ہوئی کہ نوبت ہلاکت کشتی کی پہنچی اہل کشتی نے گریہ وزاری شروع کی اور ایک دوسرے کو وصیت کرنے لگا ناگاہ مجھے نیند آگئی خواب میں دیکھا کہ رسولخدا تشریف لائے اور فرمایا ابو موسی اہل کشتی کو ہدایت کر کہ درود تنجینا ایک ہزار بار پڑھیں میری آنکھ کھل گئی تو درود شریف تنجینا پڑھنا شروع کیا ہوا طوفان کی بند ہوگئی اور سلامتی کے ساتھ کشتی روانہ ہوئی درود تنجینا یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

صَلوٰۃً تُنجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے درود شریف جمعہ کے دن اسّی بار بخشے جاتے ہیں اُسکے گناہ اسّی برس کے **حدیث** فرمایا حضرت نے جو کوئی پڑھے درود شریف پانسو بار دن رات جمعہ کے دن کبھی محتاج نہوگا اور حدیث میں ایسا ہی آیا ہے کہ جو کوئی جمعہ کی رات حضرت پر ہزار بار درود پڑھیگا وہ البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھیگا - یہاں پر دو چار قسم کے درود لکھتا ہوں جسکو جس سے محبت ہو پڑھے اُسکو اُس سے فائدہ ہوگا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ یہ تو عام درود ہے سب لوگوں کی زبان پر ہے اور یہ درود واسطے زیادتی مال کے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ جو کوئی اس درود کو پڑھتا ہے اُسکے عمل قبول ہو کر آسمان کو چڑھتے ہیں اور امن میں رہتا ہے سب بلا اور آفت سے محوا ور قطاع الطریق اور چوروں کے خوف سے اور زیارت رسولخدا ہوتی ہے **نقل** ہے ایک شخص سلطان محمود غزنوی کے پاس گیا اور عرض کیا کہ ایک مدت سے آرزو تھی کہ جمال پاک رسولخدا کا خواب میں دیکھوں اور عرض حاجت کروں سو تمنا ہے کہ خواب ہی میں جمال یار کو دیکھوں :: اور اُس روی منور کے وہاں انوار کو دیکھوں قسمت سے ایک رات یہ دولت نصیب ہوئی کہ جمال مبارک مثل قمر لیلۃ البدر اور مانند نور لیلۃ القدر کے دیکھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہزار دینار کا مجھپر قرض ہوگیا ہے اور میں اُسکے ادا پر قادر نہیں ہوں عذاب قیامت سے سخت خوف ہے آپنے فرمایا تو محمود سبکتگین کے پاس جا وہ تیرا قرضہ ادا کریگا میں نے عرض کیا وہ میرا کیونکر اعتبار کریگا فرمایا حضور نے کہ تو اسطرح سے کہنا کہ اے تیس ہزار بار درود پڑھنے والے صبح کو اور تیس ہزار درود پڑھنے والے شام کے میرا قرضہ ادا کر جب اُسنے یہ قصہ سُنا سلطان رویا اور کہا کہ تو نے مجھکو کیونکر جانا عرض کیا کہ حضور سے یہ ارشاد تھا کہ اسطرح سے کہنا اُسنے علاوہ قرضہ کے اور بہت

کچھہ دیا اسکو مالا مال کر دیا سبحان اللہ محبت اسکو کہتے ہیں ایک اس طریقہ سے بھی آپ پر درود شریف بھیجا جاتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ دَائِمَۃً بِدَوَامِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضَاءَ نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ فقیر نے جو درود شریف ہر قسم سے بہائی مسلمانوں کی حاجت روائی کی واسطے ہدیہ ناظر رسالت کیا اگرچہ مجھے دخل دینا اس بارہ میں اور جلیس بننا درباریان خاص کا کمال گستاخی ہے پر فقیر یہ سمجھا ہے کہ یہ اس کا حسن ہیں نا ہی خالی حسن سے نہیں اگر قبول فرماویں تو بندہ نوازی سے بعید نہوگا بسم اللہ الرحمن الرحیم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَشْفِیْنَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَمْرَاضِ وَالْاَعْرَاضِ ترجمہ یا اللہ جل شانہ درود بھیج اوپر سردار اور مولا ہمارے کے ایسا درود کہ شفا دیوے ہمکو سب ضرروں سے وَتُوَفِّیْنَا بِھَا کُلَّ الْاَغْرَاضِ اور پوری پوری دے ہمکو اس درود کی برکت سے سب غرضیں ہماری وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ فَاعْفُ یَا مَوْلَانَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اھ اسوقت بھی اللہ کے بندے مومنین دیندار وں میں ایسے ایسے عالی ہمت موجود ہیں جو ہروقت درود کو محبوب رکھتے ہیں جن انکا نام نامی بڑے فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو تقاریر ہے چنانچہ حضرت عالیجناب ممدوح الخطاب بیاض لاثانی نسخہ ہر امراض حسنیا ارسطو فطرت فلاطوں حکمت شیخ الزمان حکیم خلیل الدین خانصاحب رئیس کہیڑی گجو علاقہ سرکار پٹیالہ حضرت فن طب میں یکتاے جہان اور استعداد حکمت میں علامہ زماں یہ صاحب مشہور متقی پابند فرائض نیکی پسند و نیک راہ عالی نسب عالی خاندان خادم علماء و صلحاء و مساکین کتب تفاسیر اکثر حکیمصاحب کی زیر مطالعہ رہتی ہیں۔ مریضوں سے باخلاق پیش آتے ہیں ادنے مریض سے بھی رائے پرواہی نہیں فرماتے۔ جناب کے دست شفا میں بعنایت الٰہی وہ تاثیر ہے کہ خاک کی چٹکی میں خاصیت اکسیر ہے۔ آپکی ذات بابرکات سے اللہ کی بندوں کو بہت فیض ہے بہرحال حکیمصاحب کا دم اس وقت بہت غنیمت ہے فقیر بھی حکیمصاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی آپکی عمر دراز ہو

اور حشر تو فنا مع الابرار ہو۔

در بیان آداب درود شریف

آداب درود شریف کا یہ ہے کہ حضور قلب سے شان محمدی کا تصور کرکے پڑھے اور آداب یہ ہے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ بلند آواز سے پڑھے کہ صیقل ہو جاوے غبار سے کہ اسکے اندر جو حسد و بغض و کدورت کا ایک قسم کا غبار بھرا ہوا ہے اس غبار سے طبیعت صاف ہو جاوے ٭ نام تو صیقلست کہ دلہائے تیرہ را روشن کند چو آئینہ ہائے سکندری ٭ اور ایک آداب یہ ہے کہ درود پڑھنے کی وقت نیت سچا آوری فرمان الٰہی کی ہو کہ وہ یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ہے اور ایک آداب یہ ہے کہ خیال شفاعت کا ہووے نقل ہے ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ عالم رویا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا منہ چوم لیا میں نے اسی حالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تو اس قابل نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ تیری شفاعت مجھپر لازم ہو گئی جنت میں جب قدم رکھونگا جب تجکو ساتھ اپنے لیلونگا یہ تیرا ہی تو خیال ہے کہ حضرت میری شفاعت کراویں تیری شفاعت کی لئے مجکو جناب باری سے حکم ہو چکا ہے کہ فلاں میرا بندہ اسی خیال سے ایک بڑے ادب سے درود شریف پڑھتا ہے اسکا یہی خیال ہے کہ حضرت میری شفاعت کریں جا تو ہماری طرف سے اسکو خوشخبری دیدے کہ تیری شفاعت میرے پر واجب ہو گئی اسلئے خدا نے مجکو تیرے پاس رحمت بنا کر بھیجا ہے کہ تجکو خوشخبری دوں کہ تیرے حق میں میری شفاعت جناب باری سے قبول ہو چکی تیرا حشر میرے ساتھ ہوگا۔ ان اللہ کے بندوں کو مبارک ہو جو اس خیال سے ایک بڑے آداب سے درود شریف حضرت پر پڑھتے ہیں ان معززوں اور عالی ہمتوں کا نام نامی میں ایک بڑی خوشی سے درج کرتا ہوں کہ ان حضرات کا حشر ہمارے رسول خدا کے ساتھ ہو آمین چنانچہ **حضرت رفیع المنزلت منشی شیخ وزیر علی صاحب** السکنہ ضلع بھوانی گڈہ عرف کرنگڈ علاقہ ریاست پٹیالہ۔ یہ حضرت بڑے نیکنام و زید اپابند صوم وصلوٰۃ۔ عادل جس علاقہ کو آپ نے چھوڑا رعایا وہاں کی یاد ہی کرتی ہے پٹیالہ میں ما شاء اللہ آپ نے وہ دھوم دھام اور نیک نیتی سے عہدہ کوتوالی کو انجام دیا کہ آجتک لوگ یاد کرتے ہیں۔ آپ بڑے

مہماں نواز۔ دوست پرور۔ شریف نواز۔ بڑے خوش عقیدہ۔ علماء فضلاء کے بڑے قدردان آپ رئیس ابن رئیس ہیں آپکا دم بہرکیف غنیمت ہے۔ الحمدللہ کہ آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں یادش بخیر حضرت کے والد کا نام منشی داؤد مغفور و مبرور جو کہ میر منشی اجنبٹی انبالہ کے تھے۔ آپ نہایت نیکنام تھے۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح تھا۔ اصل تو یہ ہے کہ ارکان مروت آپ پر ختم تھے۔ فقیر بھی انکو دعائے خیر سے یاد کرتا ہے یا الہی انکو ہمیشہ جنت میں خوش رکھیو۔ آمین

ایک ثواب درود شریف پڑھنے کا یہ ہے کہ آپ کو اسوقت حاضر مجلس حضور میں سمجھے خواہی نخواہی اتنا تو جانے کہ یہ میرا ہدیہ حضور سید المرسلین میں پہنچیگا اگر ایسا نہیں تو فقط زبان ہلانا اور تسبیح کے دانہ پھیرنے سے کیا ہوتا ہے فقیر کہتا ہے ایسے پڑھنے میں اگرچہ حظ اور لذت نہیں ہے مگر امید ہے کہ خالی تو ثواب سے وہ بھی نہ رہیگا کیونکہ تسلیم امر الٰہی تو اسنے کی کما قال اللہ تعالے یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اسوقت بھی اللہ کے بندے دیندار نیکنام ایسے ایسے موجود ہیں کہ جنکی زبان پر ہروقت درود رہتا ہے چنانچہ حضرت **عالیجناب افتخار الامرا** معلے القاب سکندر بخت فریدوں تخت جناب **نواب بہادر خانصاحب** بہادر رئیس جونا گڈھ کاٹھیاواڑ دام فیضہ یہ حضرت بڑے سخی۔ فیاض کوئی سائل محروم نہیں جاتا **اشعار عالم** موجود میں تیرا کوئی ثانی نہیں آتا نظر ؛ روم سے لے شام تک اور شام سے تا اصفہاں ؛ برسے اے ابر کرم حس جا ترا ابر عطا ؛ در مکنوں کیا تعجب ہے جو پیدا ہوں وہاں + آپ بڑے دیندار محب رسول خدا۔ رحمدل۔ خداترس متقی پابند صوم و صلوۃ منکسر متواضع۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے۔ ہر ادنے واعلی کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے فی زمانا ایسوں کا ہونا زینت اسلام ہے **فقیر** بھی نواب صاحب کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار۔ بہرحال ہمارے رسول خدا قابل محبت ہیں **فقیر کہتا ہے** اگر کوئی کسیکو بسبب خوبصورتی کے دوست رکھتا ہے تو ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

علیہ وسلم سے زیادہ کوئی خوبصورت نہیں ہے **روایت** ہے کہ شب معراج میں جسوقت
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسند قرب رب العزت سے مشرف کیا گیا جناب الہی سے خطاب آیا
اور جبرئیل کو حکم ہوا کہ اے جبرئیل ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ستر ہزار پردہ غیرت
میں پوشیدہ کیا ہے تو آج رات ایک پردہ اُن پردوں جمال با کمال محمد علیہ الصلوۃ والسلام سے
اٹھادے تو قدسی لوگ عالم بالا جمال با کمال ہمارے حبیب کا ملاحظہ کریں جبرئیل نے حسب الارشاد
رب العزت ایک پردہ جمال محمدی سے اٹھادیا تو ایسا نور ظاہر ہوا کہ جسکی چمک سے عرش کا نور رہا
نہ کرسی کا نہ آفتاب کا نہ مہتاب کا اور نہ ستاروں کا اور عالم قدس میں ایک شور برپا ہوگیا اللہ اللہ
یہ جلوہ کسی صبح کا ہے اور یہ آمد آمد کس مطلوب کی ہے **شعر** یارب یہ کیسا ہے بشر جسکی ادا سے سربسر
عالم میں آتا ہے نظر سب سے نرالا بانکپن ٭ کیا حسن کیا رفتار ہے کیا طرہ طرار ہے کیا نرگس
بیمار ہے کیا ابرو خمدار ہے کیا لب ہے کیا گفتار ہے کیا قد ہے کیا رفتار ہے کیا جامہ کیا دستار ہے
پوشاک کی دیکھو پھبن ٭ بعدہ خطاب آیا کہ اے محمد کیا تو غم امت کا کہا کریگا ہمنے آجکی رات
ایک پردہ ستر ہزار پردوں میں سے اٹھایا ہے جسکے سامنے نور آفتاب اور ستاروں اور عرش اور لوح وقلم
کا ناچیز ہوگیا فردائے قیامت کو جبکہ یہ ستر ہزار پردے اٹھائے جاوینگے اسوقت تیری امت
گناہگار کے گناہونکی سیاہی اس نور کے سامنے ناچیز ہوجائیگی کیا تعجب ہے جبکہ آپنے یہ حال
شب معراج کا صحابہ کرام کے روبرو بیان فرمایا تو مارے خوشی کے انکی زبان پر یہ مضمون
جاری ہوگیا ہو **شعر** آفاقہا گردیدہ ام مہرتباں ورزیدہ ام ٭ بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو
چیزے دیگری **اشعار** پنجہارسول پردہ قدرت کے پاس جب ٭ دل کانپتا تہا خوف سے
لرزاں بدن تہا سب ٭ گردن تہی خم زمین پہ نظر تہی بصد ادب ٭ تنہا ادہر تہا میں تو ادہر
ذات پاک رب ٭ خاطر جو تہی خدا کو رسالت مآب کی ٭ پردہ سے صاف آئی صدا بوتراب
کی ٭ سبحان اللہ اصحابہ کرام کو حضور سے کیا محبت تہی اب بہی فی زماننا جنکو خدا محبت
عطا کرتا ہے اور انکے دلوں سے حجاب اٹھالیتا ہے وہ اس نبی عربی کے حکم کو سب پر مقدم
رکھتے

رکھتے ہیں اور ہروقت نبی عربی کی محبت میں مستغرق رہتے ہیں ان حضرت کی عالی ہمتی پر
ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت انکو رضا جوئی اللہ و رسول کا
خیال رہتا ہے چنانچہ **حضرت عالیجناب** بدر الصلحا رحاجی حرمین الشریفین منشی محمد
عبدالواحد صاحب منصف ضلع رہتک۔ آپ نہایت صاحب تقوے دیانتدار اپنی حسن
کارگذاری سے حکام میں نیکنام ہیں۔ آپ بڑے سادہ مزاج پابند صوم وصلوۃ عادل وردو
ظائف خواں نہایت متقی آدمی ہیں غرض آپکا وصف جو کچھ ہو کم ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا
وسیع اور کشادہ ہے۔ آپ بڑے مہمان نواز ہیں علمار فقرار کے بڑے قدردان ہیں راقم
کو بھی آپ کی خدمت میں نیاز حاصل ہے۔ بہرکیف آپکا دم غنیمت ہے **فقیر** بھی آپکا شکر
تہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وذکی عملک
فی عمل الاخیار۔ اگر کوئی کسیکو بسبب شفقت کے دوست رکھتا ہے تو ہمارے رسول خدا
سے زیادہ کوئی رفیق شفیق بھی نہوگا حضرت کو امت کا بڑا خیال رہتا تھا ہر وقت امت کی
کی صلاحیت اور غمخواری میں رہتے تھے رات دن کسوقت نہیں ہولتے تھے یہانتک کہ جانکندنی
وہ وقت نازک ہوتا ہے کسیکو کسر ذرا بھی آجاوے تو اسکی شدت میں سب کچھ بھول جاتا ہے
اپنی جان کی پڑجاتی ہے ایسے وقت نازک میں حضرت نے ملک الموت سے فرمایا جانکندنی کی
تکلیف جتنی ہوسکے مجھے میری امت کی بھی دیدو میری امت کو ندینا اور امت کے واسطے دعائے
خیر کرتے کرتے جان بحق ہوئے اور خوشی کی حالت میں بھی آدمی سبکو بھول جاتا ہے معراج کے برابر
اور خوشی کیا ہوگی اسوقت بھی حضرت نے اپنے ساتھ امت کو شامل کرلیا یعنی السلام
علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اور شفاعت کا حال دیکھو تو ایسا ہی ہے حدیث آنحضرت
علیہ السلام نے فرمایا شفاعتی لاھل الکبائر من امتی کما قال اللہ تعالی کان بالمومنین
رحیما ترحمہ تہا اللہ تعالے ازل میں قبل ایجاد ملائکہ مقربین کے مومنوں پر شفیق اور مہربان ہاں
کیوں نہو جسکی ذات پاک کہ ہمیشہ رحمت اور شفقت ازل میں تھی جب تو ہی رسول بھی ہمیں شفیق بھیجا

سورہ توبہ میں فرمایا ہے وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ یعنی ہے رسول مومنوں پر شفیق اور رحیم بلکہ بڑہکر عنایت یہ ہے کہ صفت ہمارے رسول کی اسی سورہ میں حریص فرمائی ہے یعنی رسول مومنوں کے ایمان کا حریص ہے اور عزیز اور رؤف اور رحیم اللہ جل شانہ کے یہ تینوں نام صفاتی ہیں اپنی نہایت رحمت سے جو بہرہ ہے کہ خیر الامم فرمایا ہے ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمائی بڑی خوشی اور مبارکبادی ہے ہمکو کہ ہمارا خوب ہی کام بنگیا اور مراد مل گئی اور ایسی ہزاروں نعمتیں طفیل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمکو ملیں اعلےٰ اُن میں سے ایک یہی ہے کہ فرمایا ہے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی قریب ہے کہ دیویگا تجکو رب تیرا قیامت کے دن اتنا کچھہ کہ تو راضی ہو جاوے سبحان اللہ عطا کی انتہا خدائے تعالےٰ نے رضا رسول کی رکھی ورسول اللہ صلعم نے بعد نزول اس آیت کے فرمایا میں راضی ہرگز نہونگا جبتک میرا ایک امتی بہی دوزخ میں رہجاویگا اس آیۃ سے ہمارا بیڑا پار ہو گیا ؎

چہ غم دیوار امت را کہ دارد چون تو پشتی بان ٭ چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتی بان ٭

جائے تعجب ہے کہ حضرت امت پر ایسے مہربان اور امت کو کچھہ خیال نہیں یہ حال تمام کا نہیں اسوقت اللہ کے بندے دیندار ایسے لیسے عالی ہمت موجود ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہائے جلیل القدر کے ہروقت انکو رضا جوئی رسول کا خیال رہتا ہے انکی زبان پر ہروقت درود شریف جاری ہے چنانچہ جناب مستطاب معلےٰ القاب گردوں کاب فلک انتساب حاتم زمان زیب افزای مسند دولت و اقبال جلوہ آرا اے وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان نواب سعادت علیخان صاحب رئیس کرنال مقیم دہلی دام اقبالہ سبحان اللہ مجدہ عجیب شخص ہیں ؎

کتاب فضل ترا آب بحر کافی نیست ٭ کہ تر کنم سر انگشت و صفحہ بشمارم ٭

آپ نہایت خوش عقیدہ منکسر المزاج درویش طبیعت رئیس ہیں۔ شریف نواز ادب داں علما و فضلا خدا ترس۔ رحمدل۔ آپکی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان پست اور دولت و حشمت کے سامنے قارون تنگدست۔ اخلاق میں آیت خلق کہوں تو بجا ہے۔ مروت میں مروت مجسم لکہوں تو بجا ہے یا شکر کو اس بندہ ناکس روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجہ غایت ہے اور انکی ہی نظر

عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر بمرتبہ نہایت ہے آپ آخری جمعہ رمضان المبارک اور
عیدین کی نماز ایک بڑی خوشی سے مسجد فتحپوری میں پڑھتے ہیں۔ بہر کیف نواب صاحب موصوف کا
دم غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے فقیر بھی نواب صاحب ممدوح کا دل سے
شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طهر الله قلبك فی قلوب الابرار و زکی عملك فی
عمل الاخیار۔ اگر کوئی کسیکو بسبب اچھے خلق کے دوست رکھتا ہو تو ہمارے رسول خدا سے
زیادہ کوئی خلیق نہیں۔ حدیث میں ہے کہ حجۃ الوداع میں ایک صحابی نے حضور کی خدمت میں
عرض کیا کہ یا رسول اللہ ترکیب ارکان حج میں مجھہ سے بے ترتیبی ہوئی اُسکے جواب میں ہمارے حضور نے
ارشاد فرمایا لاباس۔ اور ایک گنوار نے مسجد نبوی میں پیشاب کر دیا صحابہ کرام آگے
مارنیکو دوڑے آپنے صحابہ سے فرمایا تم اسکو مت کچھہ کہو بلکہ آپنے اُس سے کہا کہ تم اچھی طرح
سے پیشاب سے فارغ ہو لو۔ جبکہ وہ فارغ ہو لیا تو آپنے فرمایا کہ یہ مسجد اللہ کا گھر ہے اسمیں اللہ
کی کلام پڑھی جاتی ہے سبحان اللہ کیا حضور اُس گنوار کو سمجھاتے ہیں سبحان اللہ ہمارے رسول خدا کا
کسقدر خلق بڑھا ہوا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ بھی نے کلام پاک میں اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلعم کی مدح
فرماتا ہے انك لعلى خلق عظيم ترجمہ یعنی بیشک تمہارا خلق اچھا ہے (خلق بھی ایک عمدہ
چیز ہے) **حدیث**۔ فرمایا رسول خدا نے جانتے ہو تم اُس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہے لوگوں کو
آگ میں وہ دو خالی چیزیں ہیں یعنی منہ اور ستر **فقیر** کہتا ہے کہ حسن خلق کا باعث یہ ہوتا ہے
کہ جب روح پر انوار قدس فائز ہوتے ہیں تو اُسکی قوت نظریہ اور عملیہ دونوں مکمل ہو جاتی ہیں
پھر جو کچھہ صدمہ اُسکو پہنچتا ہے اُسکو خدا ہی کیطرف سے جانتے ہیں نہ کسی پر غصہ آتا ہے نہ انتقام
لیتا ہے یا جو راحت غیر کو پہنچتی ہے حسد نہیں کرتا علے ہذا القیاس جسقدر باتیں بد خلقی کی خام خیالی
کے متعلق ہیں سب دور ہو جاتی ہیں جب اسکو روحانیات کا مشاہدہ ہوتا ہے تو جسمانیات اور یہاں کے
لذائذ اُسکی آنکھوں میں حقیر ہو جاتے ہیں نہ شہوت ناجائز رہتی ہے نہ حب جاہ و مال جو تمام
خرابیوں کا سرچشمہ ہے اسلئے بزرگوں کے اخلاق حمیدہ ہوتے ہیں اسوقت ایسے نیک اللہ کے بندے

دیندار بندے کہ اخلاق میں اُنکو ہمہ تن خلق کہا جاوے تو بجا ہے مروت میں مروت مجسم لکھوں
تو زیبا ہے کہ آنحضرت کے فیض برکت نے اُن عالی ہمتوں میں ایسا اثر کیا ہے کہ اللہ کے بندوں
سے اُس خلق سے پیش آتے ہیں جیسے کہ صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کا آپس میں اخلاق پایا جاتا
تھا اور ایک دوسرے کو دیکھکر خوش ہوتا تھا۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب** ممدوح الخطاب بدر
الصلحاء **جناب صادق محمد خانصاحب** مختار کار سرکار خواجہ صاحب چاچڑان شریف
آنحضرت کو حضور عالی جناب حضرت خواجہ خواجگان دام فیوضہ سے وہ نسبت روحانی حاصل ہے
جو مولانا حسام الدین علیہ الرحمہ کو مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی آپ ایک تارک الدنیا
پرہیزگار۔ زاویہ نشین کنج عبادت اور نیک طینت اور نیک نیت ہیں اعلےٰ درجہ کے متقی ہیں نماز
چاشت۔ اشراق تہجد سب پڑھتے ہیں۔ خلیق و بامروت آدمی ہیں۔ منکسر المزاج۔ متواضع
شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں فی زمانا آپکا دم غنیمت ہے
فقیر بھی آپ کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار وزکے
عملك فی عمل الاخیار۔ حاصل کلام اخلاق حاصل کرنا ہمارے لئے ضروریات سے ہی جبتک کہ ہم
اخلاق نہ پیدا کریں گے اصلی مقصد سے محروم رہینگے بعضی روایت میں یوں آیا ہے کہ جب آنحضرت
آئینہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اللھم کما حسنت خلقی فاحسن خُلقی وحرم وجھی
علی النار یا اللہ جیسیکہ اچھی کی تو نے صورت میری ایسا ہی اچھا کر خُلق میرا اور حرام کر منہ میرا
جہنم پر **حدیث** فرمایا علیہ السلام کیا نہ خبر دوں میں تمہارے اچھوں کی کہا صحابہ کرام نے ہاں فرمائیے
فرمایا اچھے تمہارے وہ ہیں کہ بہت بڑی ہوں عمریں انکی اور بہت اچھے ہوں خلق انکے **فقیر**
کہتا ہے بھائیو اخلاق یہ ہے **اکرو کلام** اگر کوئی کسیکو بسبب معافی کے دوست رکھتا ہو
تو ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر معافی میں کون ہوگا۔ حدیث فرمایا علیہ السلام
نے کہ جو کوئی مجھپر ایک دفعہ درود شریف پڑھے اُسکے دو سو برس کے گناہ معاف۔ (حلیۃ المتقین)
حدیث میں آیا ہے کہ ایکروز حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے تشریف رکھتے

تہی تو اس درخت نے کہا سبحان من جعل تحت ظلی سید الانبیاء ترجمہ پاکی ہے واسطے خدائے عزوجل کے کہ جسنے میرے سایہ کے نیچے پیغمبر کے سردار کو بٹھایا آپنے تبسم کیا اور فرمایا قولہ تعالیٰ ھو العزیز الحکیم اسکے بعد اس آیت کو تلاوت فرمایا و تعز من تشاء و تذل من تشاء سبحان اللہ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو درختوں تک نے چاہا افسوس ہے ایسے انسانوں پر جو حضرت سے محبت نہیں کرتے۔ ہمارے حضرت قابل محبت ہیں **اشعار** اک شب کہ آسمان رسالت کا آفتاب ٭ تہا عائشہ کے گہر شرف افزائے فرش خواب ٭ حاضر ملک تہے بہر نگہبانی جناب ٭ چونکی جو عائشہ تو ہوا سخت اضطراب ٭ بالا کا فرش زینت عرش خدا نہ تہا۔ بیچ شرف میں جلوہ شمس الضحیٰ نہ تہا ٭ نکلی جو ڈہونڈنے کو نبی کے وہ ناگہاں ٭ دیکہا کہ سقف بام پہ ہیں قبلہ زماں ٭ عریاں ہے سر دوش سے ڈہلکی ہے طیلساں ٭ اُٹہی ہوئے ہیں دست دعا سوئے آسماں ٭ کہتے ہیں دل کا حال سمیع و علیم سے ٭ آنسو رواں ہیں چشم رسول کریم سے ٭ مضمون فقرہ کے دعا ہے کہ اے کریم ٭ حادث ہیں سب جہاں میں تیری ذات ہے قدیم ٭ تجکو قسم ہے اُسکی جو کوثر کا ہے قسیم ٭ رکہیو صراط پر مری امت کو مستقیم ٭۔ ہمارے حضرت کو امت کا ہر وقت خیال رہا جو ایسے رسول سے بہی خوش نہیں ہوا اُسکا بہی جنم اکارت ہی گیا فرمایا علیہ السلام نے لا یؤمن احدکم حتے یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ۔ یعنے ہے پورا مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ ہو خواہش اُسکی تابع واسطے اُس چیز کے کہ لایا میں اُسکو یعنی دین اسلام کو اور شریعت کو۔ فقیر کہتا ہے کہ عجائب سو لخدا سے ایسی محبت ہو کہ بمقابلہ اللہ و رسول کے اپنی خواہش کو بالکل مٹا دے الحمد اللہ فی زماننا اللہ کے بندے ایسے ایسے دیندار مومنین امراء صالحین میں موجود ہیں کہ اُن حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت اُنکو اللہ اور رسول کی رضا جوئی کا خیال دامنگیر رہتا ہے کہ بمقابلہ احکام اسلام اُنہوں نے اپنی نفسانی خواہشوں کو بالکل مٹا دیا اور محبت الٰہی نے اُن پر ایسی ترقی کی ہے کہ ہر ایک کاروبار میں اُسیکا واسطہ اُسیکا ذکر مقدم ہے چنانچہ حضرت عالیجناب **محمد عبدالرحمن خانصاحب** دام فیوضہ۔ میں بڑی خوشی سے اپنے معزز دوست کا نام نامی

کتاب میں اپنی یادداشت لکھتا ہوں - اہل دہلی کی تقدیر اچھی ہے کہ ڈاکٹر محمد عبد الرحمان خاں صاحب یہاں مقیم ہیں یہ صاحب بزرگ متقی - دیندار پرہیز گار ہیں - یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق ڈاکٹر ہیں جنکا دم دہلی میں غنیمت ہے - انکہ ہیں حیا و شرم بہت ہے - نیکنام نیکی پسند - نیک مزاج - نیک طینت محب خدا ہیں - ادنی مریض سے ہمہ تن ملتفت ہو جاتے ہیں - اسوقت آپکی تقرری شفا خانہ لال چاہ پر ہے یا الہی ڈاکٹر صاحب کو دو جہان میں سرفراز رکھیو - آمین - اور حضرت عالیجناب میرے مقتدر دوست منشی عبد الرحمن صاحب نائب دار و غہ جیل دہلی دام اقبالہ - منشی صاحب پابند فرائض - بڑے رحمدل - فیاض خدا ترس - از عشاق رسولخدا خادم علما و مساکین - اعلے درجہ کے دیندار متقی ہیں - امین متین - کم گو - متواضع - جوان صالح دامن اخلاق حضرت کا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے - بہرحال دہلی میں آپکا دم غنیمت ہے یا الہی انکو دارین میں خوش رکھیو ؛

فضائل تسبیح

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِیْمِ (متفق علیہ) ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے ہیں ہلکے زبان پر بھاری ترازو میں یعنی ثواب انکا بھاری ہوگا میزان اعمال میں پیارے طرف بخشنے والے خدا کے وہ دو کلمہ یہ ہیں پاک ہے اللہ اور موصوف ہے ساتھ حمد اپنی کے پاک ہے اللہ بڑا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** وہ دو کلمے یہ ہیں سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِیْمِ **حدیث** فرمایا علیہ السلام نے جو کوئی کہ کہے سبحان اللہ وبحمدہ سو بار شام کے وقت اور سو بار صبح کی اللہ تعالے مٹا دیگا گناہ اسکے اگرچہ ہوں دریا کے کف کے برابر یا ریگ بیابان کی مقدار کیوں نہوں **شعر** پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانی ؛ کہ یکدم با خدا بودن بہ از تخت سلیمانی - **حدیث** فرمایا علیہ السلام نے جو کوئی کہے ہر روز میں سو مرتبہ

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا جاویگا نام انکا صدیقون کے دفتر میں اور ہوگا رفیق میرا جنت میں حدیث میں ہے کہ ایکدن ایک اعرابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکہاؤ مجھے وہ چیز کہ جس سے خدای تعالیٰ خوش ہووے فرمایا حضور نے کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام تسبیح وتہلیل اسکے واسطے ہے میرے واسطے کیا ہے فرمایا حضور نے کہ بعد اسکے کہا کر اللہم اغفرلی وعافنی واعف عنی وتب علی وارض عنی ترجمہ یعنی بار خدایا بخش مجھے اور عافیت دے مجکو اور عفو کر میرے سے اور توبہ قبول کر میری اور راضی ہو میرے سے پہر اُس اعرابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تو میرے لئے دنیا میں ہے اور آخرت میں میرے لئے خدا سے کیا عطا ہوگا فرمایا حضرت نے اے اعرابی سبحان اللہ تیرے آگے ہوگا اور الحمد للہ تیرے پیچھے اور لا الہ الا اللہ تیرے بائیں طرف ہوگا اور اللہ اکبر تیرے سیدہی طرف ہوگا اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ لا الہ الا اللہ بہترین کلام سے ہے بائیں طرف کیوں ہوگا آپنے فرمایا دن قیامت کے دوزخ بائیں طرف ہوگا جبکہ آگ اُسپر حملہ کریگی لا الہ الا اللہ اُسکو باز رکھیگا۔ عرض کیا اعرابی نے یا رسول اللہ میرے لئے خاص ہے فرمایا نہیں میری تمام امت کے لئے سبحان اللہ ہمارے رسول خدا کی کیا رحمت ہے کیا امت کو نواز لیا صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین اور بزرگان دین کو ان کلمات طیبات سے کیا محبت تہی کہ ہر وقت اُنکی زبان ان کلمات طیبات سے تر رہتی تہی۔ صحابہ اور کاملین کا سجدوں میں رونا اور انکو وظائف کا اور انکی تمام عاشقانہ ہیئت بناکی ادب سے ساتھ اُسکی جناب کبریائی میں جانا تو بیان سے باہر ہے۔ الحمد للہ فی زماننا بھی اللہ کے بندے ایسے ایسے متقی اور دیندار امرا سے صالحین وابرار اخیار ہیں سے موجود ہیں جو ہر وقت اُنکی زبان اللہ ورسول کے ذکر میں تر رہتی ہے۔ انکے نام نامی واسماء گرامی بطور یادداشت اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں جبسکہ انسے میرا نیک گمان ہے خدا ورسول کا بھی انسے نیک گمان ہے اور انکا حشر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہووے وہ نام نامی واسماء گرامی یہ ہیں حضرت عالیجناب

سالار الابرار منشی عبداللہ صاحب اصلیاتی نویس صدر جنکادم جالندہر میں نہایت مغتنمات میں
سے ہے آپ اعلی درجہ کے دیندار اور بابرکت شخص ہیں۔ یہ حضرت مشہور متقی پابند صوم وصلوٰۃ
نیک پسند نیک راہ ۔ عالی نسب ۔ خادم علماؤ و مساکین اور بڑے خلیق ہیں ۔ بہرحال منشی صاحب کا
دم غنیمت ہے فقیر بھی منشی صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے یا الٰہی انکی عمر
دراز ہو اور حشر انکا وتوفنا مع الابرار ہو ۔ حضرت بدر الصلحا منشی نادر علی صاحب
محافظ دفتر جنکادم نابہ میں ایک مغتنمات سے ہے ۔ آپ بڑے متقی مشہور دیندار متدین با
مروت آدمی ہیں ۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے یہ صاحب حاجی حرمین شریفین ہیں
اس عالی منصب بعد حج کے وہ نیکنامی حاصل کی کہ نابہ کے اراکین لوگ آپ کے مداح ہو گئے آپ نہایت
مشہور استاد وقت ہیں ۔ آپ اعلے درجہ کے لئیق ہیں ۔ آپکی لیاقت علمی کا یہ حال ہے کہ معانی تازہ
سے قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معنی تن مردہ کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا
کام ہے آپ کے محاورات نازک سے خوبے دلبراں خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیفاں منفعل
آپکے ارشادات بابرکات سے اہل نابہ کو بہت فیض ہوا کہ آپکے تلامذ بڑے بڑے جلیل القدر حکام
وقت ہیں ۔ چنانچہ حضرت سالار الابرار عالی جناب معلے القاب بخشی ولی محمد خانصاحب
بہادر ہیں جو بڑے لئیق متقن ۔ نیکنام ۔ نیک مزاج جنہوں نے عہدہ بخشی گری کو اس دیانت و محنت
لیاقت و ارادت سے انجام دیا جسکی ہر ایک ریاست مداح ہے یہ رئیس نامدار خلق و ہمت میں انتخاب
ہیں جنکی ہر اعلے و ادنے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ لطف و کرم کا ثنا خواں ہے کہو تو یہ کسکی لیاقت
کا باعث یہ صرف منشی نادر علی صاحب کا ہی فیض ہے بہرکیف فی زماننا ہر دو صاحبان مغتنمات
میں سے ہیں فقیر بھی ہر دو عالیجناب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبکما
فی قلوب الابرار و ذکی عملکما فی عمل الاخیار ۔ حضرت عالیجناب معلے القاب ممدوح الخطاب
نباض لاثانی متشخص امراض امدانی رشک افزائے سخن سنجان متقدمین خجلت دہ سنبر پروران متاخرین
یکتائے جہاں محمد عبدالکریم صاحب خلف الصدق وقار الحکما حضرت حکیم الٰہی بخش صاحب

دام فیوضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں اگر شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ حکیم صاحب کے اوصاف حمیدہ اخلاق پسندیدہ خارج از تقریر و بیرون از تحریر ہیں اخلاق اور فن طبابت میں لاثانی اور بے نظیر ہیں شافی مطلق نے وہ دست شفا عطا کیا ہے کہ جس مریض کے علاج سے مسیحا ہاتھ اٹھائے وہ حضرت کی ایک نسخہ میں بھلا چنگا ہو جائے آپکا دم ریاست نابھہ میں غنیمت ہے آپ میرا بن میرا بن ہیں۔ مریضوں کے لئے اکسیر ہیں۔ حضرت بڑے معزز معتمد رہنما ہے ریاست میں ہیں مہاراجہ نابھہ سے آپکو بڑا قرب ہے۔ مہاراجہ صاحب کے محلسرائے یعنی رانیوں کا معالجہ آپ ہی کرتے ہیں یہ کچھ تھوڑی عزت نہیں ہے یہ مرتبہ ہر ایک کو نصیب کہاں ہے۔ آپکے بزرگوں نے ریاست نابھہ میں بڑی عزت پائی ہے اور آپ کے در دولت پر بڑے بڑے جلیل القدر رئیس حاضر باش رہتے ہیں حکیم صاحب کے بزرگوں کے مناصب اور اعزاز اور نیکنامی اور نیک نیتی انکی ریاست میں مشہور ہے آپ قدیم سے ایک معزز حکیم ریاست نابھہ میں آپکے بزرگوں نے عزت پائی ہے وہ کسیکو نصیب نہیں ہوئی آپکے بزرگوں سے اللہ کے بندوں کو بڑا فیض ہوا اور ہو رہا ہے حکیم صاحب نہایت دیندار پابند فرائض رحمدل۔ خلیق۔ آپ مشہور متقی۔ نیکنام۔ نیکی پسند۔ نیک طینت۔ نیک نیت۔ نیک مزاج از عشاق رسول اللہ۔ دوست پرور شریف نواز۔ علما و فضلا کے بڑے قدر دان مسافر نواز دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ مریضوں سے باخلاق پیش آتے ہیں۔ ادنے مریض سے بھی ذرہ بے التفاتی نہیں فرماتے۔ بہرحال ہمارے معزز اور معتمد حکیم صاحب موصوف کا دم ریاست نابھہ میں غنیمت ہے راقم کو اس بد ابر کہین روزگار کیخدمت میں ایک تعلق مریدانہ ہے فقیر بھی حکیم صاحب ممدوح کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے یا الٰہی حکیم صاحب کی عمر طویل اور دشمن ذلیل ہوں حکیم صاحب کا حشر و توفنا مع الابرار ہو۔ آمین۔

حضرت عوالی مرتبت بدر العلما منشی الٰہی بخش صاحب خوشنویس دام فیضہ۔ آپکی لیاقت علمی اور آپکی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتی ہیں حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا۔ یہ حضرت خط نستعلیق میں مشہور قریب و بعید ہیں آپ شاگرد رشید مرزا عباد اللہ بیگ مغفور دہلوی کے ہیں۔ اگر میر عماد آپکے قطعات کو معاینہ کرتے تو اپنی خوش قلمی کے دعوے کو بالائے طاق دھرتے۔ ریاست

نابھہ میں ایسا خوشنویس نہ دیکھا نہ سنا حضرت فی زمانہ ریاست نابھہ میں سرکار میں عنایت الٰہی سے صاحب عز و وقار ہیں یعنی کل لجنہ نابھہ میں ملازم ہیں۔ آپ اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار ہیں۔ ماشاء اللہ انکی دینداری مشہور ہے آپکو تلاوت قرآن کا بڑا شوق ہے اور قرآن بہت صحیح پڑھتے ہیں۔ آپ بڑے ذی علم ہیں حضرت کے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے۔ انکی شیریں بیانی پر لطف کلام جامی ہویدا ہے۔ **فقیر** بھی منشی صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طمہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار۔ **حضرت** ممدوح الخطاب عوالی مرتبت حکیم حذاقت منش طبیب عیسیٰ روش حکیم الحکماء اکمل الکملاء زبدۃ الاطباء حکیم **محمد عمر** صاحب خلف الرشید حضرت بدر الصلحاء رئیس الحکماء حکیم **کرم بخش** صاحب دام فیضہ۔ آپکی خوبیاں اور اخلاق پسندیدہ حیز تحریر اور حیطہ تقریر سے باہر ہیں ادنے اور اعلیٰ حضرت کی مروت جبلی اور خلق طبعی سے ماہر ہیں شافی مطلق نے وہ دست شفا بخشا ہے کہ آجتک دیکھا نہ سنا جو مریض لا دوا ہوا انکے علاج سے ایکدم میں اچھا ہوا آپکا دم بھی ریاست نابھہ میں لا غنیمت ہے آپ بھی امیر ابن امیر ابن امیر ہیں معلول المزاجوں کے لئے اکسیر ہیں یہ حضرت بڑے معزز اور مقتدر حکماء میں سے ہیں مہاراجہ صاحب نابھہ آپ پر بہت مہربان ہیں اور بہت عزت کرتے ہیں۔ واقعی یہ حضرت بڑے دیندار خدا ترس حسن خلق مہمان نواز متقی مقید فرائضہ۔ پابند نوافل و سنن محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ عابد۔ نیک مزاج۔ عالی ہمت ہیں۔ علماء کی بہت عزت کرتے ہیں آپکو علمی لیاقت ماشاء اللہ خوب ہے یہ حضرت نبض شناسی اور مرض دانی میں بے عدیل و بےنظیر ہیں کسیکو معاصرین سے انکے ساتھ یارائے مناظرہ نہیں آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ راقم کو اس بدہ اراکین روزگار کی حدمت میں ایک تعلق بزرگانہ ہے بہرکیف حکیم صاحب ریاست نابھہ میں ایک مغتنمات میں سے ہیں **فقیر** حکیم صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طمہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار۔ **حضرت** معزز مقتدر حکیم یکرنگ طبیب با فرہنگ فلاطون زمان حکیم **محمد رمضان علی** صاحب خلف الرشید حضرت ممدوح الخطاب قدوۃ کملاء دوران

فخر حکمار زمان **حکیم محمد امیر الدین صاحب** مرحوم و مغفور مبرور دام اجلالہ و عم فیضہ یہ صاحب نبض شناسی میں یگانہ اور مرض دانی میں مشہور زمانہ ہیں آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع و کشادہ ہے طبیعت حضرت کی ہمیشہ تواضع و تکریم آمادہ ہے آپکا دم ہی ریاست نابہ میں غنیمت ہے۔ آپ سرکار نابہ میں معزز اور معتقد ملازم ہیں۔ آپ باخیر و بامروت آدمی ہیں۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی سے پیش آتے ہیں۔ اللہ اکبر آپ بڑے بابکے بیٹے ہیں۔ آپ امیر ابن امیر ابن امیر ہیں اصل تو یہ ہے کہ علم طب آپ ہی کے خاندان کا حصہ ہے۔ بہرحال حکیم صاحب نابہ میں مغتنمات سے ہیں **فقیر** بھی حکیم صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے۔ طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار و زکی عملك فی عمل الاخیار۔ **حضرت** عالیجناب معین الضعفار والفقرار محب العلمار والصلحار برگزیدہ حضرت لا الہ الا اللہ و مقبول درگاہ محمد رسول اللہ۔ وکیل شیخ **مستان علی** صاحب دام اقبالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انکا تو بیان کرنا دشوار ہے۔ یہ حضرت بڑے نیکبخت۔ نیکنام۔ پسندیدہ لسان۔ آپ بڑے سخن سنج اور سخنداں ہیں۔ انکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ آپکی بذلہ سنجیاں اور چہ میگوئیاں اللہ اللہ کیا ہیں دل یہی چاہتا ہے کہ سنے جائیں۔ انکا دم ریاست پٹیالہ میں مغتنمات سے ہے۔ جنکے وجود با جود سے باعتبار دین و دنیا ادہر تو مجمع اتقیا کو رونق ہے اُدہر بزم وکلا کو زیب و زینت انکے کلام بلاغت نظام میں اشتیاق سخن نظامی پیدا ہے اور شیرینی بافی ہیں لطف کلام جامی ہویدا ہے۔ آپ بڑے دیندار باخیر۔ پابند صوم و صلوۃ۔ بڑے فیاض باذل۔ عالی ہمت۔ محب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ علمار فضلار کی قدر دان۔ رحمدل۔ خداترس۔ امین متین۔ بامروت آدمی ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکریم آمادہ ہے فی زماننا شیخ صاحب کا ہونا غنیمت ہے **فقیر** بھی شیخ صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار و زکی عملك فی عمل الاخیار۔ **صاحب** خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام حضرت منشی **شیخ عبید اللہ صاحب** دام

دام اقبالہ۔ آپکی خوبیاں بیان نہیں کرسکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے دیندار۔ سچے مسلمان جنکا دم ہمارے میں غنیمت ہے آپکا صحابہ تابعین اور تبع تابعین کیسا برتاؤ پایا جاتا ہے۔ یہ سچا دیندار۔ عالی ہمت کپڑے کی تجارت کرتا ہے۔ انکی سچی کو ملی تاجر کی ہمارے زیر احلاس خاص شہور ہے۔ یہ شخص بڑے نیکنام نیک نیت اور نیک طینت۔ نیک مزاج صادق الوعد۔ بامروت۔ آدمی ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ یہ حضرت منشی صاحب۔ پابند صوم و صلوٰۃ عامل بالحدیث۔ مہماں نواز دوست پرور۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ راقم کو اس پارسا دیندار زبدہ ارکین بزرگا کی خدمت میں نیاز بدرجہ نہایت ہی اور انکی بھی نظر عنایت بدرجہ غایت ہے۔ بہرکیف منشی صاحب کا ہمارے میں ہونا غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زیب و زینت اسلام ہے فقیر بھی حضرت کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے اللھم اختم بالخیر واحشرہ مع النبیین خصوصًا حضرت صلعم والصدیقین والشہداء والصالحین۔ آمین

اے بار خدایا شیخ صاحب کا خاتمہ بالخیر کر اور انکا حشر نبیوں اور خاصکر حضرت سید المرسلین اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کے ساتھ کر آمین۔ حکمت مآب کمالات اکتساب عیسیٰ دم مسیحا قدم قدوہ کملاے زمان زبدہ حکمای جہاں حضرت عالیجناب معلے القاب زین الصلحا حکیم کرم بخش صاحب دام فیضہ۔ اس پارسا دیندار۔ تابع شریعت احمدی صاحب خلق محمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت کی اوصاف و کمال کی صفت نہ زبان قلم سے ادا ہو سکتی ہے نہ حیطہ خیال میں سما سکتی ہے۔ یہ حضرت دیندار اولوالعزم شب و روز عبادت الٰہی میں بسر کرتے ہیں۔ آپ بڑے سیر چشم۔ فیاض تر اض ہے۔ یہ بزرگ بامروت آدمی ہیں۔ حضرت کے دست شفا میں بعنایت الٰہی وہ تاثیر ہے کہ خاک کی چٹکی میں خاصیت اکسیر ہے۔ آپکا دم ہمارے میں بسا غنیمت ہے۔ یہ حضرت مہاراجہ نابھ کے بڑے معززین اور مقتدرین میں سے ہیں۔ راجہ صاحب بہادر آپکی بہت تعظیم کرتے ہیں اور بڑی عزت سے پیش آتے ہیں۔ آپ ایک معمر

آدمی ہیں یعنی ۸۰ برس کا سن شریف ہے چراغ سحری ہیں خدا نگہبان فقیر بھی اس پا رسا کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے یا آلہی حکیمصاحب کی عمر دراز او حشر و توفنا مع الابرار ہو

حضرت معلے القاب سرآمد حکماء سر حلقہ اطبا حکیم بگرنگ طبیب با فرہنگ **حکیم دیدار بخش صاحب** خلف الرشید حضرت مدار الصلحاء رئیس الاطبا **حکیم محمد بخش صاحب** مغفور مرحوم مبرور دام فیضہ۔ آپکی خوبیوں کا تحریر میں لانا آپ دریا کو پیمانہ میں ناپنا ہے حکیمصاحب کی کمالات کا بیان حد الہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے۔ آپ بڑے معزز معتقد نامور حکما میں سے ہیں آپکا ہونا باہیں مغتنمات میں سے ہے۔ یہ نیکبخت نیکنام صاحب فن طب میں یکتائے زماں اور استعداد حکمت میں علامہ زماں ہیں۔ آج نا بہہ میں ماشاءاللہ جو بات آپکو حاصل ہے شاید کسیکو نصیب ہو اصل تو یہ ہے کہ مہاراجہ نابہہ کو آپکی ذات سے فخر ہے کہ ہمیں ایسے سیر چشم۔ نیک طبع خلیق حکیم میری ریاست میں موجود ہیں۔ آپکی ذات بابرکات سے بندگان خدا کو بڑا فیض ہو رہا ہے۔ حکیمصاحب حاجی حرمین الشرفین بڑے دیندار پابند صوم و صلوٰۃ۔ فیاض سترامض باخیر آدمی ہیں بہرحال آپکی ذات فی زمانہ غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ السیوں سے زیب و زینت اسلام ہے فقیر بھی حکیمصاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا آلہی حکیمصاحب کو دو جہان میں سرخرو رکھیو۔

حدیث فرمایا علیہ السلام نے جبکہ گذرو تم صحرا میں بہشت کے تو میوہ خوری بیخبر واس سے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے وہ صحرا فرمایا وہ مسجدیں ہیں ——— عرض کیا صحابہ کرام نے یا رسول اللہ کیا چیز ہیں جو ہیں ہم اس سے فرمایا کہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر **حدیث** حضرت انس رضی اللہ نے روایت کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک درخت سوکھے پر ہوا پس حضور نے اس درخت پر تازیانہ مارا تمام پتے اسکے گر گئے فرمایا آپ نے جو کوئی کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر گرتے ہیں گناہ اسکے جیسے کہ گرے پتے اس درخت کے **حدیث** فرمایا رسول علیہ السلام نے لا تقتلوا الضفدع فانہ کثیر التسبیح وتسبیحہ سبحان المعبود **ترجمہ** نہ مارو مینڈک

کو کہ تسبیح کرتا ہے بہت - افسوس اے مومن تو مینڈک سے بھی کم مت ہو خیال تو کر طرف مینڈک
کے کہ کیونکر پکارتا ہی **حدیث** ایکروز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے آواز
تسبیح مینڈک کی آپکے گوش مبارک میں آئی تو حضور اس مینڈک کے قریب گئے اسیوقت حضرت جبرئیل
تشریف لائے اور بعد درود وسلام کے کہا کہ اللہ فرماتا ہے کہ یہ مینڈک چھہ مہینے ہوئے اس ہی درخت کے نیچے
بیٹھا ہوا میری تسبیح کر رہا ہی دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہیں رکھتا ہے - جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اسکا حال دیکھکر رو پڑے اور فرمایا طوبی لک **یا ضفدع بمدحت ربی** فرمایا آپنے اے مینڈک تو کتنی
بار دن رات میں میرے خدا کی تسبیح کرتا ہے عرض کیا یا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں دن رات میں دو لاکھ
بار اپنے خدا کی تسبیح کرتا ہوں ہمکو انسان ہوکر اسقدر غفلت ہو فاعتبروا یا اولی الالباب مگر کیوں
نہیں اسوقت بھی اللہ کے نیکنام دیندار ایسے امراء صالحین جلیل القدر ہیں سے موجود ہیں کہ جنکی ہر وقت
زبان پر سبحان اللہ اور درود شریف جاری رہتا ہے جنکے نام نامی و اسماء گرامی میں بخوشی بطور
یادداشت اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں اور اپنے نامہ اعمال کو نیکی سے پُر کرتا ہوں چنانچہ **حضرت**
عالیجناب معلی القاب ممدوح الاوصاف عندلیب شاخسار فصاحت بلبل بوستان بلاغت سر و سخن گویان
جہان سراج فصیحان زمان خانصاحب حکیم **منشی غوث محمد خان** صاحب نائب عدالتی سرکار پٹیالہ
خلف الصدق حضرت ممدوح الخطاب فلک کاب افتخار الامراء امیر الہند والاجاہ المخاطب بخطاب
منشی **عبد النبی خانصاحب** بہادر سابق میر منشی ریاست پٹیالہ ہند مرحوم ومغفور مسرور دام اجلالہ
عدالتی صاحب کی اوصاف بیان نہیں ہو سکتی اللہ اکبر آپ بڑے عالی حوصلہ نیکنام کے صاحبزادہ ہیں - آپ بڑے
لئیق ہیں اور آپکی علم کی لیاقت کا یہ حال ہے کہ کملائے متقدمین و متاخرین کو اپنے [illegible] معجز
نظام پر شیدا کیا فصاحت وبلاغت کا یہ طرز و انداز ہے کہ لطافت و ملاحت کا اثر [illegible] ہے
آپکی کلام انوری وخاقانی مائل ہے - آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے - آپ بڑے نیکنام
عادل - عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند - ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح سے
ہر کوئی آپکے لطف وکرم کا امیدوار ہے آپ پابند صوم وصلواۃ ہیں سالکان [illegible] آپ پر ختم ہیں - سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم

ہیں۔ حضرت اعلیٰ مرتبے کے دیندار۔ محب رسول اللہ۔ پابند صوم صلوٰۃ۔ منکسر المزاج۔ باذل۔ مخیر۔ بامروت آدمی ہیں۔
آپ رئیس ابن رئیس آپکا گھرانا دنیا میں بسا غنیمت ہے فقیر بھی عبدالحق صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے یا الٰہی خانصاحب کی عمر دراز خانصاحب کا حشر مع النبیین خصوصاً حضرت محمد رسول
اللہ والصدیقین والشہداء والصالحین کے ساتھ کریو۔ آمین۔ **یادش بخیر** عندلیب بہارستان سخن
گستری طوطی شکرستان معنی پروری۔ سرمست نشۂ سخندانی۔ نظرباز شاہد نکتہ دانی۔ غواص محیط
تدقیق آشنائے بحر تحقیق۔ افصح الفصحا ابلغ البلغا۔ حضرت عالیجناب ممدوح الاوصاف بدر العلما
افتخار الامرا یعنی **میر منشی عبدالنبی خانصاحب** مرحوم و مغفور طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ
آپکے کمالات لکھنے کی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے۔ کلام سحر نظام آپکا ہمہ تن فصاحت و بلاغت تھا۔ نثر ایسی کہ
نظم ثریا اُسپر نثار تھی اور نظم ایسی کہ سلک گوہر اُس سے شرمسار تھی علاوہ اسکے آپ بڑے دیندار۔ پابند
صوم و صلوٰۃ۔ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ بڑے فیاض دریادل سیر چشم تھے۔ آپ
کی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان کی بھی پست تھی۔ اور دولت و حشمت کے سامنے قارون
بھی تنگدست تھا۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ تھا۔ ارکان مروت آپ پر ختم تھے۔ ریاست بالہ
و نیز ہندوستان میں جو آپنے نام پایا تھا آجتک وہ بات کسیکو میسر آئی۔ آپکو امیر الہند بھی کہا جاے تو بجا ہے
فن طبابت میں آپ یکتائے جہاں تھے۔ اور استعداد حکمت میں آپ علامہ زماں تھے شافی مطلق نے
آپکے ہاتھ میں ایسی شفا رکھی تھی۔ جو مریض لا علاج حضرت سے رجوع لاتا تھا وہ ایک نسخہ میں شفا پاتا تھا
اللہ اللہ آپکی بذلہ سنجیاں اور چمیگوئیاں ایسی عام پسند تھیں جو آپ ہی پر تمام ہوگئیں۔ آپ بڑے
متواضع منکسر تھے فقرا اور علما کے بڑے قدر داں تھے۔ حضرت کو میاں بہادر علیشاہ خلیفہ سید بہیک
صاحب رحمۃ اللہ علیہم سے بڑا حسن ظن تھا۔ راقم کو اس بدعا ارکین روزگار کی خدمت میں نیاز درجہ
غایت تھا اور حضرت کی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر مرتبہ نہایت تھی **فقیر** بھی اس
عالی نیکنام کو دعائے خیر سے یاد کرتا ہے یا اللہ میر منشی صاحب مرحوم و مغفور کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھیو
حضرت عالیجناب عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و جلال **شیخ علی احمد صاحب**

خلف الرشید شیخ چراغ الہدے ابن شیخ رحیم علی صاحب رئیس اعظم قدیم جمال پورہ ضلع حصار تحصیل بروالہ تھانہ ٹوہانہ دام جلالہ - آپکی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ سے ناپنا ہے - عالیجناب بڑے نیکنام - اللہ تعالے نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے - آپ علے وجہ کی دیندار فیاض متواضع - باذل سخی مسکین پرور - شریف نواز - بڑے دریادل - محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - کوئی سائل آپکے دروازہ سے محروم نہیں جاتا ہے - متدین - بامروت آدمی ہیں - علمار فضلا کے بڑے قدردان ہیں - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - ہمیشہ سے طبیعت بتواضع وتکریم آمادہ ہے - اس نیکنام کا مہاراجہ صاحب والی پٹیالہ سے غمی شادی میں برابر رانہ برتاؤ ہے - ماشاء اللہ یہ کچھ تھوڑی عزت نہیں میں نے یہی چاہا کہ اس عالی ہمت کا نام بقائے یادداشت اپنی تفسیر میں تحت ابرار واخیار ذکر کروں اور میں بھی ممدوح موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں - یا الٰہی اس نیک نیت حمیدہ خصلت رئیس کو دونوں جہان میں خوش رکھیو آمین - **عالیجناب** بدر الصلحار صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی فضل الکرام الشرف المعظم ملک سیرت فرشتہ صورت افضل الفضلار اکمل کملا مولانا مولوی **عبد الصمد** صاحب تحصیلدار رسام دام فیوضہ - یہ حضرت عالم باعمل مبرا از حرص واہل ہیں حدیث و تفسیر میں ایسا کمال بہم پہنچایا ہے - کہ آجتک سلف سے ایسا مفسر دیکھا ہے نہ سُنا - جواہر التصدیر آپ ہی کی تصنیفات میں سے ہے - یہ صاحب بڑے دیندار خدا ترس - نیکنام رحمدل - باذل سخی پابند صوم وصلوۃ - متقی - مہمان نواز - شریف پرور - محب رسول اللہ - تلاوت قرآن و اوراد نہ سفر میں ترک ہوتے ہیں نہ حضر میں - آپ بڑے ملنسار - حلیم - خلیق بامروت بابرکت شخص ہیں - جنکا دم بسا غنیمت ہے **فقیر** بھی مولانا صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار وزکی عملك فی عمل الاخیار **حضرت** معلی القاب ممدوح الخطاب جناب خانصاحب **ولی محمد خاں** تحصیلدار راجپورہ دام اقبالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں اُنہیں سے اگر شمہ لکھوں تو کیا

امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ آپ بڑے عالیخاندان۔ نیک طینت۔ بڑے عالی حوصلہ۔ اعلے درجہ کے دیندار متقی۔ پابند صوم و صلوۃ مخیر۔ باخبر آدمی ہیں۔ خوش عقیدہ۔ برتاؤ آپکا عمدہ ہے۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے پیش آتے ہیں۔ علما کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ آپکو ماشاء اللہ علمی لیاقت بہت ہے کیوں نہو یہ حضرت تحصیلدار برادر طوطی ہند میر منشی عبدالغنی خاں صاحب سابق میر منشی ریاست پٹیالہ مرحوم کے ہیں جنکی مادرش تحریر میں نے ایک بڑے فخر سے اپنی کتاب میں بقاء یادداشت لکھی ہے کہ نام نامی کو بقا رہے تحصیلدار صاحب کا دم غنیمت ہے **فقیر** بھی خانصاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** ہے یا الہی خانصاحب ممدوح کو دین و دنیا میں سرسبز رکھیو حشر انکا حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو آمین۔

ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا نے عقل کو ختم کیا

حدیث میں وارد ہے کہ خدا تعالے نے عقل کو سو حصہ پر پیدا کیا اسمیں سے ننانوے حصہ عقل ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے اور ایک حصہ تمام جہان کے حصہ میں دیگئی چنانچہ فقیر بطور نمونہ مشتے از خروارے بیان کرتا ہے عقلمند خوب سمجھینگے۔ **حدیث** ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھہ میں چار خصلتیں بہت بُری ہیں۔ ایک تو **زنا** کرنا دوسرے **چوری** کرنا تیسرے **شراب** پینا۔ چوتھے **جھوٹھ** بولنا۔ سوان چاروں چیزوں کا ایکبارگی چھوٹنا مجھہ سے ممکن نہیں۔ ان چاروں میں سے ایک جو چیز آپ فرما دیں اُسکو میں چھوڑ دوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو جھوٹھ بولنا چھوڑ دے۔ اُسکو اُسنے ایک آسان امر سمجھکر مان لیا اور اپنے گھر میں گیا جب رات ہوئی تو ارادہ کیا کہ شراب پئے اور زنا کرے اُسکے دل میں یہ خیال آیا کہ صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونگا اگر آپ مجھہ سے پوچھینگے کہ آجکی رات تو نے شراب پی یا زنا کیا پھر اگر سچ کہونگا تو فضیحتی ہوگی اور حد شراب و زنا کی مجھپر جاری ہوگی اور اگر انکار کرونگا

تو جہوٹہا ہونگا آخر ان دونوں چیزوں سے باز آیا اور چہوڑا پہر جب رات بہت آئی سب
لوگ شہر کے سونے میں مشغول ہوئے اُسوقت ارادہ چوری کا کیا اُسکے ساتہ ہی دلمیں یہی خیال یہ
آیا کہ اگر اس چوری کا حال مجہسے پوچہینگے پہر میں نے اگر اقرار کیا تو میرا ہاتہ کاٹا گیا اور اگر
جہوٹہ بولا اور انکار کیا تو توبہ کے خلاف ہوگا۔ حاصل کلام اُس سے بہی ہاتہ اُٹھایا اور صبح کو
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں شرف ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے
صلی اللہ علیہ وسلم آپنے ایسی چیز کی مجہسے توبہ کی جتنی بُری خصلتیں مجہمیں تہیں سب چہوٹ گئیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہی بہت خوش ہوئے **سبحان اللہ** اللہ نے حضرت کو کیا عقل عطا
فرمائی تہی اللہ نے ایسا نبی عربی ہمکو عطا فرمایا۔ کما قال اللہ جل جلالہ **لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ**
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ
يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ۝ ترجمہ ایمان والوں پر احسان کیا جبکہ انہیں کا رسول بہیجا پڑہکر سناتا ہے انکو
اُسکی آیتیں اور انکو پاک کرتا اور انکو کتاب او رحکمت سکہاتا ہے اور بیشک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی
میں تہے **فقیر کہتا ہے** عرب کی جو اُسوقت حالت ذلیل و خراب تہی کسیکی نہوگی وہ لوگ محض وحشی
جاہل شہوت پرست درندہ خصلت تہے آنحضرت نے انکو آیات الٰہی سنا کر زندگی اکر دیا ہر وحشی جاہل
عالم اور اخلاق حمیدہ کا سرچشمہ ہوگیا صحابہ کی تاریخ سے اسکا بخوبی ثبوت ہوسکتا ہے اور پہر انکو
کتاب حکمت سکہا کر تمام بنی آدم کے لیے حکیم اور معلم کر دیا چنانچہ جہاں جہاں صحابہ گئے توحید اور
خدا پرستی اور راستبازی کے آفتاب بنے اُن ملکوں کو منور کر دیا۔ سبحان اللہ صحابہ اور تابعین اور
تبع تابعین اور انکے ملنے والے تو نور علی نور تہے الحمد للہ **فی زماننا** ایسے ایسے نیک نام عقلمند دیندار
امراے جلیل القدر صالحین ملک میں موجود ہیں کہ جنکا نام نامی واسماء گرامی میں ایک بڑے فخر کے ساتہ
اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں اسلئے کہ اسماء گرامی کو بقا ہے **چنانچہ** حضرت عالیجناب مستطاب
معلے القاب گردوں رکاب فلک انتساب حاتم زماں سکندر دوراں زیب افزاے مسند دولت و

واقبال جلوہ آرا سے وسادہ مکنت واجلال عالی خاندان صاحب عزوشان المخاطب بخطاب
خان بہادر میر ابراہیم علی صاحب وزیر اعظم ریاست بہاولپور دام اجلالہ وعم فیضہ
جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان کرنا انکا دشوار ہے خان بہادر
بڑے منصف شہرہ دادگستری اور آوازہ رعایا پروری اُن کا چاردانگ گیتی میں بلند ہے - عدل و
انصاف اُنکا منصف حقیقی کو پسند ہے - ہر ادنے و اعلی کی طرف نظر فلاح ہے ہر کہ ومہ انکے لطف و
کرم کا مداح ہے - ارکان مروت اُنپر ختم ہیں - آپ بڑے نیکنام اور نیک مزاج اور نیک طینت ہیں - یہ حضرت
بڑے امین متین - سیر چشم - حقیقت میں میر صاحب موصوف بڑے لائق آدمی ہیں - آپنے برٹش
گورنمنٹ کی عمدہ عمدہ خدمات کو اس دیانت - محنت - لیاقت - ارادت سے انجام دیا کہ سینو لوسر ویر
میں میر صاحب ضرب المثل ہو گئے - میر صاحب قابل تعریف ہیں - اللہ تعالے نے مجکو دلی جوش دلایا کہ میں میر صاحب
کا حال اپنی کتاب میں تقاضے یادداشت لکھوں - عالیجناب کا دم ہندستان میں غنیمت ہے - آپ بالا ابرار
ہیں - یہ صاحب بڑے فیاض - دریادل - اعلے درجہ کے متقی - پابند فریضہ - محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بڑے شریف پرور علما فضلا کی بڑی عزت کرتے ہیں آپکی لیاقت کا یہ حال ہے کہ آپکے محاورات نازک
سے ہوئے دلبران خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیفان منفعل - بہرحال میر صاحب کا دم غنیمت ہے اصل تو
یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زیب و زینت اسلام ہے فقیر بھی وزیر صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے اللھم اختم بالخیر واحشر مع النبیین خصوصًا محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وآل عبا وصحابہ وتابعین وتبع تابعین - آمین - یا اللہ میر صاحب
کو دنیا میں ہر بلا سے محفوظ رکھ اور خاتمہ بالخیر کر اور حشر کیا جاے نبیوں خصوصًا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور آل عبا اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے ساتھ آمین **حضرت جامع صفات**
پسندیدہ مجمع اوصاف حمیدہ یگانہ عماید روزگار وحید اراکین شہر و دیار خورشید آسمان دولت
وحشمت مہر سپہر خلق ومروت فیض بخش فیاض زمان **میاں نظام الدین صاحب** وزیر ریاست
پونچھ دام اقبالہ وعم فیضہ - وزیر صاحب بڑے حامی اسلام ہیں - آپ سے اہل اسلام اور اسلام کو

بڑی تقویت ہے آپ کے دم سے ایک انجمن حمایت اسلامیہ پونچھ قائم ہوئی ہے آپکا برتاؤ صحابہ کرام
اور تابعین و تبع تابعین کا سا پایا جاتا ہے یہ حضرت بڑے اعلے درجہ کے مشہور متقی - دیندار محب رسول اللہ
صلعم متواضع منکسر المزاج - خادم علمار و مساکین ہیں - پابند فرائض - عالی نسب - دامن اخلاق
آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے - بڑے دیانتدار امیں -
رحمدل خدا ترس - غرض جو جو خوبیاں صلحاے سلف و خلف کے ساتھ مخصوص تھیں وہ بتمامہ حضرت کی ذات
بابرکات میں موجود ہیں - وزیر صاحب موصوف کا دم پنجاب میں بسا غنیمت ہے - سچ تو یہ ہے کہ آپکی
ذات سے اسلام کو رونق ہے **فقیر** بھی وزیر ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے - **شکریہ**
یہ ہے یا اللہ انکو دو جہان میں سرخرو رکھیو اور حشر انکا و توفنا مع الابرار کر تو - [سلہ]

حضرت عالیجناب حکمت مآب حکیم و ڈاکٹر **سبحان علی صاحب** متعینہ شفاخانہ اکبر آباد عمم فیضہ
اللہ تعالے نے آپکو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا - آپ بڑے عقیل و دانا ہیں اللہ تعالے نے ڈاکٹر صاحب
کو وہ دانائی کا خزانہ غیب سے عطا فرمائی ہے کہ حضرت قرآن سے ڈاکٹری ثابت کرتے ہیں **ذلک
فضل اللہ یوتیہ من یشاء** یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے عنایت کر دے - ڈاکٹر صاحب
بڑے اعلے درجہ کے مشہور دیندار ہیں - اور محب رسول خدا ہیں - بڑے منکسر المزاج ہیں - اللہ تعالے نے
آج اسکو لائق کیا ہے - خلق آپکا اس درجہ بڑھا ہوا ہے کہ ادنے مریض سے بھی ہمہ تن ملتفت
ہو جاتے ہیں - آپ جالندھر کے رئیس ہیں - علمار و فضلا کے آپ بڑے قدردان ہیں جنکا دم اکبر آباد
میں غنیمت ہے **فقیر** ڈاکٹر صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبک
فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار **حضرت** جناب سید سندی اولاد علی آل نبی
شاہ گردیزی صاحب خلف الصدق حضرت بدر العلمار **میر قاسم علی صاحب** مرحوم و
مغفور مسرور دام اجلالہ - میں سید صاحب کی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا ہوں جو کہ اللہ تعالے نے
ذات بابرکات میں خوبیاں عطا فرمائی ہیں جس خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا - تو ایک سے ایک
کو برتر پایا - آپ بڑے عقیل اور متقی سخندان سخنور سخن سنج آدمی ہیں - کونسل کو سید موصوف

[سلہ] بلا دیانت داری میر سرکار پونچھ نے انکو ممبر کانونسل بعد نسل عطا فرمائے ہمکو بھی انکی امانت داری پر اک بڑا فخر ہے کہ اسلام میں ایسے ایسے متدین باقی ہیں -

کا کچھ خیال ہوا کہ سید صاحب ایسے متقن آدمی ہیں اور محرر ونیں ہیں جس وقت راجہ صاحب باختیار خود ہوئے اسیوقت خیال ہوا کہ سید صاحب بڑے لائق اور متقن آدمی ہیں انکو تحصیلدار پٹیالہ کا کیا کیوں نہو قدر جوہر جوہری اند یا شہ بار اند بیشک صاحب ممدوح قابل تعریف ہیں اسلئے میں بھی نام نامی ایک بڑے فخر سے اپنی کتاب میں تحت ذکر ابرار بقای یادداشت ذکر کرتا ہوں آپ بڑے دوست پرور نیکنام آدمی نیکی پسند۔ برتاو عمدہ حضرت سنور کے رہنے والے محلہ گڑہی میں آپکا درد دولت ہے۔ یہ صاحب بڑے فیاض۔ عالی ہمت۔ باذل۔ پابند صوم وصلوۃ۔ بڑے دیندار مومنین میں سے ہیں۔ آپکے کلام میں اعلیٰ مذاق ہے۔ سودا کو رشک سخن ہے جنوں۔ اور میر انکی کلام بلاغت نظام سے سرنگوں۔ علما و فضلا کے آپ بڑے قدردان ہیں بہرحال آپکا دم سنور میں بسا غنیمت ہے

فقیر بھی تحصیلدار صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللّٰہ قلبك فی قلوب الابرار و زکی عملك فی عمل الاخیار۔ **یادش بخیر** میر صاحب کی والد ماجد حضرت میر قاسم علیصاحب طاب اللّٰہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ آپ بڑے نیکی پسند متشرع مشہور تھے۔ مزاج میں نہایت رحم تھا فقرا و علما سے خوشی سے ملتے تھے اسلئے میر صاحب کا نام شاہ گرد رکھا تھا۔ چونکہ حضرت میر صاحب مرحوم کو سید صاحب موصوف سے بہت الفت تھی۔ اس جوش محبت میں شاہ گردیز کہا کرتے تھے۔ میر صاحب اسی نام سے مشہور ہوگئے راقم کو میر صاحب مرحوم کی خدمت میں نیاز زبدرجۂ غایت تھا۔ انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر مرتبہ نہایت تھی۔ یا الٰہی میر قاسم شاہ مرحوم کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھیو۔ **گلدستہ** حدیقہ دولت بلبل چمن حشمت مہر سپہر جاہ و ثروت ماہ برج عظمت کوکب چرخ اجلال خورشید گردون اقبال عالی مرتبت والا شان حضرت معلے القاب ممدوح الخطاب **نواب اکرام علی خان صاحب** خلف الصدق نواب فیض محمد علیخان صاحب بہادر بہا سو دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللّٰہ تعالےٰ نے انکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا۔ جو خصلت ہے مطبوع طبایع جہان ہے۔ انکی رفعت شان کے بلندی آسمان کی پست اور دولت جو

حشمت کے سامنے قاروں تنگدست ہے - اخلاق میں یہ تن خلق کہوں تو بجا ہے - مروت میں مروت مجسم لکھوں تو زیبا ہے - یہ نیکنام نیک طینت نیکی پسند - نیک مزاج - عدیم المثل - نرم طبیعت - سیر چشم - سعادتمند نواب نبیرہ حامی اسلام جو ایک بڑے مشہور متقی - اعلے درجہ کے دیندار اعنی نواب ممدوح الخطاب بید العلما رنواب فیض علیخانصاحب بہادر رئیس بہاسو کے ہیں - یہ عالی جناب اس چھوٹی سی عمر میں بڑے دیندار پابند صوم وصلوۃ ہیں جوان صالح بھی انہیں کو کہنا چاہیئے آپ اعلے درجہ کے خلیق ہیں - محب سولخد ایسی علمار کے آپ بڑے قدر دان ہیں - کیوں نہو - آپکے اتالیق ہمارے معزز معتقد دوست مولانا مولوی **محمد سلیم صاحب ہیں** جو حضرت بڑے نیک خصلت متقی ہیں - یہ آپکی ہی فیض صحبت کی برکت ہے کہ اس عمر میں نواب صاحب کے مزاج میں اسقدر اتقا ہے - فی زمانا نواب صاحب ممدوح علیگڈہ مدرسہ سید احمد صاحب میں پڑھتے ہیں اور آپکے دادا حضرت نواب فیض علیخاں صاحب بہادر بسبب غلبۂ محبت آپکے پاس رہتے ہیں ہم بھی دل سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے نواب صاحب کو علم میں پاس کرے - خداوند کریم نے مجکو ایک دلی جوش دلایا کہ آپکا نام نامی اپنی کتاب میں تحت صالحین بغرض یادداشت درج کردوں کہ اس نام نامی کو بقا رہے بہرحال نواب صاحب کا دم ہندوستان میں غنیمت ہے **فقیر** بھی نواب صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی نواب صاحب کی عمر طویل ہو اور دشمن ذلیل ہوں - **حضرت** عالیجناب معلے القاب عالیخاندان فیاض زمان **مہر بان علی خانصاحب** ڈپٹی انکسپکٹر خلف الرشید جناب خانصاحب نواب علیخاں مرحوم ومغفور مبرور لونوی دام سستر ہ - خانصاحب بڑے نیکنام - عالی نسب پابند فرایض - بڑے مخیر - فیاض - باذل - خداترس - رحمدل - صادق الوعد - نیک طینت نیک نیت - متواضع - امین - متین - سیر چشم - محب رسول خدا - جوان صالح - آپ ماشاء اللہ نہایت خوشرو - اور وجیہ ہیں - بڑے ملنسار - مہمان نواز - شریف اور شریف پرور - بڑے با مروت آدمی ہیں فقرا اور علمار کو بہت دوست رکھتے ہیں اور تواضع سے پیش آتے ہیں - بہرحال خانصاحب موصوف کا دم غنیمت ہے - **فقیر** بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے سلمہ اللہ

قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار - ۵

دربیان فضائل لوری امام حسین علیہ السلام

اِنَّ فِی الجَنَّۃِ نَہراً لَبَنًا لِمُحَمَّدٍ وَعَلِیًّا وَفَاطِمَۃَ وَالحَسَنَینِ ترجمہ ایک نہر دودکی ہے
جنت میں واسطے محمدؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کے

اشعار

حقا کہ عجب مرتبہ سبط نبی ہے ✤ کیا خالق اکبر نے شرافت اُسے دی ہے ✤ ہے فاطمہ ماں نانا نبی باپ علی ہے
بچپن سے وہ مقبول جناب احدی ہے ✤ جبریل سوا کیا کوئی اس راز کو جانے ✤ جس شے پہ بٹھا ہے وہی بھیجی ہے خدا نے
درگاہ الٰہی میں یہ تھی عزت و توقیر ✤ اُتھی جو بہی طاعت کی لئے مادر دلگیر ✤ جبریل سے فرماتا تھا یہ مالک تقدیر
جھولے کو جھلاؤ کہ نہ بچپن ہو شبیر ✤ زہرا کے پسر سے کوئی پیارا نہیں ہمکو ✤ ایذا اُسے ہووے یہ گوارا نہیں ہمکو
کیا رتبہ ہے جبریل نے جھولے میں جھولایا ✤ اور فاطمہ نے سینۂ اقدس پہ سُلایا ✤ جو ناز کیا شیر خدا نے وہ اُٹھایا
اللہ کے محبوب نے کاندھے پہ چڑھایا ✤ یہ لطف و کرم تھا یہ عنایت تھی خدا کی ✤ مقبول وہیں ہو گئی جس وقت دعا کی

فقیر کہتا ہے اللہ تعالے نے آل عبا کو کیا عالی مرتبہ بخشا ✤ **فقیر** کہتا ہے اُسکو ایمان نصیب نہیں ہے
جو آل عبا کو دوست نہیں کہتا الحمد للہ فی زمانا بھی ایسے ایسے اللہ کے بندے دیندار مومنین اولاد علی
آل نبی امراے جلیل القدر ابرار و اخیار میں سے موجود ہیں کہ جنکا جان و مال آل عبا پر فدا ہے اُن حضرات عالی
ہمت کے نام نامی اسمای گرامی تحت ذکر آل عبا بہت خوشی اور فخر سے اپنی کتاب میں بطور یادداشت
درج کرتا ہوں - اپنی نامۂ اعمال کو سعادت سے پُر کرتا ہوں چنانچہ نواب مستطاب معلے القاب مسند آراے عز و جلال
جلوہ افزاے چار بالش مکنت و اقبال فخر خاندان شرف دودمان راجہ باقر علی خاں صاحب سی آئی ای
بہادر رئیس پنڈراول ضلع علی گڈہ دام جلالہ - انکی عدالت گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیرواں کا
مٹا دیا اور سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصۂ حاتم کا جہان کے دلوں سے بھلا دیا - ابر نیساں انکی گہرباری سے عرق آلود
انفعال ہے اور دریا انکے جود و کرم سے مالا مال ہے - کوئی سائل محروم نہیں جاتا ہے - اوصاف حمیدہ بیرون
از حد تحریر اور اخلاق پسندیدہ آپکی خارج از تقریر ہیں - راجہ صاحب بہادر اعلے درجہ کے مشہور دیندار
مومنین میں سے ہیں - پابند صوم و صلوٰۃ صاحب دل - نرم طبیعت - رحمدل - خدا ترس - علما و فضلا و حکما

کی بڑے قدردان - چنانچہ میر صاحب موصوف نے ایکہزار روپیہ مدرسہ طبیہ مجیدیہ میں مرحمت فرمایا - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - بڑے محب آلِ عبا ہیں - بہرحال راجہ صاحب ممدوح کا دم ہندوستان میں غنیمت ہے فقیر بہی عالیجناب کو دل سے دعا دیتا ہے - یا الٰہی راجہ صاحب بہادر کو قیامت تک سلامت رکہیو - اور حشر آل عبا کی ساتہ کریو - آمین - **رفعت** و عوالی مرتبت حضرت عالیجناب میر **محمد علی صاحب** خلف الرشید حضرت بدر الصلحا افتخار الامرا **میر نثار علی صاحب** مرحوم و مغفور مبرور وکیل کمشنری دہلی دام اقبالہ - آپ بڑے متقی - نیکی پسند پابند صوم و صلوٰۃ - آنکہہ میں حیا، و شرم بہت ہے - امین دیانتدار عادل - باخبر آدمی ہیں - آپ سید سندی ہیں - محب سولخدا ہیں - اللہ تعالے نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے - منکسر المزاج - متواضع - شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتہ بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں - نماز چاشت - اشراق - تہجد سب ادا کرتے ہیں - کلمۃ الخیر کے کہنے اور لکہدینے میں دریغ نہیں کرتے - آج ماشاء اللہ جو بات آپکو حاصل ہے شاید کسیکو نصیب ہووے - یہ حضرت بڑے عالی نسب اور ذی اقتدار ہیں - برتاؤ انکا بہت عمدہ ہے جس مقام کو میر صاحب موصوف نے چہوڑا وہاں کی رعایا چشم پر آب رہی - آپ سنام میں تحصیلدار رہے - کارگذاری اول رہی - پہر عالیجناب سرکار پٹیالہ کیطرف سے وکیل کمشنری دہلی کے ہوگئے - یہاں پر دہلی میں وہ نیکنامی حاصل کی جسکا بیان نہیں ہو سکتا ہے ہمارے معزز حضرت وکیل صاحب امیر ابن امیر ابن امیر ہیں - اعلے درجہ کے خلیق ہیں - راقم کو اس زبدۃ الاراکین روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجہ غایت حاصل ہے اور انکی نظر عنایت او چشم شفقت اس خاکسار پر مرتبہ نہایت ہے بہرحال فی زماننا میر صاحب موصوف کا دم غنیمت ہے **فقیر** بہی وکیل ممدوح کا دل سے شکر ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار و ذکی عملك فی عمل الاخیار **جامع** صفات پسندیدہ مستجمع اوصاف حمیدہ یگانہ روزگار حضرت میر صاحب **منشی غلام شبیر صاحب** دام اجلالہٗ - اوصاف انکے خارج از تقریر و بیرون از تحریر ہیں - آپ بڑے پرہیزگار - متشرع پابند فریضہ - تہجد گذار - از عشاق رسولخدا - جان نثار اہلبیت یہ شخص بڑے بابرکت ہیں - زہد و تقوے بدرجہ غایت ہے اور خلوص تمیز نہایت ہے - حدیث و تفسیر و مسائل کتب فقہ ہر وقت مطالعہ میں رہتے ہیں - اعلے درجے کے امین - متمیز

زمانہ خور۔ آپ بہی بڑے عالی خاندان اہل سادات عظام میں سے ہیں گہر آپکا قصبہ بنوڑ علاقہ سرکار میں ہے بعنایت الٰہی ریاست پٹیالہ میں بصیغہ محرران ملازم ہیں۔ حضرت کی تعیناتی ہمارے معزز مقتدر رفعت وعوالی مرتبت میر محمد علی صاحب وکیل کمشنری دہلی کے پاس ہے۔ نیازمند کو بہی منشی صاحب کی خدمت میں نیاز حاصل ہے یا الٰہی منشی صاحب کو دوجہان میں خوش رکہیو۔ آمین حضرت صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت۔ فرشتہ صورت عالی جناب میر نیاز علی صاحب ناظم نارنول علاقہ پٹیالہ دام اجلالہ۔ آپکی اوصاف میں نہ زبانکو طاقت تقریر ہے نہ قلم کو یارائے تحریر ہے۔ میر صاحب بڑے نامور۔ نیکنام۔ متقن مشہور متقی۔ پابند صوم وصلوٰۃ مخیر فیاض مسکین پرور۔ سید سندی پایہ ہمت آپکا بلند۔ سلوک آپکا حق کو پسند۔ حضرت چشمۂ فیض ہیں شعر مدح تیری کیا کروں اے زینت ہندوستاں ٭ کشور تقریر میں گویا نہیں میری زباں ماشاء اللہ علمی لیاقت آپکو بہت ہے آپکی شیریں زبانی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے۔ کلام سعدی انکے خوان فیض کے نمکخوار۔ حضرت کی کلام مذاق پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت ہمیشہ بتواضع وتکریم آمادہ ہے باوجود ذاتی کمالات کے مزاج میں عالیجناب کے نہایت عجز وانکسار ہے یہ بہی مقتضا دینداری ہے۔ بہرحال آپکی ذات فیض صفات ماننا بہت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بہی میر صاحب ممدوح کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی ناظم صاحب کو دوجہان میں سرسبز کریو اور حضرت کا حشر آل عبا اور ائمہ اثنا عشر مع النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین کے ساتہ ہو۔ آمین۔

دربیان مصائب امام حسین علیہ السلام

حدیث میں وارد ہے کہ جسوقت حضرت فاطمہؓ کے گہر سے حضرت امام حسینؑ کے رونیکی آواز آتی تہی تو حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی فاطمہؓ کے گہر کا طواف کیا کرتے تہے اور فرماتے تہے کہ اے فاطمہ حسینؑ کا رونا مجکو بیچین کرتا ہے اللہ اللہ حضرت کی روح کو اُسوقت کیا صدمہ ہوا ہوگا کہ جسوقت امام علیہ السلام گرسنہ پیاسے زمین کربلا میں گرے اور ایک ہزار ایک زخم آپکے جسم اطہر پر تہا اور شمر ملعون نے

چاہا کہ سر اقدس تن اطہر سے جدا کرے اُسوقت تمام اہلبیت سروپا برہنہ خیموں سے نکل پڑے اور بیقرار ہوگئی اب کیا حال کا پردہ ہے ہمارا امام مظلوم کا اب وقت اخیر ہے روتے پیٹتے افتان خیزاں مقتل حسین میں قریب پہنچکر کہنے لگے اے شمر لعین خدا کی واسطے اس سینہ گنجینہ اقدس سے اترجا واللہ ہمارا حضرت میں کچھہ باقی نہیں اللہ اللہ ہمارے امام مظلوم اب تو کوئی دم کے مہمان ہیں خدا کے لئے ہمارا روبرو تو اس سینہ اقدس پر مت بیٹھہ اُترجا اسوقت حضرتکو زخموں سے بڑا صدمہ ہے راوی لکھتا ہے کہ تمام اہلبیت اُسکی منتیں کررہے تھے کہ تو ذرا سینہ اقدس سے اُترجا ہم مل لویں مگر وہ بحیا اُنکی عاجزی کرنے پر کچھہ خیال بھی نہیں کرتا تھا اور اہلبیت کمال منتیں کرتے تھے کہ خدا کی واسطے اے شمر ہم ہیکسوں پر رحم کر ہم قابل رحم ہیں ہمارے سید مظلوم کو مت شہید کر بخوشی تمام ہم سبکو اجازت دیتے ہیں کہ ہم سبکو قتل کردے مگر ہمارے امام مظلوم کو مت تکلیف دے لکھا ہے کہ اُسوقت حضرت امام نہایت ضعف میں تھے آپکے کان میں جبکہ یہ عاجزی کرنا اہلبیت کا پہنچا آپکا یہ حال تھا کہ مُنہ سے نہیں بول سکتے تھے پیاس کی اسقدر تکلیف تھی کہ حضرت امام علیہ السلام کی زبان میں بدرجہ غایت لکنت تھی بولا نہ جاتا تھا اُسوقت حضرت امام علیہ السلام نے روبآسمان کیا اور آسمان کیطرف دیکھکر ایک آہ کی اور حسرت کی نگاہ سے اہلحرم کیطرف دیکھکر رو پڑے۔ وہ وہ حسرتیں دل میں بھری ہوئی تھیں مگر کہہ سکتے تھے۔ آپنے اُسوقت آنکھیں کھولیں اور آسمان کو دیکھکر رو پڑے آپ میں اُسوقت اسقدر طاقت نہ تھی کہ آپ ہاتہ کے اہلبیت کو اشارہ کرتے اور مُنہ سے کچھہ فرماتے یا آنکھہ سے اشارہ کرلیتے کہ آپ یہاں پر کیوں آئے **راوی** کہتا ہے کہ آپکا اُسوقت یہ منشا تھا کہ اہلبیت کو کہتے کہ تم خیمہ سے نکلکر یہاں پر کیوں آئیں تمنے بُرا کیا مگر بشدت پیاس کچھہ نہ کہہ سکے آسمان کیطرف نظر حسرت سے دیکھتے تھے اور رو رہے تھے اُسوقت اہلبیت شمر ملعون سے کہتے تھے کہ اے شمر ہم تمام اپنے عزیزوں اور انصار کا خون اللہ کے واسطے معاف کرتے ہیں مگر اسوقت ہماری تین آرزوئیں بر آجائیں پھر جو تیرا جی چاہے وہ کرنا تو اچھی طرح سے جانتا ہے کہ یہ سید مظلوم جناب سید المرسلین کا لاڈلا ہے اور فرزند علی اور لخت جگر فاطمہ کا ہے کیا تجھے نہیں معلوم کہ یہ ہمارا وارث ہے بخدا اذرا تو اس سینہ گنجینہ اقدس سے اُترجا

ہماری تین آرزوئیں ہیں اول تو یہ آرزو تھی کہ قبل رحلت کے کچھ وقت امام کا آخیر سے
شاید پھر ہماری ملاقات ہو یا نہو۔ ہم اس گلے اطہر سے جو کہ بوسہ گاہ جناب رسولخدا ہے بوسہ لے لیتے تاکہ
ہماری تمنائے دلی بر آوے اور تمام غم غلط ہو جاویں دوسری تمنا ہماری یہ تھی کہ ہمکو اسقدر مہلت
دے کہ کسیطرح کچھ پانی ہم پہنچاویں اور چہرۂ انور پر چھڑکیں۔ شاید کہ ہمارے سید مظلوم کو اس سے کچھ
فرصت پہنچے اور حالت غشی سے افاقہ ہو جاوے تاکہ ہمکو کچھ وصیت کریں اور ہم مراتب نیاز ان سے
پوچھ لیں۔ تیسری تمنا یہ ہے کہ ہمارا ایسا نازنین امام جو آغوش فاطمہ میں پلا ہو اور انکے ہزار اکیاون
زخم جسم اطہر پر ہوں ایسا شخص اس دھوپ و تمازت آفتاب میں اس ریگستان گرم جو مثل برادۂ آہن
کے ہے پڑا ہو۔ اسلئے ہم تجھ سے اجازت چاہتے ہیں کہ اپنی چادر جسم اطہر پر سایہ کر دیں اور زخموں سے
مٹی صاف کر دیں تاکہ ذرا سا کچھ آرام فرمائیں۔ کیونکہ یہ وقت آخیر جان کندنی کا ہے اور یہ وقت
بڑا سخت ہوتا ہے۔ اور ہمدردی اسوقت عزیز و اقارب کی ضروریات سے ہوتی ہے۔ ہم ذرا قریب
ہوکر اس جان سے ٹکڑے پر نثار ہو جاویں مگر شمر ملعون نے عاجزی اہلبیت پر کچھ خیال نکیا اسی حالت
میں سرور اہلبیت کے گلے اطہر پر خنجر پھیر دیا۔ روح پرواز ہو گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون
الحمد للہ فی زمانا بھی اللہ کے بندے مومنین دیندار جان نثار آل عبا اولاد علی اور آل نبی و نیز
محبان اہلبیت ایسے ایسے امرا صالحین جلیل القدر میں سے موجود ہیں کہ جنکے نام نامی میں ایک
بڑے فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں یارب انکو ہمیشہ بقا رہے چنانچہ عندلیب شاخسار فصاحت
بلبل بستان بلاغت سرآمد سخن گویان جہاں سرتاج فصیحان زماں حضرت نواب معلے القاب
جناب نواب سید سلطان مرزا صاحب بہادر آنریری مجسٹریٹ دہلی دام اقبالہ
انکے کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے بیروں اور حیطۂ افکار سے افزوں ہے۔ آپ بڑے
نیکنام۔ نیک طینت۔ نیک مزاج عدیم المثل۔ از عشاق رسول خدا۔ و جان نثار آل عبا۔
امین متین۔ دیانتدار۔ متقی۔ سید سندی باخیر آدمی ہیں۔ کلمۃ الخیر کہنے اور لکھنے
سے درگذر نہیں کرتے ہیں اس حدیث پر آپکا خیال رہتا ہے حدیث فرمایا علیہ السلام نے

من ستر مسلماً ستره الله فی الدنیا والاخرة ومن یسر علی معسر یسر الله علیه فی الدنیا والاخرة والله فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه ترجمہ جسنے پردہ ڈھانکا کسی مسلمان کا یعنی اُسکا عیب چھپایا پردہ ڈھانکیگا اللہ تعالےٰ اُسکا دنیا و آخرت میں اور جسنے آسانی کی کسی تنگدست پر آسان کریگا اللہ تعالےٰ مصیبت اُسکی دنیا و آخرت میں اور اللہ تعالےٰ بندہ کی مدد میں ہے جبتک کہ بندہ اپنے بہائی کی مدد میں ہے ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء۔ نواب صاحب بڑے سچے مسلمان دیندار صادق الوعدہ اور بامروت آدمی ہیں۔ شریفوں اور محتاجوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں یہ حضرت رئیس ابن رئیس نامدار خلق و ہمت میں انتخاب حلم و مروت میں لاجواب۔ علم میں استعداد کامل ہے سرکار سے عہدہ آنریری مجسٹریٹی حاصل ہے جو آج دہلی میں ماشاءاللہ بات آپکو حاصل ہے شاید کسی اور کو نصیب ہووے جنکا دم دہلی میں مغتنمات میں سے ہے فقیر بہی نواب صاحب ممدوح کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی نواب صاحب کو دوجہان میں خرم رکھیو۔ اور حشر آپکا آل عبا مع النبیین ہو۔ آمین۔ حضرت عالیجناب افتخار الامرا امیر تفضل حسین صاحب خلف الرشید حضرت امیر الامرا امیر امداد علی صاحب سابق حاکم عدالت صدر مرحوم مغفور مبرور طال اللہ ثراہ وجعل الجنة مثواہ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ انکے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے۔ قسام ازل نے میر صاحب کو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ میر صاحب نے اس چہوٹی سی عمر میں وہ لیاقت پیدا کی کہ منصب صدارت سرکار سے حاصل ہے طبیعت دادرسی اور عدل گستری کیطرف ازحد مائل ہے۔ آپ بڑے نیکنام۔ جوان صالح۔ اعلے درجہ کے دیندار۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ باذل۔ سخی۔ بامروت آدمی ہیں۔ محب آل عبا۔ ریاست پٹیالہ کی تقدیر اچھی تہی کہ یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق حاکم عدالت صدر ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے اللہ اکبر میر صاحب ممدوح بڑے باپ کے بیٹے ہیں جنکا دم فی زماننا ریاست پٹیالہ میں غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام

[illegible]

فی قلوب الابرار وذکی علامات فی عمل الاخیار یادش بخیر حضرت میر صاحب کی والد دربار
کے رکن اعظم اور ریاست کی قدیم الخدمت میر امداد علی صاحب حاکم صدر عدالت مرحوم و مغفور بڑے رتبہ کے آدمی تھے
کہ جنکی جلالت کے آگے شیر بھی بزدل تھے۔ جب میر صاحب نے قضا کی تو مہاراجہ صاحب نے قدردانی قدیم
پروری فیض رسانی۔ کرم گستری بندہ نوازی۔ انصاف پروری کی دریا بہادئے۔ یعنی بمجرد استماع خبر مرگ
شاہانہ غمگساری فرما کر ایک شبانہ روز وفات کے ساتھ گھڑی گھڑیال گھنٹہ توپ کو بھی بند رکھا اور بڑہ
خاوندی میر صاحب مرحوم کی لائق فرزند میر تفضل حسین صاحب کو بجا باپ کی صدر عدالت کا مستقل حاکم
مقرر کیا۔ اس تقرر کو نصرف پٹیالہ نے پسند کیا بلکہ تمام ہندوستان نے اسپر واہ واہ کیا یہانتک کہ
میں نے بھی بڑی خوشی سے آپکا حال برآیادداشت اپنی کتاب میں لکھا کہ نام نامی کو بقا رہے۔ ہم دعا
کرتے ہیں کہ آپ اس عدل و داد کے ساتھ صدو سال سلامت ہیں۔ اور اللہ تعالے میر صاحب مرحوم
کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھے۔ یارب ایسے نیکنا موں کا پیدا ہونا بہت مشکل ہے کہ ہماری ملکہ
قیصر ہند کو بھی یہ حسرت رہی کہ میں نے میر صاحب مرحوم کو نہ دیکھا کہ کیسا عالی ہمت آدمی تھا میر صاحب مرحوم کے
کابل کے حالات جو گورنمنٹ کے ملاحظہ سے گذرے تو حضرت مغفور کی جوانمردی سے ششدر رہگئے
میں نے بھی ایک بڑی خوشی کے ساتھ میر صاحب مرحوم کا حال صفحہ ۱۴۸ میں لکھا ہے۔ کیا معلوم تھا کہ
حضرت ایسے جلدی عازم خلد ہو جاوینگے۔ حضرت زندہ ہوتے تو میری بڑی قدردانی کرتے۔ اب بھی
اُنکے صاحبزادہ میر تفضل حسین صاحب سے بڑی امید ہے کہ ضرور میری قدردانی کرکے اپنا مشکور کرینگے

حضرت عالیجناب میر رونق علی صاحب وکیل ریاست پٹیالہ خلف الرشید حضرت میر احسن علی صاحب
مرحوم و مغفور سابق وکیل ریکوسہند سرکار پٹیالہ دام اقبالہ۔ یہ حضرت بڑے عالی حوصلہ۔ نرم
طبیعت جوان صالح۔ اخلاق میں ہمہ تن خلق لکھوں تو بجا ہے۔ مروت میں مروت مجسم کہوں
تو زیبا ہے۔ آپ سید سندی۔ خدا ترس۔ رحمدل۔ فیاض۔ سخی با خیر آدمی ہیں۔ پابند فریضہ۔
محب آل عبا۔ بہرکیف اسوقت میر صاحب کا دم بسا غنیمت ہے۔ راقم کو بھی اس زبدۃ اراکین کی
کی خدمت میں نیاز حاصل ہے اُنکی بھی نظر چشم شفقت اس خاکسار پر بدرجہ غایت ہے۔ آپکے

حضرت منشی میر امام علی صاحب بڑے متدین اور نیکنام ہیں یا آلہی میر صاحب ممدوح کو ہمیشہ خوش رکھیو اور حشر آپکا آل عبا سے ہووے - رشک غزالئے سخن سنجان متقدمین خجلت دہ سخن پروران متاخرین حضرت عالیجناب حکیم محمد حسن خاں صاحب تحصیلدار انبالہ خلف الرشید حضرت رئیس الاطبا حکیم حسام الدین عرف حکیم منجھلے صاحب مغفور مرحوم دام اقبالہ آپکے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ حیز تحریر او حیطہ تقریر سے باہر ہیں - حکیم صاحب بزرگ متقی - پرہیزگار جوان صالح - عدیم المثل - دیندار - پابند فرائض - یہ حضرت بڑے لائق اور خوش اخلاق تحصیلدار ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسا کوئی ہوشیار - لائق حاکم دیانتدار نہیں - آپ بڑے عالی خاندان ہیں آپکا خاندان ہمیشہ بادشاہوں کے حضور میں باعزو توقیر رہا ہے - یہ عالی ہمت پرہیزگاری اور دیانتداری میں ہم پلہ ہمارے لائق معزز حضرت نواب معلے القاب بدر الصلحا مرزا محمد حسنخاں صاحب عرف میاں خضر تحصیلدار جگادھری کے ہیں - بہرحال حکیم صاحب کا دم اسوقت میں غنیمت ہے فقیر بھی حضرت تحصیلدار ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار - مجکو خداوند کریم نے دلی جوش دلایا کہ میں خوشی کے ساتھ تحصیلدار صاحب کے والد مرحوم کا ذکر یادش بخیر اپنی کتاب میں تحت ذکر آل عبا لکھکر اپنے نامۂ اعمال کو سعادت سے پُر کروں کہ اس نام نامی کو قیامت تک بقا رہے آمین یادش بخیر حضرت معلے القاب ممدوح الخطاب رئیس الاطبا حکیم یکرنگ طبیب با فرہنگ فلاطون زماں حکیم حسام الدین خاں عرف حکیم منجھلے صاحب مرحوم خلف الصدق حضرت عالیجناب زبدۃ الحکما حکیم نجف خاں صاحب مغفور - یہ بزرگ مشہور متقی نبض شناسی میں یگانہ و مرضیدانی میں مشہور زمانہ تھے - بیشتر علاج آنکھوں کا کرتے تھے نابینا کو چشم زدن میں بینا کرتے تھے - گل نرگس انسے چارہ میر قانی چاہتی تو بجا تھا او صنوبر علاج خفقان کے واسطے انسے رجوع لاتی تو زیبا تھا - اس فن میں یہ مشہور دیندار زبدۃ الصالحین بے بدل تھے نظیر اپنا نہیں رکھتے تھے وجہ دیگر یہ ولایت انگلستان میں بڑے بڑے صناع اور ہمہ داں اسوقت موجود تھے مگر حضرت

حکیم صاحب مرحوم کے آگے سیدال تھے آپکو حکیم مخجھلے ہی کہتے ہیں۔ بڑے اعلے درجہ کے خلیق تھے ایکالاکھ نے مریض سے مرتبہ ملتفت ہوجاتے تھے آپکا خاندان دہلی میں لقابی کے نام مشہور ہے۔ اللہ تعالے نیکے صاحب مغفور راور اجداد والاتبار کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھے۔ آپ صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت حضرت مولانا مولوی محمود الحق صاحب دام فیضہ۔ آپ مشہور متقی۔ نیکی پسند نیک خواہ۔ سیر چشم۔ عابد۔ مرتاض اعلے درجہ کے دیندار۔ سچے مسلمان۔ صادق الوعد۔ امین متین۔ کم گو۔ نرم طبیعت۔ رقیق القلب حضرت کی صحبت کیمیا اثر ہے۔ بڑے دریا دل۔ خدا ترس۔ حاجی حرمین الشریفین ہیں۔ مولانا از عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مولانا موصوف کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مع صحابہ کرام رض خواب میں وقت صبح زیارت ہوئی کہ ایک جگہ پر سائبان لگا ہوا ہے وہاں پر حضرت مع صحابہ تشریف رکھتے ہیں اور وہاں پر ایک گھوڑا موجود ہے حضور نے ارشاد فرمایا کہ اے محمود تم یہ گھوڑا لوگے۔ تو مولانا نے عرض کیا فداک روحی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکی کیا قیمت ہے حضور نے اسکی دو قیمتیں فرمائیں ایک سو تیس یا ایکسو اکتیس روپیہ مولانا ممدوح نے لے لیا اس حالت میں بیدار ہوگئے۔ مولانا شخص بابرکت ہیں آپ حضرت مولانا حضرت عالیجناب شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی اولاد میں سے ہیں حضرت کے دو صاحبزادے ہیں دونوں سعادتمند نیکی پسند۔ نیک طینت نیک مزاج۔ پابند فرائض۔ عدیم المثل۔ جوان صالح اعلے درجہ کے دیندار مشہور متقی۔ متدین۔ امین متین۔ کم گو۔ خلیق۔ بامروت ہیں۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے اُن دونوں صاحبزادوں میں عطا کی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا ہوں ایک کا نام تو مولوی فتح الاسلام صاحب اور دوسرے مولوی بدر الاسلام صاحب ہیں ماشاء اللہ دونوں حضرت معزز عہدوں پر ممتاز ہیں مولوی فتح الاسلام صاحب تو ضلع حصار میں مثلخوان ہیں۔ اور مولوی بدر الاسلام صاحب خاص دہلی میں بعہدہ محافظ دفتر کمشنری متعلق ہیں۔ ہمارے معزز مولانا ممدوح کا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے بہرحال آپکی ذات فی زمانا دہلی میں غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے راقم کو

اس بندہ ارا کین روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجہ غایت ہے اور حضرت کی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر مرتبہ نہایت ہے **فقیر** بھی اسلئے حضرت مولانا اور دونوں صاحبزادونکا شکر ادا کرتا ہے **شکریہ** ہے طہر اللہ قلبہما فی قلوب الابرار و ذکی عملہما فی عمل الاخیار

حضرت عالی جناب منشی **مبارک علی صاحب** دام اقبالہ - یہ صاحب بزرگ متقی - پرہیزگار ہیں منشی صاحب منکسر المزاج - اور اعلے درجہ کے خلیق ہیں - یہ حضرت پابند فریضہ میں کمربستہ رہتے ہیں - علماء کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے پیش آتے ہیں - آپ بعہدہ حوالداری کوتوالی دہلی تعینات ہیں - یا الٰہی انکو خوش رکھیہ - آمین **حضرت** معلے القاب حاجی سلام بدر الصلحا منشی **سید امتیاز علی صاحب** مصنف تہذیب انبالہ دام اقبالہ - قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ حضرت کی محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے - مصنف صاحب عجیب شخص بابرکت ہیں ایک کامل و تجربہ کار ہونیکے علاوہ ایسے با اخلاق اور زندہ دل آدمی ہیں کہ پژمردہ خاطر اور افسردہ طبیعت انسان بھی انسے ملکر باغ باغ ہوجاتا ہے سید صاحب بڑے مشہور متقی اور متدین ہیں - آپ عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم - پابند صوم و صلوۃ رحمدل - فیاض - متواضع دوست پرور مہمان نواز - باذل سخی ہیں کوئی سائل عالیجناب کے دروازہ سے محروم نہیں جاتا ہے - حضرت کو منصب منصفی سرکار انگریزی سے حاصل ہے - طبیعت داد دہی کیطرف از حد مائل ہے - علمی لیاقت میں بھی ماشاء اللہ اختیار تام ہے - باوجود اس مناصب و مراتب کی خلق عام ہے - فی زمانہ منصف صاحب کا دم غنیمت ہے - اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے **فقیر** بھی حضرت کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی منصف صاحب کو دارین میں خوش رکھیہ اور حشر انکا آل عبا سے کر - آمین -

صلہ رحمی کے بیان میں

حدیث عن جریر ابن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس (متفق علیہ) **ترجمہ** روایت ہے جریر ابن عبد اللہ

ہے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رحم کرتا اللہ اس شخص پر کہ نہیں رحم کرتا لوگوں پر۔ نقل کی بخاری نے حدیث عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قضی لاحد من امتی حاجۃ یرید ان یسرہ بہا فقد سرنی ومن سرنی فقد سر اللہ ومن سر اللہ ادخلہ الجنۃ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روا کرے حاجت دینی یا دنیوی واسطے کسیکے امت میری سے ارادہ کرتا ہے یہ کہ خوش کرے اسکو ساتھ اسکے پس تحقیق خوش کیا اُسنے مجکو یعنی میں خوش ہوتا ہوں بسبب خوشی امت کی اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اُسکو اللہ بہشت میں۔ اللہ والوں نے کیا کیا نہ اللہ اور رسول کو خوش کیا۔ گیا کیا غریب نوازی کی دلجوئی کی الحمد للہ فی زمانا ایسے ایسے اللہ کے بندے دیندار۔ متقی نیکبخت۔ نیکنام۔ نیکی پسند باخیر مومنین امرا جلیل القدر صالحین میں سے موجود ہیں کہ جنکا ذکر خیر میں اپنی کتاب میں بطور بقاے یادداشت ایک بڑی خوشی سے درج کرکے اپنا نامہ اعمال سعادت سے پُر کرتا ہوں چنانچہ **حضرت** عالیجناب معلے القاب **نواب عبدالشکور خانصاحب** بہادر دام اقبالہ رئیس بہیکن پور ضلع علیگڈھ۔ آپکی کمالات کی لکھنے کی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے۔ حضرت کا ذکر خیر میں بڑی خوشی سے لکھتا ہوں۔ یہ وہ فیض مجسم۔ عالی ہمت۔ بلند حوصلہ فراخ دل رئیس ہیں جنہوں نے ایکہزار روپیہ بڑی خوشی کے ساتھ مدرسہ طبیہ مجیدیہ میں مرحمت فرمایا۔ ہم ایسے ذی لیاقت نفع رسان ملک و قوم والیان ملک کو بڑی وقعت کی لائق جانتے ہیں۔ رئیس صاحب ممدوح بڑے نیکنام۔ نیکی پسند مشہور متقی۔ دیندار۔ نیک مزاج۔ رحمدل آدا کے نماز تہجد قضا نہیں کرتے ہیں۔ علما کے بڑے قدردان ہیں بہرحال حضور کا دم اسوقت غنیمت ہے۔ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے **فقیر** بھی رئیس موصوف کا دل سے دعا گو ہے یا الٰہی نواب صاحب ممدوح تا صد وسی سال سلامت رہیں آمین۔ **حضرت** فرشتہ رو ملک خو آصف عہد جناب **محمد ہادی یارخاں صاحب** بہادر رئیس ادون ضلع علیگڈھ دام اقبالہ۔ آپکی خوبیاں بیان نہیں ہوسکتی ہیں۔ اللہ تعالے نے حضور کو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ **عالیجناب** وہ نیکنام رئیس باخیر ہیں۔ جنہوں نے بہزار خوشدلی اپنی جیب خاص سے ایکہزار روپیہ

ہمارے معزز حکیم خانصاحب عبدالمجید خانصاحب کے مدرسہ طبیہ میں عنایت فرمایا - آپ بڑے باذل سخی
فیاض - عالی ہمم بامروت آدمی ہیں - شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک
ہوتے ہیں - یہ صاحب متشرع - دیندار پابند صوم وصلوۃ از عشاق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں -
بہرکیف رئیس صاحب کا دم مغتنمات سے ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے **فقیر** بھی
رئیس ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار
وزکی عملک فی عمل الاخیار - **حضرت** عالیجناب حاتم روزگار رحمت پروردگار جناب **میر
احمد حسن صاحب** نائب ناظم راجپورہ علاقہ ریاست پٹیالہ دام اقبالہ - یہ بزرگ بڑے لائق اور
نیکی پسند نیک نیت خوش اخلاق حاکم ہیں - یہ صاحب متقی - بڑے شریف پرور ہیں جسکو ایکدفعہ اپنے
دامن سے لگاتے ہیں پھر اسکو جواب نہیں دیتے ہیں - بڑے رحمدل آنکھہ میں حیا و شرم بہت ہے - بڑے فیاض
باذل سخی ہیں کہ کوئی سائل آپکے دردولت سے محروم نہیں جاتا ہے - یہ حضرت اعلے درجہ کے دیندار اور
متدین آدمی ہیں علماء کے آپ بڑے قدردان ہیں - میر صاحب سید سندی عالی نسب ہیں - برتاؤ حضرت
کا بہت عمدہ ہے - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - میر صاحب موصوف نے جس مقام کو چھوڑا -
وہاں کی رعایا چشم پر آب ہے - بہرحال ایسے نیک نیتوں کا ایسے زمانہ میں ہونا بسا غنیمت ہے
اصل تو یہ ہے کہ ایسے ہی حاکموں سے اسلام کو تقویت ہے **فقیر** بھی نائب صاحب کے لئے دل سے دعا دیتا ہے
کہ یا الہی میر صاحب کو ہمیشہ خوش رکھہ - اور حشر میر صاحب ممدوح کا آل عبا سے کر آمین - **حضرت** عالیجناب
منشی **سعید الدین صاحب** ڈپٹی انسپکٹر ریواڑی دام اقبالہ - آپ اعلے درجہ کے دیندار -
جوان صالح - فیاض - متواضع - امین متین - مہماں نواز - خادم علماء و مساکین - محب رسولخدا
نیک مزاج خوش فکر - نازک خیال - فصیح اللسان - عالی نسب - سید سندی - ریواڑی کی تقدیر
اچھی ہے کہ ڈپٹی انسپکٹر منشی سعید الدین صاحب جیسا بزرگ متقی یہاں موجود ہے - یہ بزرگ بڑے لایق اور
خوش اخلاق ڈپٹی انسپکٹر ہیں کیوں نہو یہ صاحب منجھلے بھائی ہمارے معزز معتقد مربی و حامی اسلام
حضرت حاجی مولانا مولوی حافظ وکیل عزیز الدین صاحب مد فیضہ کے ہیں - کہ جنکا دم آج دہلی

ہیں مغتنمات میں سے ہے ہمارے وکیل صاحب کے دم سے اسلام کو رونق ہے - غریبوں کو فیض - علما
کو فخر - یا الٰہی حاجی حافظ جی صاحب اور ڈپٹی انسپکٹر صاحب کو دین و دنیا میں خوش رکھیو آمین حضرت عالیجناب
معلے القاب ممدوح الخطاب نجابت انتساب **سلطان محمد خان صاحب** دام اقبالہ - قلم کو طاقت نہیں کہ
آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھ سکے زبان کو یارا نہیں کہ آپکے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے منصب وکالت
حضرت نواب جاورہ سے حاصل ہے یعنی عالیجناب نواب جاورہ کے وکیل ہیں آپ بڑے عالی نسب ہیں ہمارے
معزز وکیل ممدوح کے اجداد والا تبار عالی خاندان والا دودمان حضرت نواب جھجر مرحوم کے بڑے بڑے
عہدوں پر معزز و ممتاز تھے آپکے جد امجد حضرت خانصاحب عبد الصمد خان مرحوم و مغفور تھے جو
نواب جھجر کے اول درجہ کے اہلکار اور قریبی رشتہ دار تھے - حضرت خانصاحب مرحوم بڑے عالی حوصلہ
اور بہادر اور نیکنام تھے اللہ انکو جنت میں خوش رکھے - حضرت وکیل صاحب اسی نیکنام کی اولاد سے
ہیں آپ قصبہ سنور ریاست پٹیالہ کے قدیمی رئیس ہیں - آپ بڑے خلیق پابند فریضہ - ملنسار - دوست
نواز - بامروت آدمی ہیں - آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے - جنکا دم فی زماننا غنیمت ہے یا الٰہی انکو
دوجہان میں خوش رکھیو - **حضرت** فرشتہ سیرت نوشیروان زمان جناب **محمد بہاء الدین
خان صاحب** بہادر مدار المہام ریاست جونا گڈہ دام اقبالہ - حضرت مدار المہام صاحب اعلے
درجہ کے متقی متدین آدمی ہیں - آپ بڑے رحمدل فیاض - خدا ترس - سیرچشم - نیک مزاج -
پابند صوم و صلوۃ - محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم **شعر** کتاب فضل ترا آب بحر کافی نیست * کہ تر کنم
سر انگشت و صفحہ بشمارم - آپ نہایت خوش عقیدہ - درویش طینت رئیس ہیں - یا الٰہی انکو
دارین میں خوش رکھ **جناب** وحید عصر فرید دہر حاجی حرمین شریفین و زائر بیت المقدس
و روضہ مبارک جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم **حاجی خیر العلی صاحب** بنگش دام اقبالہ
حاجی صاحب شخص بابرکت ہیں - آپ بڑے سیاح - دریادل نیکنام - از عشاق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ادائے نماز پنجوقتہ میں کمربستہ ہیں - حضرت بڑے خلیق باخیر آدمی ہیں
کلمۃ الخیر کے کہنے میں دریغ نہیں کرتے ہیں - مخیر - مہمان نواز - فروتن اور دیندار ہیں یا الٰہی

انکو

الکو بھی دو جہان میں خوش رکھیو حضرت عالیجناب حاتم روزگار پر رحمت پروردگار —
صاحبزادہ رسول خاں صاحب بہادر عم فیضہ و کرمہ — صاحبزادہ صاحب بزرگ — متقی — پرہیزگار
بابرکت آدمی ہیں یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق ہیں — دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور
کشادہ ہے — سبحان اللہ وبحمدہ عجیب شخص ہیں — خدا تعالےٰ نے عالیجناب کو ایک مجموعہ
محامد پیدا کیا ہے — جنکے وجود باجود سے باعتبار دین و دنیا اتقیا کو رونق ہے — بڑے مہمان
نواز شریف پرور — مقید فریضہ — پابند نوافل و سنن ہیں — شب و روز عبادت الٰہی میں بسر
کرتے ہیں — اور عاشق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم — آجتک سلف سے ایسا رئیس دیکھا نہ سنا
کہ زہد و تقویٰ حد درجہ غایت ہے اور خلق بمرتبہ نہایت — یا الٰہی دارین میں آپکو سرسبز کر —
آمین — عالیجناب افتخار الامراء ابرار الصلحاء نواب ولایت محمد خاں صاحب خلف الرشید نواب حاجی محمد افضل خاں صاحب رئیس اعظم
اجلی سہورا — حسن اتفاق سے آپکو نہایت ہوشیار پیدا کیا ہے ویسے ہی خصائل عمدہ ہیں — باوجود انگریزی خواں
ہونیکے ایسا متقی نہ دیکھا نہ سنا — پابند صوم و صلوٰۃ — سیر چشم — دریادل — امین — باذل ہیں — سائل کو
خالی جواب دینا نہیں جانتے — ہمیشہ جواب باصواب ہی ہوتے ہیں — بڑے مسکین پرور — دوست
نواز — خلیق — متواضع — بامروت اور باخبر آدمی ہیں — شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی
فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں — علماء دین سے بڑی تواضع سے پیش آتے ہیں — اصل تو یہ ہے
اسلام کی زیب و زینت انہیں سے ہے فقیر بھی نواب صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار وزکی عملك فی عمل الاخیار —
جامع صفات پسندیدہ مجمع اوصاف حمیدہ یگانہ عمائد روزگار وحید اراکین شہر و دیار
حضرت عالیجناب منشی علیم اللہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر بنگلہ دام اقبالہ
دام اقبالہ — اوصاف انکے خارج از تقریر اور بیرون از تحریر ہیں — یہ صاحب اعلےٰ درجہ کے دیندار
نیکی پسند — انکسار — متقی — عالی نسب — پابند فرائض و نوافل — مہمان نواز — محب رسول خدا
متواضع — خادم علماء و مساکین — خیر باخبر آدمی ہیں — خلیق بھی آپ بڑے درجہ کے ہیں —

ہمت میں انتخاب۔ حلم و مروت میں لاجواب۔ خوش عقیدہ۔ خدا ترس علمی لیاقت ماشاء اللہ منشی صاحب کو بہت ہے۔ آپکے محاورات نازک سے خوے دلبراں خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف لطیفاں منفعل۔ یہ حضرت ہمارے عزیز حبیت مند حامی اسلام حاجی حرمین شریفین حضرت مولانا حافظ عزیز الدین صاحب وکیل الٰہی بخش کے داماد ہیں۔ بہر حال فی زماننا منشی علیم اللہ صاحب کا دم غنیمت ہے میں بہت خوشی سے آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں یا الٰہی انکو تا صدہا سال سلامت رکھیو حشر انکا مع النبیین حضور صلی اللہ علیہ وسلم محمد رسول اللہ وآلہٖ واصحابہ کے کریو آمین

نبی عربی کا نام گناہوں کو مٹاتا ہے

حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صلی علیّ مرۃً واحدۃً صلی اللہ علیہ عشر مرّاتٍ **ترجمہ** فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے درود پڑھا ایک بار مجھپر درود پڑھتا ہے اللہ تعالےٰ اُس پر دس بار **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَولی النّاسِ بالجنّۃِ اکثرھم علیّ وآلی بالصّلوٰۃِ **ترجمہ** فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے لوگ جنتی ہیں جو اکثر درود بھیجتے ہیں مجھپر اور میری آل پر **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلّی علیّ وآلی الف مرّۃٍ لا یموت حتّیٰ یبشر لہ بالجنّۃِ **ترجمہ** فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود پڑھے مجھپر اور میری آل پر ہزار بار تو نہ مریگا یہانتک کہ خوشخبری ہوگی اُسکو جنت کی۔ **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلّی علیّ وآلی الف صلوٰۃٍ لم تمسّ النّار جلدہ ابدًا **ترجمہ** فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود پڑھے مجھپر ہزار بار اور میری آل پر اُسکی جلد دوزخ کی آگ کو کبھی نہ چھوئیگی **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰتکم علیّ وآلی محو ذنوبکم کما یمحو الماءُ النّارَ **ترجمہ** فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درود پڑھنا تمہارا مجھپر اور میری آل پر مٹا دیتا ہے گناہ تمہارے جیسا کہ بجھا دیتا ہے پانی آگ کو **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من نسی الصّلوٰۃ علیّ وآلی

فقد اخطا طریق الجنۃ ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے بھولا درود
بھیجنا مجھپر اور میری آل پر بس تحقیق بھول گیا وہ راستہ جنت کا **حدیث** قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی وآلی فی یوم الجمعۃ اربعین مرۃ
محی اللہ عنہ ذنوب اربعین سنۃ ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے جسنے درود پڑھا مجھپر اور میری آل پر جمعہ کے دن چالیس مرتبہ مٹا دیتا ہے خدائے
تعالی اسکے گناہ چالیس برس کے **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ما من دعاء الا بینہ وبین اللہ حجاب حتی یصلی علی وعلی آلی
وتابعی واذا فعل ذلک تخرق ذلک الحجاب ودخل الدعاء
واذا لم یفعل ذلک رجع الدعاء ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہیں کوئی دعا مگر درمیان اس دعا اور درمیان خدا کے پردہ ہوتا ہے یہانتک کہ
درود پڑھے مجھپر اور آل میری پر اور تابع میرے پر جب کرے یہ تو پھٹ جاوے وہ پردہ اور
داخل ہووے دعا اور جب نکرے یہ تو پھر جاوے دعا۔ یہاں پر ایک ابرار کا حال لکھا
جاتا ہے **حکایت** روایت ہے کہ حضرت موصلی نے ایک دفعہ کچھ جناب باری میں
اپنی تمنا ظاہر کرکے دست دعا بدرگاہ جناب باری اٹھائے تھے اور درود شریف جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجنا بھول گئے تو اسوقت غیب سے ایک آواز آئی کہ اے
موصلی تونے ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں بھیجا۔
اور ہماری جناب میں اپنی تمنا ظاہر کی اس وقت میں تمہاری کل کی کل عبادت سالہا سال کی جو
کیگئی میں نہیں قبول کرونگا جبتک تیرے سے میرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی روح خوش ہوگی۔ لکھا ہے کہ یہ بزرگ کسیوقت درود شریف کے پڑھنے سے
ایک دم غافل نہ رہتے تھے ہر وقت درود شریف پڑھا کرتے تھے اور رویا کرتے تھے
حتے کہ چالیس برس تک آپ نے ایک خورات کو خواب میں آپ کو زیارت رب العالمین

کی ہوئی تو جناب باری نے حکم کیا کہ اے موصلی تو کیوں رویا کرتا ہے۔ انہوں نے
عرض کیا یا الٰہی تیرے حبیب محمد رسول اللہ پر ایکدفعہ درود بھیجنا بھول گیا تھا تیری جناب
سے اسپر مجکو زجر ہوئی تھی اسوجہ سے روتا ہوں حکم ہوا اے موصلی ہمتو چالیس برس سے
تیرے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں لکھتے ہیں تیرا درود شریف ہماری جناب میں
قبول ہوگیا وہ خطا تیرے سبب درود کے بخشدی سبحان اللہ درود شریف
بھی کیا عمدہ نعمت ہے الحمد للہ فی زماننا بھی اللہ کے بندے دیندار روسا جلیل القدر
علیشاں ایسے ایسے دیندار موجود ہیں کہ جنکی ہر وقت زبان پر درود شریف جاری رہتا ہے
میں بھی ایک بڑی خوشی سے ان دینداروں کا نام ایک لقا سے یادداشت اپنی کتاب
میں درج کرتا ہوں اپنے نامہ اعمال کو حسنات سے پر کرتا ہوں چنانچہ حضرت عالیجناب
بدر الصلحا زبدۃ الامرا جناب اعجاز حسین خانصاحب بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ۔
یہ حضرت مشہور متقی۔ پابند فریضہ۔ عالی خاندان منکسر المزاج۔ سعروتن۔ فیاض بابرکت شخص
ہیں۔ دامن اخلاق اس بزرگوار کا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ محب رسولخدا ہیں۔ ہر وقت
درود شریف ورد زبان ہے حدیث قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم صلوٰتکم علیّ والی محوٌ
لذنوبکم کما یحول الماءُ النار آپکا دم شاہجہاں پور میں اسوقت غنیمت ہے فقیر بھی یہ
دعا دیتا ہے اللّٰھم احشرہ مع النبیین خصوصاً محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ۔ اور اسجہان میں خوش رکھے۔ حضرت عالیجناب وقار الامرا رئیس اعظم
مسعود خان صاحب بہادر تحصیلدار بیلی بہیت دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے
ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں بیان نہیں ہو سکتے حسن
خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ یہ حضرت بڑے دیندار
پابند صوم و صلوٰۃ۔ علمدار مشتاق رسولخدا ہیں۔ اور خلیق بھی آپ علے درجہ کے ہیں
ایک ادنےٰ آدمی سے بھی با تعظیم ہو جاتے ہیں بڑے قدردان علما و فضلا کے ہیں

حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اکرم عالما فقد اکرمنی و
من اکرمنی فقد اکرم اللہ ومن اکرم اللہ فما واہ الجنۃ ہر ادنے و اعلے
کیطرف نظر فلاح ہے - ہرکہ ومہ آپ کے لطف وکرم کا مداح ہے فی زمانا رئیس صاحب ممدوح
کا دم بہی ازبس غنیمت ہے **فقیر** بہی دل سے دعاگو ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار
وذکی عملک فی عمل الاخیار - **عالیجناب** زین الامرا و العلما حضرت مولانا مخدومنا
مسیح الزماں خاں صاحب بہادر رئیس جلیل القدر مد فیضہ واقبالہ - احسن الخالقین
نے مولانا ممدوح کو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا ہے حضرت از عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اعلے درجہ کے اشہر تہی - بڑے سخی ہیں بقولہ علیہ السلام الجنۃ دار الاسخیاء - حامی دین
متین - بہت رحمدل - مزاج میں انکساری بدرجہ غایت ہے یہی مقتضاے دینداری ہے رئیس صاحب
بڑے علما نواز شریف پرور - غریبوں اور مسکینوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں
اسوقت غربت اسلام میں جناب مولانا رئیس موصوف کا دم بسا غنیمت ہے **فقیر** بہی بڑی خوشی
سے انکو دعا دیتا ہے - یا الہی انکو دارین میں خوش رکہہ - آمین **عالیجناب** رئیس الامرا
محمود حسن خاں صاحب بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ - آپکی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتیں ہیں
خداے تعالے نے رئیس موصوف کو بہمہ صفت موصوف پیدا کیا ہے - آپ بڑے عادل -
عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے - بردبار عمدہ صادق الوعدہ - بڑے نمازی
پرہیزگار بابرکت آدمی ہیں - یہ حضرت خادم علما و مساکین باخبر شخص ہیں - سائل کو دروازہ
سے محروم نہیں جانے دیتے ہیں اس حدیث پر آپکا عمل ہے **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم صدقۃ السر تطفی غضب الرب وصدقۃ العلانیۃ حجبۃ من النار
تحفہ کو بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں - اور اسکا صلہ معقول دیتے ہیں آپکا قول ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - تحفہ من جانب اللہ بہت خوشی سے قبول کرو - رئیس مذکور
تمام ازل سے آپکو نہایت نیکنام پیدا کیا ہے - اسلام کی رونق الیسوں ہی سے ہے

فقیر

فقیر بھی دعا دیتا ہے یا الٰہی رئیس صاحب کو دو جہان میں سرسبز کر اور حشر تو فنا مع الابرار کر۔ آمین۔ **عالیجناب محمد ظہور خاں** صاحب بہادر وکیل جمی یوانی دام اقبالہ۔ قلم کو کہاں طاقت ہے کہ جناب والا کے اوصاف لکھے اور زبان کو یارا نہیں کہ حضرت کے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے۔ آپ کی ذات فیض آیات سے باعتبار دین اسلام کو بڑی تقویت ہے اور ادہر باعتبار دنیا فرقہ وکلا کو زیب و زینت۔ وکیل صاحب بڑے عالی حوصلہ متین۔ تحمل اور بردباری کی گویا زینت ہیں۔ بڑے متواضعین میں سے ہیں علما کو دیکھکر باغ باغ ہو جاتے ہیں۔ اور بڑی قدر دانی کرتے ہیں۔ اور ادائے نماز پنجوقتہ میں کمر بستہ ہیں۔ لیاقت علمی میں ما شاء اللہ استعداد تام حاصل ہے۔ باوجود اس منصب و مراتب کے خلق عام ہے اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے زیب و زینت اسلام ہے **فقیر** بھی وکیل صاحب ممدوح کا دل سے دعا گو ہے یا الٰہی آپکی دو جہان میں آبرو رکھیو۔ **عالیجناب** فرشتہ رو ملک خو آصف عہد زبدۃ الامرا جہاں **تجمل حسین خاں** صاحب بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ۔ سبحان اللہ وبحمدہ اللہ تعالے نے آپکو عجیب شخص بابرکت خیر مجسم پیدا کیا ہے۔ آپکے خیالات پاکیزہ آپکو آفاق میں بلند کرنیوالے اور شہرت دینے والے ہیں۔ آپ بڑے باخبر آدمی ہیں اور یہ حضرت بڑے خوش اخلاق رئیس ہیں۔ اور اداے فرائض و سنن میں مستعد ہیں اور بڑے خدا ترس ہیں۔ بڑے مسکین پرور علما نواز ہیں۔ فی زماننا عالیجناب کا دم از ۔۔ غنیمت ہے **فقیر** بھی تہ دل سے رئیس موصوف کو دعا دیتا ہے **طھر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار**۔ صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی فضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت صلحاے زمان عالیجناب حضرت مولانا **مطیع اللہ خاں صاحب** بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ۔ احسن الخالقین نے ذات بابرکات کو جس حسن خوبی کے ساتھ پیدا کیا ہے اس سے سوا خوبیاں عطا کی ہیں۔ عالیجناب مولانا رئیس موصوف اعلے درجہ کے خلیق ہیں۔ خلق و سمت میں انتخاب

حلم و مروت میں لاجواب - بڑے عابد مرتاض - سیر چشم - دریا دل - باذل - متواضع منکسر المزاج - مشہور متقی - دیندار اور بزرگ شخص ہیں - بڑے علما نواز ہیں فی زمانا ذات فیض آیات آپکی شاہجہاں پور میں بسا غنیمت ہے **فقیر** بھی رئیس موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار و زکی عملك فی عمل الاخیار - فضائل پناہ کمالات دستگاہ - تاج فضیلت آبروے شریعت جامع علوم معقول و منقول حاوی فروع و اصول حضرت عالیجناب افتخار الامرا و العلما مولانا مولوی **عبد الباسط** صاحب بہادر رئیس اعظم مد ظلہ العالی دام اقبالہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں ان میں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا رئیس ممدوح بڑے نیکنام اور نیکی پسند عدیم المثل ہیں - بڑے دریا دل اعلے درجہ کے باذل اور فیاض - متقی - متدین - عقیل و فہیم اور بزرگ شخص ہیں - نماز پنجگانہ اور تلاوت قران کبھی قضا نہیں ہوتی - نہایت رحم دل ہیں دروازہ سے کوئی سائل خالی نہیں جاتا بڑے مسافر نواز ہیں - فی زمانا جناب کا دم بہت غنیمت ہے - اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زیب و زینت ہے **فقیر** بھی مولانا رئیس موصوف کا دل سے دعا گو ہے - یا الہی آپکو دارین میں خوش رکھیو - آمین -

عالیجناب حاتم روزگار آیہ رحمت پروردگار مقصود علیخاں صاحب بہادر رئیس اعظم مد ظلہ العالی دام اقبالہ آپکی خوبیاں حیطہ تقریر سے افزوں اور حیز تحریر سے بیروں - آپ بڑے رئیس اعظم درویش سیرت ہیں - مزاج میں از حد انکساری ہے **حدیث** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ رفیق یحب الرفق فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ نرمی کرنیوالا ہے

دوست رکھتا ہے نرمی کو - اور آپ بڑے صاحب حیا ہیں حدیث فان الحیاء من الایمان - والایمان فی الجنۃ - عالی جناب بڑے صادق الوعدہ ہیں - منہ میں جو کہتے ہیں منتخب ہیں - خلق و مروت بدرجہ اتم ہے مسکین پرور اور علما نواز ہیں - سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے اسوقت آپکا دم بہت غنیمت ہے **فقیر** بھی رئیس موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار - جامع صفات حمیدہ مستجمع اوصاف پسندیدہ یگانہ روزگار رشید ارکین شہر فیاض زمان عالیجناب شیخ **عبد الرسول** صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سابق حال رئیس قدیم فرید آباد دام اقبالہ - آنکی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتی ہیں - اللہ تعالے نے آپکو ایک خیر مجسم مخیر با خیر آدمی پیدا کیا ہے - آپ نیک کاروں کی امداد میں سب سے پہلے سبقت لیجاتے ہیں - آپ بڑے متقی نمازی پابند صوم و صلوۃ - مہماں نواز - شریف پرور عالم سے بڑی خاطر سے پیش آتے ہیں اور بہت عزت کرتے ہیں - **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اکرم عالما فقد اکرمنی ومن اکرمنی فقد اکرم اللہ ومن اکرم اللہ فماواہ الجنۃ - خلیق بھی اعلے درجہ کے ہیں - واسن اخلاق آپکا بڑا اوج ہے - عجیب رئیس درویش طینت ہیں اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے جنکا دم فرید آباد میں غنیمت ہے **فقیر** بھی تہ دل سے رئیس اکسٹرا اسسٹنٹ شیخ موصوف کا دعا گو ہے - یا الہی ہمارے معزز شیخ صاحب کو دو جہان میں سرخرو رکھیو - اور حشر شیخ صاحب کا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کر آمین -

ہم اپنے معزز تحصیلدار صاحب کا حال اپنی کتاب میں ایک تقابا یادداشت لکھتے ہیں اور نامہ اعمال حسنات سے پُر کرتے ہیں - عالیجناب افضل الکرام اشرف العظام اعنی حضرت پیرجی **رفیع الدین** صاحب تحصیلدار دہلی رئیس ہانسی دام اقبالہ - اللہ تعالے نے آنکو ہمہ صفت موصوف پیدا کیا ہے - دیندار بھی آپ اعلے درجہ کے ہیں سنار ہیچگا نہ

تلاوت قرآن اور وظیفہ نہیں ہوتی آپ منکسر المزاج ایسے ہیں کہ باوجود اس جاہ و حشم کے نخوت وغرور کا نام تک نہیں - برتاؤ عمدہ - انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے جس مقام کو آپ نے چھوڑا رعایا وہاں کی چشم پر آب رہی - محب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہر وقت درود زبان پر جاری ہے خلیق بھی ایسے ہیں کہ گویا خلق مجسم ہیں عقیل فہیم متین - سیر چشم - چاشنی چشیدہ بابرکت آدمی ہیں - خادم علما و فقرا ہیں حضرت مولانا قطب جمال ہانسوی رحمۃ اللہ آپ کے جد امجد ہیں - آپکی آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے - تحصیلدار صاحب بزرگزادہ ہیں اور مخیر باخیر آدمی ہیں - علاوہ اسکے آپ زندہ دل ایسے ہیں کہ پژمردہ خاطر اور افسردہ طبیعت انسان انسے ملکر باغ باغ ہو جاتا ہے - دہلی میں نمائشگاہ آپکے دم سے جاری ہوئی ہے - بہرکیف آپ کا دم دہلی اور ہانسی میں غنیمت ہے اسلام کو ایسوں ہی سے رونق ہے - میرے محسن اور میرے مربی حضرت مولانا حافظ وکیل عزیز الدین صاحب دام اقبالہ کے یار غار ہیں - یا الہی پیر جی صاحب ممدوح کو ہمیشہ خوش رکھ اور حشر آپکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر - آمین -

میں بڑے فخر کے ساتھ اپنے معزز رئیس جناب منشی عبدالحق صاحب موضع رٹول ضلع میرٹھ کا حال لکھکر اپنا نامہ اعمال حسنات سے پر کرتا ہوں - عالیجناب صاحب خلق محمدی **منشی عبدالحق** صاحب خلف الرشید شیخ **عنایت علی** صاحب مرحوم جعل الجنۃ مثواہ ہمارے معزز منشی صاحب - بڑے نیکنام - نیک طینت - درویش سیرت بابرکت آدمی ہیں منشی صاحب موصوف بڑے سخنور سخندان سخن سنج - چاشنی چشیدہ - ایک کاردان تجربہ کار متقی بابرکت آدمی ہیں - ہمیشہ کتب نفیسہ و صحف لطیفہ و کتب تواریخ آپکے مطالعہ میں رہتی ہیں - الحمد اللہ منشی صاحب کی بذلہ سنجیاں ایک عالم پسند ہیں - آپکے محاورات نازک سے خوب دلبران خجل اور مضامین پاکیزہ سے - مزاج لطیف طبعان منفعل - آپ علما کے بڑے قدردان اور مخیر باخیر ہیں بہرکیف آپکا دم تعلقہ رٹول میں مغتنمات سے ہے

فقیر بھی منشی صاحب کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی منشی صاحب کو دین و دنیا رکھ آمین۔

میں بہت خوشی سے اپنی کتاب کا خاتمہ اس عالی ہمت پر کر کے مصروف مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات ہوتا ہوں۔

مناجات مصنف در بارگاہ الٰہی

یا الٰہی میں نے اپنے نیک گمان کے بموجب ان حضرات کے نام نامی اور اسمائے گرامی تفسیر ابر کرم المعروف مناقب الاسے امراے باخیر میں تحت ذکر ابرار و اخیار لکھے ہیں ان حضرات کو دنیا میں خوش رکھ اور آخرت میں انکی مغفرت کر۔ اَللّٰھُمَّ احْشُرْھُمْ مَعَ النَّبِیِّیْنَ خُصُوْصًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِ عَبَا وَصَحَابہ وَتَابِعِیْنَ وَتَبَعِ تَابِعِیْنَ وَاَوْلِیَاءِ اَعْظَامِ وَصَالِحِیْنَ۔ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۵

اعلان

تفسیر ہذا کی بموجب قانون بست ۱۸۴۷ء کے رجسٹری لفظ بلفظ ہو چکی ہے بغیر اجازت راقم کوئی صاحب قصد

چھاپے یا چھپوائے کتاب ہذا کا نکریں ورنہ نقصان پائیں گے

جس صاحب کو کتاب منگوانی منظور ہو تو اس پتہ سے

طلب فرمائیں ٭ دہلی کوچہ پنڈت بر مکان مولوی محمد

امیر الدین احمد المشہور واعظ جامع مسجد دہلی ۲ ربیع الثانی

سنہ ۱۳۱۳ ہجری نبوی صلعم ۔ جس کتاب پر میری مہر اور قلمی دستخط نہوں وہ مسروقہ ہے

العبد
مولوی محمد امیر الدین احمد دہلوی

محمد امیر الدین احمد